مشکوۃ شریف

مرزا حیرت

۱۳۲۴

کرزن پریس دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] کے واسطے ہین ہم اسیکی[۵۱] حمد کرتے ہین اور اُس سے مدد اور بخشش مانگتے
ہین اور نفسون کی برائیون (کے بچنے) سے اسیکی پناہ چاہتے ہین (کیونکہ) جس شخص
[illegible] اسپر نہ لاوے اسے کوئی ہدایت
[illegible] کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین گواہی دیتا ہون تاکہ (یہ گواہی) میری
[illegible] اور (یہ بھی) گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ
[illegible] بندے اور پیغمبر ہین جنہین ایسی حالت مین بھیجا کہ ایمان کے رستون کے نشان مٹ
[illegible] روشنی بجھ گئی تھی اور ایمان کے ستون گر چکے تھے اور اُنکی جگہہ بھی بے معلوم ہوگئی تھی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے مٹے ہوے نشانون کو قائم کردیا اور کلمہ توحید کی
[illegible] بیمار کو جو کفر[۵۲] کے گڑھے مین گرنیکو تھا بچا لیا اور ہدایت پر چلنے والون کے واسطے اُسکا
راستہ روشن کردیا [illegible] نے یہ بات چاہی کہ خزانونکا مالک ہونا چاہا انہین اُنپر مطلع کردیا پس بعد
حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بغیر پیروی کئے اُن (احکام) کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک
سے صادر ہوئے ہین آپکے طریقہ پر چلنا و نیز خدا کی رسی (یعنی قرآن) پر اچھی طرح عمل کرنا بغیر بیان کئے آپکے

---

۵۱ حمد خاص اس تعریف کو کہتے ہین جو محمود افعال اختیاری پر کیجائے اور شکر و مدح مین یہ خاص قید ملحوظ نہین ہوتی
اسی لئے بعض کہتے ہین کہ حمد سوا اللہ پاک کے کسی کے لئے مناسب نہین ہے ۱۲

۵۲ یعنے کفر کے سبب سے جو دوزخ مین جانیکے قریب تھا اُسکو ہدایت کرکے بچادیا اور اسی اشارہ اس آیت کیطرف بھی ہے
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ الآیہ ترجمہ تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے واللہ نے تمہین بچالیا (یعنے ہدایت کردی) ۱۲

[illegible] مناسب ہیں مع لحاظ شرطون کے بیان کی گئی ہین اگرچہ متقدمین و متاخرین
[illegible] اگر مجھے کسی باب مین کوئی حدیث نہ ملے تو (جان کہ) اُسے مین نے دوبارہ آنیکے
سبب [illegible] کر دیا اور اگر کسی دوسری حدیث مین اختصار کے سبب سے کچھ چھوٹا ہوا یا بغرض تکمیل کسی حدیث
[illegible] کچھ زیادہ ہوا پاوے تو وہی اہتمام کی (یعنی میری) طرف سے ہے (کہین اختصار کیواسطے چھوڑ دیا ہی اُسکو
(کہین) تمام کیواسطے) بڑھا دیا ہے اُسکو اور اگر پہلی دونون فصلون کے ایسے اختلاف پر تو مطلع ہووے
[illegible] مین غیر شیخین کی اور دوسری مین شیخین کا ذکر ہو تو جان لیجو کہ مین نے کتاب حمیدی جو صحیحین کی حدیثوں
کا جامع ہے اور [illegible] جامع الاصول کے مطالعہ کرنیکے بعد صحیح مسلم اور بخاری کے (فقط) متنو نپر اعتماد کیا ہی
اگر تو متن حدیث مین اختلاف دیکھے تو یہ حدیثون کے متفرق طریقوں کے سبب سے ہے اور شاید
[illegible] روایت جسے مصنف مصابیح نے بیان کیا ہے [illegible] اور میرا یہ قول کہ مین نے اس روایت کو
اصول مین نہیں پایا بلکہ اس کے خلاف پایا تو بہت ہی کم پاویگا اگر تو کہین اسپر واقف ہو تو اس قصور کو میری کم عقلی
کے سبب میری (ہی) طرف منسوب کر دینا نہ شیخ کیطرف اللہ تعالی انکے مرتبہ کو دونوں جہان مین بلند
کرے شیخ کیطرف قصور کو نسبت کرنیسے اللہ کی پناہ ہے اور جو شخص اسپر مطلع ہو کہ ہمین خبردار کرے
اور راہ صواب بتاوے اللہ اسپر رحم کرے اور مین نے (بھی) تحقیق اور تجویز مین اپنی حسب [illegible]
نہین کی ہے اور اس اختلاف کو جیسے مینے پایا ویسے ہی نقل کر دیا ہے اور جہان مصنف رضی اللہ عنہ
ضعیف وغیرہ کا اشارہ کیا ہے اکثر مینے اُسکی وجہ بیان کر دی ہے اور جہان مصنف نے [illegible]
نہین کیا ہے مینے بھی چھوڑنے مین اُسکی پیروی کی ہے مگر چند مو[illegible]
[illegible] ہے) اور تو اکثر خالی جگہ پاویگا یہ وہان ہوگا جہان مجھے اُسکا راوی نہ

[illegible] صحابہ اور تابعین کیطرف منسوب کر کے ائمہ مذکورین مین سے جس سے وہ [illegible]

۱۲ مرقاۃ

[illegible] لیا ہے کہ اپنی کتاب کی دونون فصلون مین سوا ے احادیث مرفوعہ کے اونمین
[illegible] نہین لیا اسلئے اسکی اطلاع کیلئے مصنف یہ کہہ رہے ہین ۱۲

[illegible] ی وہ تصنیفات اور کتابین ہین جو اصول روایات اور مخزن روایات ہین ۱۲ لمعات
[illegible]

معلوم ہوا جو اسواسطے مینے سپیدی چھوڑ دی ہے اگر وہ (موقع) تجھے معلوم ہو جائے تو اُس سپید پر لکھدیجو تجھے اللہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کا نام مینے مشکوۃ المصابیح رکھا اور مین اللہ سے چاہتا ہون کہ توفیق اور مدد اور ہدایت اور بُرائی سے بچنا اور میرے مقصود کو آسان کرنا (میسر کرے) اور یہ کہ مجھے اور تمام مسلمان عورتوں و مردون کو زندگی مین اور مرنیکے بعد (اس سے) نفع دے مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور طاقت برے کام سے پھرنیکی اور قوت نیک کام کرنیکی بغیر (مدد) اللہ کے نہین ہو سکتی جو غالب حکمت والا ہے۔

(۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال (کے نتیجے) نیتوں پر (موقوف) ہین اور ہر شخص کیلئے (اُسکے عمل کا) وہی (نتیجہ) ہے جو اُسنے نیت کی ہو لہذا جسکی ہجرت اللہ اور اُسکے رسول کے لئے ہوگی تو (اللہ کے ہان بھی) اللہ اور اُسکے رسول ہی کیلئے (لکھی جاویگی) اور اگر اُسکی ہجرت دنیا کے لئے ہوگی تاکہ اُسے حاصل کرے یا کسی عورت کیلئے تاکہ اُس سے نکاح کرے تو (اللہ کے ہان بھی) اُسکی ہجرت اُسی (کام) کے (لکھی جائیگی) جسکے لئے اُسنے ہجرت کی ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے یعنے بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے

کتاب ایمان کے بیان مین

(پہلی [illegible]) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک [illegible] وسلم کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ ناگاہ ایک شخص [illegible] نہایت سپید کپڑے [illegible] نہ اُسپر کوئی علامت سفر کی تھی اور نہ ہم مین سے کوئی اُسکو پہچانتا تھا [illegible] وسلم کے پاس آکر (اسقدر) قریب بیٹھا کہ اپنے دونوں گھٹنے آپکے [illegible] اپنے دونوں ہاتھ آپکی رانون پر رکھے اور [illegible] کہا اے محمد مجھے اس[illegible] آپنے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور [illegible] نماز پڑھو اور زکوۃ (مفروضہ) ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت [illegible] (وغیرہ [illegible] خرچ) کی [illegible] [illegible]

تعجب آیا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور (ساتھ ہی) تصدیق بھی کرتا ہے پھر اُسنے کہا کہ ایمان کو بیان کیجے
آپ نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں پر (جو آسمان سے اُتری
ہیں) اور اُسکے پیغمبروں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی بُرائی پر ایمان لاؤ (یعنے دل سے
ان سب کی تصدیق کرو) اُسنے کہا کہ آپنے سچ فرمایا پھر اُسنے کہا کہ احسان کو بیان کیجئے آپنے فرمایا
(احسان) یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت (اس خشوع وخلوص سے) کرو کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو پس اگر
(یہ حالت) نہ نصیب ہو کہ تم اُسکو دیکھ سکو تو (یہ خیال رہے کہ) وہ تمہیں[۱] دیکھتا ہے پھر اس شخص نے کہا
قیامت کو بیان کیجئے (کب آئیگی اسکے جواب میں) آپنے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے
وہ بھی) سائل سے زیادہ (اس بات کو) نہیں جانتا (بلکہ ناواقفی میں دونوں برابر ہیں) اس شخص
نے کہا) اُسکی علامتیں بیان کیجے آپ نے فرمایا (علامتیں) یہ ہیں کہ لونڈی اپنے سردار[۲] کو
جنے اور ننگے پاؤں برہنہ تن فقیر کنگال بکریاں چرانے والوں کو تو دیکھے کہ اونچے اونچے مکان بناکر
اترانے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر یہ شخص چلا گیا اور آپنے تھوڑی دیر ٹھیر کر مجھ سے
فرمایا اے عمر تم جانتے ہو یہ سائل کون تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی جانتے ہیں
(میں خبر نہیں) آپنے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تمہیں تمہارے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے اس حدیث
کو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابوہریرہ نے بھی مع کچھ اختلاف کے روایت کیا ہے (چنانچہ) اُن کی
روایت میں (علامات قیامت ان لفظوں سے) ہے کہ جب تو ننگے پاؤں برہنہ تن بہرے گونگوں کو
بادشاہ روے زمین کا دیکھے (تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے اور قیامت کا علم تو) اُن پانچ چیزوں
میں سے ہے جنکو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللَّهَ[۳] عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
والی آیت پڑھی یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یہ ادنی درجہ ہے کیونکہ اسکا حاضر ناظر ہونا تو سب کو مسلم ہے لہذا یہ ضرور ہی چاہیے کیونکہ اس خیال سے
تمام عبادتیں بہت عمدہ طرح ادا ہونگی اور خوف خدا دل میں رہیگا ۱۲

[۲] لونڈی کی اولاد حسب میں اپنے باپ کی مثل ہوتی ہے اسلیے لونڈی کی اولاد جو مولی سے ہو آزاد ہوتی ہے بلکہ بعد مرنے
مالک کے اسی کی وجہ سے یہ لونڈی بھی آزاد ہو جاتی ہے اسی لئے آنحضور نے اُسے رب فرمایا کیونکہ اسوقت لونڈی کے
بچے ہونے سے ہوا ۱۲ ... از مولوی عبدالحق مع لمعات و مجمع البحار

[۳] بیشک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے سورہ لقمان رکوع ۴

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام (کامل) پانچ (ستونون) پر بنایا گیا ہے (وہ ستون یہ ہین) اول اسبات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہین (دوسرے) نماز پڑھنا (تیسرے) زکوۃ ادا کرنا (چوتھے) بیت اللہ کا حج کرنا (پانچوین) رمضان کے روزے رکھنے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخین ہین سب سے بڑی شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے چھوٹی شاخ راستہ سے ایذا دینے والی چیز کا علیحدہ کردینا ہے اور حیا[۹] (بھی) ایمان کی (شاخون مین سے) ایک شاخ ہے (یہ روایۃ) متفق

(۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائین اور (پورا) مہاجر وہ ہے جو اُن چیزون سے جن سے اللہ نے ممانعت فرمائی ہے (اس روایۃ کو) ان لفظون سے بخاری نے نقل کیا ہے مسلم کہتے ہین کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانون مین کون افضل ہے (آپ نے جواب مین) فرمایا کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائین۔

(۶) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی مومن نہین ہوسکتا یہانتک کہ مین اُسکے نزدیک اُسکے باپ اور بیٹے اور تمام لوگون سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤن (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مین تین باتین ہونگی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائیگا وہ[۱] شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہو اور[۲] وہ شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے اُس سے محبت کرے اور[۳] وہ شخص جو کفر مین واپس جانیکو بعد اسکے کہ اللہ نے اُسکو (کفر سے) نکالدیا ہے ایسا سمجھے جیسے (کوئی) آگ مین ڈالے جانیکو بُرا جانتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۸) حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

---

[۹] اس حیا سے حیاء ایمانی مراد ہے اور وہ ایک عادت ہے جسکی وجہ سے آدمی فعل قبیح سے بسبب ایمان کے رک جاتا ہے ... مراد حب طبعی نہین کیونکہ یہ طاقت انسانی سے باہر ہے بلکہ اس سے مراد حب ایمانی ہے ... ایمان کے شعبہ

اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اُسنے ایمان کا مزہ چکھہ لیا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس (پاک ذات) کی قسم جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ جس کسی نے اس امت (اہل دعوت)[ف۱] مین سے خواہ یہودی ہو یا نصرانی میری (دنیا مین آنیکی خبر) سن لی اور جن احکام کے ساتھہ مین بھیجا گیا ہون اُنپر ایمان نہ لایا تو وہ اصحاب نار سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۱۰) ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین جن کے لئے دُگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب مین سے ہو (اور) اپنے نبی پر ایمان لاکر محمدؐ پر بھی ایمان لائے (دوسرے) مملوک[ف۲] غلام جب کہ وہ اللہ کے اور اپنے مالکون کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جسکے پاس اُسکی لونڈی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہے اُسنے اُسے ادب سکھایا اور عمدہ ادب سکھایا اور اُسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اُسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا پس اُسکے لئے دُگنا ثواب ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۱۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو (اللہ کی جانب سے یہ) حکم ہوا ہے کہ مین لوگون سے جنگ کرتا رہوں جبتک وہ گواہی نہ دیدین کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اللہ کے رسول ہین اور نمازین پڑہین اور زکوۃ ادا کرین پس جسوقت ان (افعال) کو کرنے لگین تو اپنی جانون کو خونریزی اور مالونکو (لٹنے سے) بچالین مگر حق اسلام (یعنی قصاص و حدود کے پھر بھی ذمہ دار رہینگے) اور (بعد مسلمان ہونیکے ان (کے افعال) کا حساب اللہ لینے والا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے مگر مسلم نے (لفظ) الا بحق الاسلام کو نہیں ذکر کیا۔

(۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے قبلہ کیطرف منہ کر کے ہماری ہی طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبیحہ کھالے تو (جان لو کہ) یہ ویسا ہی

ف۱ امت مدعوہ مین یہود اور نصاریٰ وغیرہ تمام لوگ داخل ہین اسلئے سبھی سے مواخذہ بھی کیا جاویگا ۱۲

ف۲ قید مملوک کی اسلئے زیادہ کی گئی ہے کہ تمام [illegible] بندے تو اللہ کے بھی ہین مگر سب کیلئے یہ اجر نہین ہے بلکہ جو اللہ [illegible] کا بھی مملوک ہے اور پھر دونون کے حق ادا کرے تو اسکو [illegible] دو اجر ملینگے ۱۲

مسلمان ہے جسکے اللہ اور رسول ذمہ دار ہین تم اللہ کے ذمہ مین (ایسے شخص پر ظلم کرکے) رخنہ نہ ڈالنا۔ اس حدیث کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک دہقانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے جسکے کرنیسے مین جنت مین داخل (ہونیکے قابل) ہو جاؤں آنحضور نے (جواب مین) فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اسکیکو شریک نہ کرو اور نماز مفروضہ پڑہا کرو اور زکوۃ مفروضہ ادا کرتے رہو اور رمضان (شریف) کے روزے رکھو (یہ سنکر دہقانی نے) کہا قسم ہے اس (پاک ذات) کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہ مین اس سے زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کم کرونگا پھر جسوقت وہ پلٹ کر چلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا جس شخص کو جنتی آدمی کے دیکھنے کی خوشی ہو تو اُسکو دیکھ لے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۱۴) سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول خدا میرے لئے اسلام مین کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ آپکے بعد مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے ایک روایۃ مین (بجائے بعد آپکے) سوا آپکے ہے (آنحضور نے) فرمایا کہ اللہ پر ایمان لا پھر (جو احکام اسکی وجہ سے واجب ہون اونپر) قایم رہ۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۱۵) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک شخص نجد کا رہنے والا پراگندہ مو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہم اُسکی آواز کی گن گناہٹ سنتے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ کیا کہتا ہے یہانتک کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام[۵۳] کی بابت آپ سے کچھ پوچھتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ دن رات مین پانچ نمازین ہین وہ شخص بولا کہ کیا ان کے علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر (فرض) ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے (تو)

ف ۵۱ یعنی ایسے شخص کی خون ریزی یا آبروریزی یا مال کو لوٹکر اللہ کے عہد و پیمان مین خیانت نہ کرنا ۱۲ مرقاۃ

ف ۵۲ یعنی اس سوال سے زیادہ نہ پوچھونگا اور نہ اس عبادت پر اپنی طرف سے کچھ زیادتی کرونگا یا یہ کہ اور وں کو یہ حکم سنانے مین کمی زیادتی نہ کرونگا اور چونکہ نماز افعال قبیحہ سے روک دیتی ہے اسلئے اُسکے جنتی ہونے مین کچھ شک نہین ۱۲ مرقاۃ

ف ۵۳ یعنے احکام اور فرائض اسلام کو دریافت کرتا ہے اور حقیقت اسلام نہین دریافت کرتا اسی لئے آنحضور نے کلمہ شہادۃ کو اس سے ذکر نہین کیا کیونکہ اس سے سائل خود واقف تھا اسکو اسکی ضرورت نہ رہی ۱۲ مرقاۃ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکے
علاوہ (اور روزے بھی) ہمیرے اوپر فرض ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے
طلحہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا (بھی) ذکر کیا اُسنے کہا کہ کیا ہمپر اور
اسکے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے طلحہ
کہتے ہیں پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا کہ اللہ کی قسم میں اس سے نہ زیادہ کرونگا[۵۱] اور نہ اس سے کم کرونگا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہوگیا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۱۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس (کے لوگ) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے تو آپ نے (اُنسے) کہا (تم) کونسی قوم ہو یا (یہ پوچھا کہ تم) کونسی جماعت ہو وہ بولے کہ (ہم)
ربیعہ (کے خاندان سے) ہین آپ نے فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ یا (بجاے بالقوم کے) بِالْوَفْدِ (فرمایا) غَیْرَ
خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی[۵۲] (پھر) اُن لوگون نے عرض کیا یا رسول خدا ہم سوا ماہ حرام[۵۳] کے (کسی اور مہینے میں)
آپکے پاس نہیں آسکتے (وجہ اسکی یہ ہے کہ) ہمارے اور آپکے درمیان مین یہ قبیلہ کفار مضر کا رہتا ہے۔
(اُنسے ہمین اندیشہ ہے) لہذا آپ ہمین کوئی ٹھیک بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اسکی اطلاع
کردین اور ہم سب اُس (پر عمل کرنے) کے سبب جنت مین داخل ہو جائین نیز اُن لوگون نے پینے کے
برتنوں کی بابت (بھی) پوچھا کہ کونسے برتن ہمارے لئے جائز ہیں اور کون سے حرام ہیں، تو آپ نے
اُنہین چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا اُنکو حکم دیا اللہ اکیلے پر ایمان لانیکا (یہ کہکر)
آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کس طرح ہوتا ہے اُنہون نے کہا اللہ اور اسکا
رسول ہی خوب واقف ہین آپ نے فرمایا (وہ یہ ہے) اس بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود
نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور (حکم دیا) نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے روزے
رکھنے کا اور اسبات کا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دیدیا کرو اور انہیں چار برتنوں

---

۵۱ یعنی نفس فرائض میں اپنی طرف سے زیادتی نہ کرونگا بخاری کی ایک روایۃ میں اسکی تصریح بھی موجود ہے یا یہ مطلب ہے کہ اسکے پہنچانے میں لوگوں کو کمی زیادتی نہ کرونگا ۱۲ مرقاۃ

۵۲ ترجمہ اے (ایسی) قوم کہ نہ ذلیل ہوا اور نہ پشیمان ہو تمہیں آنا مبارک ہو ۱۲

۵۳ ماہ رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کو ماہ حرام اسوجہ سے کہتے ہین کہ انمیں لڑائی حرام تھی ۱۲

(میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے منع فرمایا۔ حنتم[51] سے اور دُبّا سے اور نقیر سے اور مُزفّت سے اور فرمایا کہ ان باتون کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے والون کو اسکی اطلاع دیدو (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور (یہ بعینہ) الفاظ بخاری کے ہین۔

(۱۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت مین کہ آپکے گرد آپکے اصحاب کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا کہ تم لوگ مجھسے اسبات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نکرنا اور چوری نہ کرنا اور زنا نکرنا اور اپنی اولاد کو قتل نکرنا اور ایسا بہتان کسی پر نہ باندھنا جسکو تم (جان بوجھکر) اپنی طرف سے بناؤ اور کسی[52] اچھی بات مین (خدا رسول کی) نافرمانی نکرو پس جو کوئی تم مین سے (اس عہد کو) پورا کریگا تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (بری) باتون مین مبتلا ہوگیا اور دنیا ہی مین اللہ نے اُسے اُسکا عذاب دیدیا تو یہ عذاب (آخرت کے عذاب واسطے) کفارہ ہوجائیگا اور جس نے ان (بری) باتون کو لیا اور اللہ نے اسکو دنیا مین پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر چاہے تو اُسے عذاب کرے اور چاہے تو معاف کردے (عبادہ بن صامت رض کہتے ہین) پس ہم سب لوگون نے آپ سے اس شرط پر بیعت کرلی (یہ روایتہ) متفق علیہ ہے۔

(۱۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ... بقرعید کے روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لیگئے پھر عورتون مین جاکر یہ فرمایا اے عورتون کی جماعت تم صدقہ (زیادہ) کیا کرو (کیونکہ) دوزخ مین رہنے والی مجھے زیادہ تر عورتین دکھائی گئین[53]۔ اُنہون نے عرض کیا یہ کس وجہ سے یا رسول خدا فرمایا کہ لعنت (ملامت) زیادہ کرتی ہین اور شوہر کی ناشکری کرتی ہین۔

---

۵۱ حنتم اور دُبّا اور نقیر اور مزفت ایک خاص قسم کے ظروف کے نام ہین ان مین قبل شراب حرام ہونیکے شراب نوشی بکثرت ہوا کرتی تھی اسلیئے انکے استعمال ... بعد حرمت شراب کے بالکل ممانعت کردی گئی اور اس مین چند مصلحتین تھین اول یہ کہ ان برتنوں کے استعمال سے اندیشہ تھا کہ شراب نوشی کا خیال نہ ہو جائے دوسرے یہ بھی احتمال تھا کہ اثر شراب کا ان مین باقی رہگیا ہو بعد ازان اجازت دیدی گئی ۱۲

۵۲ یعنے جس کا ... منع شرع سے معلوم ہوگیا ہو ۱۲

۵۳ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوزخ کو دیکھنا یا تو بطریقہ کشف تھا کہ کشف کے ذریعہ سے آنحضور کو یہ معلوم ہوگیا یا یہ کہ اس بارہ مین من جانب اللہ وحی نازل ہوئی ہو ۱۲

(اسکا احسان نہین مانتین علاوہ اسکے باوجود) کم عقل اور کم دین (ہونیکے) ہوشیار مردون کی عقل کو کرنے والی مین نے تم سے زیادہ کسیکو نہین دیکھا انہون نے عرض کیا یا رسول خدا ہماری عقل اور دین کس طرح کم ہے آپ نے فرمایا کہ ایک عورت کی شہادت کیا مثل نصف شہادت مرد کے نہین ہوتی انہون نے کہا ہان (یہ تو ہوتی ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ وجہ کم عقلی ہی کی ہے اور فرمایا کہ کیا یہ بات نہین کہ جب عورت ایام سے ہو جاوے تو نہ نماز پڑہے اور نہ روزہ رکھے عورتون نے عرض کیا ہاں (یہ بھی ہے) آپ نے فرمایا کہ یہی کمی دین کی ہے (کہ نماز کے ثواب سے محروم رہجاتی ہے) یہ روایۃ متفق علیہ ہے

(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد آدم نے مجھے جھٹلایا اور برا کہا حالانکہ اُسے یہ لایق نہ تھا مجھے جھٹلانا تو اسکا یہ کہنا ہے کہ ہمین جسطرح پہلے پیدا کردیا اب پھر (مرنیکے بعد) نہیں کریگا۔ حالانکہ پہلے پیدا کرنا مجھے دوبارہ زندہ کرنے سے کچھ آسان نہ تھا (بلکہ مرنے کے بعد لوٹا کر زندہ کردینا بہت ہی آسان ہے) اور مجھے برا کہنا اُسکا یہ ہے کہ اللہ نے (اپنے لئے) ایک بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ مین اکیلا ہی ایسا بے پرواہ ہون کہ نہ مین نے کیکو جنا اور نہ مین خود کسی سے جنا گیا اور نہ میرے لئے کوئی رشتہ دار ہے اور ایک روایۃ مین ابن عباس سے یہ ہے اور لیکن مجھے اُسکا برا کہنا یہ ہے کہ میرے لئے ایک بیٹا ہے حالانکہ مین بیوی اور بچہ اختیار کرنے سے بری ہون اس روایۃ کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھے اولاد آدم تکلیف دیتی ہے (کیونکہ وہ زمانہ کو برا کہتی ہے اور زمانہ مین ہی ہوں کیونکہ میرے ہی ہاتھ مین اسکا حکم ہے رات و دن کو مین ہی پھیرتا رہتا ہون (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۱) (حضرت) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکلیف کو سنکر صبر[۵] (اور تحمل) کرنیوالا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہین ہے (کیونکہ اللہ سنتا ہے کہ لوگ) اُسکے واسطے بیٹا مقرر کر رہے ہین (مگر) پھر وہ اُنکو عافیت دیکر رزق دے رہا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۲) (حضرت) معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک گدھے پر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

۵ صفات باری تعالےٰ مین صبر کرنے سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بندون کو عذاب دینے مین تاخیر کرتا ہے سکے فضل و رحم سے یہ تاخیر ہوتی ہے ۱۲

ردیف[۵۱] تھا میرے اور آپکے درمیان فقط ایک کجاوہ کا مؤخرہ[۵۲] تھا آپ نے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی جانیں فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اسکا شریک کسیکو نہ بنائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جسنے اللہ کا شریک کسیکو نہیں بنایا وہ اسکو عذاب نہ دے (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول خدا کیا لوگوں کو اسکی خوشخبری سناؤں آپنے فرمایا کہ خوشخبری نہ سناؤ (ورنہ) بھروسہ کرکے بیٹھ رہینگے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۳) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ معاذ سواری پر آپکے ردیف تھے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ (پھر) آپنے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ (پھر) آپنے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا) آپنے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اسپر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے (معاذ نے) کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اسکی خبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جاویں آپ نے فرمایا اگر (تم خبر کر دوگے) لوگ (اسی پر) بھروسہ کر لینگے (اور عمل چھوڑ دینگے) پھر معاذ نے اس حدیث کو بخوف گناہ اپنی موت کے وقت بیان کر دیا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۴) (حضرت) ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا آپ سپید کپڑے پہنے ہوئے سو رہے تھے (میں واپس چلا گیا) پھر آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے آپ نے فرمایا کوئی بندہ کیوں نہو جسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا اور اسی پر قایم رہکر مر گیا جنت میں داخل ہو جاویگا میں نے (یہ سنکر) عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا[۵۳] اور چوری کرتا ہو (پھر) میں نے

---

[۵۱] ردیف اسکو کہتے ہیں جو ایک ہی سواری پر سوار کے پیچھے سوار ہو جاوے ۱۲

[۵۲] مؤخرہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو سوار کے پیچھے کجاوہ میں کھڑی رہتی ہے ۱۲

[۵۳] ان دونوں گناہوں کو [illegible] خاص کرنیکی یہ وجہ ہے کہ گناہ یا تو حق الٰہی ہوتا ہے اور یا حق عباد لہذا یہاں دونوں مذکور ہو گئے کیونکہ زنا [illegible] میں [illegible] اسکا [illegible] ہو گا اور چوری میں حق عباد متعلق ہے مگر [illegible] کی رضامندی [illegible] سعدی کہتے ہیں کرم [illegible]

عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو (پھر) میں نے عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو باوجود[۱] خاک آلودہ ہونے ناک ابوذر کے اور ابوذر جسوقت اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے تو (یہ لفظ آپکے فرمائے ہوئے اپنی خوشی کیلئے) وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ کہدیا کرتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۵) (حضرت) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں اور (اس بات کی گواہی کہ) عیسےٰ (بھی) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکی ایک بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے ایک کلمہ[۲] تھے کہ مریم علیہا السلام کیطرف اُس کو پہنچا دیا اور (وہ) اللہ ہی کی روح ہین اور جنت اور دوزخ حق ہیں اُسکے کیسے ہی عمل ہون اللہ تعالی اسکو جنت مین داخل کردیگا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۶) (حضرت) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ پھیلایئے مین مرید ہوتا ہوں آپنے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا تو مینے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا اے عمرو تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا مین (کچھ) شرط کرنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا شرط کرلو (کیا کرتے ہو) مین نے عرض کیا کہ میری مغفرت ہو جائے آنحضور نے فرمایا کہ اے عمرو تم جانتے نہین کہ اسلام[۳] پہلے گناہونکو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت (بھی) اپنے سے پہلے گناہونکو ڈھا دیتی ہے اور حج (بھی) اپنے سے پہلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے اور دو حدیثین (مصابیح مین اسی موقع پر) ابوہریرہ سے نقل کیگئی ہیں (اول یہ کہ) اللہ تعالی فرماتا ہے میں تمام شریکونکی شرکت سے غنی ہوں (مجھے کسیکی پروا نہین ہے) اور دوسری

---

[۱] چونکہ ابوذر نے ایسے شخص کا جنت مین جانا عجیب وغریب تصور کیا اور بار بار سوال کیا اسواسطے آنحضرت نے تیسری بار فرما دیا کہ وہ جنتی ہوگا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو اور اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو یعنے اسکو یہ برا معلوم ہوتا ہو۔

[۲] حضرت عیسےٰ کو اللہ نے کلمہ اسلئے کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے وہ پیدا ہوئے ہین بغیر باپ کے اور [illegible] ذکر تے تھے حق

[۳] یعنی اسلام لانے سے اللہ کے اور بندون کے سب حق بخشے جاتے ہین لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہے اور ہجرت اور حج سے بھی اللہ کے حق یعنے گناہ بخشے جاتے ہین نہ بندوں کے حق۔

(حدیث یہ کہ) بڑائی میری چادر ہے (یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میری ہی صفت ہے دوسرے کو لایق نہین) ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان دونون کو باب ریا اور باب کبر مین ذکر کرینگے۔

دوسری فصل (۲۷) (حضرت) معاذ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول خدا مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجے جو جنت مین مجھے داخل کر دے اور دوزخ سے علیحدہ کر دے آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے اور جسپر اللہ تعالیٰ اسکو آسان کر دے تو بہت آسان (بھی) ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور نماز پڑہو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر آپنے فرمایا کہ کیا مین تمہین ابواب خیر ہی پر نہ مطلع کر دون (یہ سمجھو کہ) روزہ (تو گناہون سے) ڈہال ہو جاتا ہے اور صدقہ گناہونکو اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح آگ کو پانی بجھا دیتا ہے اور (ایسے ہی) آدمی کی آدہی رات کی نماز (بھی) ہے پھر آپنے (یہ آیۃ) تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ[1] یَعْلَمُوْنَ تک پڑہی پھر آپنے فرمایا کیا مین تمہین (کل) امر (دین) کے سر اور اُسکے ستون اور اسکے کوہان کی بلندی کو نہ بتا دون مین نے عرض کیا کیون نہین یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ (کل) امر (دین) کا سر اسلام ہے اور اسکے ستون نماز اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد (سے ہوتی) ہے پھر آپ نے فرمایا کہ مین ان سب کا تمہین ماحصل ہی نہ بتا دون مین نے عرض کیا ہان بتلائیے یا نبی اللہ آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اسکو روک کر (قابو مین) رکھو مین نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا [illegible] لنے چالنے پر بھی ہمسے مواخذہ کیا جاویگا آپ نے فرمایا[2] ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یا معاذ (ترجمہ تجھے تیری ماں روئے اے معاذ) دوزخ مین مونہ کے بل یا ناک کے بل آدمیون کو کوئی چیز سوا زبان کی شامتون کے نہین ڈالتی۔ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

(۲۸) (حضرت) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اللہ ہی کے واسطے محبت کی اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھا اور اللہ ہی کے واسطے دیا اور اللہ ہی کے واسطے (نہ دینے سے) [illegible] کا تو اُسنے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ اسکو ابو داؤد نے روایۃ کیا ہے اور ترمذی نے (بھی) [illegible] س رضی اللہ عنہ سے کچھ تقدیم اور تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے (چنانچہ)

---

[1] [illegible] ان کے بدن بستر ونسے علیحدہ رہتے ہین۔ اس آیۃ مین تہجد گذارون کی خوبی کا بیان ہے

[2] [illegible] آے معنی یہ ہین [illegible] محاورہ عرب مین یہ مراد نہ ہوتی تھی بلکہ مقصود اس سے فقط تنبیہ [illegible]

اسمین (اِستَکمَلَ الاِیمَانَ کی جگہ) اِستَکمَلَ اِیمَانَہٗ ہے۔

(۲۹) (حضرت) ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام عملون سے افضل[1] عمل اللہ کے واسطے محبت رکھنا اور دشمنی رکھنا ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۳۰) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائین اور (کامل) مؤمن وہ ہے جسکو اپنی جانون اور مالونپر لوگ امانتدار سمجھین اس حدیث کو ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے اور بیہقی نے (اپنی) شعب ایمان مین فضالہ کی روایتہ سے یہ زیادہ بیان کیا ہے اور (پورا) مجاہد وہ ہے جو عبادۃ الٰہی کے کرنے مین اپنے نفس کو مشقت مین ڈالے اور (پورا) مہاجر وہ ہے جو صغائر کبائر (سب) گناہون کو چھوڑ دے۔

(۳۱) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وعظ کہتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے جو شخص امانتدار نہین اسکا ایمان (بھی ٹھیک) نہین اور جسمین وعدہ (وفائی) نہیں اُسکا دین (بھی درست) نہین اسکو بیہقی نے شعب ایمان مین نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۳۲) (حضرت) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے اسبات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین تو اللہ اُس پر (دوزخ کی) آگ حرام کردیگا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۳) عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرگیا اور یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین تو یہ شخص بہشت مین داخل[2] ہو جاویگا۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳۴) (حضرت) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو (عادتین جنت اور دوزخ کو) واجب کرنے والی ہین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول خدا کونسی (دو عادتین)

---

[1] افضل اسلئے فرمایا کہ جسوقت آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتون سے بچیگا اور اچھی باتین کریگا ۱۲

[2] یعنی اگرچہ بسبب کسی گناہ کے چند روز دوزخ مین رہے لیکن انجام کار بہشت مین داخل ہوگا ۱۲

واجب کرنیوالی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے ہوئے مرگیا تو وہ دوزخ میں جاویگا اور جسنے اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اور مرگیا (تو وہ) بہشت میں (ضرور) داخل ہوگا اسکو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۴۵) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے اور ہمارے پاس (اسی) جماعت میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما (بھی) موجود تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے کھڑے ہوکر (چلدیئے) اور دیر تک آپ ہمارے پاس نہ آئے ہمیں یہ خوف ہوا کہ ہمسے علیحدہ ہوکر (کہیں) آپکو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جاوے (اس خیال سے) ہم گھبراکر کھڑے ہوئے اور (چونکہ) میں سب سے پہلے گھبرایا تھا اسلئے میں نکلکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرنیکو چلدیا اور انصار بنی نجار[۵۱] کے باغ کے پاس پہنچکر اُسکے چوطرف پھرنے لگا تاکہ مجھے اُسکا کوئی دروازہ ملجاوے اور کوئی رستہ نہ ملا[۵۲] یکایک ایک ربیع باہر کے کنوے سے باغ میں جارہی تھی (مصنف کہتے ہیں کہ) ربیع (پانی کی) نالی کو کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (اوسمیں) گھسکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے (مجھے دیکھکر) فرمایا کیا ابوہریرہ (آگئے) میں نے عرض کیا ہاں یارسول خدا آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے (کیوں گھبرارہے ہو) میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے (وہاں سے) اوٹھکر آپ چلے آئے اور بہت دیر لگائی ہمیں یہ خوف ہوا کہ ہمسے علیحدہ ہوکر (کہیں) آپکو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اسلئے ہم گھبرائے اور میں سب سے پہلے گھبراکر اس باغ کے پاس آیا اور لومڑی کی طرح گھسکر (اندر) چلا آیا اور یہ سب لوگ میرے پیچھے (آرہے) ہیں (ابوہریرہ کہتے ہیں پھر) آپ نے دونوں جوتے اپنے مجھے دیکر فرمایا کہ اے ابوہریرہ میرے ان دونوں جوتونکو (علامت کیلئے) لیجاؤ اور جو شخص اس باغ سے پرے تمہیں ایسا ملے کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکا دل بھی اسکا یقین کرتا ہو تو اُسکو جنتی ہونیکی خوشخبری دیدینا میں (چلا اور) اول جس شخص سے ملا وہ (حضرت) عمر تھے اُنہوں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ یہ دو جوتے کیسے ہیں میں نے کہا کہ یہ دونوں جوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

[۵۱] بنی نجار انصار کے خاندان میں سے ایک قبیلہ ہے اور انہیں کا یہ باغ تھا

[۵۲] شاید دروازہ بند کرلیا ہو تا یا اُنکو گھبراہٹ میں نہ معلوم ہوا ہو ۱۲

ہیں (یہ) دونوں (دیکر) مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ جو شخص مجھے ایسا ملے کہ دل سے یقین کرکے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسکو مین جنت کی خوشخبری سنا دون (یہ سنکر) عمرؓ نے میرے سینہ پر ایسا مارا کہ مین پیچھے گر گیا اور کہا اے ابوہریرہ (پیچھے ہٹو[۵۱]) لوٹ جاؤ مین لوٹ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رو کر فریاد کی اور عمر (بھی) سوار ہو کر یکایک میرے پیچھے ہی (آگئے) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھسے) فرمایا اے ابوہریرہؓ تمہین کیا ہوا مین نے عرض کیا مین نے عمر سے ملکر یہ خبر سنائی کہ مجھے (حضرت نے اسطرح پر) بھیجا ہے (انہون نے سنکر) میرے سینہ پر ایسا مارا کہ مین پیچھے گر پڑا آپنے فرمایا پھر جاؤ (اور عمر سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر تمہین اس کرتوت پر کسنے اُبھارا اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کیا ابوہریرہ کو اپنے دونوں جوتے دیکر آپ ہی نے بھیجا تھا کہ جو شخص ایسا ملے کہ دل سے یقین کرکے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسکو جنت کی خوشخبری سنا دے آپ نے فرمایا ہاں (عمر نے) کہا کہ (ایسا) نہ کیجیے مجھے خوف ہے (کہ لوگ سنکر) اسپر بھروسہ نہ کر بیٹھیں بلکہ انکو عمل کرتے ہوئے چھوڑ دیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہتر ہے) چھوڑ دو اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳۶) (حضرت) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ بہشت کی کنجیاں اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(۳۷) عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ تو چند شخصوں نے آپکے اصحاب میں سے (بہت ہی) غم کیا یہانتک کہ بعضوں کے (دلمیں) وسوسے[۵۲] آنیکو ہو گئے

---

۵۱ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کے رک جانے سے بعد واپس آنے ابوہریرہ کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر پہنچانا واجب نہ تھا اور اسی لئے یہی سمجھکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکو واپس کر دیا لہذا حضرت عمر کیطرف کوئی شبہ وارد نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اپنی امت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محض شفقت و رحمت اس امر کی باعث تھی بعد التماس حضرت عمر کے یہ دوسری مصلحت یاد آگئی چنانچہ اور روایت مین آپ نے خود ہی فرمایا کہ اذاً یتکلوا یعنی وہ بھروسہ کر لین گے ۱۲

۵۲ یعنی یہ خیال ہونے لگے کہ آپکی موت کیوجہ سے یہ دین ختم ہو جاویگا اور نور شریعت بجھ جاویگا حالانکہ یہ [illegible] وسوسہ تھا [illegible] کہا گیا

(عثمانؓ) کہتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا (ایکروز) اتفاقاً عمر میرے پاس گئے اور سلام کیا اور مجھے معلوم (بھی) نہ ہوا پھر (حضرت) عمر نے (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہما سے (میری) شکایت کی وہ دونوں میرے پاس آئے یہانتک کہ دونوں نے اکٹھے ہوکر مجھے سلام کیا اور ابوبکر نے (یہ) کہا (کہ اے عثمان) تمہیں کسنے اُبھارا کہ اپنے بھائی عمر کو سلام کا جواب (بھی) نہ دیا میں نے کہا (اے عمر) تمنے (سلام) کیا تھا عمر نے کہا کیوں نہیں قسم ہے خدا کی میں نے کیا تھا (عثمان) کہتے ہیں میں نے کہا قسم ہے خدا کی میں تو نہ تمہارے آنیکو سمجھا اور نہ سلام کو (حضرت) ابوبکر نے کہا کہ عثمانؓ سچ کہہ رہے ہیں کسی امر عظیم نے اسکے سمجھنے سے انہیں مشغول کردیا ہوگا میں نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کیا بات تھی میں نے کہا کہ اللہ تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ہی وفات دیدی کہ دنیا[51] سے نجات کیلئے ہم آپسے (کچھ) پوچھ لیتے ابوبکر کہنے لگے کہ اسکو میں نے پوچھ لیا تھا میں نے (یہ سنتے ہی) اُنکے سامنے کھڑے ہوکر کہا میرے ماں باپ تمپر قربان ہوں تم ہی اسکے (پوچھنے میں) زیادہ لایق تھے (ذرا بیان کردو) ابوبکر کہنے لگے میں نے عرض کیا تھا یا رسول خدا اس دنیا سے نجات کی (کیا صورت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی کلمہ جو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر پیش کیا تھا اور انہوں نے انکار کردیا سو جسنے اُسے قبول کرلیا اُسکے لئے نجات ہوگئی اس حدیث کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴۸) (حضرت) مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے روئے زمین پر کوئی مکان مٹی کا اور (خیمہ) اُون کا باقی نہیں[52] رہیگا مگر اللہ تعالیٰ عزت[53] والے کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ کلمۂ اسلام کو داخل کریگا اور (بعد میں) ان لوگوں کو اگر اللہ عزت دینی چاہیگا تو اُن کو مسلمان کردیگا اور اگر انکو ذلیل کریگا تب (وہ مجبورؑ) اُسکی اطاعت کرینگے میں نے کہا تو کل دین

---

[51] [illegible] رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ آدمیوں کو خطرے بکثرت آتے ہیں خاصکر امر کی عبادت و غیرہ میں ۱۲

[52] اس [illegible] اسکے قریب میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہیگی جہاں اسلام کی خبر نہ پہنچ جائے ورنہ بعضے کہتے ہیں کہ چین سے پرے ایک ملک ہے [illegible] کی بعثت کی بھی خبر نہیں پہونچی ۱۲ مرقاۃ بحمد اللہ اب سب جگہ پہنچ گئی ۱۲ منہ

[53] یعنے جو لوگ مسلمان ہوجاوینگے انکو اللہ تعالیٰ عزت عطا کریگا اور جو مسلمان نہیں ہونگے انکو ذلیل رکھیگا لیکن اسلام کی خبر انکو بھی پہنچ جاویگی ۱۲

اللہ ہی کا ہو جاویگا اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۳۹) وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا کیا جنت (کے دروازہ) کی کنجی لا الہ الا اللہ نہیں ہے انہوں نے کہا ہاں لیکن بے دندانوں[۱] کی کنجی (کام کی) نہیں ہوتی اسلئے اگر دندانوں کی کنجی لیکر جاؤ گے تو (جنت کا دروازہ) تمہارے سے کھلجاویگا ورنہ نہین کھلیگا اس حدیث کو بخاری نے ترجمہ باب مین نقل کیا ہے۔

(۴۰) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے تم میں سے اسلام کے (احکام) عمدہ طور پر ادا کئے تو اسکی ہر نیکی جو وہ کریگا دس گونے (بلکہ) سات سو تک لکھی جاتی ہے اور ہر بدی اسیقدر لکھی جائیگی کہ جسقدر وہ کریگا یہانتک کہ وہ اللہ سے ملے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے

(۴۱) (حضرت) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کی کیا علامت ہے آپنے فرمایا کہ جب تجھے اپنی نیکی کرنا اچھی معلوم ہو اور گناہ کرنا برا معلوم ہو تو (اسوقت) تو مومن ہے اسنے پھر عرض کیا یا رسول اللہ پھر گناہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تیرے دلمیں کوئی شے کھٹکے تو اسکو چھوڑ دے اس روایۃ کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴۲) (حضرت) عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ اس امر (دین) پر آپکے ہمراہ کون ہے فرمایا کہ حر[۲] (بھی) ہیں اور عبد (بھی) ہین مین نے پوچھا کہ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ خوش کلامی اور کھانا کھلانا (پھر) مین نے عرض کیا کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا کہ صبر[۳] اور سخاوت کرنا (پھر) میں نے عرض کیا کہ کونسے (شخص) کا اسلام افضل ہے فرمایا جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں کہتے ہیں (پھر) میں نے کہا کہ ایمان کونسا افضل ہے فرمایا کہ خوش خلقی (پھر) میں نے کہا کہ نماز کونسی افضل ہے فرمایا (جسمیں) طول قیام ہو کہتے ہیں میں نے کہا کہ ہجرۃ کونسی افضل ہے فرمایا کہ جو بات تیرا رب مکروہ سمجھے اُسے چھوڑ دے کہتے ہیں پھر میں نے کہا کہ جہاد کونسا افضل ہے فرمایا (جسمیں) خونریزی ہو اور گھوڑے کٹ

---

[۱] کنجی کے دندانوں سے یہ مراد ہے کہ علاوہ کلمہ کے اور بھی عبادت ضرور کرنی چاہئے خالی کنجی کام نہیں دے سکتی ۱۲

[۲] حر سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور عبد سے مراد زید بن حارثہؓ ہیں ۱۲

[۳] صبر سے مراد صبر علی المعصیۃ ہے یعنے گناہ کرنے سے باز رہنا ۱۲

جاوین کہتے ہین (پھر) مین نے عرض کیا کونسی ساعۃ افضل ہے فرمایا نصف آخر شب - اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے -

(۴۳) (حضرت) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اللہ سے اس طرح ملیگا کہ اُسنے کسیکو اُسکا شریک نہ بنایا ہو اور پانچون (وقت) نماز پڑہی ہو اور رمضان کے روزے رکہے ہون تو اسکی بخشش کردی جاویگی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگونکو اسکی خوشخبری سنادون فرمایا چھوڑ دو عمل کرنے دو اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے -

(۴۴) اور معاذ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا (کہ افضل ایمان) یہ ہے کہ تو اللہ ہی کیلئے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کیلئے دشمنی کرے اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی مین لگاوے انہون نے کہا اور (بھی) کچھہ یا رسول اللہ بتائیے فرمایا جو چیز تو اپنے واسطے پسند کرے وہی لوگون کے واسطے پسند کر اور جو اپنے واسطے بُری سمجھے وہی اورون کیلئے بُری سمجھہ اس حدیث کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے -

باب کبیرہ[۵۱] گناہون اور نفاق کی علامتون کے بیان مین

فصل پہلی

(۴۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول خدا! اللہ کے نزدیک سب گناہون سے بڑا کونسا (گناہ) ہے فرمایا یہ ہے کہ اللہ کے ساتھہ تم کسیکو شریک پکارنے لگو حالانکہ اللہ نے تمہین پیدا کیا ہے اس شخص نے کہا پھر کونسا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھہ کھانیکو کھانے لگی اُسنے کہا پھر کونسا (گناہ) آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے لگے پھر اسی کی تصدیق مین اللہ تعالےٰ نے (یہ آیۃ) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ[۵۲] آخر آیۃ تک نازل فرمادی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے -

---

[۵۱] گناہ کبیرہ وہ ہوتا ہے کہ جسپر شارع کی جانب سے خاص طور پر وعید منقول ہو!!

[۵۲] ترجمہ - اور جو لوگ اللہ کے ساتھہ (شرکت کے لئے) دوسرا معبود نہین پکارتے ہین اور جس جان کے قتل کرنے کو بغیر حق (شرعی کے) اللہ نے حرام کردیا ہے اُسکو قتل نہین کرتے اور نہ زنا کرتے ہین (انکو دگنا اجر دیا جائیگا) ۱۲

(۴۶) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بڑے گناہ (یہ ہین) اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کا خون کرنا۔ اور یمین غموس یعنی جھوٹی قسم کھاتی اسکو بخاری نے نقل کیا ہے اور ایک روایۃ مین انس رضی اللہ عنہ سے بدلہ یمین غموس کے جھوٹی شہادۃ ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۷) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات ہلاک کرنیوالی باتوں سے بچاکر صحابہ نے عرض کیا وہ کونسی ہین یا رسول خدا۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور جس آدمی کا بغیر حق (شرعی) کے خون کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے اُسکو قتل کرنا اور سود کھانا اور یتیم کے مال کو (ظلم سے) کھاجانا اور جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتون کو (زنا کی) تہمت لگانا (یہ سب گناہ کبیرہ ہین) یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۴۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے نقل ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زانی زنا کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ چور چوری کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ (شرابی) شراب پیتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ ڈاکو لوگون کے سامنے لوٹتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ کوئی تم مین سے مال غنیمت مین خیانت کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے لہذا ان سے بچو تم بچو تم (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور ایک روایۃ مین ابن عباس سے ہے کہ نہ قاتل قتل کے وقت (پورا) مومن رہتا ہے عکرمہ کہتے ہین مین نے ابن عباس سے کہا کہ ایمان اُس شخص سے کسطرح علیحدہ ہوجاتا ہے اُنھون نے اپنی انگلیون مین انگلیان دیکر پھر نکالیں کہ اسطرح اور (بعد مین) اگر توبہ کرلی تو پھر اسطرح ایمان آجاتا ہے (ویسی ہی) انگلیون مین انگلیان دیکر (اشارہ سے) بتلایا اور ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہین لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ یہ (بعینہ) الفاظ بخاری کے ہین۔

(۴۹) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے منافق کی

۵۱ یمین غموس وہ ہے کہ جان بوجھ کر گزشتہ امر پر جھوٹی قسم کھائے ۱۲

۵۲ اس نفی سے مراد نفی جنس نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایمان کامل نہیں رہتا باقی نفس ایمان رہتا ہے ۱۲

۵۳ ترجمہ۔ نہ یہ شخص پورا مومن رہتا ہے اور نہ اُسکے لئے نور ایمان رہتا ہے ۱۲

تین نشانیاں ہیں مسلم نے (یہاں یہ) زیادتی بیان کی ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور (یہ بھی) دعوےٰ کرے کہ میں مسلمان ہوں پھر (بخاری و مسلم) دونوں سے ناکٹھے ہوکر (نشانیوں کی بابت یہ بیان کیا کہ جب بات کہے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

(۵۰) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار[ف] (باتیں) جسمیں ہونگی وہ خالص منافق ہے اور جسمیں اُن چار میں سے ایک بات ہو اُسمیں ایک بات نفاق کی ہے تاوقتیکہ اُسے چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب لڑے تو بیہودہ گوئی کرے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵۱) (حضرت) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ منافق کی مثال مانند اس بکری کے ہے جو (نر کی تلاش میں) حیران دو ریوڑ وں میں پھرتی ہے کہ کبھی اسطرف بھاگتی ہے اور کبھی اُسطرف اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

دوسری فصل

(۵۲) (حضرت) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا ہمیں ان نبی کے پاس لے چل اُسنے (سنتے ہی) کہا کہ نبی نہ کہو اگر وہ سُن لینگے تو اترا جائینگے پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آیات بینات کی بابت امتحاناً آپ سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ ہیں) کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کے مارنے کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اُسکو بغیر حق (شرعی) کے قتل نہ کرو اور بےخطا آدمی کو مروا نیکے لئے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاکدامن عورتوں کو (زنا کی) تہمت نہ لگاؤ اور جنگ کے دن بھاگنے کے لئے پشت نہ پھیرو اور تم پر خصوصاً اے یہودیو یہ (بھی) ہے کہ ہفتہ کے روز (کوئی) زیادتی نہ کرو (یہ سنکر) اُن دونوں نے آپکے دونوں ہاتھ پاؤں چومے اور دونوں نے یہ کہا کہ ہم بھی گواہی دیتے

ف اس روایۃ اور گذشتہ روایۃ میں تعارض نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منافق کی علامتیں متعدد ہیں کبھی آنحضرت نے یہ بیان فرمادیں کبھی وہ اسی لئے بعض کہتے ہیں کہ یہ اعداد حدیث میں حصر کیلئے نہیں ہیں ۱۲

ہیں کہ آپ (سچے) نبی ہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر میرے اتباع سے تمہیں کونسی چیز روکتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے اس بات کی دعا کی تھی کہ میری[۵۱] اولاد میں سے ایک نبی ہمیشہ رہے (علاوہ اسکے) ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہمنے آپکا اتباع کرلیا تو ہمیں یہود مار ڈالینگے یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۵۲) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اس (کو ایذا دینے) سے رک جانا اور کسی گناہ کی وجہ سے اسپر حکم کفر کا نہ کرنا اور نہ اسلام سے اسکو کسی (برے) عمل کی وجہ سے خارج سمجھنا اور (دوسرے) جہاد جب سے مجھے اللہ نے (نبی بناکر) بھیجا ہے جاری ہے (اور رہیگا) یہانتک کہ آخر اس امت کے (لوگ) دجال سے جنگ کرینگے نہ اسکو کوئی ظلم[۵۲] ظالم کا روک سکیگا اور نہ انصاف کسی منصف کا (تیسرے) ایمان لانا تقدیروں کی بھلائی برائی پر اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۴) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان جدا ہو کر سائبان کی طرح سر کے اوپر ہو جاتا ہے اور جب اس فعل سے یہ علیحدہ ہو جاتا ہے تو ایمان اسکی طرف پھر آجاتا ہے اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے

تیسری فصل

(۵۵) معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کلموں کی وصیت فرمائی فرمایا کہ اللہ کے ساتھ تو کسیکو شریک نہ کریو اگرچہ تو قتل ہو کر جلا بھی[۵۳] دیا جاوے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کریو اگرچہ وہ تجھے اپنے گھر بار سے نکلوادیں اور نماز فرض کو جانکر نہ چھوڑنا کیونکہ جسنے فرض نماز کو ترک کردیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عہد (امن) نہیں رہتا اور شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی سردار ہے اور اپنے آپکو ہر گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ غصہ ہونے لگتا ہے اور اپنے آپکو لڑائی میں بھاگنے سے بچانا اگرچہ لوگ ہلاک بھی ہو جاویں اور جسوقت لوگ (کسی جگہ) مرنے لگیں اور تو بھی ان ہی میں ہو تو وہیں رہنا (ڈر کر نہ بھاگنا) اور حسب طاقت اپنے

---

[۵۱] ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ یہ انکا کہنا محض افترا تھا۱۲

[۵۲] یعنے کسی حاکم ظالم یا منصف کیوجہ سے جہاد منقطع نہیں ہوگا۱۲

[۵۳] یعنے اللہ کی نافرمانی کرانے کیلئے اگر کوئی قتل کردے یا جلا بھی دے تب بھی نافرمانی نہ کرنا۱۲

کنبہ پر خرچ کرتے رہنا اور[۵۰] ادب دینے کیلئے اُنپر تنبیہ ضرور رکھنا اور اللہ سمجھکر اُن پر درگذر بھی کرنا اس حدیث کو (امام) احمد نے روایت کیا ہے۔

(۵۶) (حضرت) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نفاق (کا حکم)[۵۱] آپ ہی کے زمانہ مین تھا اور اب (بعد آپکے) یا کفر ہے یا ایمان ہے (منافق کسیکو نہین کہہ سکتے) اسکو بخاری نے روایۃ کیا ہے۔

باب وسوسون کے بیان مین

فصل پہلی

(۵۷) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کے وسوسوں سے جو اُنکے دل مین گذرتے ہین جبتک وہ ہاتھ اور زبان[۵۲] سے نہ کرین اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے

(۵۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایۃ ہے کہ (چند) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے آپ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہم اپنے دل مین ایسے وسوسے پاتے ہین کہ جنکا زبان سے کہنا بھی ہم امر عظیم سمجھتے ہین آپ نے فرمایا کہ کیا ایسے وسوسے تمہین معلوم ہوتے ہین اُنہون نے عرض کیا ہاں فرمایا کہ یہی تو ظاہر[۵۳] ایمان (کی نشانی) ہے اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے

(۵۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے نقل ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم مین سے کسی کے پاس شیطان آکر (وسوسہ ڈالنے کیلئے یہ) کہتا ہے کہ اس (آسمان) کو کس نے پیدا کیا اور اس (زمین) کو کسنے بنایا (اسیطرح کہتے کہتے آخر کو یہ) کہدیتا ہے کہ اللہ کو کسنے پیدا کیا۔ لہذا جب یہانتک (نوبت) پہونچنے لگے تو اس شخص کو چاہیئے کہ اللہ سے پناہ مانگے (اور ہوشیار

---

[۵۱] مطلب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ منافقون کا حکم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بباعث ضعف اسلام مثل سلمانون کی طرح اُنکے ساتھ رعایت مروت اور اُنکے مال وجان کی حفاظت لازم تھی اب یہ حکم نہیں رہا لہذا اگر اب کسی کا ظاہری مسلمان اور باطنی کافر ہونا معلوم ہوجائیگا تو ہم کافر سمجھکر اُسے قتل کردینگے لمعات ۱۲

[۵۲] یعنی اگر ایسے امور کا وسوسہ ہو جو ہاتھ سے متعلق ہون تو جبتک وہ امور ہاتھ سے سرزد نہون اللہ اُنپر گرفت نہین کرتا اور جو زبان سے متعلق رکھتے ہین تو جب تک زبان سے نہ کہے گرفت نہین کرتا خلاصہ یہ کہ دل مین جو وسوسہ آئے معاف ہے ۱۲

[۵۳] یہ اسلئے کہ وسوسون کو بُرا امر سمجھنا بغیر خوف خدا اور درستگی اعتقاد کے نہین ہوسکتا ۱۲

ہو کر) اس خیال کو چھوڑ دے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۶۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (میرے بعد میں) ہمیشہ لوگ آپس مین ایک دوسرے سے (اپنے وسوسوں کو) پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگین گے کہ اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کسنے پیدا کیا۔ لہذا جو اس حالت کو پہونچے اُسکو چاہیئے کہ یہ کہے مین اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لایا ہون (مجھے معلوم نہین یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔

(۶۱) (حضرت) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن[۵۱] اور ایک فرشتہ ہمراہی مقرر کر دے گئے ہین لوگون نے عرض کیا اور آپکے ہمراہ بھی یا رسول اللہ فرمایا میرے بھی ہمراہ لیکن اللہ نے اُسکے (مقابلہ) پر میری مدد کر دی کہ وہ (جن) مسلمان ہو گیا (اب وہ بھی) سوائے بھلائی کے (اور کچھ) حکم نہین کرتا اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(۶۲) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے (اندر) خون کی طرح پہنچ[۵۲] جاتا ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۶۳) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حضرت آدم کی تمام اولاد کو پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے اسی شیطان کے چھونے کی وجہ سے (بچہ) چیخ کر روتا ہے مگر مریم اور اُنکے بیٹے اس سے بچ لیے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۶۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بچہ کا چیخنا (شکم سے) نکلتے وقت شیطان کے چھیڑنے سے ہوتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۶۵) (حضرت) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابلیس (سمندر مین) پانی پر تخت بچھا کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیج دیتا ہے کہ وہ لوگون مین فساد اور گمراہی پھیلاتے ہین اور انمین سے مرتبہ مین مقرب اُسکے نزدیک وہ ہے جو فساد مین بڑا ہوا ہو انمین سے ہر ایک آکر کہتا ہے کہ مین نے ایسے ایسے (فساد) کئے ہین (اسکے جواب مین) ابلیس کہتا ہے کہ

---

[۵۱] اس جن کا نام آہرمن ہے اور فرشتہ کا نام ملہم یہ انسان کو ہمیشہ نیکی کیطرف لگاتا ہے اور وہ جن بدی کی طرف ۱۲

[۵۲] مراد یہ ہے کہ انسان کے گمراہ کرنے مین اُسکا تسلط اسقدر ہوتا ہے کہ ہر جگہ خون کی مثل اسکا اثر ہو جاتا ہے ۱۲

تو نے کچھہ (بڑا کام) نہین کیا پھر دوسرا آکر کہتا ہے کہ مین نے (کسی کو) نہین چھوڑا یہانتک (کہ میان) بی بی مین (بھی) جدائی کرادی حضرت فرماتے ہین کہ ابلیس اسکو اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان (بس) تو ہی (میرا بیٹا) ہے اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے خیال مین آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ اپنے (کلیجے) سے لگا لیتا ہے اسکو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(٦٦) جابر رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شیطان اس بات سے نا امید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب[٥١] مین مسلمان اُسکی عبادت کرین ہان آپسمین (ایک دوسرے پر) بھڑکانیکا (امیدوار ہے) اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

دوسری فصل

(٦٧) (حضرت) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین اپنے دل مین ایسی باتین سوچتا ہون کہ جنکے بیان کرنے سے یہ اچھا سمجھتا ہون کہ مین (جلکر) کوئلہ ہو جاؤن آپ نے (سنکر) فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اُسنے امر شیطان کو وسوسون ہی کیطرف پھیر دیا اس حدیث کو ابو داؤد نے روایۃ کیا ہے

(٦٨) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اولاد آدم (کے دل) مین شیطان[٥٢] اور فرشتہ (دونون) کا اثر ہوتا ہے [illegible] تو بدیوں اور تکذیب بالحق کا وعدہ کراتا اور فرشتہ کا اثر بھلائی اور تصدیق بالحق کا وعدہ کراتا لہذا جو اسکو (اپنے دل مین) پاوے تو اللہ کی طرف سے جانکر اُسکا شکر کرے اور جو اُس دوسرے[٥٣] (شیطانی اثر) کو پائے تو اللہ کے ساتھہ شیطان مردود سے پناہ مانگے پھر آنحضرت نے یہ آیۃ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (اسکی تصدیق کیلئے) پڑہی اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے

(٦٩) (حضرت) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگ آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگینگے کہ اس مخلوق

---

[٥١] مراد یہ ہے کہ اہل عرب مثل سابق مشرک ہرگز نہونگے اگرچہ بعض لوگ مرتد ہوگئے تھے مگر پھر انمین سے بعض مار دیئے گئے اور بعض اسلام لے آئے۔ زمانۂ سابق کی طرح شرک باقی نہ رہا ١٢ لمعات

[٥٢] اس شیطان اور فرشتہ سے وہی اہرمن اور ملہم مراد ہین جنکا ذکر حدیث [illegible] مین گزر چکا ہے اور ان دونون کا اثر دل مین ہوتا ہے ١٢

[٥٣] شیطان تمہین تنگی اور کنگالی کا وعدہ دیتا ہے اور بُرے کامونکا حکم کرتا ہے یعنی شیطان یہ کہتا ہے اگر تو بھلے کام کریگا تو فقیر ہوجاویگا ١٢

کو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کسنے پیدا کیا لہذا جب لوگ یہ کہنے لگین تو تم (جواب مین) کہنا کہ اللہ اکیلا بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا اور نہ وہ خود (کسی سے) جنا گیا اور نہ اُسکا کوئی رشتہ دار ہے پھر اپنے بائین طرف تین مرتبہ تھوک کر شیطان مردود سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا اس حدیث کو ابو داود نے روایت کیا ہے اور عمرو بن احوص کی حدیث (جو مصابیح مین اسی موقعہ پر ہے) ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب خطبہ یوم نحر مین ذکر کرینگے (وہ وہان کے زیادہ مناسب ہے)۔

تیسری فصل

(۷۰) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ ہمیشہ آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگینگے ان تمام چیزونکو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا اسکو بخاری نے نقل کیا ہے اور مسلم نے (اسطرح) روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری امت کے لوگ ہمیشہ (یہ) کہتے رہینگے کہ یہ کس طرح ہے یہ کسطرح ہے یہانتک کہنے لگینگے کہ یہ تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

(۷۱) عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول خدا میری نماز اور (قرآن) مین شیطان حائل ہو کر مجھے شک مین ڈالدیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کو خنزب کہتے ہین جب تمہین اسکا کچھ اثر معلوم ہو تو اللہ کے ساتھ اس سے پناہ چاہو اور بائین طرف تین دفعہ تھوک دیا کرو مین نے ایسا ہی کیا اللہ نے مجھسے اُسکو دفع کر دیا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۲) قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ ایک شخص نے ان سے (کچھ) پوچھا اور کہنے لگا کہ مجھے نماز مین وہم ہوتا ہے اور حد سے بڑھ جاتا ہے اُنھون نے اُس (شخص) سے کہا کہ تو نماز پڑھے جا کیونکہ یہ وہم تجھسے دفع نہین ہونیکا ہان اگر تو نماز سے فارغ ہو کر یہ کہنے لگے[۲] کہ مین نے نماز بھی پوری نہین پڑھی (تو دفع ہو سکتا ہے) یہ حدیث (امام) مالک نے روایۃ کی ہے۔

[۱] عربی الفاظ یہ ہین اَللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

[۲] یعنے شیطان کے رنجیدہ کرنے کے واسطے یہ کہے کہ ہان نہ مین نے پوری نماز پڑھی اور نہ اب لوٹاؤن میرا معبود رحم کرنے والا ایسی ہی قبول کریگا۔

باب تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں

پہلی فصل (۷۳) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوق کی تقدیروں کو لکھ دیا تھا اور اللہ کا عرش اُس وقت پانی پر (ٹھیرا ہوا) تھا اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۴) (حضرت) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہاں تک کہ عاجزی (و ہوشیاری) بھی، اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۵) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام [illegible] کے سامنے جھگڑا ہوا اور حضرت آدم غالب رہے (اور حضرت) موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تمہیں پیدا کیا اپنی روح تمہارے اندر پھونکی اور فرشتوں سے تمہیں سجدہ کرایا بہشت میں تمہیں ٹھکانا دیا [illegible] پھر (بہ تقاضائے بشریت) اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اُتروا دیا (حضرت) آدم نے (جواب میں) کہا تم وہی موسیٰ ہو کہ اللہ نے [illegible] اور کلام کرنے کیلئے اور لوگوں میں سے تمہیں چھانٹا اور تمہیں تختیاں دیں [illegible] سرگوشی کے لئے تمہیں اپنا مقرب بنایا اور (اب) تم بتلاؤ کہ اللہ نے میرے پیدا کرنے سے کتنی مدت پہلے توراۃ کو لکھ دیا تھا حضرت موسیٰ نے کہا کہ چالیس برس پہلے توراۃ [illegible] حضرت آدم نے کہا کیا اس میں یہ آیت وَعَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی[3] (تھی) تم نے اس میں پایا [illegible] موسیٰ نے کہا ہاں حضرت آدم نے کہا کہ تم مجھے اس فعل کے کرنے پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میرے پیدا کرنے سے [illegible] چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا کہ وہ مجھ سے سرزد ہوگا رسول اکرم صلی اللہ

ف۱ [illegible] ورنہ قدرت الٰہی تھی ۱۲ مرقاۃ

ف۲ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث عالم ارواح میں ہوئی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ اس عالم دنیا میں [illegible] ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں اللہ نے پھر زندہ کر دیا ہو ۱۲

ف۳ [illegible] اپنے رب کی نافرمانی کی اور گمراہ ہو گیا ۱۲

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آگئے اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۷۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سچے قابل تصدیق ہیں ہم سے یہ بیان کیا کہ تمہاری پیدائش کی یہ صورت ہے کہ ہر کوئی چالیس روز تک اپنی ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ جمع رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت گاڑھا خون بنجاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار باتیں لکھنے کیواسطے اُسکے پاس ایک فرشتہ کو بھیجدیتا ہے وہ فرشتہ اسکے (نیک وبد) عمل (کی مقدار) اور (وقت) موت (اور مقدار) رزق اور بدبخت یا نصیب ور ہونیکو لکھکر اسمین روح پھونک دیتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ بجز اُسکے کوئی معبود نہیں بعض تم مین جنتیون کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ جنت کے اور اسکے بیچ مین ایک ہی ہاتھ (کا فاصلہ) رہجاتا ہے پھر کتاب کا حکم اُسپر غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے [illegible] دوزخ ہی مین چلاجاتا ہے اور بعض دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ دوزخ کے اور اسکے بیچ مین ایک ہی ہاتھ (کا فاصلہ) رہجاتا ہے پھر حکم کتاب کا غالب آجاتا ہے اور یہ شخص جنتیون کے [illegible] کرنے لگتا اور جنت ہی مین چلاجاتا ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۷۷) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی بندہ دوزخیون کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور کوئی جنتیون کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے چونکہ عملون کا اعتبار خاتمون[۱] پر ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے مین نے (اسوقت) یہ عرض کیا یا رسول اللہ انکو خوشخبری ہو اس بچہ کیلئے کیونکہ یہ جنت کی چڑیون مین سے ایک چڑیا ہے نہ کوئی بُرا عمل کیا اور نہ دیکھا حضرت نے فرمایا اے عائشہ[۲] یا اور کچھ ہی کیونکہ اللہ نے ایک ایسی (بھی) مخلوق پیدا کی ہے کہ وہ ابھی اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے اور جنت

[۱] سا عمل پر خاتمہ ہو جاوے ویسا ہی سمجھ ہے چاہے اور [illegible] خلاف کیون نہ کرتا رہا ہو ۱۲

[۲] حضرت عائشہ نے حتماً یہ کہدیا تھا کہ یہ بچہ ضرور جنت کی چڑیا ہے اسوجہ سے آپ نے جواب دیا ورنہ بقول بعض صحیح یہی ہے کہ مسلمانون کے بچے جنت ہی مین جاوینگے ۱۲

اُنکے واسطے مقرر ہے اور ایسی (بھی) مخلوق پیدا کی ہے کہ اُنکے لئے دوزخ مقرر ہے اور وہ پیدا بھی نہین ہوئی۔ اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم مین سے ہر شخص کیلئے اُسکا ٹھکانہ دوزخ مین یا جنت مین مقرر ہو چکا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول خدا پھر اس مقرر شدہ ہی پر ہم بھروسہ کیون نہ کرلین اور عمل کرنے چھوڑ دین (کیونکہ کچھ فائدہ نہین) آنحضور نے فرمایا کہ عمل (برابر کئے جاؤ کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر ہوگا جو اُسکے واسطے مقرر ہو چکا ہے جو سعادتمند ہے اُسکو سعادتمندی کے اعمال میسر ہونگے اور جو بدبخت ہوگا اُسکو بدبختی کے اعمال میسر ہونگے پھر (اسی کی تصدیق کے لئے یہ آیۃ) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآیۃ[51] آنحضور نے پڑھی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۸۰) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم پر ایک حصہ زنا کا لکھدیا ہے کہ وہ ضرور ہی اس حصہ کو لیگا (اور زنا کی قسم کا یہ ہے) آنکھ کا زنا (تو بد) نظر کرنی ہے اور زبان کا زنا نامحرم عورتون سے فحش گفتگو کرنی (علاوہ اسکے) نفس (تو فقط) آرزو اور خواہش کرتا ہے[52] اور شرمگاہ اُس کی تصدیق یا تکذیب کردیتی ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایۃ (اس طرح) ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم پر زنا کا حصہ مقرر ہو چکا ہے اس حصہ کو وہ ضرور ہی لیگا (اور زنا چند قسم پر ہے) دونون آنکھون کا زنا (تو بد) نظر کرنی اور دونون کانون کا زنا (بری باتین) سننا اور زبان کا زنا (فحش) بکنا اور ہاتھ کا زنا (بری شے) پکڑنا اور پیر کا زنا (بری جگہ) جانا (علاوہ اسکے) دل (فقط) خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اُسکی تصدیق یا تکذیب کردیتی ہے۔

(۸۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بتائیے کہ لوگ جو کچھ آجکل کر رہے ہین اور اسمین محنت[53] اُٹھا رہے ہین کیا یہ ایسے امور مین جو اُنپر

---

[51] ترجمہ جو شخص (اللہ کی راہ مین مال) دے اور پرہیزگاری کرے اور کلمہ کی تصدیق کرے تو اُسے جنت کے اعمال میسر ہونگے ۱۲

[52] یعنی دل مین جو بُرے خیالات پیدا ہوتے ہین وہ اگر وقوع مین آگئے تو شرمگاہ نے تصدیق کردی اور جو سرزد نہوئے تو شرمگاہ تکذیب کرتی ہے

[53] یعنے لوگ جو کچھ عمل وغیرہ کی محنت اُٹھا رہے ہین یہ انکی تقدیر مین پہلے سے لکھا ہوا ہے یا اپنے نبیون کی ہدایت و ارشاد سے کرتے ہین پہلے سے تقدیر میں لکھا ہوا نہین ہے ۱۲

مقرر ہو چکے ہین اور انمین پہلے سے تقدیر جاری ہو چکی ہے یا جو کچھہ اُنکے نبیون نے بیان کیا ہی اور اُسپر دلیل قایم ہو گئی ہے اُسے یہ کرتے ہین اور پہلے سے کچھہ مقرر نہین آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ امور مقرر ہو چکے ہین اور انمین تقدیر جاری ہو چکی ہے اور اسکی تصدیق اللہ عز وجل کی کتاب (یعنے قرآن شریف) مین اس آیۃ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا سے ہوتی ہی اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہی۔

(۲ ۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جوان مرد ہون اور مجھے اپنے نفس پر زنا کا اندیشہ ہے اور کسی عورت سے نکاح کرنیکی مجھہ مین طاقت نہین (نیچے کا راوی کہتا ہے کہ) گویا ابو ہریرہ خصی ہونیکی اجازت مانگتے تھے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ آنحضرت (میری گفتگو سنکر) خاموش ہو رہے پھر مین نے اسی طرح عرض کیا تب بھی آپ خاموش رہے پھر مین نے اسیطرح عرض کیا تب بھی آپ خاموش رہے پھر مین نے اسی طرح عرض کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ قلم لکھہ چکا ہے جو کچھہ تم سے سرزد ہوگا اب چاہے تم خصی ہو جاؤ یا نہو جاؤ اس حدیث کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۳ ۸) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمام اولاد آدم کے دل اللہ کی دو انگلیون مین اسطرح پر ہین جیسے ایک دل (دو انگلیونمین) ہوتا ہے جسطرح چاہتا ہی پھیر دیتا ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دعا) پڑہی اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَىٰ طَاعَتِكَ۔ یہ مسلم نے روایۃ کی ہے۔

(۴ ۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمام بچے فطرۃ اسلامی (یعنی استعداد قبول اسلام) پر پیدا ہوتے ہین بعد مین اُنکے ماں باپ اُنہین خواہ یہودی کرلین یا نصاری یا آتش پرست جیسے چوپائے پورے بچے جنتے ہین اور کوئی ناک کان کٹے ہوئے کا نشان نہین معلوم ہوتا پھر یہ آیۃ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ اسکی تصدیق کے لئے پڑہی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵ ۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر یہ پانچ باتین بیان فرمائین اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے سونا لایق ہے اور

سلہ اے دلون کے پھیرنے والے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر پھیر دے ۱۲

رزق کو کم و زیادہ کرتا ہے اور رات کے عمل دن کے عملوں سے پہلے اور دن کے عمل رات کے عملوں سے پہلے اسکی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور اسکا پردہ نور ہے اگر اس پردہ کو ہٹا دے تو اسکی مخلوق پر جہانتک نظر جاتی ہے اسکی پاک ذات کی چمک تمام کو جلادے - یہ مسلم نے روایۃ کی ہے -

(۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات اور دن کی سخاوت بھی اسکو کچھ خالی نہین کر سکتی - تم بتلا سکتے ہو کہ جب سے اُسنے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے کسقدر خرچ کیا ہوگا اور اس خرچ کرنے پر بھی جو کچھ اُسکے ہاتھ مین تھا کچھ کم نہین ہوا اور (زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے) اسکا عرش پانی پر تھا اُسی کے ہاتھ[۵۲] مین (رزق کی) ترازو ہے کم اور زیادہ کرتا رہتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایۃ مین (اس طرح) ہے کہ اللہ کا اپنا ہاتھ بھرا ہوا ہے راوی ابن نمیر کہتے ہین اللہ کے دونون ہاتھ بھرے ہوئے ہین کہ دن اور رات کی سخاوت بھی اُنکو کچھ خالی نہین کر سکتی -

(۸۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کی بابت پوچھا گیا (کہ وہ جنت مین جائیگی یا دوزخ مین) آپ نے فرمایا اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ[۵۳] وہ کرتی -

(یہ روایۃ) متفق علیہ ہے -

دوسری فصل

(۸۸) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اول اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ اُسنے پوچھا کیا لکھون فرمایا تقدیرین لکھ تو اُس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور ابتک ہونیوالا تھا تمام لکھدیا - ترمذی نے یہ حدیث نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے -

(۸۹) مسلم بن یسار کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ[۵۴] الآیۃ کی تفسیر پوچھی گئی حضرت عمر کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۵۱] اس سے تمام عالم مراد ہے کیونکہ اُسکی نظر سے کوئی شئے چھپی ہوئی نہین ۱۲

[۵۲] ہاتھ سے مراد قدرت ہے یعنے رزق کی کمی زیادتی اُسکے ہی قبضہ اور قدرت مین ہے ۱۲

[۵۳] کیونکہ جنت و دوزخ مین جانا عملون پر موقوف ہے اور اُنکے عمل کرنیکا علم سوائے اللہ کے کسیکو نہیں ہے ۱۲

[۵۴] ترجمہ - جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتون سے اُنکی اولاد کو نکال لیا آخر آیت تک ۱۲

سے بھی اسکی بابت پوچھا گیا تھا آنحضور نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کرکے انکی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا[۱] اور اُس سے اُنکی اولاد کو نکالکر یہ فرمایا مین نے ان لوگون کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے اور جنتیون ہی جیسے یہ عمل کرینگے پھر انکی پشت پر ہاتھ پھیرکر اور اولاد کو نکالا اور یہ فرمایا کہ انکو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے اور دوزخیون ہی جیسے یہ عمل کرینگے ایک شخص نے عرض کیا یارسول خدا پھر عمل کس کام کے ہوئے (جو کچھ ہونا تھا ہولیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جس بندہ کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے اُس سے جنتیون ہی کے عمل کراویگا یہانتک کہ وہ انہین اعمال پر مرجاویگا اور اللہ تعالیٰ اسکو جنت مین داخل کردیگا اور جس بندہ کو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے اُس سے دوزخیون ہی کے عمل کراویگا یہانتک کہ وہ انہین اعمال پر مرجاویگا اور اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ مین داخل کردیگا یہ روایۃ (امام) مالک اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے اور آپکے دونون ہاتھون مین دو کتابین تھین[۲] آپ نے ہمسے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونون کیسی کتابین ہین ہمنے عرض کیا نہین یارسول خدا ہان اگر آپ بیان فرمادین (تو جان جاوینگے) آپکے داہنے ہاتھ مین جو کتاب تھی اُسکی بابت فرمایا یہ کتاب پروردگار عالم کی جانب سے ہے اسمین جنت والون اور اُنکے باپ دادا اور اُنکے خاندانون کے نام ہین اور پھر اُنکے آخر پر میزان لگادی گئی ہے کہ نہ اب زیادہ ہوسکین اور نہ کبھی کم ہوسکین بعد اسکے جو کتاب آپ کے بائین ہاتھ مین تھی اُسکی بابت فرمایا یہ (بھی) کتاب اُسی جہانون کے پالنے والے کی طرف سے ہے اسمین دوزخیون کے اور اُنکے باپ دادون اور خاندانون کے نام ہین اور اُنکے آخر پر جوڑ لگادیا گیا ہے کہ نہ اب زیادہ ہوسکین اور نہ ابدتک کم ہوسکین صحابہ نے عرض کیا اگر یہی بات ہے کہ اس سے فراغت ہوچکی ہے تو پھر یارسول خدا عمل کس کام کے ہین آپ نے فرمایا کہ عمل کرنے مین مضبوط رہو اور (اللہ کی) قربت حاصل کرو کیونکہ

---

[۱] یعنے فرشتہ کو داہنے ہاتھ پھیرنیکا حکم کیا یا ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہے ۱۲

[۲] یہ کتابین یا تو واقعی تھین اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو دکھاکر اُنکے مضمون پر اطلاع نہین دی یا آنحضور نے مثال کے طور پر دو کتابین لیکر یہ بیان فرمادیا ۱۲ مرقاۃ

جنتی کا خاتمہ جنتیون کے عملون پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی بُرے عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیون ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی (اچھے) عمل کرے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھون کی طرف اشارہ کرکے دونون کتابون کو رکھدیا اور یہ فرمایا کہ تمہارا رب بندون (کے ان امور) سے فارغ ہوچکا ہے (خلاصہ کلام یہ ہے) کہ ایک فریق جنت مین جائیگا اور ایک فریق دوزخ مین۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۱) ابوخزامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایۃ کرتے ہین کہ انہون نے کہا مین نے عرض کیا تھا یا رسول خدا یہ بتائیے جو ہم منتر کراتے ہین اور دوائیان کرتے ہین اور بچاؤ کی چیز جن سے ہم بچتے ہین کیا یہ امور تقدیر الٰہی سے کسی شئے کو روک دیتے ہین فرمایا (نہیں بلکہ یہ بھی تقدیر الٰہی مین داخل[1] ہین اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

(۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (ایسے وقت) تشریف لائے کہ ہم آپس مین تقدیر کی بابت جھگڑ رہے تھے آپ خصہ ہوے اور ایسا چہرہ سرخ ہوا گویا کہ آپ کے رخسارون پر انار کے دانے ملدئے ہین اور فرمایا کیا تمہین یہی حکم کیا گیا تھا اور کیا مین تمہارے پاس اسیواسطے بھیجا گیا ہون (کہ تم ایسے جھگڑے کیا کرو خبردار) تم سے پہلے لوگون نے جسوقت ان امور (تقدیری) مین جھگڑہ کیا وہ ہلاک ہوگئے اور مین تمہین قسم دیتا ہون پھر قسم دیتا ہون کہ ان امور مین بحث نہ کیا کرو۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے (بھی) عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایۃ کی ہے۔

(۹۳) حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے سب زمینون مین سے ایک ایک مٹھی لیکر آدم کو پیدا کیا پھر اسی لئے اولاد آدم (بھی) بموافق زمین کی (قسموں کے) پیدا ہوئی کہ بعض انمین سرخ ہین اور بعض سپید اور بعض سیاہ اور بعض درمیان اسکے اور بعض نرم اور بعض سخت بعض ناپاک اور بعض پاک ہین اس حدیث کو (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۹۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

---

[1] یعنی جیسے بیمار ہونا تقدیری امر ہے ویسے ہی دوا وغیرہ سے اچھا ہونا بھی تقدیری امر ہے ۱۲

تھے کہ اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق کو اندہیرے[۱] مین پیدا کرکے اپنا نور اُنپر چھڑکایا اور جس شخص کو یہ نور پہنچگیا وہ ہدایت پر ہوا اور جو اس سے رہگیا وہ گمراہ ہوا اور اسی لئے مین کہتا ہون کہ قلم اللہ کے علم مطابق (تمام اسکو لکھکر) خشک[۲] ہو چکا ہے یہ حدیث احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (ترجمہ) اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھہ مین نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم تو آپ پر اور آپ جو کچھہ (کتاب و احکام) لیکر آئے ہین سب پر ایمان لے آئے ہین (اور اُنکو مان لیا ہے) کیا آپ کو ہم پر کچھہ ابھی اندیشہ ہے فرمایا ہان کیونکہ سب دل اللہ کی دو انگلیون[۳] مین ہین جسطرح چاہتا ہے پھیر دیتا ہے یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۹۶) حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دل کی مثال اُس پَر جیسی ہے جو میدان مین زمین پر پڑا رہتا ہے اور ہوا اسکو الٹا سیدہا کرتی رہتی ہے یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۹۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی بندہ ایماندار نہین ہو سکتا جبتک کہ ان چار باتون پر ایمان نہ لاوے (اول) اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے (دوسرے یہ) کہ مین اللہ کا رسول ہون مجھے حق دیکر اُسنے بھیجا ہے اور (تیسرے یہ کہ) مرنے پر اور بعد مرنے کے (قیامت کے روز) اُٹھنے پر ایمان لاوے اور (چوتھے یہ کہ) تقدیر پر ایمان لاوے اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

(۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت مین دو فرقے ہین کہ اسلام مین ان دونون کے لئے کچھہ حصہ نہیں ہے ایک جبریہ[۴] دوسرا قدریہ

---

[۱] اندہیرے سے مراد نفس کی گرفتاری اور اسکی خواہش ہے کیونکہ اسکی جبلی عادت یہی ہے کہ انسان کو اللہ کی طاعت و بندگی سے پھیر کر اپنی خواہش مین معروف کرے ۱۲ [۲] یعنے تحریر ختم ہو گئی ہے اب تغیر تبدل نہین ہو سکتا ۱۲ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مثال کے طور پر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کا قبضہ انتہا درجہ کا ہے جسطرف چاہے دل کو پھیر دے ۱۲ [۴] یعنی اپنے خاتمہ کا یقین نہین ہے [۵] فرقہ جبریہ وہ ہے جو بندہ کو مجبور محض مانتے اور یہ عقیدہ رکہتے ہین کہ جو افعال بندہ سے صادر ہوتے ہین وہ تمام اللہ ہی کے کئے ہوئے ہین اور بندہ سبب بھی نہین ہو سکتا بلکہ بندہ کی مثال مانند اینٹ ڈھیلہ کی ہے کہ جسطرف پھینکو چلا جاتا ہے بقیہ بر صفحہ ۳۶

اس حدیث کو ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف (یعنے زمین میں دھس جانا) اور مسخ (یعنی صورت بدل جانا) دونوں ہونگے[۵۱] اور یہ انہیں لوگوں میں جو تقدیر کے جھٹلانیوالے ہیں ہوگا یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی کی مثل روایۃ کی ہے۔

(۱۰۰) ابن عمر ہی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (فرقہ) قدریۃ اس امت کے آتش پرستوں کی مثل ہے اگر وہ بیمار ہوں تو تم پوچھنے نہ جانا اور اگر مر جاویں تو جنازہ پر نہ جانا یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم (فرقہ) قدریہ کو نہ اپنا ہمنشین بنانا اور نہ حاکم بنانا یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چھہ (قسم کے آدمیوں) پر میں لعنت[۵۲] بھیجتا ہوں اور اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور ہر نبی کی دعاء مقبول ہوتی ہے ایک وہ شخص جو اللہ کی کتاب (یعنے قرآن) میں (اپنی طرف سے) زیادتی کرنیوالا ہو (دوسرا) تقدیر الٰہی کو جھٹلانیوالا ہو (تیسرا) وہ شخص جو زبردستی حاکم بنے تاکہ جسے اللہ نے عزت دی ہے اُسے ذلیل کرے اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اُسے عزت دے (چوتھے) وہ کہ جو اللہ کی حرام فرمائی چیزوں کو حلال سمجھے (پانچواں) وہ کہ جو کچھہ میرے کنبہ کے حق میں اللہ نے حرام[۵۳] فرمادیا ہے اُسے حلال سمجھے (چھٹا) میرے طریقہ کو چھوڑ دینے والا۔ یہ حدیث بیہقی نے اپنی کتاب مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔

(۱۰۳) مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالے کسی بندہ کیلئے کسی ملک میں مرنا مقدر کر دیتا ہے تو پھر اُسکی طرف کوئی ضرورت پیش کر دیتا ہے (تاکہ

بقیہ صفحہ ۳۵۔ اسی طرح اللہ بھی بندہ سے جو چاہتا ہے کراتا ہے بندہ کو کچھہ اختیار نہیں۔ اور فرقہ قدریہ وہ ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں اور تدبیر ہی کو مانتے ہیں

۵۱ یہ بات آخر زمانہ میں ہوگی ۱۲

۵۲ یعنے ایسے شخص کے واسطے اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی دعا کرتا ہوں ۱۲

۵۳ یعنے اللہ نے میرے کنبہ کو تکلیف دینا دینی حرام فرمائی ہے جو انہیں تکلیف دے اور حلال جانے اسپر بھی خدا کی لعنت ہے ۱۲

مرنے سے پہلے اس جگہہ پہنچ جائے) یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلمانون کے بچون کی بابت پوچھا (کہ جنت مین جائینگے یا دوزخ مین) آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادون کیساتھ ہونگے مین نے کہا یا رسول اللہ بے عمل کئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے پھر مین نے پوچھا اور مشرکین کے بچے آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادون کے ساتھ ہونگے مین نے کہا بغیر عمل کئے آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایۃ کی ہے۔

(۱۰۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ زندہ لڑکی کو گاڑنے[۵۱] والی اور جو گاڑی جاوے دونون دوزخی ہین۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۰۶) ابودرداء رض کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل اپنے تمام بندون کی پانچ باتون سے پہلے ہی فارغ ہوچکا (جواب بدل نہین سکتین اور وہ یہ ہین) موت اور (نیک و بد) عمل اور (آخرت کا) ٹھکانا اور ٹھہرنا اور رزق (کی کمی زیادتی) یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے

(۱۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسنے تقدیر کی بابت بحث کی اُس سے قیامت کے روز سوال ہوگا اور جسنے بحث نہین کی اُس سے سوال بھی (اسکی بابت) نہین ہوگا۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸) ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے آکر یہ کہا کہ میرے دل مین تقدیر کی بابت کچھ وسوسے آتے ہین تم کچھ بیان کرو شاید اللہ تعالے میرے دل سے انہین نکالدے وہ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالے سب آسمان اور زمین کے رہنے والون کو عذاب دینا چاہے تو دیسکتا ہے اور اُسکو کوئی ظالم[۵۲] نہین کہہ سکتا اور اگر اُنپر رحم کرے تو اُنکے (نیک) عملون سے اُسکی رحمت بہتر ہوگی اور اگر تو احد پہاڑ کے برابر اللہ کے راستہ مین سونا خرچ کرے تو اللہ تعالے اُسے قبول نہین کریگا جبتک تو تقدیر پر ایمان نہ لے آوے اور اسبات کا یقین رکھے کہ جو مصیبت

---

[۵۱] گاڑنے والیکا دوزخی ہونا اسی فعل کے سبب سے ظاہر ہے اور گاڑی گئی سے مراد ہے جو زندہ درگور ہونیکو پسند کرے اور اسکی خواہش سے یہ فعل کیا جائے اور چونکہ اس فعل کو کفار ہی لوگ کرتے تھے اور وہ مع اپنے بچون کے دوزخی ہین اسلئے آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا

[۵۲] کیونکہ ظالم وہ ہوتا ہے جو غیر کی ملک مین تصرف کرے اور چونکہ ہر شے کا مالک اللہ ہی ہے اسلئے عذاب وغیرہ کا تصرف کرنا ظلم نہین ہوسکتا

تجھے پہونچنے والی ہے اُس سے تو بچ نہین سکتا اور جس سے تو بچگیا وہ تجھے پہنچ نہین سکتی تھی اور اگر تو اس عقیدہ کے سوا اور عقیدہ پر مریگا تو دوزخ مین جائیگا ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین پھر مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہون نے بھی اسیطرح بیان کیا پھر حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہون نے بھی اسیطرح بیان کیا پھر مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہون نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا۔ یہ روایۃ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹) حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے آپکو سلام کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ وہ (دین میں) نئی بات پیدا کرتا ہے اگر یہ واقعی بات ہے تو میرا سلام اُس سے نہ کہنا[۵۱] کیونکہ مین نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت مین یا فرمایا اس امت مین زمین مین دھس جانا اور صورت بدل جانی (دونون) ہونگے یا یہ فرمایا تھا کہ (فرقہ) قدریہ مین پتھر برسینگے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

(۱۱۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونون لڑکون کا حال جو زمانہ جاہلیت مین مرچکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (کہ دوزخ مین ہین یا جنت مین) آپ نے فرمایا کہ دونون دوزخ مین ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ پھر آنحضرت نے اُنکے چہرہ پر رنجش دیکھکر فرمایا کہ اگر تو بھی اُنکے رہنے کی جگہہ دیکھلے تو دونون سے ناخوش ہوجائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین اور آپ سے جو میرا بیٹا ہوا تھا فرمایا وہ جنت مین پھر فرمایا کہ مسلمان اور اُنکے بچے سب جنت مین جائینگے اور مشرکین اور اُنکے بچے دوزخ مین جائینگے اور یہ آیۃ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تصدیق کے لئے) پڑہی۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرلیا تو اُنکی پشت پر ہاتھ پھیر کر جسقدر جاندار کو قیامت تک اُنکی اولاد مین پیدا کرنا تھا سب کو نکال لیا اور دونون آنکھون کے بیچمین نور کی چمک کرکے حضرت آدم کے

---

۵۱ اسی حدیث سے علماء کہتے ہین کہ تنبیہ کے لئے بدعتی اور فاسق کے سلام کا جواب بھی نہ دینا چاہئے بلکہ ترک ملاقات بہتر ہے ۱۲

۵۲ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اولاد نے اُنکی پیروی کی تو ہم اُنکو اُنکی اولاد کے ساتھ ملا دینگے ۱۲

سامنے پیش کیا اُنہون نے عرض کیا اے رب یہ کون لوگ ہین اللہ نے فرمایا یہ تیری اولاد [illegible]
آدم نے اُنہین سے ایک شخص کو دیکھا اور وہ روشنی اُسکی اُنہین پسند آئی حضرت نے کہا [illegible]
شخص ہے فرمایا داؤد ہین حضرت آدم نے کہا اے رب انکی کتنی عمر کی ہے فرمایا ساٹھ [illegible]
حضرت آدم نے عرض کیا کہ میری عمر مین سے چالیس سال اور زیادہ کرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ جب حضرت آدم کی عمر تمام ہوگئی اور وہ چالیس ہی برس (جو داؤد علیہ السلام کو دیئے تھے)
رہگئے اُنکے پاس موت کا فرشتہ آیا حضرت آدم نے کہا کیا میری عمر کے ابھی چالیس برس باقی نہین ہے
ہین فرشتہ نے کہا کیا تمنے اپنے بیٹے داؤد کو نہین دیدیئے تھے حضرت آدم نے انکار کر دیا اسیواسطے
اُنکی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے[۹۵] اور (چونکہ) اُنہون نے بھولکر درخت کا پھل (جس سے اللہ نے منع کیا تھا)
کھالیا تھا اسی لئے اُنکی اولاد بھی بھول جاتی ہے اور (جیسی) اُنسے خطا ہوگئی تھی اسیطرح اُنکی اولاد بھی
خطا کر جاتی ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲) ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے
جسوقت حضرت آدم کو پیدا کرلیا تو اُنکے داہنے مونڈھے پر ہاتھ مارکر اُس سے سپید اولاد چیونٹیون
کی شکل نکالی اور پھر بائین مونڈھے پر ہاتھ مارکر اس سے سیاہ اولاد کوئلہ کی شکل نکالی اور جو داہنی طرف
تھی اُنکو جنتی ارشاد فرمایا اور جو بائین طرف تھی اسکو دوزخی فرماکر یہ فرمایا کہ مجھے کسی کی کچھ پرواہ نہین
ہے۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳) ابو نضرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے جسکو
ابو عبد اللہ کہا کرتے تھے (بیمار تھا) اُسکے پوچھنے کیواسطے چند صحابی گئے اور وہ رو رہا تھا انہون نے
پوچھا کہ تجھے کیا چیز رولاتی ہے کیا تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ اپنی موچھین کتواتا رہیو۔
اور (اسی قسم کے افعال پر) قایم رہنا یہانتک کہ مجھسے ملاقات ہو اُسنے کہا کیون نہین[۹۶] مگر مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی اپنے ہاتھ مین
اور دوسری بائین ہاتھ مین (آدمیون کی) بھرکر یہ فرمایا کہ یہ لوگ اس (جنت) کیلئے ہین اور یہ لوگ

---

۹۵ یعنے یہ انکار کرنے کا اور خلاف کرنے کا حضرت آدم ہی سے چلا آتا ہے ۱۲

۹۶ یعنے یہ تمہارا کہنا درست ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بے پرواہ ہے اسلئے میرے دل سے خوف نہین جاتا ۱۲

اس (دوزخ) کے لئے اور مجھے کچھ پروا نہیں ہے پس مین نہیں جانتا کہ مین کونسی مٹھی مین ہونگا۔ یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین آپ نے فرمایا کہ اللہ نے نعمان یعنے قریب میدان عرفہ کے حضرت آدم کی پشت سے (اُنکی اولاد کو نکالکر) عہد لے لیا پھر اول اُنکی پشت سے تمام اولاد کو کہ جسے پیدا کرنا تھا نکالکر چیونٹیون کی مثل اُنکے سامنے پھیلا دیا پھر متوجہ ہو کر یہ گفتگو کی کیا مین تمہارا رب نہیں ہون اُنہون نے عرض کیا ہان (ہمارا تو رب ہے) فرمایا ہم تمہین اس بات پر گواہ کرتے ہین کہ کہین قیامت کے روز تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم ان (احکام اور عذاب) سے انجان تھے یا یہ کہنے لگو چونکہ ہمارے باپ دادون نے پہلے سے شرک کیا تھا اور ہم اُنکی پچھلی اولاد تھے (اسلئے یہ بد افعال ہم سے سرزد ہوگئے) کیا اب[۱] باطل والون کی کرتوت پر تو ہمین ہلاک کرتا ہے،، یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے اس قول وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ اللہ نے سب کو (عالم ارواح مین) جمع کر کے اُن کی صورتین بنا کر اُنہین گویا کیا جب وہ گفتگو کرنے لگے تو اُنسے عہد و پیمان لیا اور خود اُنہین کو اُنکے اوپر گواہ کر کے (یہ) کہا کیا مین تمہارا رب نہیں ہون اُنہون نے عرض کیا ہان فرمایا مین تم پر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو گواہ کرتا ہون اور تمہارے باپ آدم کو بھی گواہ کرتا ہون تاکہ قیامت کے روز تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم (تیرے احکام اور) اس عذاب کو جانتے نہ تھے یاد رکھو کہ میرے سوا نہ تمہارا کوئی معبود ہے اور نہ کوئی اور میرے سوا رب ہے اور نہ میرا کسی کو شریک بنانا اور عنقریب تمہارے پاس مین اپنے پیغمبر بھیجونگا وہ تمہین میرے یہ عہد و پیمان یاد دلاوینگے اور مین تم پر اپنی کتابین (بھی) نازل کرونگا اُنہون نے عرض کیا ہم (بھی) گواہی دیتے ہین کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور تو ہی معبود ہے نہ کوئی تیرے سوا ہمارا رب ہے نہ معبود ہے (بعد اسکے) آدم علیہ السلام نے اُبھر کر اُنکو دیکھا کہ غنی بھی ہین فقیر بھی خوبصورت بھی بدصورت بھی پھر عرض کیا اے رب اپنے بندون کو یکسان ہی کیون نہ کر دیا فرمایا کہ مین اپنا شکر کرانیکو پسند کرتا ہون (اسلئے یہ فرق کر دیا ہے تاکہ زیادتی والے کمی کو دیکھکر میرا شکر کرین) اور حضرت آدم

[۱] اس قسم کی حجت قیامت کے روز ہرگز نہیں چل سکیگی کیونکہ عہد و پیمان سب کے ہو چکے ہین اور پیغمبر بھی سمجھانیکے واسطے آ چکے ہین ۱۲

نے نبیوں کو دیکھا کہ انمین بعضوں پر چراغوں کی مثل نور چمک رہا ہے اُنسے خاص طور پر رسالت اور نبوۃ کی بابت دوسرا اور عہد لیا گیا ہے یہی مراد ہے اللہ تبارک وتعالی کے اس قول وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ[۵۱] میں عیسی بن مریم تک سے اور یہ حضرت عیسی بھی اسی (عالم) ارواح میں تھے۔ اُنہیں اللہ نے مریم علیہا السلام کیطرف بھیجا۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انکی روح کو اللہ نے (حضرت مریم علیہا السلام کے شکم میں) مُنہ کے راستہ سے داخل کیا تھا یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے

(۱۱۶) ابودردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے آئندہ[۵۲] کی باتوں کا ذکر کر رہے تھے یکایک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر تم پہاڑ کو اُسکی جگہہ سے ٹل جانیکو سنو تو اسکا یقین کر لینا اور اگر کسی آدمی کی عادت بدل جانیکو سنو تو اُسکا یقین نکرنا کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی جبلی عادت پر رہیگا۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ آپ نے جو زہر ملی ہوئی بکری کھائی تھی اُس کے درد کی تکلیف ہر سال آپکو ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا مجھے وہی تکلیف[۵۳] ہوتی ہے جو (میرے مقدر میں اُسوقت) لکھی گئی تھی کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں تھے (یعنے اُنکا پتلہ بھی نہیں بنا تھا) یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب قبر میں عذاب کا ہونا ثابت ہے

فصل پہلی (۱۱۸) برار بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مسلمان سے جسوقت قبر میں پوچھا جائیگا تو وہ گواہی دیگا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور یہی مراد ہے (اللہ کے) اس قول سے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی[۵۴]

---

[۵۱] ترجمہ اور جسوقت ہمنے نبیوں سے عہد لیا آخر تک ۱۲

[۵۲] یعنے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئیں اُنکا ذکر تھا کہ انکی تقدیر اور اندازہ ہو چکا ہے یا جسوقت پیدا ہونگی اُس وقت کیا جائیگا ۱۲

[۵۳] یعنی یہ بکری کا کھانا تو سبب ظاہری ہے ورنہ مجھے تو وہی تکلیف ہوتی ہے جو حضرت آدم کے پیدا ہونیسے پہلے میرے مقدر میں تحریر ہو چکی تھی ۱۲

[۵۴] ترجمہ اللہ تعالی ایمان والے بندوں کو دنیا اور آخرت (یعنے قبر) میں مضبوط قول سے ثابت رکھتا ہے دنیا میں ثابت رہنا یہ ہے کہ اس عقیدہ پر رہے اور قبر میں ثابت رہنا یہ کہ اُسوقت مُنہ سے نکل جائے ۱۲

الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور ایک روایۃ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہے آپ نے فرمایا (کہ یہ آیۃ) یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارہ مین نازل ہوئی ہے (کیونکہ) میت سے پوچھا جائیگا کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیگا کہ میرا رب اللہ ہے اور نبی محمد ہین (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسوقت بندہ قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُسکے ساتھی (وہان سے فارغ ہوکر) لوٹتے ہین تو وہ اُنکے جوتون کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے اُسکے پاس آکر اُسے بٹھالیتے ہین اور (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک دکھاکر یہ) کہتے ہین کہ اس شخص کی نسبت تو کیا کہتا ہے اگر وہ مومن ہوا تو کہدیتا ہے کہ مین گواہی دیتا ہون یہ اللہ کے بندے اور اُسکے پیغمبر ہین پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانا دوزخ مین دیکھہ کہ اللہ نے اُسکے عوض تجھے جنت مین رہنے کی جگہ دیدی ہے وہ دونون جگہون کو دیکھتا ہے اور اگر (میت) منافق یا کافر ہو تو اُس سے (بھی اسیطرح شبیہ مبارک دکھاکر) کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارہ مین تو کیا کہتا ہے (جواب میں) کہتا ہے کہ مین انکو نہین جانتا (بلکہ) جو اور لوگ کہا کرتے تھے وہی مین بھی کہدیا کرتا تھا اُس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے جانا اور نہ پڑھا اور نہایت سختی سے لوہے کے گرز اُسکے مارے جاتے ہین اور وہ اس زور سے چیختا ہے کہ سوا جن اور انسان کے اُسکے پاس کی سب مخلوق آواز کو سنتی ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ حدیث کے بعینہ بخاری نے نقل کئے ہین۔

(۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مرتا ہے اُسے قبر مین صبح و شام اُسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہوتا ہے تو جنتیون کا ٹھکانا اور اگر جہنمی ہوتا ہے تو جہنمیوں کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے تیرا یہہ ٹھکانا ہے قیامت کے دن اسی مین خداوند کریم تجھے بھیجیگا (یہہ حدیث) متفق علیہ ہے یعنے بخاری اور مسلم دونون نے اُسے روایت کیا ہے)۔

(۱۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے اُنکے ہان آکے عذاب قبر کا ذکر کیا اور عائشہ سے کہا اللہ تجھے عذاب قبر سے پناہ مین رکھے حضرت عائشہ[۱] نے

---

[۱] چونکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا کبھی یہ ذکر نہ سنا تھا کہ مسلمانو پر بھی ہوتا ہے اُنہین یہ سنکے ازحد تعجب ہوا پھر آنحضرت سے دریافت کیا آپنے فرمایا ہان عذاب قبر برحق اور سچ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال دریافت کیا آپنے فرمایا ہان قبر کا عذاب برحق ہے حضرت عائشہ فرماتی ہین اسکے بعد[۵۱] مینے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکھا آپ عذاب قبر سے (ضرور) پناہ مانگتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۲۲) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار[۵۲] کے باغ مین خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپکے ساتھ ساتھ تھے کہ وہ خچر بدکنے لگی اور قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کیا دیکھتے ہین (وہان) پانچ چھہ قبرین ہین آپنے پوچھا کوئی ان قبرون کے مردونکو جانتا ہے ایک مرد بولا! مین (جانتا ہون) آپنے پوچھا یہ کس حال مین مرے ہین اُسنے جوابدیا حالت شرک مین (مرے ہین) آپنے فرمایا انپر عذاب ہو رہا ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم لوگ قبرون مین دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ جس طرح عذاب قبر مین سن رہا ہون انہین بھی سنادے[۵۳] پھر آپنے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا عذاب جہنم سے (بچنے کی) اللہ سے پناہ مانگو لوگون نے کہا ہم عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی امان چاہو سب نے کہا ہم عذاب قبر سے اللہ کی امان چاہتے ہین۔ پھر آپنے فرمایا فتنون سے جو ظاہر ہین اور جو پوشیدہ ہین اللہ کی پناہ مانگو اُنھون نے کہا ہم ظاہر اور چھپے ہوئے فتنون سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین پھر آپ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہو لوگون نے کہا ہم دجال[۵۴] کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوسری فصل

(۱۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ اس سے معلوم ہوتا ہے شاید اسوقت تک آنحضرت کوبھی معلوم نہ تھا عائشہ کے پوچھنے کے بعد وحی آئی ہو یا امت کی تعلیم کیواسطے پکار پکار کے اب کہنے لگے ہون پہلے آہستہ آہستہ دعا مانگتے ہون یا حضرت عائشہ ہی کو بعد کو اب معلوم ہوا ہو ۱۲

۵۲ بنی نجار ایک انصاری قبیلہ کا نام ہے ۱۲

۵۳ یعنی مین اللہ سے دعا کرکے ان مردون کے عذاب کی کیفیت جیسے مین سن رہا ہون تمہین بھی سنوادیتا مگر مجھے یہ خوف ہے کہ تم عذاب کی کیفیت دیکھکے مردون کا قبر مین رکھنا چھوڑ دوگے اسواسطے مجبور ہون ۱۲ منہ

۵۴ دجال ایک کافر مرد کا نام ہے جو قرب قیامت مین خروج کریگا اور اسکے ساتھ (مصنوعی) دوزخ وجنت ہونگے اور خدائی دعوے کرکے لوگون سے اپنے خدا ہونیکا اقرار کرائیگا جنمی لوگ اُسکا اقرار کرینگے اُسے وہ اپنی جنت مین بھیجدیگا اور جو انکار کریگا اُسے دوزخ مین ڈالدیگا مگر وہ شخص جنت حقیقی مین داخل کیا جاویگا۔

نے فرمایا جس وقت مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے دو سیاہ (فام) کرنجی آنکھون والے فرشتے اُسکے پاس آتے ہین ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہین (رسول اللہ کی شبیہہ مبارک دکھاکے) وہ دونوں کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا اگر وہ (مردہ) مؤمن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے یہ اللہ کے بندے اور رسول ہین مین گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہین منکر نکیر جواب دیتے ہین ہم (تو خود) جانتے تھے کہ تو یہی جواب دیگا پھر اُسکی قبر ستر[۵۱] ستر گز کشادہ کیجاتی ہے پھر اُسکے واسطے قبر مین روشنی کردی جاتی ہے اور اُس سے کہدیا جاتا ہے تو (آرام سے) سوجا پھر وہ کہتا ہے مین اپنے گھروالون سے جاکے یہ[۵۲] بیان کرآؤن وہ جواب دیتے ہین تو اس دلہن کیطرح سورہ جسے کوئی بیدار نہیں کرسکتا مگر وہی شخص جو اُس کے گھروالوں میں سب سے زیادہ اُسے محبوب ہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ اُسے اُس کے آرام کی جگہہ سے اُٹھائے۔ اور جو شخص منافق ہوتا ہے (وہ بجواب منکر نکیر یہ) کہتا ہے۔ جو مین لوگون کو کہتے سنتا تھا اُسیطرح مین بھی کہتا تھا (اسکے سوا اور کچھہ) مین نہین جانتا وہ دونوں کہتے ہین ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہیگا۔ پھر زمین کو ارشاد ہوتا ہے کہ اسپر مل جا زمین اُسپر مل جاتی ہے اور اسکی پسلیان ادہر کی اُدہر ہوجاتی ہین جبتک اللہ اُسے اس جگہ سے اُٹھاویگا ہمیشہ قبر مین مبتلاء عذاب رہیگا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۴) برار بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا مُردے کے پاس دو فرشتے آتے ہین اور اُسے بٹھاکے پوچھتے ہین تیرا پروردگار کون ہے مردہ جواب دیتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے پھر وہ دونون پوچھتے ہین تیرا دین کونسا ہے وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر وہ پوچھتے ہین یہ شخص جو تم مین بھیجے گئے تھے کون ہین وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہین وہ دونون اُس سے پوچھتے ہین تجھے یہ کیونکر معلوم ہوگیا وہ جواب دیتا ہے مینے اللہ کی کتاب پڑہی تھی اور اُسپر مین ایمان لایا اور اسکی تصدیق کی تھی۔ یہی اللہ بزرگ و برتر کے اس قول[۵۳] يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الآیہ سے مراد ہے پھر آپنے فرمایا پکارنے والا آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اللہ

---

۵۱ یعنی ستر گز لمبی ستر گز چوڑی قبر ہوجاتی ہے ۱۲

۵۲ یعنی مین اپنے اس آرام وراحت کی اپنے گھروالون کو خبر دے آؤں ۱۲

۵۳ جو لوگ مومن ہین اُنہین اللہ قولِ ثابت پر قایم رکھیگا دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرۃ میں بھی ۱۲

برتر فرماتا ہے) میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکے واسطے جنت کا فرش بچھا دو اور اسے جنت ہی کے کپڑے پہنا دو اسکے واسطے جنت کا دروازہ کھولدو چنانچہ جنت کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے (مرو تب) اُسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور جہانتک اُسکی نگاہ جا سکے اُنکی قبر کشادہ کر دیجاتی ہے پھر آپنے کافر کی موت کا ذکر کیا فرمایا کہ کافر کی روح دوبارہ اُسکے بدن مین ڈالی جائیگی پھر دو فرشتے اُسے بٹھا کر پوچھینگے تیرا رب کون ہے وہ کہیگا ہائے ہائے مین کچھ نہین جانتا پھر وہ اس سے پوچھینگے تیرا دین کیا ہے وہ کہیگا ہائے ہائے مجھے کچھ معلوم نہین پھر وہ پوچھینگے یہ مرد جو تم مین بھیجے گئے تھے کون ہین وہ کہیگا ہائے ہائے مین کچھ نہین جانتا پکارنے والا آسمان سے پکاریگا کہ یہ جھوٹا[۵۱] ہے اسکے نیچے آگ کا بچھونا بچھا دو اور اسے آگ ہی کے کپڑے پہنا دو اور آگ کیطرف اُسکے واسطے دروازہ کھولدو آپنے فرمایا (فوراً جہنم کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور) اُسکے پاس آگ کی گرمی اور لو آتی رہتی ہے اور قبر تنگ ہو جاتی ہے یہانتک کہ اُسکی پسلیان ادہر کی اُدہر اور اُدہر کی ادہر ہو جاتی ہین پھر اُسپر (ایک فرشتہ) اندھا بہرا[۵۲] مقرر کردیا جاتا ہے اُسکے پاس ایک لوہے کا گرز ہے اگر اُسے پہاڑ پر مارا جاوے تو پہاڑ مٹی ہو جاوے وہ فرشتہ اُس گرز سے کافر کو اسطرح مارتا ہے کہ انسان اور جنات کے علاوہ تمام چیزین جو مشرق و مغرب کے درمیان ہین اُسکی آواز سنتی ہین۔ (اور اس سے) وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر روح اُسمین ڈالی جاتی ہے (اور اسیطرح عذاب ہوتا رہتا ہے) یہ حدیث احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۲۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے اسقدر روتے تھے کہ اُنکی داڑہی تر ہو جاتی تھی کسی نے اُنسے پوچھا جب تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اسوقت اتنا نہین روتے جتنا اس (قبر) سے روتے ہو وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پائی تو اسکے پیچھے والی منزلین (سب) اس سے آسان ہین اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو جو اُسکے بعد ہے وہ اس سے زیادہ دشوار ہے حضرت

---

[۵۱] کیونکہ دین اسلام کا آوازہ مشرق و مغرب سب جگہ پہنچ گیا ہے اسکا یہ کہنا کہ مین نہین جانتا سراسر غلط ہے ۱۲

[۵۲] ان صفتون کا فرشتہ اسواسطے مقرر کیا جاتا ہے کہ اندہے ہونیکے سبب سے اُس مردے کے حال زار کو دیکھ نہین سکیگا جو اُسپر رحم کرے اور نہ بہرے ہونیکی وجہ سے سن سکیگا یونہی کافر فریاد کرتا رہیگا اور وہ گرز مارے جائیگا ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے قبر سے زیادہ کوئی گھبراہٹ کا مقام نہیں دیکھا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب[۵۱] ہے

(۱۲۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے وہاں ٹھیر جاتے پھر صحابہ سے فرماتے اپنے (مسلمان) بھائی کے واسطے دعا[۵۲] مغفرت کرو اور ثابت قدم رہنے کی اُسکے واسطے دعا کرو کیونکہ اسی وقت مردہ سے سوال کیا جاتا ہے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۷) ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر قبر میں ننانوے اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں وہ اُسے قیامت قایم ہونے تک نوچتے اور کاٹتے رہینگے اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو کبھی زمین پر سبزی نہ اُگے یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے اور اسی کے مثل ترمذی نے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے ننانوے کے بدلے ستر[۵۳] کہا ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۸) جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سعد کے جنازے میں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی نماز (جنازہ) پڑھائی اور سعد کو قبر میں رکھہ کے مٹی دیچکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کہی ہمنے بھی دیر تک تسبیح کہی پھر آپ نے تکبیر کہی اور ہمنے بھی تکبیر کہی کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیوں کہی اور پھر تکبیر (کیوں) کہی۔ آپنے جواب دیا اس نیک بندے پر قبر بھنچ گئی تھی (ہماری اس تسبیح و تکبیر سے) اللہ بزرگ و برتر نے قبر کو کشادہ کر دیا۔ یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس (سعد) کیواسطے[۵۴] (اللہ کا)

---

[۵۱] غریب اصطلاح اہل حدیث میں اس حدیث کو کہتے ہیں جسکی سند کے کسی درجہ میں یا تمام درجوں میں راوی ایک ہی ہو ۱۲

[۵۲] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زندہ کا دعا اور استغفار کرنا مردے کو مفید ہے ناہم مردو نکے واسطے دعا و استغفار کرتا رہے ۱۲

[۵۳] یعنی ترمذی نے یہ کہا ہے ستر اژدہے اُس مردہ پر مقرر کئے جاتے ہیں ۱۲

[۵۴] یعنی جس سعد کے مرجانیسے عرش رحمٰن بھی خوشی میں آکے ہل گیا تھا اس سعد کو قبر کا عذاب ہو رہا تھا اور قبر تنگ ہوگئی تھی جب مینے دعا کی تو اللہ نے میری دعا کی برکت سے قبر کشادہ کردی اور عرش کو یہ خوشی ہوئی تھی کہ سعد اب میرے پاس آجاوینگے ۱۲

عرش خوشی مین آ کے ہل گیا تھا اس کیواسطے آسمان کے دروازہ کھولدئے گئے اور اسکی نماز جنازہ مین ستر ہزار فرشتے (آ کے) شریک ہوئے تھے اسکی قبر بہت بھینچ گئی تھی پھر (میری دعا کی برکت سے) کشادہ کردی گئی۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۳۰) حضرت اسماء دختر ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکے خطبہ مین قبر کے اس فتنہ کا جس مین آدمی مبتلا ہوتا ہے ذکر فرمایا جب آپنے یہ ذکر کیا تو مسلمان بہت چلائے یہ حدیث بخاری نے اسی طرح روایت کی ہے نسائی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے (کہ لوگ ایسے چلائے) کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو نہ سمجھ سکی جب انکا چلانا تھما تو مینے ایک مرد سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا اے (بھائی) خدا تجھے برکت دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کیا بات ارشاد فرمائی تھی وہ بولا آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ فتنۂ دجال[۵۱] کے قریب ہی قبر کے فتنہ میں مبتلا ہوگے۔

(۱۳۱) جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سورج غروب[۵۲] ہونیکو ہے وہ بیٹھ کے اپنی آنکھین ملنے لگتا اور (منکر نکیر سے) کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ مین (عصر کی) نماز پڑھ لوں یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۱۳۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو (جو مسلمان ہوتا ہے) وہ مردہ قبر مین بیٹھتا ہے کہ نہ گھبراتا ہے اور نہ پریشان ہوتا ہے پھر اُس سے پوچھا جاتا ہے تو کس (دین) مین تھا وہ جواب دیتا ہے مین دین اسلام مین تھا پھر پوچھا جاتا ہے یہ مرد کون ہین وہ جواب دیتا ہے یہ محمد اللہ کے پیغمبر ہین جو ہمارے پاس اللہ کی دلیلین لیکے آئے تھے اور ہمنے انکی تصدیق کی تھی اُس سے پوچھا جاویگا کیا تو[۵۳] نے اللہ کو دیکھا ہے

---

۵۱ یعنی جیسے فتنہ دجال تمپر آنیوالا ہے اور وہ بڑا بلا کا فتنہ ہے ایسے ہی تم فتنہ قبر مین مبتلا ہوگے ۱۲

۵۲ اور عصر کا وقت قریب ختم ہے جو شخص مومن اور پابند نماز ہوتا ہے اُسے اُسوقت بھی نماز کا خیال ہوتا ہے وہ سورج غروب ہوتے دیکھ کے منکر نکیر سے کہتا ہے ذرا ٹھیر جاؤ مین پہلے نماز عصر پڑھ لون ۱۲

۵۳ یعنی تو جو کہتا ہے کہ یہ محمد ہین جو اللہ کی نشانیان لیکے ہمارے پاس آئے تھے تو کیا تونے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیگا بھلا اللہ کے دیکھنے کی کسے مجال ہے مین اسکی کتاب اور کلام پر ایمان لایا تھا ۱۲

وہ جواب دیگا اللہ کو کوئی نہین دیکھ سکتا- پھر جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولدی جاتی ہے وہ اُدہر دیکھتا ہے کہ آگ کی لپٹین آپسمین ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہین اس سے کہا جاویگا دیکھ لے اس (آگ) سے اللہ نے تجھے بچالیا- پھر اُسکے واسطے جنت مین کھڑکی کھولی جاویگی وہ شخص اُسکی تازگی کو اور جو کچھ اسمین ہے دیکھیگا پھر اُس سے کہا جاویگا تیرا ٹھکانا یہی ہے (کیونکہ) تو (زندگی مین) یقین[۵۱] پر تھا اور اسی پر مرا اور انشاء اللہ اُسی پر تو اُٹھایا جاویگا اور گناہگار آدمی اپنی قبر مین خوف زدہ اور پریشان بیٹھتا ہے اُس سے پوچھا جاتا ہے تو کس (دین) مین تھا وہ کہتا ہے مجھے نہین معلوم- پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ مرد کون ہین وہ کہتا ہے جو مین لوگون کو کہتے سنتا تھا وہی مین بھی کہتا تھا اُسکے واسطے جنت کی طرف روشن دان کھولا جاویگا وہ شخص اسکی تازگی و سامان دیکھے گا پھر اُس سے کہا جاویگا دیکھ لے اس (مین جانے) سے اللہ نے تجھے روکدیا ہے پھر آگ کی طرف اُسکے لئے روشندان کھولدیا جاویگا وہ دیکھیگا کہ اُسکی لپٹین ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہین اُسوقت اُس سے کہا جاویگا تیرا یہ ٹھکانا ہے کیونکہ (زندگی مین) تو شک[۵۲] مین تھا اور اسی مین تو مرگیا اور انشاء اللہ تعالےٰ اسی مین تو اُٹھایا جاویگا- یہہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے-

باب کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر اچھی طرح عمل کرنیکا بیان

پہلی فصل

(۱۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے اس امر (دین[۵۳]) مین کوئی ایسی بات نکالے جو دین کی نہو وہ بات مقبول نہ ہوگی-

(۱۳۴) حضرت جابر فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد (واضح ہو کہ) سب سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب طریقون سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور اور جو (دین مین) نئی نئی باتین نکالی جاوین وہ سب بُرائیوں سے بدتر ہین اور جو امر بدعت (یعنے نیا نکالا ہوا) ہے وہ گمراہی[۵۴] (کا سبب) ہے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے-

---

[۵۱] یعنی تجھے زندگی مین قیامت اور جنت و دوزخ کا یقین تھا اور اسی حال مین تو مرگیا ۱۲

[۵۲] یعنی تجھے زندگی مین ہمارے پاس آنے مین اور جنت و دوزخ کے موجود ہونے مین شک تھا اور اسی حال مین تو مرگیا تیری یہی سزا ہے ۱۲

[۵۳] یعنی کوئی دین مین نئی بات نکالے وہ ماننے کے قابل نہین ہے [۵۴] اسکا نکالنے والا اور اُسپر عمل کرنیوالا دونوں گمراہ ہیں ۱۲

(۱۳۵) ابن عباس فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین آدمی تمام لوگون سے زیادہ مغضوب خدا ہین (اول) جو حرم مین الحاد[۵۱] (یعنے کجروی کے کام) کرے (دوسرے) جو شخص اسلام مین جاہلیت کی رسمین[۵۲] ڈہونڈہے (تیسرے) جو شخص ناحق کسی مسلمان کی خونریزی[۵۳] کا طالب ہو یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۶) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت جنت مین جاویگی مگر جسنے (میرے احکام قبول کرنے سے) انکار کیا (وہ جنت مین نہ جاسکیگا) کسی نے آپ سے پوچھا بھلا انکار کون کرسکتا ہے آپنے فرمایا جسنے میری فرمانبرداری کی وہ جنت مین جائیگا اور جسنے نافرمانی کی اُس نے (گویا کہ) انکار کیا یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۷) حضرت جابر فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جبکہ آپ سو رہے تھے (چند) فرشتے آئے اور آپس مین کہنے لگے تمہارے اس صاحب (یعنی محمد) کی ایک کہاوت ہے تم سب انکی مثال بیان کرو بعض نے کہا حضور تو سو رہے ہین (مثال بیان کرنا بیفائدہ ہے) اور بعضون نے کہا آپکی آنکہہ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے پھر اُنہون نے کہا آپکی مثال اُس مرد کی سی ہے جسنے ایک مکان بنا کے اُسمین کھانیکا دسترخوان بچھادیا ہو اور ایک شخص کو بلانیکے واسطے بھیجا ہو جسنے بلانیوالے کی بات مان لی وہ گھر مین جا کے کھانا کھائیگا اور جو بلانیوالے کی بات نہ مانیگا وہ نہ گھر مین جانے پائیگا اور نہ کھانا کھاسکیگا پھر فرشتون نے باہم کہا اس مثال کو واضح کر کے بیان کرو تا کہ آپ سمجھہ لین پھر کسی فرشتے نے کہا آپ تو سوتے ہین (بیان کرنا بیکار ہے) اور بعض نے کہا آپکی آنکہہ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتاہے تب اُنہون نے بیان کیا کہ گھر سے جنت مراد ہے اور بلانیوالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جسنے آپ کی فرمانبرداری کی اُسنے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جسنے آپ کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ ہی لوگون کے درمیان

---

[۵۱] یعنی جو باتین حرم مین منع ہین اُنسے باز نہ رہے ۱۲

[۵۲] جاہلیت کی رسمون سے نوحہ کرنا گریبان پھاڑنا شگون بد لینا نوزور کرنا وغیرہ مراد ہین ۱۲ حق

[۵۳] یعنے جو کوئی کسی مسلمان مرد کے خون کرنیکے درپے ہو اُس سے بھی خداوند تعالیٰ بہت درجہ ناراض ہے اور اگر کوئی مرد مسلمان کا ناحق خون کردے اسکا تو کچھہ ٹھکانا ہی نہیں ۱۲

امتیاز کرنیوالے ہین یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔[51]

(۱۳۸) حضرت انس فرماتے ہین تین شخصون[52] نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون سے آپکی عبادت کا حال پوچھا جب انہین معلوم ہو گیا تو اُسے بہت ہی کم خیال کیا پھر کہنے لگے ہمین آپ سے کیا نسبت ہے آپ کے تو اللہ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئیے[53] ہین ایک ان مین سے بولا مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑہا کرونگا دوسرے نے کہا مین ہمیشہ دن بھر روزہ رکھا کرونگا اور کبھی روزہ نہ چھوڑونگا تیسرا کہنے لگا مین عورتون سے الگ رہونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا (اتنے مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کیا تم لوگون نے اس طرح کہا ہے خبردار! بخدا مین تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور خوف کرتا ہون پھر مین روزہ رکھتا بھی ہون اور نہین بھی رکھتا اور نماز بھی پڑہتا ہون اور سوتا بھی ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون جو شخص میرے طریقہ سے روگردانی کریگا وہ میری جماعت مین نہین رہیگا[54]۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹) حضرت عائشہ فرماتی ہین آنحضرت نے کوئی فعل کر کے اُسکی (لوگون کو) اجازت دیدی ایک جماعت نے اُس فعل کو (اپنے حق مین) برا سمجھا یہ خبر آپکو بھی معلوم ہو گئی آپنے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا لوگون کا کیا حال ہے کہ جس کام کو مین کرتا ہون اُسے (اپنے حق مین) بُرا جانتے ہین بخدا مین اِن سب سے زیادہ اللہ کو جانتا اور اِن سب سے زیادہ اُس سے ڈرتا ہون یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۰) رافع بن خدیج فرماتے ہین جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو وہان کے لوگ درختون مین پیوند لگاتے تھے آپنے پوچھا تم کیا کرتے ہو وہ بولے ہم یہ (ہمیشہ سے) کرتے ہین آپنے فرمایا شاید تم نہ کرو تو اچھا ہے لوگون نے پیوند لگانا چھوڑ دیا اور درختون مین پھل آنے کم ہو گئے رافع کہتے ہین اُن لوگون نے آپ سے یہ سارا ماجرا بیان کیا آپنے جواب دیا مین بھی انسان

---

[51] یعنے آپ ہی کی وجہ سے مسلمان اور کفار مین تمیز ہو سکتی ہے جو آپ کا ماننے والا ہے وہ مؤمن اور منکر کافر ہے ۱۲

[52] یہ تینون حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ تھے ۱۲

[53] آپ یا ہے جتنی کم سے کم عبادت کرین کافی ہے ہمین عبادت کی زیادہ کوشش کرنی لازم ہے ۱۲

[54] بلکہ کمال یہی ہے کہ عورتون سے نکاح کر کے اُن کے بھی حق پورے پورے ادا کرے اور اللہ کا بھی کوئی حق کم نہو ۱۲

ہون جب تمہین کوئی امر دینی بتایا کرون اُسے (ضرور) مان لیا کرو اور جب تمہین اپنی رائے سے کوئی دنیا کی بات بتایا کرون تو مین بھی انسان ہون (جو تم مناسب جانا کرو وہ کیا کرو) یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱) ابوموسیٰ (اشعری) فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جو اللہ نے مجھے دیکے بھیجا ہے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص (اپنی) قوم سے آکے کہے اے قوم مینے اپنی (ان) دونون آنکھون سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے اور مین ننگا[۵۱] ڈرانیوالا ہون (تمہین لازم ہے کہ) اپنی نجات چاہو نجات چاہو اور اس ڈرانیوالیکا قوم کی ایک جماعت نے کہا مانا اور راندہیرے اندہیرے آرام سے نکل گئے اور (دشمن سے) بچگئے اور ایک جماعت نے اُسے جھوٹا تصور کیا اور اپنے مکانون ہی مین صبح تک موجود رہے صبح ہوتے ہی لشکر (دشمن) نے اُنپر دھاوا کیا اور اُنہین مار کوٹ کے اُنکی جڑ بنیاد اُکھیڑ ڈالی یہی مثال[۵۲] ہے جسنے میری اطاعت کی اور جو کچھ مینے بیان کیا اسپر عمل کیا اور یہی مثال ہے اُسکی جسنے میری نافرمانی کی اور میری حق بات کو جھوٹا جانا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۴۲) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُس شخص کی مثال ہے جسنے آگ روشن کی جب اُسکے گرداگرد روشنی ہوگئی تو پروانے وغیرہ وہ جانور جو آگ مین گرتے ہین اُسمین گرنے لگے اور وہ شخص اُن جانورون کو روکنے لگا وہ (نہ رُکے اور) اُس پر غالب[۵۳] آگئے اور گرے ہی گئے مین بھی تمہین پکڑ پکڑ کے آگ سے بچاتا ہون مگر تم ہو کہ گرے ہی پڑتے ہو یہ بخاری کی روایت مین ہے اور اسی طرح مسلم کی بھی روایت ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا یہی میری اور تمہاری مثال ہے کہ مین تمہین آگ سے (بچانے کے واسطے) (کمر پکڑ پکڑ کے (بار بار) کہتا ہون آگ سے بچو آگ سے بچو (پھر بھی) تم مجھپر غالب آگئے ہو اور

[۵۱] عرب مین یہ رواج تھا جب کوئی آدمی دشمن کا لشکر دیکھہ پاتا تھا تو کپڑے سر پر رکھہ کے ننگا چلاتا ہوا کہتا تھا دشمن آگیا دشمن آگیا اسی طرح آنحضرت نے بھی فرمایا مین بھی تمہین جہنم سے ڈرانیوالا ہون ۱۲

[۵۲] یعنے جسنے میری اطاعت کرلی اُس کی مثال ڈرانے والے کی بات مان لینے والے کی ہے اور جو ایمان نہ لایا اُسکی نہ ماننے والے اور ہلاک ہوجانے والے کی مثال ہے ۱۲

[۵۳] یعنے اُسکے روکنے سے نہ رُکے ۱۲

اُسمین گرے ہی پڑتے ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔

(۱۴۴۲) ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دیکے بھیجا ہے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے بہت سا مینہ [۵۱] کسی زمین پر برسا کچھ زمین ایسی عمدہ تھی کہ اُسنے پانی پی لیا اور اسمین گھانس اور بہت سی سبزیان اُگین [۵۲] اور کچھ زمین سخت تھی کہ اسمین پانی کھڑا ہو گیا اُس سے اللہ نے لوگون کو یہ فائدہ پہنچایا کہ اُنھون نے خود پیا اور جانورونکو بھی پلایا اور کھیتی مین بھی دیا - اور کچھ ایسی زمین پر برسا کہ وہ چٹیل زمین تھی نہ اُس مین پانی کھڑا ہو سکا اور نہ گھانس اُگی یہی اُس شخص کی مثال ہے جسے اللہ نے اپنے دین مین سمجھ عطا کی ہے اور اس چیز نے جو مجھے دیکے بھیجا گیا ہے اُسے نفع پہنچایا - اور اُس نے خود سیکھ کے اور لوگون کو سکھایا اور یہ اُسکی مثال ہے جسنے اسپر التفات نہ کیا اور نہ اللہ کی وہ ہدایت جو میرے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اُسنے قبول کی یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔

(۱۴۴۳) حضرت عائشہ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت [۵۳] هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ تک پڑہی حضرت عائشہ فرماتی ہین ۔ آنحضرت نے فرمایا جب تو دیکھے اور مسلم کی روایت مین یہ ہے جب تم اُن لوگونکو دیکھو جو [۵۴] متشابہات کے پیچھے پڑتے ہون اُنہی لوگونکا اللہ نے (کجرو) نام بتایا ہے اُنسے بچتے رہنا یہ حدیث متفق علیہ ہے ۔

(۱۴۴۵) عبداللہ بن عمرو فرماتے ہین ایک دن مین دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے دو مردون کی آواز سنی کہ وہ دونون ایک آیت (کے مطلب وغیرہ) مین بحث کر رہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر آئے تو آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار

---

[۵۱] مینہہ ہدایت اور علم کی مثال ہے اور اچھی بُری زمین سے لوگ مراد ہین ۱۲

[۵۲] پہلی مثال سے عالم باعمل مومن ناصح مراد ہے اور دوسری سے عالم بے عمل ناصح اور تیسری سے منکر جاہل ۱۲

[۵۳] ترجمہ اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تیرے اوپر کتاب نازل کی اور کچھ اس مین سے محکم آیتین ہین جو اصل کتاب ہین اور بعض متشابہات ہین ۱۲

[۵۴] یعنی متشابہات پر صرف ایمان لانا کہ اللہ کا کلام ہے اور اسکا مقصود وہی خوب جانتا ہے جو لوگ اس کے معنی مین موشگافی کرین اور فتنہ و شبہات اُٹھائین وہ بموجب ارشاد ہادی کجرو ہین اُنسے الگ رہنا لازم ہے ۱۲

پائے جاتے تھے پھر آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ اپنی اپنی کتابون مین اختلاف کرنے ہی کی وجہ سے تو ہلاک ہوگئے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶) سعد بن ابی وقاص فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو ایسی بات پوچھے جو حرام نہ تھی اور اب اُسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی یہ حدیث متفق علیہ ہے

(۱۴۷) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخر زمانے مین مکار جھوٹے لوگ ایسی ایسی حدیثین تمسے بیان کرینگے جو نہ تم نے اور نہ تمہارے باپ دادا ؤن نے سُنی ہونگی تم اُنسے بچتے رہنا کہین تمہین گمراہ نہ کردین اور فتنہ مین نہ ڈالدین یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸) حضرت ابوہریرہ ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہین اہل کتاب توریت کو عبرانی (زبان) مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے اُسے عربی مین بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تم اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یہ آیت اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا[۵۱] آخر تک پڑھ دیا کرو یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹) حضرت ابوہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کو اتنا ہی جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ (بُرا بھلا) سُنے بیان[۵۲] کردے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۰) حضرت ابن مسعود فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھ سے پہلے جس نبی کو بھیجا ہے اُس کی اُمت مین اُسکے مددگار اور یار ضرور ہوئے ہین جو اُس کے طریق کو اختیار کرتے اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر اُن کے پیچھے ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو منہ سے کہتے ہین اور کرتے نہین اور ایسے کام کرتے ہین جن کا حکم نہین ہوتا پس جو کوئی اُن پر ہاتھ[۵۳] سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ (بھی) ایماندار ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ (بھی) مؤمن ہے۔ اس کے سوا دانہ رائی کے برابر بھی ایمان نہین ہے (یعنے جس مین ان تینون مین سے ایک بھی نہ ہو اُس کا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے)

---

۵۱ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر اُتارا گیا ہے اُس پر ایمان لائے ہین ۱۲

۵۲ یعنے جو شخص جیسی بات سنے اور اُسے تحقیق کئے بغیر دوسرون سے بیان کرے وہ بھی جھوٹون مین شامل ہے ۱۲

۵۳ ہاتھ کا جہاد انکا مارنا اور زبان کا جہاد انہین بُرا کہنا اور دل کا جہاد اُ[illegible] اور جدا رہنا ہے ۱۲

یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (لوگون کو) ہدایت کی طرف بلاوے اُسے اُس پر عمل کرنے والون کے برابر ثواب ملیگا اور اُن کے اجر مین سے کچھہ کم نہ ہوگا اور جو (کسی کو) گمراہی کا رستہ بتادے اُسے اُس پر عمل کرنے والون کے برابر گناہ ہوگا اور اُنکے گناہ سے کچھہ تخفیف نہ ہوگی یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۱۵۲) ابوہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام غریبی حالت مین شروع ہوا ہے اور ویسے ہی عنقریب ہوجاویگا جیسے شروع ہوا تھا غربا کو خوشی (اور مبارکی) ہو یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳) حضرت ابوہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ مین اسطرح سمٹ کے آجاویگا جیسے سانپ اپنے سوراخ مین سمٹکر آجاتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ[۱] کی یہ حدیث ذَرُونِی مَا تَرَکْتُکُمْ کتاب المناسک مین اور معاویہ اور جابر کی یہ دونون حدیثین لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِی اور لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِی باب ثواب ہذالامۃ مین انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب ہم بیان کرینگے۔

دوسری فصل (۱۵۴) ربیعہ جرشی فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے آکے[۲] یہ کہا کہ آپ کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ آپ کی آنکھہ سوتی رہے اور کان سُنتا اور دل سمجھتا رہے آپ نے جواب دیا (ہان) میری آنکھہ سوتی ہے اور میرا کان سُنتا اور دل سمجھتا رہتا ہی پھر فرمایا میری یہ مثال بتائی گئی ہے کہ ایک سردار نے گھر بنا کے اُسمین دسترخوان بچھادیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا (کہ لوگون کو بلالا) جسنے بلانے والے کی بات مان لی وہ گھر مین گیا اور جا کے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا اور وہ سردار بھی اُس سے راضی ہوگیا اور جسنے بلانے والے کا کہا نہ مانا وہ نہ گھر مین گیا اور نہ اُسنے دسترخوان پر کھانا کھایا اور وہ سردار بھی اُس سے ناراض رہا

[۱] مصابیح مین چونکہ یہ حدیثین اس جگہ لکھی ہوئی تھین اور صاحب مشکوٰۃ کو دوسرے مقام پر لکھنی مناسب معلوم ہوئی تھی اس واسطے یہان لکھدیا کہ ہم انہین دوسری جگہ تحریر کرینگے ۱۲

[۲] جسنے آپ سے آکے یہ کہا وہ فرشتہ تھا اُس نے یہ خواب مین کہا تھا ۱۲

پھر آپ نے فرمایا اللہ سردار ہے[۵۱] اور محمدؐ بلانے والے اور گھر اسلام اور دستر خوان جنت ہے یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۵) ابو رافع کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو تخت پر تکیہ[۵۲] لگائے ہوئے نہ دیکھنے پاؤں کہ جب اس کے پاس کوئی میرا حکم جسکے کرنے کو میں نے کہا ہو یا اس سے منع کیا ہو بیان کیا جاوے تو وہ کہدے ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو اللہ کی کتاب (قرآن) میں ملیگا اُس پر عمل کرینگے یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل نبوت میں روایت کی ہے۔

(۱۵۶) مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مجھے قرآن (بھی) دیا گیا ہے اور اُسکے[۵۳] ہمراہ اُس جیسا اور بھی خبردار ہو قریب ہے کہ کوئی پیٹ بھرا مرد اپنی مسند پر بیٹھ کر کہنے لگے اے لوگو تم قرآن ہی پر عمل کرنا لازم جانو جو کچھ اُس سے تمہیں حلال ثابت ہو اُسے حلال جانو اور جو حرام پایا جاوے اُسے حرام سمجھو حالانکہ جو اللہ کے رسول نے حرام کردیا وہ بھی اللہ ہی کے حرام کئے ہوئے کے برابر ہے خبردار ہو کہ تمہیں خانگی گدھا کھانا حلال نہیں اور نہ تمام درندے جو کچلی والے ہوں حلال ہیں اور نہ معاہد کا مال گرا ہوا اُٹھا کر لینا جائز ہے) ہاں اگر اُس کا مالک اُسے چھوڑ دے[۵۴] (تو کچھ مضایقہ نہیں) اور جو کوئی کسی قوم میں ٹھیرے اُنپر اُسکی دعوت کرنی لازم ہے اگر وہ اُسے حق مہمانی نہ دیں تو اُسے اُنسے کسی[۵۵] نہ

---

[۵۱] جنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان لیا اور دین اسلام میں داخل ہوگیا وہ جنت میں جاویگا اور اللہ اس سے راضی ہوگا اور جو آپ کا کہا نہ مانیگا وہ جنت سے محروم رہیگا اور اس سے خدا بھی ناراض ہی رہیگا ۱۲

[۵۲] یعنے مسندوں پر تکیہ لگا کے بیٹھنا متکبروں کا شیوہ ہے اور وہ علم سے محروم رہتا ہے مجھے یہ ڈر ہے کہ تم مسندوں پر بیٹھے رہو اور جب کوئی میرا امر و نہی تم سے بیان کرے تو انکار کردو ۱۲

[۵۳] یعنے تمام حدیثیں جو میں بیان کرتا ہوں وہ بھی کلام خدا ہیں میں اپنی خواہش نفس سے نہیں بیان کرتا ہوں ۱۲

[۵۴] یعنے تمہیں معاف کردے ۱۲

[۵۵] یہ اُسکے واسطے ہے جسے خوف ہو کہ میں ہلاک ہو جاؤنگا تو جس طرح ہو سکے اُس قوم سے وصول کرے یا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اب منسوخ ہوگیا ۱۲

کسی طرح لے لینا جائز ہے یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے اور اسی طرح دارمی نے اور ایسے ہی ابن ماجہ نے اس قول کہ حرم اللہ تعالیٰ تک روایت کی ہے۔

(۱۵۷) عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کے فرمایا کیا تم میں سے مسندوں پر تکیہ لگا کے بیٹھنے والے یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے جو کچھ اس قرآن میں ہے سوا اس کے اور کچھ حرام نہیں کیا۔ خبردار ہو بخدا میں نے جو کہا ہے اور نصیحت کی ہے اور جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ بھی (گنتی میں) قرآن کے برابر بلکہ زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اہل کتاب کے گھروں میں بے اجازت گھس جانے کی اجازت نہیں دی ہے اور جبکہ وہ تمہیں جزیہ وغیرہ جو ان پر واجب ہو دیدیں تو ان کی عورتوں کا مارنا اور ان کے پھل کھا جانا حرام ہے اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ مصیصی راوی ہے جسکے حق میں کلام[۵۱] کیا گیا ہے۔

(۱۵۸) عرباض بن ساریہ ہی کہتے ہیں ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کر کے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی کہ اسکی تاثیر سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپ گئے ایک مرد بولا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے جیسے کوئی رخصت کرنے والا کرتا ہے آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور (امام کی بات) سننے اور فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امام حبشی غلام ہی کیوں نہو۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہیگا وہ میرے بعد بہت اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو اختیار کرنا اسے مضبوط پکڑنا اور دانتوں سے پکڑ لینا اور اپنے تئیں نئی نئی باتوں سے بچاتے رہنا کیونکہ جو بات نئی ہوگی وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی (کا سبب) ہے یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے نماز[۵۲] (پڑھانے) کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۵۹) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے

---

۵۱ یعنی بعض نے اسے ضعیف کہا ہے ۱۲

۵۲ یعنے ابتدا حدیث میں جو مذکور ہے آپ نے نماز پڑھائی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ نہیں ذکر کیا ۱۲

[illegible] ایک [illegible] سیدھی [illegible] کھینچ کے فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس [illegible]
کھینچ کے فرمایا یہ بھی راستے ہیں ہر ایک راستہ پر شیطان (بیٹھا) [illegible]
اور آپ نے (استدلالاً) یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ [illegible]
احمد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۶۰) عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب [illegible]
خواہشوں کو میرے لائے ہوئے دین اور شریعت کے تابع نہ کرو گے ایماندار نہیں ہو سکتے۔
حدیث شرح سنہ میں روایت کی گئی ہے اور امام نووی نے اپنی چہل حدیث میں [illegible]
صحیح ہے اس حدیث کو ہم نے صحیح سند سے کتاب حجۃ میں نقل کیا ہے۔

[illegible] بلال بن حارث مزنی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری
[illegible] سنت [illegible] مٹ گئی ہو زندہ (یعنی [illegible]) [illegible] اسپر عمل کرنے والوں
[illegible] اجر کچھ کم نہ ہوگا [illegible] جاری کرے جس
[illegible] راضی نہوں [illegible] اسپر [illegible] انکے گناہوں میں
کچھ کمی نہ ہوگی۔ اسے ترمذی نے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو
سے نقل کیا ہے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو نے اپنے باپ عبد اللہ سے اُسنے عمرو سے روایت کی ہے

(۱۶۲) عمرو بن عوف فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین حجاز میں اس طرح
سمٹ کر آجاویگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز ہی میں جگہ اختیار کریگا
جیسے بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ بنا لیتی ہے دین حالت غربی میں شروع ہوا ہے اور جیسے ابتدا میں
تھا ویسے ہی اخیر ہو جاویگا غریبوں کو مبارکبادی ہو اور یہی لوگ میری سنت کو درست کر دینگے
جسے میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۳) عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جو بنی اسرائیل سے
افعال سرزد ہوئے وہی میری امت سے سرزد ہونگے۔ جیسے کہ ایک جوتی دوسری جوتی کے

---

۵۱ ترجمہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی تم پیروی کرو ۱۲

۵۲ یعنے تم اپنی نفسانی خواہشوں کو چھوڑ کے جب تک میری شریعت پر نہ چلوگے ہرگز تم پکے ایماندار نہیں ہو سکتے ۱۲

بالکل[۵۱] برابر ہوتی ہے یہانتک کہ اگر انمیں کوئی ایسا ہوا ہوگا جو اپنی ماں سے علانیہ امر قبیح کا مرتکب ہوا ہو تو میری امت مین بھی ایسے ہونگے جو ایسا کام کرینگے۔ نیز بنی اسرائیل کے بہتّر فرقے ہوگئے ہیں میری امت کے تہتّر فرقے ہو جاوینگے بجز ایک فرقے کے کل جہنمی ہونگے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ وہ (جنتی فرقہ) کونسا ہے آپنے فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلینگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور احمد وابوداؤد کی روایت میں معاویہ سے منقول ہے بہتّر فرقے دوزخی[۵۲] اور ایک جنتی ہوگا اور وہ (سنت) جماعت ہونگے اور عنقریب میری امت میں ایسی ایسی قومیں پیدا ہونگی جنھین نفسانی خواہشوں کی ٹرک ایسی اُٹھیگی جیسے ہڑک والے (کُتّے) کو ہڑک اُٹھتی ہے اور اُسکی کوئی رگ اور جوڑ باقی نہین رہتا سب میں وہ سرایت کرجاتی ہے۔

(۱۶۴) ابن عمر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میری یا محمدؐ کی (شک راوی ہے) امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے الگ ہوگیا وہ (گویاکہ) آگ میں گرگیا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم بڑی جماعت کی پیروی کیا کرو کیونکہ جو کوئی جماعت سے بچھڑ گیا وہ (گویاکہ) آگ میں گرگیا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے حضرت انس کی حدیث سے نقل کی ہے۔

(۱۶۶) حضرت انس فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے بچے اگر تو اس بات کی طاقت رکھے کہ تو ایسے حال میں صبح وشام بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی کی طرف سے برائی نہ ہو تو ضرور اسی طرح کر پھر کہا اے بچے یہ میری سنت ہے جو میری سنت سے محبت رکھیگا اُس نے گویا مجھ سے محبت رکھی اور جسنے مجھ سے محبت رکھی وہ جنت میں میرے ہمراہ ہوگا

---

[۵۱] یعنی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل اور میری امت کے اعمال برابر ہونگے ۱۲

[۵۲] اس کی تفصیل یوں ہے کہ بڑے فرقے توکل آٹھ ہین پھر ہر ایک کی شاخین ہوہو کے تہتّر ہوگئے ہین اول معتزلہ ان کے بیس ۲۰ فرقہ ہین دوسرے شیعہ اُنکے ۲۲ فرقہ ہیں تیسرے خارجی اُنکے ۲۰ فرقہ ہین چوتھے مرجیہ اُنکے ۵ فرقہ ہین پانچویں نجاریہ اُنکے تین فرقہ ہیں چھٹے ساتویں جبریہ اور مشبہ یہ ایک ایک فرقہ ہے آٹھوین اہل سنت جماعت ان فرقون کی تعریف ہم جہاں جہاں مناسب ہوگی وہاں لکھیں گے اس جگہ صرف تعداد بتادی ہے ۱۲

یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سنت پر ایسے وقت عمل کرے کہ میری امت نے اُسے برباد کر دیا ہو اُسے سو شہیدوں کا اجر ملیگا یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے۔

(۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جبکہ حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا ہم یہود سے بہت باتیں سُنتے ہیں جو ہمیں اچھی معلوم ہوتی ہیں کیا آپ ہمیں اُنہیں لکھ لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کیا تم (اپنے دین میں) یہود و نصاریٰ کی طرح[۹۵] متحیر و پریشان ہو بخدا جو کچھ میں تم سے بیان کرتا ہوں وہ روشن صاف (دلائل) ہیں اور اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میرا اتباع کئے بغیر [illegible] یہ حدیث احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے

(۱۶۹) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال کھائے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگ اُس کی بُرائی[۹۶] سے محفوظ رہیں وہ جنت میں جاویگا [illegible] یا رسول اللہ آج کل ایسے لوگ بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے پیچھے بھی ہر قرن میں بہت ہونگے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

([۱۷۰]) [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ایسے زمانے میں ہو کہ اگر [illegible] سے کوئی دسواں حصہ[۹۷] بھی اُن امور کا ترک کر دے جن کا اُسے حکم دیا گیا ہے تو ہلاک ہو جاوے [illegible] پیچھے بعد ایک ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی دسواں حصہ بھی اُن امور کا بجالاوے جن کا اُسے حکم ہوا ہے تو وہ (عذاب سے) بچ جاویگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے

سلہ ۹۵ یعنی جیسے یہود و نصاریٰ کو اپنے دین میں شک تھا کیا تمہیں بھی شک ہے جو پہلی باتوں سے خوش ہوتے ہو ۱۲

سلہ ۹۶ یعنی [illegible] کسی کو ایذا نہ پہنچائے ۱۲

سلہ ۹۷ کیونکہ آجکل دین پیارا ہے اور حق کا غلبہ اور مددگار دین بکثرت ہیں اب اگر تم میں سے کوئی ذرا بھی سستی کریگا تو قصور شمار کیا جائیگا اخیر زمانہ میں چونکہ اسلام ضعیف ہو جائیگا اُس وقت اگر کوئی ذرا سا بھی نیک عمل کریگا تو وہ عمل اس کی نجات کا وسیلہ ہو جائیگا ۱۲ مرقاۃ

(۱۷۱) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوئی مگر جو جھگڑا کرنیوالے تھے (وہی گمراہ ہوگئے) پھر استدلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... تھے تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو ... اپنی جانوں پر سختی کی ... عبادت ... میں ... [illegible]

(۱۷۳) ابو ... [illegible] پانچ قسم پر ... اور حرام کو حرام جانو ... یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور بیہقی ... کہ حلال پر عمل کرو اور ... [illegible]

(۱۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... تین قسم کے ہیں ایک ایسا امر ہے جس کی ہدایت ظاہر ہے اُس کی پیروی کرنی لازم ہے ... اور

---

۵۱ یعنی اعتراض جو تم پر سے مثالیں بیان کرتے ہیں یہ محض تم پر سے جھگڑنے کے واسطے بیان کرتے ہیں بلکہ یہ جھگڑالو قوم ہے ... کہیں کہ کہا کرتے تھے اگر ہم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں تو کونسی تعجب خیز بات ہے اہل کتاب یہود و نصاریٰ بھی تو عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے فرزند بتاتے ہیں اُن کے رد میں اللہ برتر نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی ہے ۱۲

۵۲ رہبانیت سے یہ مراد ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ نے اپنے اوپر یہ فرض کرلیا تھا کہ نہ وہ کسی سے ملتے جلتے تھے اور نہ بیاہ کرتے تھے بلکہ نامرد بن گئے تھے اور جنگلوں میں رہنا اور ٹاٹ کے کپڑے پہننا اور یاد خدا کرنا اختیار کرلیا تھا اُس کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ اُنہوں نے اپنی طرف سے ایجاد کرلیا تھا ہم نے کچھ فرض نہیں کیا تھا اسواسطے آنحضرت نے اپنی امت مرحومہ کو ایسے امور سے منع فرمادیا کہ تم ایسا ہرگز نہ کرنا ۱۲

ایک ایسا امر ہے جسکی گمراہی بین ہے اُس سے بچتے رہنا چاہیئے اور بعض امور مختلف فیہ ہیں اُنہیں اللہ بزرگ و برتر کے حوالہ کر دینا چاہیئے[۵۱] یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۷۵) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے حق میں بھیڑیا ہے مثل بھیڑیے بکریوں کے کہ وہ شاذہ[۵۲] اور قاصیہ اور ناحیہ بکری کو پکڑ لیتا ہے پس تم اپنے تئیں متفرق گھاٹیوں سے بچاتے رہنا اور تم جماعت اور عام لوگوں کا طریق اختیار کرنا۔ یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۷۶) ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جماعت سے ایک بالشت بھر الگ ہو گیا اُسنے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی یہ حدیث احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۷۷) مالک بن انس رضی اللہ عنہ مرسلاً[۵۳] فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ چلا ہوں جبتک تم اُنہیں (مضبوط) پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ دونوں اللہ کی کتاب اور میری سنت ہیں اسے مؤطا میں نقل کیا ہے۔

(۱۷۸) غُضَیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے کوئی بدعت نکالی ہے اُسکے برابر سنت ضرور اُٹھ گئی ہے اور چھوٹی سی سنت پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۷۹) حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس قوم نے اپنے دین میں کوئی بدعت نکالی ہے اُس کے برابر[۵۴] اللہ نے ضرور سنت اُٹھالی ہے پھر وہ سنت قیامت تک اُن کے پاس واپس نہیں آئیگی۔ یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

---

۵۱ یعنی ان میں کچھ قیل و قال نہ کرنا چاہیئے ۱۲

۵۲ شاذہ وہ بکری ہے جو اور بکریوں سے بچھڑی رہے اور قاصیہ وہ ہے جو سب سے الگ رہنے کا قصد کرے اور ناحیہ وہ ہے جو گم ہو کے کسی کونے میں رہ جاوے ۱۲

۵۳ حدیث مرسل اصطلاح محدثین میں اُس حدیث کو کہتے ہیں جسکی سند میں تابعی صحابی کا نام لئے بغیر حدیث کو رسول اللہ کیطرف منسوب کر دے ۱۲

۵۴ یعنی بدعت کی اشاعت جب ہی ہوتی ہے کہ اُسی کی مثل اللہ کوئی سنت اُٹھا لیتا ہے ۱۲

(۱۸۰) ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بدعتی کی توقیر کی اُس نے گویا کہ اسلام کے ڈھانے کی مدد کی یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً نقل کی ہے۔

(۱۸۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کی کتاب سیکھے پھر اُس کے امر و نہی کی پیروی کرے اللہ اُسے گمراہی سے دنیا میں بچائیگا اور قیامت کے دن حساب کی بُرائی سے اُسے محفوظ رکھیگا ایک روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا جو کتاب اللہ کی اقتدا کریگا وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا پھر یہ آیت پڑھی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى[۵۱] یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے

(۱۸۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے صراط مستقیم کی یوں مثال بیان کرتا ہے کہ راستہ کے دونوں پہلوؤں میں دو دیواریں ہیں اُن میں دروازے کھُلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستہ کے سرے پر بلانے والا (بیٹھا) کہہ رہا ہے سیدھے رستہ چلے جاؤ ٹیڑھے ترچھے نہ ہونا اور اس کے اوپر ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی بندہ اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے او بدبخت (کیا کرتا ہے) اسے نہ کھول۔ کیونکہ اگر تو انہیں کھولیگا تو اندر چلا جاویگا[۵۲]۔ پھر اس کا مطلب (یوں) بیان کیا راستہ سے اسلام مراد ہے اور اُسکے کھُلے ہوئے دروازوں سے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں مراد ہیں اور چھوٹے ہوئے پردوں سے اللہ کی حدیں مراد ہیں اور رستہ کے سرے پر بلانیوالے سے قرآن شریف مراد ہے اور اُس کے اوپر پکارنیوالے سے وہ (فرشتہ) مراد ہے جو ہر مومن بندہ کے دل میں اللہ (کی طرف) سے وعظ و نصیحت کی باتیں ڈالتا ہے۔ یہ حدیث رزین اور احمد نے روایت کی ہے اور بیہقی نے بھی یہ حدیث شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے نقل کی ہے اور ایسے ہی ترمذی نے نواس سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے۔

---

۵۱ ترجمہ جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا ۱۲

۵۲ اور اندر جانے ہی مبتلا ، رہا ہو جاویگا ۱۲

(۱۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی کسی دوسرے کی پیروی کرنی چاہے تو مُردوں[۱] کی (جو نیک عمل کر کے مر گئے ہیں) پیروی کرے کیونکہ زندہ آدمی فتنہ اور برائی سے محفوظ نہیں ہو سکتا اور وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یار ہیں جو اس امت میں سب لوگوں سے افضل اور انکے دل سب سے اچھے تھے اور علم اُنہیں بہت تھا اور تکلف کم کرتے تھے (اسی واسطے) انہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی درستی کے واسطے پسند کر لیا تھا تم اُن کی بزرگی سے واقف رہو اور تم اُن کے قدم بہ قدم چلو اور جتنی تم میں طاقت ہو اُن کی سیرت و اخلاق پر چلنا لازم کرو کیونکہ یہ لوگ سیدھی راہ پر تھے۔ یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۱۸۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توریت کا ایک حصہ لیکے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا حصہ ہے آپ نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ اُسے پڑھنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (کا رنگ) بدلنے لگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے (اے عمر) تجھے رونے والی عورتیں روئیں کیا تو نہیں دیکھتا جو کچھ آنحضرت کے چہرہ پر غصہ کے آثار پائے جاتے ہیں پھر حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف نظر کی تو کہنے لگے میں اللہ اور اُسکے رسول کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کے رب ہونے اور محمد کے نبی ہونے اور اسلام کے دین حق ہونے سے راضی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر موسیٰ تم سے ملتے اور مجھے چھوڑ کے تم اُن کی پیروی کرنے لگتے تو بھی تم سیدھے رستہ سے گمراہ ہو[۲] جاتے اور موسیٰ بھی اگر زندہ ہوتے اور میری نبوت (کا زمانہ) پا لیتے تو ضرور میری پیروی کرتے

---

[۱] یعنے جو زندہ آدمی ہے ممکن ہے کہ وہ کسی وقت نیک اعمال سے پھر جاوے اور جس کا نیک عملوں پر خاتمہ ہو گیا اُس کے تغیر اعمال محال ہیں اسواسطے تم اُن مُردوں کے اعمال کی اقتدا کرو جو نیک عمل کر گئے ہوں ۱۲

[۲] بھلا جبکہ موسیٰ نہیں ہیں اور میں تم میں موجود ہوں پھر اگر تم اُنکی کتاب پڑھو اور اُسے پسند کرو تو تمہارا کیا حال ہوگا ۱۲

(کیونکہ اُنکا دین منسوخ ہوگیا) یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۱۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کردیتا ہے اور اللہ کا ایک کلام دوسرے کو منسوخ کردیتا ہے۔

(۱۸۶) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسری کو قرآن کے منسوخ کرنے کی طرح منسوخ کردیتی ہیں۔

(۱۸۷) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر جو فرض مقرر کئے ہیں اُنہیں تم ضایع نہ کرو اور جو چیزیں حرام کی ہیں اُنہیں ہرگز نہ کرو اور جو حدیں مقرر کردی ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور جن چیزوں کا اُس نے جان[۵۱] کے بیان نہیں کیا اُن سے بحث نہ کرو۔ ان تینوں حدیثوں کو دارقطنی نے نقل کیا ہے۔

کتاب علم (سیکھنے اور سکھانیکی فضیلت) کا بیان

پہلی فصل

(۱۸۸) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچادیا کرو اگرچہ ایک آیت ہوا کرے اور بنی اسرائیل سے[۵۲] حدیث: ایت کیا کرو کچھ حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کے مجھ پر جھوٹ بولے گا اُسے چاہیئے کہ دوزخ میں اپنی جگہہ بنالے (یعنے اُسکا ٹھکانا دوزخ ہوگا) یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۸۹) سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری طرف سے حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹی حدیث ہے وہ بھی دو جھوٹوں[۵۳] میں سے ایک ہوگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

۵۱ یعنی جن چیزوں کا اللہ نے ذکر نہیں کیا وہ اس نے قصداً ذکر نہیں کیا یہ نہیں کہ اللہ بھول گیا ہو بلکہ تم پر رحمت و احسان کیا ہے پھر تم اُس کی بحث کیوں کرو ۱۲ ۵۲ یعنے قصص حکایات نہ اعتقادات و عملیات کیونکہ اسکی ممانعت آچکی ہے ۱۲ ۵۳ یعنے مسیلمہ کذاب او اسود عنسی جو کہ جھوٹے مدعی نبوت ہیں وہ شخص بھی جو جھوٹی حدیث - بقیہ دیکھو صفحہ ۶۵

(۱۹۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی سے اللہ نیک کام (یعنے) کا ارادہ کرتا ہے اُسے اُمور دین میں سمجھ دیدیتا (یعنے عالم فقیہ کردیتا) ہے اور میں تو صرف (علم) تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا اللہ بزرگ و برتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی (بھی) سونے چاندی کی کانوں کی طرح (علم و اخلاق کی) کانیں ہیں جو کوئی زمانہ جاہلیت میں بزرگ تھا وہ اسلام میں بھی بزرگ ہے بشرطیکہ امور دین میں سمجھ رکھتے ہوں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۹۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد کرنا درست نہیں اگر ہو تو دو باتوں میں ہونا چاہئے۔ ایک وہ مرد جسے اللہ[۱] نے مال دیا ہو اور اُسے راہ خدا میں خرچ کرنے پر مقرر کردیا ہو (یعنے وہ راہ خدا میں مال لٹا رہا ہو) دوسرے وہ مرد جسے اللہ نے حکمت (و سمجھ) عطا کی ہو اور وہ اُس کے بموجب لوگوں کو حکم کرتا اور اُسے سکھاتا ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۹۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اُس کے تمام عمل منقطع ہوجاتے ہیں ہاں تین عمل (باقی) رہتے ہیں (اول) صدقہ جو جاری ہو۔ (دوسرے) علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچ رہا ہو (تیسرے) نیکبخت اولاد جو بعد میں اُس کے واسطے دعا کرتی رہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶۴ - جان بوجھ کے بیان کرے اُن ہی میں شامل ہے اور بعض نے کاذبین بلفظ جمع کہا ہے یعنے ایسا شخص زمرۂ کاذبین میں داخل ہے ۱۲

[۱] یعنے اگر کوئی ان دو باتوں میں حسد کرے تو درست ہے یہاں حسد سے غبطہ مراد ہے غبطہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی دوسرے کا کمال دیکھ کے چاہے کہ یہ کمال مجھے بھی ملجاوے اور حسد میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسرے کی نعمت دیکھ کے جلجاتا ہے اور اسکے زوال کی آرزو کرتا ہے ۱۲ مرقات

(۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی کسی مومن کی ذراسی تکلیف دنیا کی تکلیفوں میں سے دور کر دے اللہ قیامت کی تکلیفوں میں سے اُسکی کوئی بڑی تکلیف دور کردیگا اور جو کسی مفلس (تنگدست) کی فراخ دستی[۵۱] کی دنیا میں کوشش کرے اللہ اُسے دنیا و آخرت میں آسانی دیگا۔ اور جو کسی مسلمان کا پردہ ڈہانکے گا اللہ اُس کا دنیا و آخرت[۵۲] میں پردہ ڈہانکے گا اور جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہے اللہ اُس کی مدد میں لگا رہتا ہے اور جو کوئی طلب علم کے واسطے راستہ طے کریگا اُس کے واسطے اللہ اُس کے عوض جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں بیٹھ کے اللہ کی کتاب پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اُن پر اللہ کی طرف سے ضرور نزول سکینہ[۵۳] ہوتا ہے اور اُن پر رحمت کا سائبان تن جاتا ہے اور فرشتے انہیں گھیرے رہتے ہیں اور اللہ اپنے نزدیک والے فرشتوں سے اُن کا ذکر کرتا ہے اور جس نے اُسپر عمل نہ کیا اُسے اُس کا حسب[۵۴] و نسب کچھ کام نہ دیگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اوّل جس آدمی کا اللہ انصاف کریگا وہ مرد ہے جو شہید[۵۵] ہوگیا ہو اُسے بُلا کے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جتائیگا وہ انکا اقرار کریگا تب اللہ بزرگ و برتر فرمادیگا اُن کے بدلے تو نے کیا عمل کیا وہ جواب دیگا میں تیری راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہوگیا اللہ جواب دیگا تو جھوٹا ہے تو صرف اسواسطے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر اور شجاع سمجھیں۔ چنانچہ تو شجاع و بہادر

---

۵۱ یعنے کوئی مسلمان مفلس یا قرضدار ہو یہ اُسکا قرض ادا کرے یا اُسے کچھ دیدے یا وہ مرد اُسکا قرضدار تھا یہ مرد معاف کر دے اللہ اُسکا کام روز حشر میں اور دنیا میں بھی آسان کریگا ۱۲

۵۲ یعنے لوگوں کو اُس کے گناہوں سے بیخبر رکھے گا اور اُسے سب کے سامنے رسوا نہ کریگا ۱۲

۵۳ سکینہ سے مراد وہ قوت ہے جسکے سبب سے مسلمان کا دل مطمئن رہتا ہے اور خاطر جمعی ہو جاتی ہے ۱۲

۵۴ یعنی خاندانی ہونیکی وجہ سے کوئی عذاب خدا سے نہیں بچ سکتا چاہے پیغمبر کا بیٹا ہو خواہ ولی یا بادشاہ کی اولاد ہو ۱۲

۵۵ یعنے سب سے پہلے جو عدالت خدا میں حاضر ہوگا وہ شہید ہوگا ۱۲

خوب کہا گیا (اور کہا جا چکا ہے) پھر اللہ حکم دیگا کہ اسے مونہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ اور آگ میں
ڈالدو۔ پھر وہ مرد جسنے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا تھا حاضر کیا جائیگا اللہ اس سے
اپنی نعمتیں بیان کریگا وہ ان سب کا اقرار کریگا اللہ فرمائیگا پھر تونے ان (کے شکریہ) میں
کیا عمل کیا وہ جواب دیگا میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا تھا اور میں نے محض تیری رضا
کی غرض سے قرآن پڑھا تھا اللہ فرمائیگا [illegible] تو نے علم [illegible]
تاکہ لوگ تجھے عالم کہیں [illegible] پڑھتا تھا کہ لوگ [illegible] کہیں
([illegible]) لوگوں نے تجھے عالم اور قاری کہہ لیا [illegible] تیرا [illegible] نہیں ہے)
[illegible]
[illegible] دیا تھا [illegible] حاضر [illegible]
[illegible] ان نعمتوں [illegible] (کے شکریہ) میں تونے
[illegible] پسندیدہ تھا [illegible]
[illegible] محض تیری [illegible] اللہ [illegible] جواب دیگا
[illegible] چنانچہ لوگ
[illegible] کے بل گھسیٹتے ہوئے
[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
[illegible] بندوں [illegible]
[illegible] رہیگا لوگ جاہلوں کو
(اپنا [illegible]) [illegible] پوچھینگے اور بغیر علم و فنون کے دیکھے
[illegible] یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

(۱۹۷) شقیق (رحمہ ابو سلمہ اسدی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے کسی مرد نے اُن سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن[۹۱] میں چاہتا ہوں تم لوگوں کو روزانہ نصیحت کیا کرو اُنہوں نے جواب دیا آگاہ ہو (جاؤ) میں اس وجہ سے روزانہ بیان نہیں کرتا کہ میں یہہ خوف کرتا ہوں کہ کہیں تم میرے روزانہ وعظ سے گھبرا نہ جاؤ اور میں تمہیں نصیحت[۹۲] کرنے میں ایسی ہی رعایت رکھتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت کرتے وقت اس بات کی رعایت رکھتے تھے کہ کہیں ہم پر ملال نہ گزرے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے

(۱۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کہتے تھے اُسے تین بار فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگ (اچھی طرح) اُسے سمجھ لیں اور جب کسی قوم کو جاکے سلام کرتے تو اُن پر تین بار سلام کرتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۹۹) ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا میری سواری تھک گئی ہے آپ مجھے کوئی سواری دیجئے آپ نے فرمایا میرے پاس (سواری) نہیں ہے ایک (اور) شخص بولا یا رسول اللہ میں اسے ایک ایسا شخص بتا دیتا ہوں جو اِسے سواری دیدیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیک[۹۳] بات بتادے اُسے بھی کرنے والے کے برابر اجر ملیگا۔ یہ م

---

[۹۱] ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے ۱۲

[۹۲] یعنی میں زیادہ وعظ و نصیحت اس لئے نہیں کرتا کہیں تم میرے کثرت سے نصیحت کے ملول نہ ہوجاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تمہاری رعایت کا لحاظ رکھتا ہوں آپ بھی ہمیں اسی طرح نصیحت کیا کرتے تھے ۱۲

[۹۳] یعنی تو اسے جائے بتادے اسے بھی دینے والے کے برابر ثواب ہوگا ۱۲

حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۰۵) جریر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (ایک دن) [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک قوم
آئی جو برہنہ تن صوف کی چادریں اور عبائیں اوڑھے ہوئے تلواریں لٹکائے ہوئے
تھے۔ اُن میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مُضر سے تھے اُن کا فاقہ دیکھ کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا پھر آپ [illegible] تشریف لے گئے اور باہر
تشریف لا کے بلال سے ارشاد فرمایا کہ اذان [illegible] بلال نے اذان دی پھر تکبیر
پڑھی آپ نے نماز پڑھ کے خطبہ [illegible] اور فرمایا "اے لوگو [illegible] سے جس نے
تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے ڈرتے رہو" [illegible] اللہ تم پر نگہبان
ہے اور یہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے پڑھی اِتَّقُوا اللہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
یعنے اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ایک آدمی غور کرے [illegible] کل [illegible] کے واسطے
کیا عمل کئے ہیں (یہ سنتے ہی) ہر شخص [illegible] دینار اور درہم [illegible] گیہوں کے صاع کھجور
کے صاع (لا لا کے) صدقہ (دیا) پھر آپ نے [illegible] دو [illegible] کا ٹکڑا ہی
کیوں نہ ہو جریر کہتے ہیں [illegible] تھیلی لے کے آیا جو اُن کے ہاتھ سے
نہیں اُٹھ سکتی تھی بلکہ وہ [illegible] لگاتار [illegible] دیکھا
کھانے اور کپڑوں کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرہ پر ایسی [illegible] جیسے کسی نے مُونہ پر سونا پھیرا[۵۲] [illegible]
فرمایا جو اسلام میں اچھی [illegible]

---

۵۱ یعنے لوگوں کے پاس جو کچھ [illegible]
اور کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر [illegible]

۵۲ یعنے سونے کا پانی جیسے کسی چ[illegible]
چمکنے لگا ۱۲

بعد اُس پر عمل کرے گا اس کا بھی اجر ملے گا اور اُن عمل کرنے والوں کا اجر کچھ کم نہ ہوگا اور جو کوئی اسلام میں بُری بات نکالے اُس پر اُس بُری بات جاری کرنے کا اور جو اُس کے بعد اُس پر عمل کرے گا اُس کا بھی عذاب ہوگا۔ اور اُن لوگوں کے گناہوں میں کچھ تخفیف[۵] نہ ہوگی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۰۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی ناحق مارا جاتا ہے اُس کے خون کا گناہ اول آدم کے پہلے بیٹے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے پہل قتل کا طریقہ اُسی نے نکالا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور معاویہ کی یہ حدیث لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ ہم اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب اس امت کے ثواب کے باب میں بیان کریں گے (جو صاحب مصابیح نے اس جگہ بیان کی ہے)

دوسری فصل

(۲۰۲) کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد دمشق میں میں ابو درداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُن سے ایک مرد نے آکے کہا اے ابودرداء میں مدینہ (وطن) رسول سے تیرے پاس ایک حدیث (سننے) کے واسطے جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے آیا ہوں اور میں کسی اور ضرورت کے واسطے نہیں آیا ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی طلب علم کے واسطے راستہ طے کرے اللہ اُسے (بآسانی) جنت کے راستہ پر پہنچا دیگا اور فرشتے طالب علم کی خوشی کے واسطے اپنے پروں کا راستہ میں فرش کر دیتے ہیں اور (تمام چیزیں) جو کچھ آسمان و زمین میں ہیں نیز مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے واسطے بخشش کی دعا

۵؎ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر عمل کرنیوالوں کے برابر اُسکے ایجاد کرنے والوں کو گناہ یا ثواب ہو تو عمل کرنے والوں کے عذاب و ثواب میں کچھ کمی ہو جاوے ۱۲

مانگتی رہتی ہیں۔ اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے اور علماء نبیوں کے وارث ہیں اور نبیوں کا ترکہ کوئی درہم و دینار نہیں ہے انکا ورثہ تو علم ہی ہے جس نے علم حاصل کر لیا اُس نے بہت بڑا حصہ[۵۱] لے لیا یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے راوی حدیث کا نام قیس بن کثیر (بجائے کثیر بن قیس کے) بتایا ہے۔

(۲۰۳) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مردوں کا ذکر کیا جن میں ایک عالم تھا دوسرا عابد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی عابد پر اتنی بزرگی ہے جتنی میری تمہارے ادنیٰ آدمی پر بزرگی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے اور (تمام) آسمان و زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیاں اپنے اپنے بلوں میں اور مچھلیاں دریا میں اُس مرد کے واسطے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلی بات سکھاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور دارمی نے اُسے مکحول سے مرسلاً نقل کیا ہے اور دونوں مردوں کا ذکر نہیں کیا۔ (بلکہ) یہ کہا ہے کہ آپ نے فرمایا عالم کی عابد پر اتنی بزرگی ہے جتنی تمہارے ادنےٰ آدمی پر میری بزرگی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ ترجمہ اللہ سے اُس کے بندے علماء ہی (خوب) ڈرتے ہیں پھر اخیر تک حدیث کو بیان کیا ہے۔

(۲۰۴) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ) سارے آدمی تمہارے تابع[۵۲] ہیں اور اطراف زمین سے لوگ دین

---

۵۱ یعنے اُس نے انبیاء کے ترکہ میں سے حصہ لے لیا ۱۲

۵۲ یعنے امور دین میں وہ تمہاری تابعداری کئے بغیر نہیں رہ سکتے لہٰذا جب کوئی تم سے ... تو اُن سے اچھی طرح پیش آنا ۱۲

(کی باتیں) سمجھنے تمہارے پاس آویں گے جب وہ تمہارے پاس آویں میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اُن کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۲۰۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمہ کا حکیم ہی طالب ہے جہاں اُسے ملجاوے وہی اس کا زیادہ مستحق ہے[۹۱] یہ حدیث ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے ... ابراہیم بن فضل راوی (اسند) اس حدیث میں ضعیف ہے۔

(۲۰۶) ... عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عالم سمجھدار شیطان پر ہزار عابدوں[۹۲] سے زیادہ سخت ہے یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۲۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نالائقوں کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیروں کے گلے میں جواہرات اور موتی اور سونے کا ہار ڈال دیا ہو۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور شعب الایمان میں بیہقی نے لفظ مسلمان تک روایت کر کے کہا ہے کہ اس حدیث کا مضمون مشہور ہے اور سند اس کی ضعیف ہے نیز کئی اور طریقوں سے بھی نقل کیا ہے جو سب کے سب ضعیف ہیں۔

(۲۰۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو عادتیں[۹۳] منافق میں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ خوش خلقی اور دینی امور میں سمجھ۔ یہ

---

[۹۱] یعنی جیسے کسی کی کوئی چیز گم ہو کے غیر کے پاس چلی جاتی ہے ایسے ہی حکمت کے کلمے کبھی نااہلوں کے ہاتھ آ جاتے ہیں ... کا حق ہے اور کسی کا حق نہیں جیسی گم ہوئی چیز کا جب مالک آجاوے تو اُسی کو ملجاتی ہے ۱۲

[۹۲] ... ہزار عابدوں سے ... اتنا نہیں ڈرتا جتنا ایک عالم سے کانپتا ہے ۱۲

[۹۳] ... یہ دو عادتیں یعنی خلق نیک اور امور دین میں سمجھ ہوگی وہ پکا مسلمان ہے اُسے منافق نہ جانو ۱۲

حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۰۹) حضرت انس رضؓ ... ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی طلب علم میں دگھر سے ... خدا میں (نکلا ہوا) شمار ہوگا۔
یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۱۰) سنجرہ ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ... سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی طلب علم (میں کوشش) کرے تو یہ اُس کے ... سطے گزشتہ گناہوں[92] کا کفارہ ہوجاویگا یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور ابوداؤد راوی کو لوگ ضعیف کہتے ہیں۔

(۲۱۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن (مرتے دم تک) عمدہ بات سے جو کچھ وہ سنتا ہے سیر[93] ہوتا ہی نہیں یہانتک کہ وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۱۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کسی سے مسئلہ پوچھے اور وہ باوجود جاننے بوجھنے کے اُسے (نہ بتاوے اور) چھپاوے اُس کے مُونہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دیجاویگی یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت انس سے نقل کی ہے۔

(۲۱۳) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم اس غرض سے پڑھے کہ اُس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا نادان ... سے جھگڑے یا لوگوں کے رُخ اپنی طرف پھیرلے[94] اُسے اللہ برترآگ میں داخل کریگا یہ حدیث

---

[91] یعنے اُسے مجاہدین کے برابر ثواب ملیگا ۱۲

[92] یعنے اس سے اُسکے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ۱۲

[93] یعنے نیک بات سننے کا مومن مرتے دم تک حریص رہتا ہے ۱۲

[94] یعنے اس غرض سے پڑھے کہ لوگ مجکو عالم جانیں اور میرے معتقد ہوجاویں ایسے لوگ سب سے پہلے عذاب کے مستحق ہونگے

ترمذی نے [illegible] ایت کی ہے اور ابن ماجہ نے [illegible] نقل کی ہے

(۱۴۱۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرما [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی [illegible] جو موجب رضائے خدا [illegible] کے واسطے سیکھے [illegible] قیامت [illegible] جنت کی [illegible] احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت [illegible]

(۱۴۲) [illegible] رسول اللہ صلی [illegible] وسلم نے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کہ میری [illegible] اور یاد کرے [illegible] سے لوا جو [illegible] سنے [illegible] سے بیان کرے [illegible] سمجھ دار نہیں ہوتے اور بعض لوگ [illegible] سے آدمی سے بیان کرتے ہیں جو اس سے زیادہ سمجھ [illegible] اور ان تین باتوں [illegible] مسلمان کو خیانت نہ کرنی چاہئے اوّل عمل خالص خدا کے واسطے کرنا دوم مسلمانوں کی خیرخواہی کرنا سوم مسلمانوں کی جماعت کی موافقت کرنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا سب کو [illegible] ہے (شیطان کے مکر سے [illegible] رکھتی ہے) یہ حدیث امام شافعی نے اور بیہقی نے [illegible] میں نقل کی ہے اور احمد اور ترمذی [illegible] دارمی نے بھی زید بن ثابت سے [illegible] نقل کیا ہے لیکن ترمذی اور [illegible] باتوں کا جن میں مسلمان کو خیانت نہیں کرنی چاہئے [illegible]

[illegible] عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] رکھے کہ وہ ہم سے کوئی بات سنے اور دوسروں [illegible]

لہ بھلا جنت میں [illegible] ہوسکتا ہے ۱۲

سے یعنی جیسے مجھ سے سنے اُسی طرح [illegible] کو سنا دے کیونکہ بہت سے لوگ جو سُنتے اور دوسروں سے بیان کرتے ہیں خود سمجھ دار نہیں ہوتے [illegible] میری بات کا خلاصہ اور مطلب بیان کرینگے تو [illegible] سکیں نیز بعض لوگ جن سے [illegible] بیان کر [illegible] وہ اُن سے زیادہ سمجھدار ہونگے اگر یہ میرا قول [illegible] تو وہ لوگ [illegible] مقصود خود اچھی طرح سمجھ لینگے ۱۲

کو جیسی سُنی ہو ویسی ہی پہنچا [illegible] کیونکہ بہت سے آدمی جنہیں خبر پہنچائی جاوے سُننے والے سے زیادہ سمجھ دار ہوتے [illegible] عنہ نے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور دارمی نے ابو درداء سے نقل کی [illegible]

(۱۷) [illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو [illegible] میری [illegible] معلوم نہ ہو اُس سے [illegible] بچتے رہو [illegible] میرے [illegible] حدیث بنا و گا اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا یہ [illegible] روایت [illegible] جابر سے نقل کی [illegible] بیان [illegible] نقل کرنے میں ڈرتے رہو بلکہ یہ الفاظ کہے ہیں جو حدیث [illegible] معلوم [illegible]

(۱۸) [illegible] حضرت [illegible] رضی [illegible] فرماتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کے [illegible] وجہ اپنی رائے سے بیان کرے اُسکا ٹھکانا جہنم ہے [illegible] روایت میں یہ ہے جو کوئی قرآن (کا مقصد [illegible]) بغیر علم بیان کرے اُسکا ٹھکانا جہنم ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی۔

(۱۹) [illegible] جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کا مطلب [illegible] رائے سے بیان کرے اور اتفاقاً وہ معنی درست ہوں پھر بھی ٹھہرتا وہ خطاوار ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۲۰) [illegible] ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جھگڑنا کفر ہے یہ حدیث [illegible] ابوداؤد نے نقل کی۔۔۔

(۲۱) [illegible] باپ شعیب [illegible] سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ [illegible] وسلم نے سنا کہ لوگ قرآن میں بحث کر رہے ہیں آپ نے فرمایا تم سے پہلے [illegible] اسی وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ وہ کتاب اللہ کی کسی عبارت کو دوسری عبارتوں سے مقابلہ کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف جو نازل ہوا ایک مضمون دوسرے

ؔ [illegible] اور پہلے مضمون کا مقصود ایک ہے صرف لفظوں کا فرق ہے [illegible]

مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کسی جملہ کو دوسرے جملہ کے سبب سے جھوٹا نہ کہدیا کرو۔ جسکا تمہیں علم ہوا کرے اُسے بیان کیا کرو اور جو تمہیں معلوم نہ ہوا کرے اُسے اُسکے جاننے والے (یعنے خدا ورسول) کے حوالے کردیا کرو یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۲۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن شریف سات لغت یا سات[۵۱] قرأتوں پر اُترا ہے اُس کی ہر آیت کا ظاہر و باطن (الگ الگ) ہے اور ہر انتہا کے لئے[۵۲] مطلع ہے یہ حدیث شرح سنت میں روایت کی ہے۔

(۲۲۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین (کے اصول) تین (چیزیں) ہیں اول اللہ کی محکم (کتاب کی) آیتیں دوسری حدیثیں جو سند صحیح سے ہوں تیسرے فریضہ عادلہ (یعنے اجماع امت وقیاس جو کتاب و حدیث سے نکالے گئے ہوں) اور اس کے علاوہ علوم فضلہ یعنے بیکار ہیں یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۲۴) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعظ ونصیحت ان تین کے سوا کوئی نہیں بیان کرتا حاکم یا کوئی مقرر کیا ہوا[۵۳] شخص یا مرد متکبر یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے وہ اپنے باپ شعیب سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت مین

---

[۵۱] اس سے عرب کی یہ سات مشہور زبانیں مراد ہیں جو عرب میں مستعمل تھیں اول زبان قریش۔ طَے۔ ہوازن۔ اہل یمن ثقیف۔ ہذیل۔ بنی تمیم اولاً قرآن زبان قریش میں جو سب سے سخت ہے اُترا تھا بعد ازاں اجازت ہو گئی جا ہے جس لغت میں پڑھو۔ مگر جب لوگ باہم لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے تو حضرت عثمان نے ایک قرآن صحیح لغت قریش میں لکھکر اسکی نقلیں جابجا تقسیم کرکے باقی لغت مٹا ڈالے اب قاریوں نے پھر تتبع وتفتیش کرکے صحیح صحیح سندوں اور روایتوں سے اُن قرأتوں کو تحقیق کرکے لکھدیا ہے ۱۲

[۵۲] یعنی ہر ایک ظاہر و باطن کے واسطے ایک مطلع ہے مطلع کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے دیکھنے کو کہیں او پر چڑھ کے دیکھیں اُس جگہ کو مطلع بولتے ہیں قرآن شریف کے مطلع سے علوم عربی ولغات عربی کا سیکھنا وغیرہ مراد ہے جن سے مضامین قرآن [illegible] ۱۲

[۵۳] یعنی جس شخص کو خدا نے اسی لئے مقرر کر دیا ہو یا بادشاہ اپنی طرف سے تنخواہ دیکے وعظ کہواتا ہو ۱۲

متکبر کے بجائے ریاکار (آیا) ہے۔

(۲۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بے جانے بوجھے فتویٰ دیدے اُس کا گناہ فتوے دینے والے پر ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو کسی بات میں مشورہ دے اور یہ جانتا ہے کہ اسمیں بہتری نہیں ہے تو گویا اُس نے اُس مرد کی خیانت کی یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۲۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغالطہ (دہوکا) دینے سے منع فرماتے تھے یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۲۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم علم فرائض[۵۱] سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میری وفات ہونے والی ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۲۸) ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے نگاہ اونچی کرکے آسمان کی طرف دیکھ کے فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگوں سے چھن[۵۲] جائیگا اور وہ کسی چیز کی طاقت نہیں رکھینگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۲۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشغول[۵۳] ہے کہ عنقریب لوگ طلب علم کیواسطے اونٹوں پر سفر کرکے نکلینگے مگر وہیں مدینہ کے عالم سے زیادہ کوئی عالم نہ ملیگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور جامع ترمذی میں (نقل کیا) ہے کہ اس سے امام، مالک بن انس مراد ہیں اور اسی طرح عبدالرزاق سے نقل کیا گیا ہے اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا وہ فرماتے تھے اُس (عالم) سے عمری زاہد مراد ہے جنکا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

(۲۳۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ اس سے امور فرضیہ کا سیکھنا مراد ہے یا وہ علم مراد ہے جسمیں تقسیم ترکہ کے مسائل درج ہوتے ہیں ۱۲

۵۲ یعنی اب علم وحی کا لوگوں سے بند ہونے کا وقت آگیا ہے یعنی میری وفات ہونیوالی ہے ۱۲

۵۳ حدیث مرفوع اُسے کہتے ہیں جو رسول اللہ تک پہنچی ہوئی ہو اور صحابی نے آپ سے نقل کی ہو ۱۲

سے سنتا ہے اُس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر اس امت کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک ایسے آدمی کو بھیجیگا جو اُن کے دین کو اچھی طرح ظاہر کر دے گا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۳۱) ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جماعت کے ثقہ لوگ اس علم کو سیکھ کے اُن لوگوں کی زیادتی دور کر دینگے جو اس مین حد سے تجاوز کرنے (اور معنی بدل دیتے) ہونگے۔ اور جو کچھ باطل لوگ جھوٹی باتیں بناتے اور جاہل لوگ تاویلیں کرتے ہونگے (دور کر دینگے) یہ حدیث بیہقی نے کتاب المدخل میں مرسلاً روایت کی ہے اور جابر کی یہ حدیث فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ انشاء اللہ تعالیٰ ہم عنقریب باب التیمم میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل (۲۳۲) حسن بصری رضی اللہ عنہ مرسل[۵۱] حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترقی اسلام کی غرض سے علم[۵۲] پڑھتے پڑھتے مرجاوے تو جنت میں اُس کے اور نبیوں کے بیچ میں ایک درجہ کا فرق ہوگا یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۳) حسن بصری رضی اللہ عنہ بلا واسطہ صحابی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے ایک عالم تھا جو (صرف) فرضی نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کے لوگوں کو بھلی باتیں سکھاتا تھا اور دوسرا ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا تھا اور رات بھر نماز پڑھتا تھا (یا رسول اللہ) ان میں زیادہ بزرگ کون تھا آپ نے جواب دیا اُس عالم کی بزرگی جو صرف فرضی نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کے لوگوں کو بھلی باتیں بتاتا تھا اُس عابد پر جو دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا تھا اتنی ہے جتنی میری بزرگی تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ

---

۵۱ یعنے یہ حدیث بلا واسطہ صحابی حضرت حسن بصری سے منقول ہے ۱۲

۵۲ یعنے جو کوئی مرتے دم تک اشاعت علم میں کوشش کرتا رہیگا اسکے اور نبیوں کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا ۱۲

آدمی بہت اچھا ہے جو امور دین میں سمجھ رکھتا ہو اگر لوگ اُس کے محتاج[51] ہوں تو نفع پہنچاوے اور جو اس سے بے پروائی کریں تو یہ خود اُن سے بے پروائی اختیار کرے یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۲۳۵) عکرمہ[52] رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے مجھے ارشاد فرمایا ہر ہفتہ میں لوگوں سے ایک بار حدیث بیان کیا کر اور اگر تو اس سے انکار کرے (یعنی اُسے تھوڑا جانے) تو دو بار سہی اور جو زیادہ سے زیادہ چاہے تو تین بار سہی اور لوگوں کو زیادہ (اور ہر وقت القرآن (سُنانے) سے تنگ نہ کر اور نہ میں تجھے کبھی (یہ کرتے) دیکھنے پاؤں کہ جب لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہوں تو تو جاکے اُنہیں وعظ و نصیحت کرنے لگے اور ان کی بات کاٹ دے اور لوگ اس سے تنگ آجاویں۔ ولیکن جاکے چپ بیٹھ جا جب وہ خواہش کرکے تجھ سے بیان کرنے کو کہیں تو بیان کر اور دعا کی قافیہ بندی چھوڑ دے اور اس سے بچتا رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یاروں کو یہ[53] کرتے نہیں دیکھا ہے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۲۳۶) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم کی طلب کرے اور اسے حاصل کرلے اُسے دو حصہ ثواب ملے گا اور جو حاصل نہ کرنے پائے اُسے (بھی) ایک ثواب (ضرور) ملیگا یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

---

[51] یعنے اگر لوگ اس سے کچھ پوچھیں تو بتادے اور اگر وہ اس سے الگ رہیں تو یہ بھی اُن کی پروا نہ کرے ۱۲

[52] حضرت ابن عباس کے غلام کا نام ہے ۱۲

[53] یعنے دعا کے الفاظ میں تک بندی نہ کرینے آنحضرت اور آپ کے یاروں کو تک بندی کرتے نہیں دیکھا اور کوئی جو آنحضرت سے مقفیٰ عبارت کی دعا پڑھی ہے وہ آپ نے قصداً تک بندی کرکے نہیں پڑھی بلکہ سرسری طور سے موزوں سے نکل گئی ۱۲

جو جو عمل اور نیکیاں مرنے کے بعد مومن (کے پاس) پہنچتی جاتی ہیں اُن میں سے علم ہے جسے وہ سکھا سکھا کے پھیلا گیا ہو یا کوئی نیک لڑکا چھوڑ گیا ہو یا قرآن شریف دے گیا ہو یا کوئی مسجد یا مسافروں کے واسطے کوئی سرائے بنا گیا ہو یا کوئی نہر نکال گیا ہو یا اپنی صحت و سلامتی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال گیا ہو (یہ سب چیزیں) مومن کو مرنے کے بعد ملینگی یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ بزرگ [illegible] نے میرے پاس وحی بھیجی [illegible] واسطے کسی رستہ میں چلے گا میں اُس کے واسطے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا [illegible] جس کی میں آنکھیں لے لیتا ہوں [illegible] میں بینا کر دوں گا اور علم کی بڑائی عبادت کی بڑائی سے بہتر ہے۔ [illegible] ۱؎ [illegible] پرہیزگاری ہے یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۳۹) [illegible] عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible] ایک گھڑی بھر علم پڑھانا رات بھر کی عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ یہ [illegible] دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۴۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں نیکی پر ہیں۔ ہاں ایک دوسرے سے افضل ہے۔ لیکن یہ (عابدوں کا) گروہ جو اللہ کو پکارتے اور اُس کی طلب کرتے ہیں وہ چاہے اُن پر احسان کرے اور چاہے نہ کرے ہاں یہ (عالموں کا) گروہ جو فقہ یا علم خود سیکھتے ہیں اور بے علم لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ یہی لوگ افضل ہیں اور میں بھی علم سکھانے کے واسطے

۱؎ یعنے جو پرہیزگار نہیں وہ کیسا ہی عالم ہو دیندار نہیں ہو سکتا ۱۲

بھیجا گیا ہوں (یہہ کہہ کے) آپ اُن ہی لوگوں میں ... یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۴۱) ابو درداء فرماتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ علم کی وہ کونسی حد ہے کہ آدمی وہاں تک پہونچے تو فقیہ ہو جاوے آپ نے جواب دیا جسے امور دین کی چالیس حدیثیں یاد ہوں اُسے اللہ قیامت کے دن فقیہہ اٹھاویگا اور میں قیامت کے دن اسکا گواہ[1] اور شفاعت کرنیوالا ہونگا

(۲۴۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ سب سے زیادہ سخی اللہ برتر ہے۔ پھر میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں میرے بعد بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی وہ مرد ہے جو علم سیکھے پھر اُس کے پھیلانے میں کوشش کرے[2] وہ قیامت کے دن شوکت و دبدبہ والا امیر ہو کے آئے گا۔

(۲۴۳) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص مرد ہیں کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا ایک علم کے لالچی کا علم سے پیٹ نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا دنیا سے پیٹ نہیں بھرتا یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔ اور کہا ہے کہ امام احمد نے ابی درداء کی حدیث کو کہا ہے اسکا مضمون مشہور ہے اور سند صحیح نہیں ہے

(۲۴۴) حضرت عون فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے دو حریصوں کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا۔ اول صاحب علم کا دوسرے دنیادار کا۔ اور یہ دونوں مرتبہ میں برابر نہیں ہیں علم والے پر تو اس حرص سے اللہ کی رضامندی بڑھتی ہے۔ اور دنیادار کی سرکشی زیادہ ہوتی ہے پھر عبد اللہ بن مسعود نے استدلالاً یہ آیت کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی[3] اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی پڑھی پھر فرمایا عالم کے حق میں اللہ برتر فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی[4] اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے میں خود اُس کی شفاعت کرونگا اور اُس کے بخشوانے کی کوشش کرونگا ۱۲

[2] یعنے علم دین کی اشاعت میں کوشش کرنے والے قیامت کے دن امیری لباس میں ہونگے ۱۲

[3] خبردار آدمی تو اپنے تئیں مالدار دیکھ کے سرکش ہو جاتا ہے ۱۲

[4] اللہ سے اُس کے عالم بندے ہی خوب ڈرتے ہیں ۱۲

(۲۴۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت کے ایسے لوگ عالم ہونگے جو قرآن پڑھتے ہوں گے اور کہیں گے ہم امیروں کے پاس صرف دنیا حاصل کرنیکی غرض سے جاتے ہیں اور اپنے دین کو ہم اُنسے دور بچاتے رکھتے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ جیسے کانٹے دار درخت سے بجز کانٹا چبھنے کے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ایسے ہی امیروں کے ملنے جلنے سے بجز برائیوں کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

([illegible] ۲) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اُنہی لوگوں کو سکھاویں جو اُسکے لائق ہیں تو اپنے زمانے والوں پر سردار بن جاویں لیکن علماء نے دنیا حاصل کرنے [illegible] دنیا [illegible] کو دیدیا اور اُسے بیقدر کر دیا۔ میںنے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جو کوئی تمام ہمتوں کو آخرت کی ہمت[1] پر صرف کر دے اللہ اُسکے دنیا کے [illegible] مقصود پورے کر دیگا اور جس کی ہمت دنیا کے کاموں میں پریشان و پراگندہ ہو اُس کی اللہ کو کچھ پروانہیں چاہے [illegible] کس میں ہلاک[2] ہو جاوے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی [illegible] شعب الایمان میں [illegible] عمر رضی اللہ عنہ سے اس قول من جعل الہموم[3] الی آخرہ سے روایت کیا ہے۔

([illegible] ۴) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا [illegible] ہے [illegible] علم کا ضایع کرنا یہ ہے کہ تم ایسے لوگوں کو سکھاؤ جو اس کے لائق نہ ہوں [illegible] نے مرسلاً نقل کی ہے

(۲۴۸) [illegible] رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب [illegible] رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ارباب علم کون لوگ ہیں [illegible] جواب دیا [illegible] ہیں کہ جو کچھ وہ جانتے ہیں اُسپر عمل بھی کرتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] علماء کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکالدیتی ہے [illegible] بولے دنیا کی طمع (نکالدیتی ہے) یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی ہمہ تن آخرت کے کاموں میں مصروف ہو جاوے، اللہ اُسکے دنیاوی کام [illegible] رکھیگا [illegible] ۱۲

[2] [illegible] دنیا کے خیال [illegible] مراد [illegible] دنیا کے خیال میں مرجائے تو اللہ کچھ پروا نہیں کرتا ۱۲

[3] [illegible] جملے اور [illegible] قول سے ۱۲

(۲۴۹) احوص ابن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کسی مرد نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا برائی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا مجھ سے برائی کا سوال نہ کرو بلکہ نیک باتوں کا سوال کیا کرو یہ آپ نے تین بار کہا پھر آپ نے فرمایا برائی میں برائی سب سے زیادہ علماء کی برائی ہے اور سب سے زیادہ بھلائی اور بہتری علماء کی بہتری ہے۔ یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۲۵۰) ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز سب سے زیادہ برا درجہ اس عالم کا ہوگا جس کے علم سے لوگوں کو فیض نہ ہوگا۔ یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۱) زیاد بن حدیر رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کونسی چیز بنائے اسلام کو گرا دیتی ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عالم کا پھسلنا اور منافقوں کا کتاب اللہ سے جھگڑا کرنا اور جاہل سرداروں کا فتوے دینا بنائے اسلام کو گرا دیتا ہے۔ یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۲) حسن (بصری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں علم کی دو قسمیں ہیں ایک قلبی علم ہے اور یہی علم لوگوں کو نفع پہونچانیوالا ہے اور ایک (صرف) زبانی علم (یعنے ظاہری) ہے یہ اولاد آدم پر[۱] اللہ کی حجت ہے یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کا علم یاد کیا ہے ایک تو میں نے تم لوگوں میں پھیلا دیا ہے اور دوسرا[۲] ... حلقوم یعنی کھانا اترنے کی جگہ لوگ کاٹ ڈالیں۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۲۵۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اے لوگو جو بات تمہیں معلوم ہوا کرے اسے بیان کر دیا کرو اور جو تمہیں معلوم نہ ہوا کرے تو یہ کہدیا کرو اسے اللہ خوب جانتا ہے۔ کیونکہ جس بات کو مرد خود نہ جانتا ہو اسکا یہ کہدینا کہ اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے یہ بھی علم ہی ہے اللہ برتر اپنے نبی سے ارشاد فرماتا ہے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنے جو صرف علم سیکھ لیتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں قیامت کے دن علماء پر یہ حجت قائم ہوگی کہ باوجودیکہ تم جانتے بوجھتے تھے اور پھر بھی عمل نہ کیا ۱۲ [۳] تم کہدو کہ میں اس پر تم سے کچھ مزدوری طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنیوالوں سے ہوں ۱۲

[۲] اس سے وہ فتنہ و فساد مراد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنی امیہ وغیرہ سے ظہور میں آئے ۱۲

(۲۵۵) (محمد) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ کتاب اللہ و احادیث کا علم دینی ہے تم جن لوگوں سے علم سیکھا کرو اُنہیں (ثقہ عادل) دیکھ لیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۵۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اے قرآن پڑھنے والو! سیدھے چلے جاؤ کیونکہ تمنے اسلام کا ابتدائی زمانہ پایا ہے اور اگر تم دائیں[1] بائیں ہو جاؤ گے تو حد سے زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۲۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جُبّ حُزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ جُبّ حُزن کیا چیز ہے آپ نے فرمایا جہنم میں ایک نالہ ہے جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو دفعہ پناہ مانگتی ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اُس میں کون لوگ جائیں گے آپ نے فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے (عالم) جو اپنے عملوں پر اتراتے ہونگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسیطرح نقل کیا ہے (مگر) یہ زیادہ بیان کیا ہے سب سے زیادہ جس پر اللہ کا غصہ ہے وہ قاری (عالم) ہیں جو امیروں سے ملتے جلتے ہیں محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (امیروں سے) ظالم امیر مراد ہیں۔

(۲۵۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اسلام کا فقط نام ہی نام رہجاویگا اور قرآن کا بھی فقط رسم ہی رسم رہجاوے [illegible] (باطل) ویران ہونگی۔ اور عالم تمام آسمان کے نیچے رہنے والوں سے بُرے ہونگے۔[2] اُن ہی سے فتنہ و فساد نکلے گا اور انہی میں رجوع کرے گا۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۵۹) زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ[3] ذکر کر کے فرمایا یہ بات جب ہوگی جب علم اٹھ جائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کیونکر اٹھ سکتا ہے حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بچے بھی اپنے بچوں کو قرآن پڑھاتے رہیں گے (اور یہ سلسلہ) قیامت

---

[1] یعنے اگر سیدھے راستہ سے بہک جاؤ گے اور گمراہ ہو جاؤ گے تو راہ مستقیم پر نہ آسکو گے ۱۲

[2] یعنے تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے ۱۲

[3] یعنے فتنہ و فساد کا ذکر کر کے فرمایا فتنہ فساد جب واقع ہو گا کہ علم ناپید ہو جاویگا ۱۲

تک (جاری رہیگا) آپ نے فرمایا اے زیاد تجھے تیری ماں روئے میں تو جانتا تھا تو سارے مدینہ والوں سے زیادہ سمجھ دار ہے (مگر تو بالکل نادان ہی نکلا) کیا یہ یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے۔ (سب پڑھتے ہیں مگر جو کچھ اُس میں احکام ہیں اُن پر عمل بالکل نہیں کرتے یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی کے مانند بیان کیا اور اسیطرح دارمی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے

(۲۶۰) حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ علم سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اور فرائض خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اور قرآن خود بھی پڑھو اور لوگوں کو بھی پڑھاؤ کیونکہ میری وفات ہونیوالی ہے اور (میرے بعد) علم بھی اٹھہ جاویگا اور فتنے اسقدر ظاہر ہوں گے کہ دو مرد ایک فرض میں اسقدر اختلاف کرینگے کہ انہیں کوئی فیصلا کرنے والا نہ ملیگا۔ یہ حدیث دارمی اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

(۲۶۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اُس کی مثال اُس خزانہ کی سی ہے جس میں سے راہ خدا میں نہ خرچ کیا جاوے۔ یہ حدیث احمد اور دارمی نے روایت کی ہے۔

کتاب طہارت یعنے پاکی کا بیان

پہلی فصل

(۲۶۲) ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ (کا ثواب) ترازو کو بھر دیگا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ جسقدر آسمانوں اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہے اُسکو بھر دیتے ہیں اور نماز پڑھنا (قبر کا) اُجالا

لہ یعنے تعجب ہے کہ تو میرا مقصود نہ سمجھا کیا صرف قرآن پڑھ لینا ہی کافی ہوسکتا ہے چاہے عمل کرے یا نہ کرے کیا یہود و نصاریٰ توریت اور انجیل کو نہیں پڑھتے صرف یہی بات اُن کی گمراہی کی ہے کہ اُس کے موافق عمل نہیں کرتے ۱۲

سلہ فرائض سے یا علم فرائض مراد ہے جس میں ترکہ میت کے تقسیم کا بیان ہے یا اُن کاموں کا سیکھنا مقصود ہے جو بندوں پر فرض ہیں ۱۲

سلہ کیونکہ اس سے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور ایمان سے اور توبہ کرنے سے کبیرہ بشرطیکہ حقوق العباد نہوں ۱۲

سلہ یعنے نمازی کی قبر میں اندھیرا نہ ہوگا ۱۲

ہے اور صدقہ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے واسطے حجت ہے (بشرطیکہ تو اسپر عمل کرتا ہو اور اگر عمل نہیں کرتا تو وہ) تجھپر[1] حجت ہے تمام آدمی صبح کو اپنی جان بیچتے[2] ہیں بعض تو اُسے آزاد کرتے اور بعض ہلاک کرتے ہیں یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر آسمان اور زمین کے مابین کو بھر دیتے ہیں یہ روایت نہ مینے صحیح بخاری صحیح مسلم میں پائی[3] اور نہ حمیدی کی کتاب میں اور نہ جامع میں پائی۔ لیکن دارمی نے بجائے سبحان اللہ والحمد للہ کے یہ لفظ (لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر) نقل کئے ہیں

(۲۶۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتادوں جس سے اللہ تمہارے گناہ مٹادے اور اُسکے سبب سے درجے بلند کرے لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ضرور بتائیے) آپنے فرمایا (وہ یہ ہیں) اچھی طرح وضو کرنا جب کہ پانی برا[4] معلوم ہوتا ہو اور مسجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی (بڑا) جہاد ہے یہ حدیث میں دوبارہ ہے کہ یہی جہاد[5] ہے یہی جہاد ہے اسے مسلم نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں تین بار ہے۔

(۲۶۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اُسکے تمام بدن سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہانتک کہ اُسکے ناخونوں کے نیچے تک کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۶۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مسلمان

---

[1] یعنے تیرے خلاف میں تجھی پر وہ حجت ہو جاویگا ۱۲

[2] یعنے جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں اُسکے بدلے اپنی جانیں بیچتے ہیں جو اچھے کام کرتا ہے وہ اپنی جان کو عذاب جہنم سے آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جو بُرے کام کرتا ہے وہ اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے ۱۲

[3] اس سے مراد یہ ہے کہ مصابیح نے پہلی فصل میں جو اس حدیث کو ذکر کردیا ہے یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ پہلی فصل میں صحیح بخاری صحیح مسلم کی حدیثیں بیان کرنیکا اُس نے التزام کر رکھا ہے ۱۲

[4] یعنے سردی اور جاڑے میں ہاتھ پاؤں اچھی طرح دھونا ۱۲

[5] یعنے بڑا جہاد یہ ہے یا اسمیں مرابطہ کا ترجمہ ہے رباط سرحد اسلام پر کفار کے روکنے کے واسطے بیٹھ جانے کو کہتے ہیں ۱۲

یا مؤمن (راوی کا شک ہے) وضو کرتا ہے تو جسوقت وہ اپنا منہ دہوتا ہے اُسکے چہرے کے گناہ جو جو اُسنے آنکھوں سے نظر کرنے سے کئے تھے پانی ڈالنے[1] یا اخیر قطرے سے سارے معاف ہوتے ہیں اور جب بندہ اپنے ہاتھ دہوتا ہے تو اُسکے سارے گناہ جو ہاتھ سے چہوکے کئے تھے پانی یا پانی کے اخیر قطرہ (ڈالنے) سے مٹ جاتے ہیں اور جب بندہ اپنے پاؤں دہوتا ہے تو پانی یا پانی کے اخیر قطرہ (ڈالنے) کے ساتھ ہی پیروں کے تمام گناہ جو اُسنے چل پھر کے کئے تھے نکل جاتے ہیں اور بندہ گناہوں سے (بالکل) پاک صاف ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۲۶۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد مسلمان نماز فرض کے وقت موجود ہوا اور اُسکا وضو اور خشوع و رکوع اچھی طرح ادا کرے تو یہ نماز اُسکے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاوی گی بشرطیکہ کبیرہ گناہ[2] نہ کیا ہوا اور تمام زمانہ بہر[3] یہی حال ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۶۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ انہوں نے (اسطرح) وضو کیا (اول تو) اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر تین بار منہ دہویا۔ پھر تین بار دایاں ہاتھ کہنی سمیت دہویا پھر (اسیطرح) بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دہویا پھر سر کا مسح کیا پھر سیدہا پاؤں تین بار دہویا پھر اُلٹا پاؤں تین بار دہویا پھر کہا میں نے اپنے اسی وضو کی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکہا تہا پھر فرمایا جو کوئی وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعتیں پڑہے اور ان میں اپنے دل[4] سے کچھ باتیں نہ کرے تو[5] اُسکے تمام پہلے گناہ معاف ہو جاویں گے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اس کے لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲۶۸) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد مسلمان وضو کرتا اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر ظاہر و باطن سے متوجہ[6] ہوکے کہڑے ہوکے دو

---

[1] یعنے پانی ڈالتے ہی یا اخیر قطرے کے ڈالنے سے اُس عضو کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲

[2] یعنے نماز پڑہنے سے چہوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بڑے گناہ بغیر توبہ کئے نہیں معاف ہوتے ۱۲

[3] یعنی یہ بات کسی زمانہ میں موقوف نہیں یہ حکم ہمیشہ کیواسطے ہے ۱۲ [4] یعنی دل میں کچھ دنیاوی خیالات نہ لاوے ۱۲

[5] یعنے ہاتھ پاؤں اور دل سب کو متوجہ کرکے جو دو رکعتیں پڑہیگا وہ اللہ کے فضل سے ضرور جنتی ہوگا ۱۲

رکعتیں پڑھتا ہے اُسے اللہ اپنے فضل سے ضرور جنت میں لیجاویگا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۲۶۹) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں سے وضو کرتا اور پانی اچھی طرح پہنچاتا ہے یا اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر یہ کہتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ[1] اور ایک روایت میں یہ ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ اُسکے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کہول دیئے جاتے ہیں کہ چاہے جونسے دروازے سے چلا جاوے اسی طرح مسلم نے اپنی صحیح (مسلم) میں روایت کی ہے اور حُمیدی نے بھی اسے اُن حدیثوں میں لکھا ہے جو تنہا مسلم سے نقل کی ہیں اور ایسے ہی ابن اثیر نے جامع اصول میں نقل کیا ہے اور ہماری روایت کے موافق شیخ محی الدین نووی نے حدیث مسلم کے اخیر میں بیان کیا ہے۔ اور ترمذی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ[2] اور جو حدیث مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اخیر تک محی السنۃ نے صحاح میں نقل کی ہے اُسے بعینہٖ ترمذی نے اپنی جامع (ترمذی) میں روایت کیا ہے مگر اَنَّ محمداً سے پہلے لفظ اشھد نہیں نقل کیا۔

(۲۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امتی قیامت کے دن (جب) بلائے جاوینگے تو وضو کے نشانوں سے روشن پیشانی پچکلیان[3] ہونگے جو کوئی تم میں سے طاقت رکھے کہ اپنی پیشانی سفید زیادہ کرنے کے واسطے زیادہ دہوئے تو وہ زیادہ دہوئے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک مسلمان کے وضو کا پانی پہنچا ہوگا وہاں تک اُسے زیور پہنایا جاویگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

---

[1] میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اُسکا ساجھی نہیں ہے ۱۲ اللہ سے مراد وضو جیسے ہاتھ پاؤں کھینچکے موڈھوں تک اور پیر پنڈلیوں تک دھوئے

[2] اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کر دے ۱۲

[3] پچکلیان اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکے چاروں ہاتھ پاؤں سفید ہوں مراد یہ ہے کہ نمازی لوگوں کے بھی ہاتھ پاؤں چہرہ قیامت کے دن روشن و سفید ہوگا ۱۲ مرقاۃ

دوسری فصل (۲۷۲) ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سیدھے رستہ پر رہنا (مگر) تم نہ رہ سکو گے[1] اور خوب جان لو کہ سب سے اچھا عمل تمہارا نماز ہے اور وضو کی حفاظت بجز[2] مومن کے کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ یہ حدیث امام مالک اور احمد و ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۷۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی باوجود باوضو ہونیکے دوبارہ وضو کرے [illegible] کی دس نیکیاں اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل (۲۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۲۷۵) شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] پڑھی اور [illegible] بھول گئے یعنے متشابہ لگ گیا جب آپ [illegible] پڑھتے [illegible] نماز پڑھتے ہیں اور وضو اچھی طرح نہیں کرتے یہی لوگ ہمیں قرات بھلا دیتے ہیں [illegible] نسائی نے نقل کی ہے۔

(۲۷۶) قبیلہ بنی سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (راوی کو شک ہے) گن کر فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا آدھی ترازو (کو) [illegible] اکبر کہنا آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے [illegible] آدھا صبر[3] اور پاک وباوضو رہنا نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے یہ حدیث حسن[4] ہے۔

---

[1] یعنے تم [illegible] سیدھے رستہ [illegible] کی طاقت نہیں [illegible] ۱۲ لمعات

[2] یعنے جو وضو کی محافظت بخوبی [illegible] ہے ۱۲

[3] چونکہ صبر میں طاعت میں معروف رہنا اور گناہ سے رکے رہنا دونوں جمع ہیں اور [illegible] بھی گناہ سے رکا رہنا لازم ہے اسواسطے روزہ کو آدھا صبر فرمایا ۱۲

[4] حسن اصطلاح محدثین میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح کی شرطیں پوری پوری نہ پائی جاویں اور نہ بہت سی سندوں کیساتھ منقول ہونیسے اس کی کا ازالہ ہوا ہو ۱۲

(۲) عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایماندار بندہ وضو کرتا ہے تو کلی کرتے وقت اُسکے مونہ کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو اُسکی ناک کے گناہ دور ہوجاتے ہیں اور جب مونہ دھوتا ہے تو اُسکے مونہ کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں یہانتک کہ اُسکی آنکھونکے پلکونکے نیچے سے بھی گناہ دور ہوجاتے ہیں اور جب بندہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھونکے گناہ [illegible] ہے تو اُسکے سر کے گناہ [illegible] پیرونکے گناہ ناخونکے نیچے [illegible] دور ہوجاتے ہیں پھر [illegible] اُس کے حق میں نافلہ (یعنی ضرورت سے زیادہ) ہوجاتا ہے یہ حدیث امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے

(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ (پھر فرمایا [illegible]) کو دیکھیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے [illegible] اصحاب ہو اور ہمارے بھائی تو وہ ہیں جو [illegible] یا رسول اللہ جو آپ کے امتی ابتک (دنیا میں) نہیں آئے آپ [illegible] جواب دیا بتاؤ تو سہی اگر کسی مرد کے پچکلیان سفید پیشانی گھوڑے [illegible] تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانیگا [illegible] آپ نے فرمایا میرے امتی میرے پاس اس صورت [illegible] سفید ہونگے اور میں حوض کوثر پر انکے واسطے پہلے سے پہنچا ہوا [illegible] یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

سلہ یعنے گناہ تو سارے معاف ہوچکتے ہیں اب [illegible] میں ترقی درجات کی زیادتی کے سبب ہوجاتے ہیں ۱۲

سلہ اے مومنین کی جماعت! سلام ہو تمپر اور ہم بھی خدا چاہے تو تمسے ملنے والے ہیں ۱۲

سلہ یعنے میں اور میرے سب صحابی کاش اُن لوگوں کو زندگی میں دیکھتے [illegible] میں ہونے والے ہیں بعض کہتے ہیں۔ اس سے مرنے کے بعد دیکھنا مقصود ہے ۱۲ لمعات

سلہ یہ لفظ فرط کا مقصود ہے فرط اُس شخص کو کہتے ہیں جو لشکر یا قافلہ کے آگے آگے جاتا ہے اور [illegible] آدمیوں کے واسطے ڈیرہ خیمہ وغیرہ آرام کے سامان درست کر رکھتا ہے ۱۲

(۲۷۹) ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جسے سجدہ (کرنے) کی اجازت ہوگی وہ میں ہی ہوں اور جسے (سب سے پہلے) سر اٹھانیکا حکم ہوگا وہ میں ہی ہوں میں اپنے سامنے نظر کرونگا تو اور امتوں میں سے اپنی امت کو الگ پہچان لونگا اور اسی طرح اپنے پیچھے سے اور اسی طرح داہنی بائیں طرف سے (پہچان لونگا) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو دوسری امتوں میں سے کیونکر تاڑ لیں گے جبکہ وہ نوح علیہ السلام کی امت سے (لیکر) آپکی امت تک کے لوگوں میں ملے جلے ہونگے آپ نے جواب دیا انکی پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضوء کے نشانوں سے سفید (چمکتے) ہونگے اسطرح انکے سوا اور کوئی نہ ہوگا اور میں انہیں یوں بھی پہچان لونگا کہ وہ اعمالنامے [illegible] ہاتھوں [illegible] میں پہچان لونگا کیونکہ انکے آگے [illegible] دوڑتے پھرتے [illegible] یہ حدیث [illegible]

باب [illegible] کونسی چیزوں کے [illegible] وضو واجب ہوتا ہے

پہلی فصل

(۲۸۰) [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کی نماز قبول نہیں جبتک [illegible]

(۲۸۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور نہ صدقہ مال حرام کا مقبول ہوتا ہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۲۸۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں مجھے مذی[1] بہت آتی تھی چونکہ آپکی بیٹی (حضرت فاطمہ) میرے نکاح میں تھیں اسواسطے مجھے آپ سے پوچھنے سے شرم آتی تھی میں نے مقداد سے بیان کیا انہوں نے آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اعضا تناسل کو دھو لینا چاہئیے اور وضو کرلے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے

(۲۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آگ کی چھوئی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا چاہئیے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے شیخ امام الاجل محی السنۃ (اللہ اُن پر رحم کرے) فرماتے ہیں یہ حدیث ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہے

[1] مذی اُسے کہتے ہیں جو منی سے رقیق ہوتی ہے اور بوسہ وغیرہ لینے سے بوقت شہوت نکلجاتی ہے اُس سے غسل کرنا لازم نہیں صرف وضو کافی ہے۔ ۱۲

کہا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کہا کے (تازہ) وضو کئے بغیر نماز پڑھلی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۸۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ہم بکری کے گوشت (کہانے) سے وضو کیا کریں آپ نے فرمایا تو چاہے وضو کر اور چاہے نہ کر پہر اسنے پوچھا کیا ہم اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو کیا کریں آپ نے جواب دیا ہاں اونٹ کا گوشت کہا کے[1] وضو کرنا چاہیئے پہر اسنے پوچھا میں بکریوں کے بندہنے کی جگہ میں نماز پڑہلیا کروں آپ نے فرمایا ہاں (پڑہلیا کر) پہر اسنے پوچھا کیا میں اونٹوں کے بندہنے کی جگہ میں نماز پڑہلیا کروں آپ نے فرمایا نہیں[2]۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچہ (قراقر وغیرہ) پاوے [illegible] معلوم نہ ہو کہ کچہ اوس میں سے نکلا ہے یا نہیں تو جبتک اسے[3] آواز یا بو نہ [illegible] [illegible] ہرگز باہر نہ نکلے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی [illegible] رسول اللہ [illegible] پیکے کلی کی پہر فرمایا [illegible] چکنائی ہوتی [illegible]

(۲۸۷) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے کئی نمازیں پڑہیں اور آپ نے موزوں پر مسح کیا آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے ایسا فعل کیا ہے جو آپ کبہی نہ کرتے تہے آپنے فرمایا اسے عمر میں نے جان کے[4] یہ کیا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۸) سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] وضو سے کلی کرنا مراد ہے لغت میں کلی کو بہی وضو کہا ہے ۱۲

[2] یہاں اسواسطے منع فرمایا کہ اونٹوں کی جگہ پر یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں اونٹ لات نہ ماریں نماز میں خیال بہک جاتا ہے اور اگر ایسے مقام پر نجاست ہو تو نہ بکریوں کی جگہ اور نہ اونٹوں کی جگہ کہیں بہی جائز نہیں ۱۲

[3] اس سے مراد یقین ہو جانا ہے چاہے آواز اور بو پائی جاوے یا نہیں ۱۲ [4] تاکہ لوگ معلوم کرلیں کہ یہ جائز ہے ۱۲

کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ مقام صہبا میں جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے تو آپ نے نماز عصر پڑھ کے توشے[1] منگوائے
سب کے سب بجز ستّوؤں کے اور کچھ نہ لائے آپ نے انہیں گھولنے کا ارشاد فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ہم سب نے ستو پئے اور مغرب کی نماز کے واسطے کھڑے ہوئے تو (فقط) کلی کر لی اور ہم نے بھی کلی کی
پھر (دوسرا) وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل (۲۸۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وضو (قرا قر سے) کرنا لازم نہیں ہوتا جبتک آواز یا بو نہ معلوم ہو۔ یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے

(۲۹۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بذریعہ مقداد) مذی نکلنے کا
سوال کیا آپ نے فرمایا مذی سے وضو کرنا لازم ہے اور منی سے نہانا واجب ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۲۹۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو
ہے اور نماز کے منافی امور کو حرام کر دینے والی تکبیر (تحریمہ) ہے اور حلال کر دینے والا سلام پھیرنا ہے۔
یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابوسعید (خدری)
سے نقل کی ہے۔

(۲۹۲) علی بن طلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کسی کی ریاح نکل جاوے تو وضو کرنا چاہیئے اور عورتوں سے پاخانہ کی جانب بدفعلی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ
حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۹۳) معاویہ ابوسفیان کے بیٹے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دونوں آنکھیں بیشک
مقعد کے لئے بندھن[2] ہیں پس جسوقت آنکھ لگجاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے یہ روایۃ دارمی نے نقل کی ہے

(۲۹۴) حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقعد کا بندھن جاگنا
ہے اسلئے جو سو جائے اُسے وضو کر لینا چاہیئے۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنۃ رح
(مصنف مصابیح) کہتے ہیں یہ حکم بیٹھے ہوئے سو جانے کے سوا ہے کیونکہ حضرت انس سے صحیح طور پر مروی ہے

---

[1] توشہ اُس کھانے کا نام ہے جو مسافر اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں ۱۲

[2] چونکہ آدمی کے جاگنے سے اعضا میں قوت اور سختی رہتی ہے اور بے اختیاری سے ہوا نہیں نکلتی اور بعد سو جانیکے اعضا میں
نرمی آکر یہ بات نہیں رہتی لہذا نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسیلئے آنحضور نے جاگنے کو بندھن کی مثل فرمایا ہے ۱۲

کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کا انتظار اسقدر کرتے تھے کہ (نیند کے غلبہ سے) انکے سر جھک جایا کرتے تھے پھر وہ نماز پڑھلیا کرتے تھے اور (دوسری مرتبہ) وضو نکرتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی مگر انہوں نے انتظار عشاء کے عوض صرف یہ ذکر کیا ہے کہ صحابہ سوجایا کرتے تھے۔

(۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرنا اُسی شخص پر لازم ہے جو لیٹ کر سووے کیونکہ جسوقت کوئی لیٹ جائے تو اُسکے تمام (بدن کے) جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں (اور خروج ریاح کی خبر نہیں ہوتی) یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۹۶) بسرہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اپنے عضو تناسل کو چھوئے تو اُسے وضو کرلینا چاہیئے۔ یہ روایۃ (امام) مالک اور (امام) احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۹۷) طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کسی شخص نے وضو کرلینے کے بعد اپنے عضو تناسل کو چھو لیا (تو اُسے وضو دوسری مرتبہ کرنا چاہیئے یا نہیں) آنحضور نے فرمایا (نہیں) کیونکہ وہ بھی اُسیکے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔ اور ابن ماجہ نے (بھی) اسیطرح نقل کیا ہے اور شیخ امام محی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے[1] کیونکہ ابوہریرہ طلق کے آنیکے بعد مسلمان ہوئے ہیں اور ابوہریرہ روایۃ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنے عضو تناسل کو ہاتھ لگائے اور کوئی شی (کپڑا وغیرہ) بیچ میں نہ ہو تو اُسے وضو کرلینا[2] چاہیئے۔ یہ روایۃ (امام) شافعی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور نسائی نے (بھی) بسرہ سے یہی نقل کیا ہے مگر بیچ میں کسی شی کے ہونے نہونے کا کچھ ذکر نہیں کیا۔

---

[1] ابن ہمام لکھتے ہیں حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث طلق کی اور پہلی حدیث بسرہ کی دونوں حدیث حسن کے درجہ میں ہیں اور مرد بہ نسبت عورتوں کے چونکہ زیادہ یاد رکھتے ہیں اور اسلیئے ایک مرد کی گواہی دو عورتوں کی گواہی کے برابر ہوتی ہے لہذا طلق کی حدیث کو ترجیح ہونی چاہیے اور شیخ محی السنۃ رح کا یہ فرمانا کہ چونکہ حضرت ابوہریرہ طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے ہیں لہذا ابوہریرہ کی حدیث طلق کی حدیث کے لیئے ناسخ ہوگی مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ طلق نے ابوہریرہ کی حدیث سے ایک عرصہ بعد یہ سنا ہو اس صورت میں معاملہ خلاف ہو جائے گا کیونکہ یہ کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابوہریرہ کے اسلام سے پہلے طلق اپنے ملک کو چلے گئے یا انتقال کر گئے۱۲

[2] بہت سے صحابہ اور محدثین اور بعض ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ اگر بلا حجاب مس ذکر ہو تو وضو کرنا لازم ہے۱۲

(۲۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وضو کرنیکے بعد) اپنی کسی بی بی کا بوسہ لیتے تھے پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور (دوسری دفعہ) وضو نہ کرتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے کہ عروہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اور نیز ابراہیم تیمی حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں (دونوں حدیثیں محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں ہیں اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل[1] ہے اور ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ سے سننا ثابت نہیں

(۲۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت کھایا اور اپنے ہاتھ ایک کپڑے سے پونچھکر جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا نماز پڑھنے[2] کھڑے ہوگئے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۰۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پسلی کا گوشت بھنا ہوا لائی آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور (دوسری مرتبہ) وضو نہیں کیا۔ یہ روایتہ امام احمد نے نقل کی ہے

تیسری فصل

(۳۰۱) ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم ہے کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے بکری کے پیٹ کا گوشت بھونتا تھا اور آپ (کھاکر) نماز پڑھ لیتے تھے اور (دوسری دفعہ) وضو نکرتے تھے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۰۲) ابو رافع رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفہ کیلئے ایک بکری بھیجی تھی میں نے ذبح کر کے (پکنے کیلئے) اُسے ہنڈیہ میں چڑھا دیا پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا اے ابو رافع یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسولِ خدا ہمارے پاس ایک بکری تحفہ میں آئی تھی میں نے ہنڈیہ میں اسے پکا لیا ہے آپ نے فرمایا اے ابو رافع ایک دست میرے لئے لیا تو میں نے ایک دست لاکر آپکو دیدیا آپ نے (اُسے کھاکر) فرمایا کہ دوسرا دست لیا تو میں نے دوسرا بھی لاکر دیدیا آپ نے فرمایا اور دست لیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بکری کی تو دو ہی دست ہوتی ہیں (اور کہاں سے لاؤں) آپ نے فرمایا یاد رکھو اگر تم چپکے ہوکر مجھے ایک ایک دست دیتے رہتے تو جبتک خاموش رہتے (دیتے ہی رہتے اور یہ

[1] کسی حدیث میں اگر آخر سند سے صحابی راوی ساقط ہو تو اس حدیث کو حدیث مرسل کہتے ہیں ۱۲۔

[2] اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کھانے میں ہاتھوں کو چکنائی نہ لگے تو ہاتھ منہ کا دھونا ضروری نہیں کپڑے سے پونچھنا کافی ہے ۱۲

[3] اس سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے دوسری مرتبہ وضو کرنا لازم نہیں کیونکہ اس سے پہلا وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲

معجزہ ہو جاتا) پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی کی اور انگلیوں کو خوب دہو کے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہلی اور لوٹ کر اصحاب کیطرف تشریف لائے اُنکے پاس ٹہنڈا گوشت دیکھکر (اسمیں سے) کہانا پہر مسجد میں جاکر نماز پڑہلی اور پانی کو ہاتہہ ہی نہیں لگایا۔ یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے اور دارمی نے (بھی) ابو عبید سے نقل کی ہے۔ مگر آپ کے پانی منگوانے کا قصہ ذکر نہیں کیا۔

(۳۰۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور اُبی اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے گوشت اور روٹی کہا رہے تھے (بیٹھکہا کر) وضو کیلئے پانی منگوایا اون دونوں نے کہا کہ وضو کسلئے کرتے ہو (تم تو وضو کرچکے تھے) مینے کہا کہ اس کہانیکی وجہ سے جواب ہمنے کہایا تھا اُنہوں نے کہا کیا پاک چیزونکے کہانیسے ہی دوسری مرتبہ وضو کرتے ہو اور جو تمسے ہی بہتر تھے (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُنہوں نے تو ایسی چیزونکے کہانے سے وضو کیا ہی نہیں۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مرد کا اپنی بی بی کا بوسہ لینا اور ہاتہہ سے اُسے چہونا ملامستہ[۱] میں داخل ہے اور جسنے اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا اُسے ہاتہہ سے چہوا اسپر وضو لازم ہے اِسکو (امام) مالک اور (امام) شافعی نے نقل کیا ہے۔

(۳۰۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مرد کو اپنی بی بی کا بوسہ لینے سے وضو لازم ہے۔ یہ روایۃ (امام) مالک نے نقل کی ہے۔

(۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے بوسہ لینا لمس میں داخل ہے (جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) لہذا اس سے تمہیں وضو کر لینا چاہیئے۔

(۳۰۷) عمر بن عبد العزیز تمیم داری سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خون (بدنکا) کسی جگہ سے نکل کر بہنے لگے اُس سے وضو کرنا لازم ہے (پہلی روایۃ اور اس روایۃ) دونوںکو دارقطنی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ (اس روایۃ میں قدرے ضعف ہے کیونکہ) عمر بن عبد العزیز[۲] نے نہ تمیم داری کو دیکھا اور نہ کچہ سُنا اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد (جو دونوں اس حدیث کے راوی ہیں) اُنکا حال معلوم نہیں (کہ ثقہ ہیں یا نہیں)۔

---

[۱] ملامستہ سے یہ آیۃ مراد ہے او لامستم النساء الایۃ ۱۲

[۲] یہ عمر بن عبد العزیز مروان کے پوتے تابعی ہیں جو نہایت عابد و زاہد شخص تھے ۱۲

باب پائخانہ میں جانے کے آداب کا بیان

پہلی فصل

(۳۰۸) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم پائخانہ جایا کرو تو نہ قبلہ کیطرف مونھ کر کے بیٹھو اور نہ پشت ہاں شرق یا غرب[1] کیطرف پشت کر کے بیٹھ جایا کرو۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں (یہ حکم) اس حدیث میں جنگلوں کی بابت ہے اور مکانوں کے پائخانوں میں (قبلہ کیطرف مونہ یا پشت کر کے بیٹھنے میں) کچھ حرج نہیں کیونکہ عبداللہ بن عمر سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں (اپنی ہمشیرہ) حفصہ کے مکان کے اوپر اپنی کسی ضرورت کیوجہ سے چڑھا اور یہ دیکھا[2] کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف کو مونہ اور ملک شام کیطرف کو پشت کئے ہوئے قضاء حاجت کر رہے ہیں (یہ روایۃ متفق علیہ ہے)

(۳۰۹) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان چند باتوں) یعنے پائخانہ یا پیشاب کرنے کیلئے قبلہ کیطرف منہ کر کے بیٹھنے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا کرنے اور لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی پائخانہ جائے (تو پہلے یہ دعا) پڑھ لیا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[3] (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی شی کی وجہ سے عذاب نہیں ہوا (بلکہ چھوٹی بات تھی جس سے بچنا آسان تھا) ایک تو پیشاب کرنے کے لئے پردہ نہ کرتا تھا اور مسلم کی روایۃ میں یہ ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گیلی ٹہنی لیکر بیچ میں سے چیری اور دونوں قبروں پر گاڑدی صحابہ نے پوچھا یا رسول خدا یہ آپ نے کسلئے کیا ہے آپ نے فرمایا شاید ان

---

[1] یہ حکم صرف اہل مدینہ کے واسطے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ اور بیت المقدس شمال وجنوب کی طرف تھا۔ ہم ہندوستانیوں کے واسطے یہ حکم نہیں ہے بلکہ ہمیں شمال وجنوب کی طرف مونہ کرنا چاہئے ۱۲

[2] جیسے کہتے ہیں چونکہ ایسی حالت میں کسی شخص کو دیکھنا مقام تامل اور غور کا نہیں ہوتا بلکہ حتی الوسع نیچی نظر کر لی جاتی ہے اس لئے احتمال ہے کہ شاید آنحضور کچھ رخ پھیر کر بیٹھے ہوں اور ابن عمر نے بوجہ جلدی کے تمیز نہ کی ہو یا قصہ آنحضرت کے منع فرمانے سے پہلے کا ہو

[3] ترجمہ اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

دونوں کے گیلا رہنے تک ان دونوں کے عذاب میں کچھ تخفیف[1] کر دیجاوے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اُن دو چیزوں سے جو موجب لعنت ہیں بچتے رہا کرو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ موجب لعنت کونسی دو چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے راستہ میں یا سایہ میں انکی بیٹھنے کی جگہ پاخانہ پھرنا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لینا چاہیئے اور جب پاخانہ میں جائے تو داہنے ہاتھ سے عضو تناسل کو چھونا نہ چاہیئے اور نہ داہنے ہاتھ سے آبدست کرنا چاہیئے۔ (یہ روایۃ) متفق ہے۔

(۳۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص وضو کرے اُسے چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے وہ طاق[2] ڈھیلے لیوے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا لوٹا اور نیزہ اُٹھا لیتے تھے اور پانی سے آنحضور استنجا کر لیتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۳۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی[3] اُتار دیا کرتے تھے۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب[4] ہے اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور ایک روایۃ میں انگوٹھی اتارنے کے عوض یہ ہے کہ آپ رکھدیا کرتے تھے۔

(۳۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (جنگل میں) پاخانہ جانیکا قصد کرتے تھے (اسقدر دور) جاتے تھے کہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاتے تھے۔ (یہ روایۃ) ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۱۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے پیشاب کرنیکا ارادہ کیا اور ایک دیوار کے نیچے جا کر نرم جگہ میں پیشاب کیا اور یہ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے

---

[1] اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ قبروں پر پھول وغیرہ ڈالتے ہیں لیکن علمائے محققین نے بدعت کہا ہے قرون سابقہ میں ایسا پایا نہیں گیا ۱۲

[2] یعنے تین یا پانچ اسی طرح لے اور دو یا چار نہ لے اور نہ ایک لے جیسا کہ اسی حدیث سلمان رضی اللہ عنہ میں گزر چکا ہے ۱۲

[3] وجہ انگوٹھی کے اتارنے کی یہ تھی کہ آپکی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا بے ادبی کی وجہ سے اتار دیتے تھے ۱۲

[4] ترمذی کا ایک ہی حدیث کے حسن غریب کہنے سے یہ مطلب ہے کہ یہ حدیث بعض طریق سے حسن اور [illegible]

ارادہ کرے تو (ایسی ہی نرم جگہ) تلاش کر لیا کرے (یہ روایۃ) ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو جب تک زمین سے قریب نہ ہو جاتے اپنا کپڑا اوپر نہ اٹھاتے تھے[۱] (یہ روایۃ) ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں تمہارے حق میں ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کے حق میں (اسلئے تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم پائخانہ میں جایا کرو تو قبلہ کیطرف کو منہ یا پشت نہ کیا کرو اور (ابوہریرہ کہتے ہیں کہ استنجے کیلئے) تین ڈھیلوں کے لینے کا آنحضور نے ارشاد فرمایا اور لید اور ہڈی اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیسے منع فرمایا یہ روایۃ ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھانا کھاتے تھے اور بائیں ہاتھ سے استنجا وغیرہ کرتے تھے۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی پائخانہ میں جایا کرے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لیجایا کرے تاکہ انکے ساتھ استنجا کرے اور استنجے کیواسطے یہی کافی ہیں۔ یہ روایۃ (امام) احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لید اور ہڈی سے استنجا نہ کیا کرو کیونکہ ہڈی تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ یہ روایۃ ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے مگر نسائی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔

(۳۲۴) رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے رُوَیفع شاید میرے انتقال کے بعد تیری زندگی زیادہ ہو تو لوگوں کو یہ بتا دینا کہ جس نے ڈاڑھی جڑائی[۲] یا تانت کا ہار بنا کر پہنایا کسی جانور کی لید (وغیرہ) یا ہڈی کیساتھ استنجا کیا تو اُس سے محمد بری الذمہ ہے[۳]۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[۱] تاکہ بے پردگی نہ ہو جائے [۱۲] لید چونکہ خود ناپاک ہے اسلئے استنجا جائز نہیں اور ہڈی جنوں کی غذا ہے اسلئے اُسے ناپاک کرنی نہ چاہیئے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جنوں کی جانوروں کی غذا ہے ۱۲

[۲] اہل عرب کی عادت تھی نظر وغیرہ کیوجہ سے تانت کے گنڈے بنا کر بچوں کو پہنا دیا کرتے تھے چنانچہ آج کل بھی اسکا رواج ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ فعل ناجائز ہے ۱۲

[۳] یعنے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بیزار اور ناراض ہیں ۱۲

(۳۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص سرمہ لگائے اُسے چاہیئے کہ طاق (سلائیاں) لگائے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جو استنجا کرے وہ (بھی) طاق (ڈھیلے) لیوے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جسنے کہانیکے بعد خلال سے کچھ ریشہ وغیرہ نکالا تو چاہیئے کہ اُسے پھینک دے اور جو زبان سے کرید کر نکالے اُسے نگل جائے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص پائخانہ میں جاوے اُسے چاہیئے کہ پردہ کرکے بیٹھے اگر (پردہ کیواسطے) اور کچھ نہ ملے تو ریت کو اکٹھا کرکے ڈھیر بنا کے (اور اُسکی طرف) پشت پھیر کر بیٹھ جائے اور یہ اس لیئے کہ اولاد آدم کی مقعدوں سے شیطان کھیلتا ہے[۱] جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی سنے نقل کی ہے۔

(۳۲۶) عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی تم میں سے غسل خانہ میں پیشاب نکرے کہ پھر وہیں نہانے لگے یا وضو کرنے لگے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا[۲] ہوتے ہیں۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے مگر ترمذی اور نسائی نے نہانے اور وضو کرنیکو ذکر نہیں کیا۔

(۳۲۷) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی تم میں سے کسی سوراخ میں پیشاب نکیا کرے[۳]۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین چیزوں سے جو موجب لعنت ہیں بچتے رہا کرو (اور وہ یہ ہیں) گھاٹ اور نیز پائخانہ پھرنا یا راستہ میں یا سایہ میں (بیٹھنے کی جگہ) یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۲۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو آدمی اکٹھے ہو کر پائخانہ نہ جایا کریں کھولکر ستر گاہیں کھولکر وہاں باتیں کرنے لگیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے افعال پر غصہ[۴] ہوتا ہے۔ یہ روایۃ (امام) احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے تاکہ وہ اس کی مقعد کی طرف دیکھیں ۱۲

[۲] کیونکہ نہانے کی جگہ ناپاک ہو کر دل میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی چھینٹ مجھہ پر گری ہو یا نہ گری ہو ۱۲

[۳] تاکہ کوئی سانپ وغیرہ نکل کر نہ کاٹ لیوے ۱۲ [۴] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پائخانوں میں جاکر باتیں نہ کرنی چاہئیں آجکل اس زمانہ میں عورتیں کثرت سے ایسا کرتی ہیں لہٰذا خوف خدا سے ڈر کر ہرگز نہ چاہیئے ۱۲

(۳۳۰) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان ناپاک جگہوں میں شیاطین حاضر رہا کرتے ہیں اسلئے جب کوئی تم میں سے پائخانہ میں جائے تو (یہ دُعا) پڑھلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ میں اللہ کے ساتھ جنوں اور جنّیوں سے پناہ چاہتا ہوں) یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۳۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پائخانہ جایا کرے تو یہ کہلے بسم اللہ کیونکہ یہ کہنا جنوں کی آنکھوں اور اولادِ آدم کی شرمگاہوں کے بیچ میں پردہ ہوجاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد (بھی) اس کی قوی نہیں ہے۔

(۳۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پائخانہ میں سے آتے (تو یہ لفظ کہتے) غُفْرَانَکَ (ترجمہ) الٰہی میں تجھسے بخشش چاہتا ہوں یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پائخانہ میں جاتے تو میں آپ کے واسطے ایک پیالہ یا چھاگل میں پانی لاتا تھا آپ استنجا کرکے اپنا ہاتھ زمین پر مل لیتے پھر میں اور پانی لاتا آپ (اُس سے) وضو کر لیتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی اور نسائی نے (بھی) اسی کے معنی جیسی نقل کی ہے (اور بعینہ یہ لفظ نہیں ہیں)

(۳۳۴) حکم بن سفیان کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پیشاب کرتے تھے تو وضو کرتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا دیلیتے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے (۳۳۵) رقیقہ بنتِ امیمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے ایک پیالہ لکڑی کا رکھا رہتا تھا آپ اُسمیں رات کو پیشاب کیا کرتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے

(۳۳۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھکر آواز دی کہ اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نکیا کر و پھر میں نے اسکے بعد کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حذیفہ سے صحیح طور پر مروی ہے وہ کہتے ہیں (کہ ایکمرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کوڑی کے پاس آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضور کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا کسی عُذر[1] کی وجہ سے تھا (بے عذر جائز نہیں ہے)

تیسری فصل

(۳۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص تمسے یہ بیان کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے تم ہرگز تصدیق نکرنا کیونکہ آپ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ یہ

[1] یعنے چونکہ وہاں ناپاکی کی وجہسے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس لئے آنحضور نے کھڑے ہوکر پیشاب کرلیا ۱۲

روایۃ (امام) احمد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۸) حضرت زید بن حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جبرئیل (علیہ السلام) اول مرتبہ جو آپ کے پاس وحی لیکر آئے تو آپکو وضو اور نماز سکھلائی اور جب کر چکے تو ایک چلو پانی لیکر اپنی شرمگاہ[1] پر چھڑک لیا۔ یہ روایت (امام) احمد اور دار قطنی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل آئے اور یہ کہا اے محمد جب تم وضو کر چکو تو (اپنی شرمگاہ پر قدرے پانی چھڑک لیا کرو یہ روایۃ ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنی (امام) بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی ہاشمی (اس حدیث کا راوی) منکر الحدیث[2] ہے۔

(۳۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اور آپکے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک گلاس میں پانی لئے کھڑے تھے آنحضور نے فرمایا اے عمر یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ پانی ہے آپ وضو کیجیے آنحضور نے فرمایا مجھے یہ تو حکم نہیں کیا گیا کہ جب میں پیشاب کروں تب ہی وضو کر لیا کروں اگر میں کرتا تو بیشک سنت ہوجاتی یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۴۱) ابوایوب اور جابر اور انس سے مروی ہے کہ جسوقت یہ آیۃ نازل ہوئی فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ[3] تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ اے انصار کے گروہ اللہ تعالیٰ پاکیزگی میں تمھاری تعریف کرتا ہے پس وہ پاکیزگی تم میں کونسی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم نماز کیواسطے وضو کر لیتے ہیں اور جنابت کیوجہ سے غسل اور پانی سے استنجا کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے تم اسکا التزام رکھنا یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۴۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکوں میں ایک شخص (مسلمانوں سے) مذاق کے طور پر کہا کرتا تھا میں تمھارے آنحضرت کو ایسا دیکھتا ہوں کہ پائخانہ کے آداب بھی سکھاتے ہیں میں نے (اُس سے کہا) ہاں ہمیں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم پائخانہ کیلیے بیٹھکر قبلہ کیطرف منہ نکیا کریں اور دا ہنے ہاتھوں سے استنجا

---

[1] یعنی شرمگاہ کے مقابلہ میں کپڑے پر قدرے پانی ڈال دیا کیونکہ ٹھنڈے پانی سے پیشاب کا قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے ۱۲

[2] منکر الحدیث وہ شخص ہے جو باوجود غیر ثقہ اور معتبر نہ ہونیکے کسی حدیث کو اکیلا روایۃ کرے اور کوئی راوی اس حدیث میں اسکا شریک نہو ۱۲

[3] ترجمہ ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ بھی پاک ہی لوگوں کو دوست بناتا ہے ۱۲

نکیا کریں اور تین ڈھیلوں سے کم پر (استنجے کیلئے) بس نکریں اور ان میں ہی کوئی پلیدی اور ہڈی نہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور ان لفظوں سے (بعینہٖ امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(٣٤٣) حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اُسے سامنے رکھکر اور بیٹھکر پیشاب کیا تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا ان کو تو دیکھو عورتوں کی طرح (پردہ کرکے) پیشاب کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا تیرا ناس جائے تجھے خبر نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا عذاب پہنچا تھا بنی اسرائیل اپنے مذہب کیوجہ سے (یہ کرتے تھے کہ جب انہیں پیشاب لگ جاتا تھا تو اپنے کپڑوں کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے اس شخص نے ان لوگوں کو (اس مذہبی بات سے) منع کیا پھر (اس منع کرنیکی وجہ سے) اس شخص کو قبر میں عذاب دیا گیا۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور نسائی نے ابو موسیٰ سے نقل کیا ہے۔

(٣٤٤) مروان اصفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو دیکھا انہوں نے قبلہ کیجانب اپنی اونٹنی بٹھائی اور خود وہیں بیٹھکر اونٹنی کیطرف منہ کرکے پیشاب کرنے بیٹھ گئے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن[١] کیا شریعت میں اسطرف منہ کرکے پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے انہوں نے کہا (ہاں) مگر اس سے جنگلوں میں منع کیا گیا ہے اور جب تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی شئی پردہ بنجائے تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(٣٤٥) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پاخانہ میں سے باہر آتے تو (یہ دعا) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ترجمہ) سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جسنے مجھے ناپاکی دور کی اور عافیت عطا کی پڑھتے تھے۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(٣٤٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جنوں کی جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی امت کو ہڈی یا لید یا کوئلوں کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرما دیجئے کیونکہ اللہ نے ہمارے واسطے انمیں غذا کردی ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

باب مسواک[٢] کرنیکا (بیان)

١۔ ابو عبدالرحمٰن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے ١٢

٢۔ امام نووی لکھتے ہیں [illegible] جب کہ درخت [illegible] کی بنائی جاتی ہو اور یہ بھی مستحب ہے کہ اول منہ میں داہنی طرف سے کرنی شروع کرے ١٢

پہلی فصل (۳۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خوف نہوتا تو انہیں عشا کی نماز کو دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنیکا حکم کر دیتا تاکہ وہ ضروری کیا کریں یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳۴۸) شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں آکر پہلے کیا کام کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا مسواک کیا کرتے تھے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے

(۳۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تہجد کیواسطے رات کو اٹھتے تو اپنے منہ میں مسواک کیا کرتے تھے۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دس باتیں امور دین کی ہیں لبوں کا کتروانا اور داڑھی بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی دینا اور ناخن کٹوانا اور انگلیوں کی بیخیں[1] دھونا اور بغل کے بال دور کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور کم پانی[2] سے استنجا کرنا راوی کہتے ہیں میں دسویں بات بھول گیا لیکن شاید کلی کرنا ہو یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور ایک روایۃ میں داڑھی بڑھانیکے عوض ختنہ کرانا ہے (مصنف کہتے ہیں) مینے اس روایۃ کو صحیحین میں نہیں دیکھا اور نہ حمیدی کی کتاب میں ہاں مصنف جامع نے اسے نقل کیا ہے اور ایسے ہی خطابی نے معالم سنن میں ابوداؤد سے بواسطہ عمار بن یاسر کے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل (۳۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسواک سے منہ صاف ہوتا ہے اور اللہ راضی ہوتا ہے۔ یہ روایۃ امام شافعی اور امام احمد اور دارمی اور نسائی نے نقل کی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں بغیر اسناد کے روایۃ کی ہے۔

(۳۵۲) ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں حیا کرنا اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا اور ختنہ کرانا بھی نقل کیا گیا ہے۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے

(۳۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات یا دن کو سو کر

---

[1] کیونکہ اکثر وضو وغیرہ میں یہ خشک رہجاتی ہیں اور وضو نہیں ہوتا لہذا انہیں خیال کرکے دھونی چاہئیں ۱۲

[2] یعنے حتی الوسع پانی میں اسراف نکرے ۱۲ [3] یعنے آنکے دیکھنے میں یہ سنت تھیں اور اب بھی سنت ہیں ۱۲

اُٹھتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے تھے یہ روایۃ (امام) احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تو دھونے کیواسطے مجھے مسواک دیدیتے تھے پھر میں خود کرکے اُسے دھوکر آپکو دیدیتی تھی یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۳۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پھر دو آدمی میرے پاس آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے انمیں سے چھوٹے کو مسواک دیدی مجھے کسی نے یہ کہا کہ بڑے کی تعظیم چاہیئے پھر میں نے ان میں سے بڑے کو دیدی۔

یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳۵۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کبھی جبریل میرے پاس آتے ہیں تو مسواک کرنے کے لئے ضرور ہی امر کرتے ہیں اور مجھے اپنے منہ کے اگلے حصہ کے چھل جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں مسواک کی بہت تاکید کرتا ہوں (کہ ضرور کرتے رہا کرو) یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص کھڑے ہوئے تھے ایک انمیں دوسرے سے بڑا تھا آپ پر مسواک کی فضیلت میں یہ وحی کی گئی کہ مسواک بڑے کو دو۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نماز کے واسطے مسواک کیجائے وہ اُس نماز پر جس کیواسطے مسواک نہ کیجائے ستر درجہ فضیلت میں بڑھ جاتی ہے یہ روایۃ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۳۶۰) ابو سلمہ زید بن خالد جہنی سے روایۃ کرتے ہیں وہ کہتے تھے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا اندیشہ نہوتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے اور عشا کی

ﷺ اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کرتے ہوئے اُسے بیچ بیچ میں دھولینی چاہیئے اور یہ کہ بزرگوں کے لعاب سے برکت کی امید رکھنی چاہیئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اول خود آپ کی مسواک اسی لئے کرتی تھیں ۱۲

ﷺ کیونکہ آنحضور حضرت جبریل کے کہنے کی وجہ سے اور اپنی عادت کیوجہ سے ہمیشہ مسواک کیا کرتے تھے ۱۲

نماز کو تہائی رات تک تاخیر کر کے پڑھنے کا حکم کر دیتا راوی کہتے ہیں (کہ اسی حدیث کی وجہ سے) زید بن خالد کا یہ حال تھا کہ ہر نماز کیواسطے مسجد میں آتے تھے اور مسواک منشیوں کے قلم کی جگہ کان میں رکھی رہتی تھی جب نماز کے واسطے کھڑے ہوتے مسواک ضرور کر لیتے اور پھر وہیں کان میں رکھ لیتے۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے مگر ابوداؤد نے تاخیر عشا کو تہائی رات تک ذکر نہیں کیا اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب وضو کی سنتوں کا (بیان)

پہلی فصل

(۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے سو کر اُٹھے تو چاہیئے کہ بغیر تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کسی برتن میں نہ ڈالے[1] کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳۶۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے سو کر اٹھے تو اُسے چاہیئے کہ وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ ناک کے نتھنوں میں شیطان[2] سویا کرتا ہے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور کسی نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تھے انہوں نے (سنکر) پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں پر ڈال کر دونوں کو دو دو مرتبہ دھویا پھر تین تین مرتبہ کلی اور ناک صفا کی پھر تین ہی مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا اسطرح پر کہ دونوں کو ابتداء سر سے لیجا کر گدی تک لیگئے پھر دونوں کو لوٹا کر جس جگہ سے مسح شروع کیا تھا وہاں تک لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے یہ روایۃ امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے بھی اسیطرح نقل کی ہے اور جامع الاصول والے نے (بھی) اسے ذکر کیا ہے۔ اور بخاری و مسلم میں (اسطرح) ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم سے کسی نے کہا کہ ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح وضو کر کے دکھلاؤ انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اُس میں سے

---

[1] تورپشتی کہتے ہیں کہ یہ حکم اُس شخص کے حق میں ہے جو فقط ڈھیلوں سے استنجا کر کے برہنہ بدن سو جائے اور جو پانی سے استنجا کرے یا کپڑا پہنکر سوے اُسے ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے کہ اگر دھوے تو بہتر ہے ۱۲

[2] یہ ارشاد آنحضور کا یا تو حقیقۃً ہے کہ واقعی شیطان وہاں سوتا ہو اور یا استعارہ کے طور پر آنحضور نے یہ فرمایا ہو کیونکہ ناک کی رطوبت وغیرہ جمع ہو کر پلیدی بنجاتی ہے اور یہ شیاطین کے موافق ہے ۱۲ مرقاۃ

دونوں ہاتھوں پر ڈالکر دونوں کو تین تین دفعہ دھویا پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اسیطرح تین دفعہ کیا پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور تین دفعہ مُنہ دھویا پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور دو دو دفعہ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور سر کا مسح کیا اسطرح پر کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے تک لیگئے اور پیچھے سے آگے تک لائے پھر دونوں پاؤں دھوکر کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسطرح تھا اور ایک روایۃ میں (اسطرح ہے کہ) دونوں ہاتھوں کو (سر کے) آگے پیچھے لیگئے اسطرح کہ ابتدا سر سے شروع کرکے گدی تک لیگئے اور پھر جس جگہ سے شروع کیا تھا وہیں لوٹاکر دونوں ہاتھ لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے اور ایک روایۃ میں یہ ہے تین مرتبہ تین چلو پانی سے کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور ناک صفا کی۔ اور دوسری روایۃ میں یہ ہے کہ ایک ہی چُلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اسیطرح تین دفعہ کیا۔ اور بخاری کی ایک روایۃ میں یہ ہے کہ سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کو ایکدفعہ (سر کے) آگے پیچھے لیگئے پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے اور بخاری کی دوسری روایۃ میں یہ ہے کہ کلی کی اور ایک چُلو پانی سے تین دفعہ ناک صفا کی

(۳۷۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک مرتبہ (سب اعضاء) دھوئے اور اسپر زیادتی نہیں کی۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۷۴) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو مرتبہ (اعضاء) دھوئے۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۷۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ موضع مقاعد[1] میں یہ وضو کیواسطے بیٹھے اور (لوگوں سے) یہ فرمایا اگر تم چاہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیطرح کرکے دکھلادوں پھر وضو کیا اور تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے) یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۷۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے لوٹکر مدینہ آتے تھے جب ہم راستہ میں ایک پانی کے قریب آئے تو چند آدمیوں نے جلدی سے (پہنچکر) اور وقت عصر کا دیکھکر (ہم سے پہلے ہی) وضو کر لیا اور وہ سب جلد باز تھے جب ہم اُنکے پاس پہنچے تو اُن کی ایڑیاں جنہیں پانی نہیں لگا تھا (خشک) چمک رہی تھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھکر) فرمایا کہ ان ایڑیوں کو (دوزخ کی) آگ کا عذاب[2] ہوگا

---

[1] ابن حجر کہتے ہیں کہ مقاعد مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے ۱۲

[2] کیونکہ ایڑیوں کے خشک رہجانے سے وضو نہیں ہوا اور بے وضو نماز بھی نہیں ہوتی ہے لہذا یہی موجب عذاب ہوئیں ۱۲

اور تم پورا[1] وضو کیا کرو۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۶۷) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے ماتھے کے اوپر اور عمامہ پر[2] اور جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی الوسع اپنے ہر کام میں پاکیزگی اور کنگھا کرنے اور جوتہ پہننے میں داہنی جانب سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۳۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم کپڑے پہنو یا وضو کرو تو داہنے سے شروع کیا کرو یہ روایۃ امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۷۰) سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے (وضو شروع کرتے ہوئے) بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو پورا نہیں ہوگا یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور یہی حدیث امام احمد اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے نقل کی ہے اور دارمی نے ابو سعید خدری سے اور یہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور ان سب محدثین نے اس حدیث کے ذیل میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جس کا وضو پورا نہیں ہوا اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔

(۳۷۱) لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول خدا مجھے وضو کرنا بتا دیجئے آپ نے فرمایا وضو پورا کیا کرو اور انگلیوں میں خلال کیا کرو (تاکہ ان میں خشک نہ رہ جاویں) اور ناک میں اندر تک[3] پانی دیا کرو ہاں اگر روزہ ہو تو خیر کیونکہ پانی کے اندر جانے کا اندیشہ ہے) یہ روایۃ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ اور دارمی نے (یہی حدیث) انگلیوں کے ذکر تک نقل کی ہے۔

(۳۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم وضو کرو تو ہاتھ پیر کی انگلیوں میں خلال کر لیا کرو یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] یعنی وضو کے فرائض اور واجبات اور سنن کو پورے طور پر ادا کیا کرو ۱۲　　　　　　　　الرحمۃ المہداۃ ترجمہ مشکوۃ

[2] صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ شاید آنحضور نے سر کا مسح کر کے عمامہ کو سنوارا ہو جس سے راوی یہ سمجھ گئے کہ عمامہ پر بھی مسح کرتے ہیں یا دو حقیقت

[3] تاکہ اچھی طرح سے ناک کی صفائی ہو جائے اور روزہ میں اس طرح اندر تک پانی نہ دینا چاہیئے کیونکہ روزہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے ۱۲

(۳۷۳) مُستَورِدْ بن شَدّاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جسوقت آپ وضو کر چکتے تو اپنے دونوں پیرونکی انگلیونکو چھنگلی سے ملتے تھے۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وضو کرتے تھے تو ایک چلو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے (ڈاڑھی میں) ڈالکر خلال کرتے تھے اور یہ فرماتے کہ مجھے میرے پروردگار نے اسی طرح حکم کیا ہے۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۳۷۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی میں (انگلیوں سے) خلال کرتے تھے۔ اس روایۃ کو ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۶) ابوحیّہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے حضرت علی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (کہ اول) اُنہوں نے دونوں ہاتھوں کو دھوکر خوب صاف کیا پھر تین دفعہ کُلّی کی اور تین ہی دفعہ ناک مین پانی دیا اور تین ہی دفعہ مُنہ اور کُہنیاں دہوئیں اور ایکدفعہ سر کا مسح کرکے ٹخنوں تک دونوں پاؤں دہوئے پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی لیکر کھڑے[ط۱] ہی کھڑے پی لیا اور فرمانے لگے میرا دل چاہا کہ تمہیں یہ دکھلاؤں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کس طرح ہوتا تھا۔ یہ روایۃ ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۷) حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) جسوقت حضرت علی نے وضو کیا ہم بیٹھے دیکھ رہے تھے (اول) اُنہوں نے (برتن میں) ہاتھ ڈالکر مُنہ میں پانی لیا اور کُلّی کی اور ناک میں پانی دیا اور بائیں ہاتھ سے ناک صفا کی اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور پھر فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو آپکا وضو اسیطرح ہوتا تہا۔ یہ روایۃ دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۸) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے ایک ہی چُلو سے کُلّی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ ایسے ہی کیا اس روایۃ کو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۳۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کے اندر شہادت کی انگلیوں سے اور باہر دونوں انگوٹھوں سے مسح کیا۔ یہ روایۃ نسائی نے نقل کی ہے۔

ط۱ کیونکہ اس پانی کے ساتھ ایک عبادت یعنے وضو ادا ہوا ہے اس لئے اُس پانی میں برکت ہے آنحضور نے اپنی امت کے سکھلانے کے لئے کھڑے ہوکر پیا کہ اس پانی کا کھڑے ہوکر پینا جائز ہے ۱۲

(۳۸۰) رُبیّع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے وہ کہتی ہیں کہ آپ نے اپنے سر کی اگلی پچھلی جانب اور کن پٹیوں اور دونوں کانوں پر ایکبار مسح کیا اور ایک روایت میں (اسطرح ہے) کہ آنحضور نے وضو کرتے ہوئے دونوں انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈالکر (مسح کیا) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور امام احمد اور ابن ماجہ نے دوسری روایت نقل کی ہے۔

(۳۸۱) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور دوسرا[1] پانی لیکر اپنے سر کا مسح کیا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور مسلم نے کچھ زیادتی کیساتھ نقل کیا ہے۔

(۳۸۲) حضرت ابو امامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کرتے ہیں کہ آپ (وضو میں) دونوں آنکھوں کے کو یوں کو ملتے تھے اور کہتے تھے کہ دونوں کان سر ہی[2] میں سے ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور ترمذی نے اسے نقل کر کے یہ ذکر کیا ہے کہ حماد کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ قول اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ (ترجمہ: دونوں کان سر میں سے ہیں) ابو امامہ کا ہے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۳۸۳) عمرو بن شعیب [illegible] اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا وہ آپ سے وضو کو پوچھتا تھا آپ نے تین تین بار (اعضاء کو) دھو کر اسے دکھایا [illegible] وضو اسطرح ہے جسنے اسپر زیادتی کی اسنے برا کیا اور ظلم و تعدی[3] کی۔ یہ روایت [illegible] ہے اور ابوداؤد نے اسی کے معنے جیسی نقل کی ہے۔

(۳۸۴) [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سُنا اے اللہ میں تجھسے جنت [illegible] سفید محل کا سوال کرتا ہوں انہوں نے (سنکر) کہا اے میرے بچے اللہ سے جنت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ [illegible] میری امت میں ایسے لوگ ہونگے جو پاکیزگی میں اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔ یہ روایت احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے جو تری ہاتھوں پر تھی اسپر اکتفا نہیں کیا بلکہ علیحدہ پانی لیکر مسح کیا ۱۲

[2] لہذا کانوں کا مسح ضروری ہے اور جو پانی سر کے مسح کے واسطے لیا ہے وہی کافی ہو جاویگا ۱۲

[3] یعنے بوجہ مخالفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادتی کے کرنے والے نے اپنے اوپر ظلم و تعدی کی ۱۲

(۳۸۵) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایۃ کرتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ وضو میں (وسوسے ڈالنے کیلئے) ایک شیطان ہے جسکو ولہان[1] کہتے ہیں لہذا تم پانی کے وسوسوں سے بچتے رہا کرو یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں کیونکہ سوائے راوی خارجہ کے ہمیں معلوم نہیں کہ کسینے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہو اور یہ خارجہ بھی ہم لوگوں کے نزدیک قوی نہیں۔

(۳۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ وضو کرکے اپنے کپڑے کے پلہ سے منہ مبارک پونچھ لیا کرتے تھے اس روایۃ کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۳۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رومال تھا آپ وضو کرنیکے بعد اُس سے اپنے اعضا پونچھا کرتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں کیونکہ ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

(۳۸۸) حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مینے ابو جعفر سے جنکا نام محمد باقر ہے یہ پوچھا کہ تم سے جابر نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اپنے اعضا کو ایک ایک دفعہ اور دو دو دفعہ اور تین تین دفعہ دھویا ہے انہوں نے کہا ہاں[2]۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۸۹) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں دو دو دفعہ اپنے اعضاء کو دھویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نور پر نور ہے۔

(۳۹۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں تین تین دفعہ اعضا کو دھویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا اور حضرت ابراہیم کا بھی وضو ہے (سب اسیطرح وضو کرتے تھے) ان دونوں روایتوں کو رزین نے نقل کیا ہے اور امام نووی نے مسلم کی شرح میں دوسری روایۃ کو ضعیف کہا ہے۔

---

[1] ولہان کے معنے حیرانی پریشانی کے ہیں اور چونکہ یہ شیطان وسوسے ڈالنے کے شوقین اور حرص میں نہایت سرگرداں رہتا ہے اس لئے اسکو بھی ولہان کہتے ہیں ۱۲

[2] کبھی ایک ایک دفعہ اور کبھی دو دو دفعہ اور کبھی تین تین دفعہ اور فقہا کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک ایک دفعہ اعضا کو وضو میں دھونا فرض ہے اور دو دو دفعہ دھونا کافی ہے اور تین تین دفعہ دھونا سنت ہے ۱۲

(۳۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیواسطے وضو کرتے تھے اور ہم میں سے کسیکا جبتک وضو نہ ٹوٹتا تہا تو پہلا ہی وضو (نماز کیواسطے) کافی ہوتا تہا یہ روایۃ دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۹۲) محمد بن یحیٰی بن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ سے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ (تمہارے باپ) عبد اللہ بن عمر جو ہر نماز کیواسطے خواہ وضو سے ہوں یا نہ ہوں وضو کرتے تھے یہ مسئلہ اُنہوں نے کس سے لیا تہا عبید اللہ کہنے لگے کہ مجھسے اسما زید بن خطاب کی بیٹی نے بیان کیا ہے اور اُن سے حنظلہ بن ابو عامر غسیل کے بیٹے عبد اللہ نے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کیواسطے وضو کرنیکا حکم کیا گیا تہا خواہ وضو سے ہوں یا نہ ہوں اور جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسمیں تکلیف ہوئی تو ہر نماز کیوقت مسواک ہی کرنیکا حکم کردیا گیا اور وضو کرنا بغیر ٹوٹنے کے معاف کردیا گیا کہتے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن میں قوت دیکھی (کہ مجھے ہر نماز کیوقت وضو کرنے میں کچھ تکلیف نہیں لہذا وہ برابر کرتے رہے حتیٰ کہ انتقال کرگئے۔ یہ روایۃ امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۹۳) عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے پاس تشریف لیگئے اور وہ وضو کررہے تھے آنحضور نے فرمایا ای سعد یہ کیسا اسراف ہے اُنہوں نے عرض کیا (یارسول اللہ) کیا وضو کرنےمیں بہی اسراف شمار ہوتا ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم چلتی نہر پر بہی ہو۔ یہ روایۃ امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۹۴) حضرت ابوہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایۃ کہتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ جسنے وضو کرتے ہوئے بسم اللہ پڑہلی اُسنے اپنے تمام بدن کو پاک کرلیا (بسم اللہ کی برکت سے تمام بدن پاک ہوجاویگا) اور جسنے وضو کرتے ہوئے بسم اللہ نہ پڑہی تو (اُسکے بدن میں سے فقط وضو کی جگہ ہی پاک ہوگی اور ابو رافع سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے واسطے وضو کرتے تھے تو اپنی انگلی میں انگوٹھی کو پہیر دیا کرتے تھے (تاکہ وہ جگہ بہی تر ہوجائے) یہ دونوں روایتیں دارقطنی نے نقل کی ہیں اور دوسری روایۃ ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نماز کے واسطے آپ پر وضو واجب تہا اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ یہ حکم بعد میں آپ سے منسوخ کردیا گیا ۱۲

لہ کیونکہ اسمیں اول تو تضییع (ضائع) ہوتا ہی جو خود میں اسراف ہے اور دوسرے حد شرعی سے تجاوز ہے یا آنحضور کی اسراف سے مراد گناہ ہے ۱۲

باب نہانے کے بیان میں

فصل پہلی (۳۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے عورت کے چاروں ہاتھوں پاؤں کے درمیان بیٹھ کر صحبت کرے تو اُسپر نہانا واجب ہے اگرچہ انزال نہ ہو (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۹۶) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہانا انزال ہی سے لازم آتا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ حکم احتلام کی بابت ہے (کہ اگر سونے کے بعد کچھ کپڑا گیلا دیکھے تو نہالے ورنہ نہیں) یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور مجھے بخاری ومسلم میں یہ روایۃ نہیں ملی۔

(۳۹۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُم سلیم نے عرض کیا یارسول خدا اللہ تعالےٰ حق باتوں کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا لہذا یہ بتائیے کہ اگر عورت کو احتلام ہوجائے تو کیا اُسپر غسل واجب ہے فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے[۵۱] حضرت ام سلمہ نے (یہ سنکر شرم کی وجہ سے) اپنا مُنہ ڈھک لیا اور یہ عرض کیا یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ[۵۲] (اگر نہوتا) تو بچہ اپنی ماں کی صورت کیوں ہوجاتا ہے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور مسلم نے ام سلیم کی روایۃ میں یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ مرد کی منی غلیظ اور سپید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے اور دونوں میں سے جس کی منی بڑھ جاوے یا پہلے نکل جاوے بچہ اُسی کی صورت ہوجاتا ہے۔

(۳۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صحبت کے بعد نہاتے تو اول دونوں[۵۳] ہاتھ دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لیکر بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کرکے پہنچاتے اور دونوں ہاتھوں میں پانی لیکر تین دفعہ سر پر ڈالکر ملتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایۃ میں (اسطرح) ہے کہ آنحضور اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے

---

۵۱ یعنے سوکر اٹھنے کے بعد اپنے کپڑے پر منی کی تراوٹ دیکھے تو غسل واجب ہے ۱۲

۵۲ ترجمہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں - اہل عرب اس کلمہ کو تعجب کے وقت بولتے ہیں اور اسکے معنی مراد نہیں لیتے ۱۲ طیبی

۵۳ یہ ہاتھ دھونا پاکی برتنوں کے لیئے احتیاطاً تھا ۱۲

دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں میں پانی لیکر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو کر لیتے۔

(۳۹۹) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ کہتی تھیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے کے واسطے پانی رکھا اور پردہ کیلئے کپڑا ڈالدیا آنحضور نے (اول) دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پانی لیکر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھوں کو مٹی ملکر دھویا اور کُلّی کی اور ناک میں پانی دیا اور مُونہ دھوکر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالکر سارے بدن پر بہالیا پھر (نہانیکی جگہ سے) علیحدہ ہوکر دونوں پاؤں[۵۱] دھوئے (اور بدن پونچھنے کے لئے) میں ایک کپڑا دینے لگی آپ نے نہ لیا (بلکہ) دونوں ہاتھوں سے پانی پونچھتے ہوئے (میرے پاس سے) تشریف لیگئے (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور ان الفاظ سے بعینہ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۴۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایام سے نہانیکی بابت پوچھا آپ نے جس طرح عورتیں نہایا کرتی ہیں اُس سے فرمادیا اور پھر یہ فرمایا کہ ایک چیتھڑا مشک میں (رنگا ہوا) لیکر اُس سے صفائی کرلینا اُسنے پوچھا کہ اُس سے کسطرح صفائی کروں آنحضور نے فرمایا کہ (ہاں) اس سے صفائی کرلینا پھر اُسنے پوچھا کہ اُس سے کس طرح صفائی کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ[۵۲] اس سے صفائی کرلینا میں نے (یہ سنکر) اُسے اپنی طرف کھینچ لیا اور یہ بتادیا کہ اسے خون کی جگہ رکھدینا تاکہ خون کی بدبو جاتی رہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۴۰۱) حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سر کی مینڈھیاں بہت مضبوط گوندھتی ہوں کیا جنابت کے بعد نہانے کیواسطے نہیں کھولا کروں آنحضور نے فرمایا نہیں تمہیں یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی لیکر اپنے سر پر ڈال لیا کرو اور پھر سارے بدن پر بہالیا کرو پاک ہوجاؤ گی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۰۲) حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ[۵۳] پانی سے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع

---

۵۱ یہ حکم ایسی جگہ ضروری ہے جہاں پانی اکٹھا ہوتا ہو ورنہ ضروری نہیں ۱۲

۵۲ سبحان اللہ آنحضور کا کہنا تعجب سے تھا کہ ایسی ظاہر باہر بات بھی تو نہیں سمجھتی اور بوجہ شرم کے اسکی تصریح نہ فرماتے تھے ۱۲

۵۳ مُدّ ایک پیمانہ کا نام ہے جو تقریبًا ایک سیر کا ہوتا ہے کیونکہ مُد دو رطل کو کہتے ہیں اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہی لہذا وہ تقریبًا چار سیر کا ہوا آنحضور نہانے میں کم پانی خرچ کرتے تو پانچ مُد یعنی پانچ سیر پانی سے غسل فرمالیتے ۱۲

سے یا پانچ مُد سے نہالیتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۰۳) حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جو دونوں کے بیچ میں رکھا رہتا تھا غسل کر لیتے تھے اور آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے تو میں یہ کہدیا کرتی تھی کہ میرے واسطے بھی چھوڑو میرے واسطے بھی تو چھوڑو معاذہ کہتی ہیں کہ یہ دونوں جُنبی ہوتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے

دوسری فصل

(۴۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کی بابت پوچھا گیا جسکے کپڑے پر سوتے اُٹھنے کے بعد) تری معلوم ہوتی ہے اور احتلام یاد نہیں آپ نے فرمایا کہ اسے نہالینا چاہیئے اور اس شخص کی بابت بھی (پوچھا گیا) جسے احتلام یاد ہے اور تری معلوم نہیں ہوتی آپ نے فرمایا اسپر غسل واجب نہیں ام سلیم کہنے لگیں کہ اگر عورت ایسی بات دیکھے تو کیا اُسپر بھی غسل لازم ہے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں ہی کی مثل ہیں یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی اور ابن ماجہ نے "وہ اسپر غسل واجب نہیں" تک نقل کی ہے۔

(۴۰۵) حضرت عائشہ ہی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کی ختنہ کی جگہہ سے تجاوز کر جائے (یعنے حشفہ غائب ہو جائے) تو (دونوںپر) غسل واجب ہے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم دونوں نہائے یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۰۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر بال کی جڑ میں جنابت ہوتی ہے لہذا سب بالوں کو خوب[۹۱] دہویا کرو اور بدن کو خوب پاک کیا کرو۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ حارث بن وجیہ راوی ایک بوڑھا شخص ہے وہ معتبر نہیں ہے

(۴۰۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے جنابۃ سے نہانے میں ایک بال برابر بھی جگہ (خشک) چھوڑ دی تو اُسکا پورا غسل نہیں ہوگا اور (قیامت کے روز) اس[۹۲] اسطرح اُسے آگ کا عذاب دیا جائیگا حضرت علی فرماتے ہیں اسی[۹۳] وجہ سے میں نے سر سے دشمنی کی اسی وجہ سے میں نے سر سے

---

[۹۱] اگر ایک بال کے نیچے بھی جگہ خشک رہ جائیگی تو غسل ادا نہ ہوگا ۱۲ [۹۲] یعنی کئی قسم کے عذاب دئے جائینگے ۱۲

[۹۳] یعنی یہی خیال سے کہ اگر بال رہے تو شاید ان کی جڑیں خشک رہ جائیں اسلئے میں نے دشمنی کا سا معاملہ کرکے سب سر منڈوا دیا۔ اس حدیث سے یہ ہی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سر منڈا دینا چاہیے چنانچہ حضرت علی کرتے تھے مگر اولیٰ بالوں کا رکھنا ہے ۱۲

دشمنی کی اسی وجہ سے اپنے سر سے دشمنی کی (کہ منڈاڈالا) تین مرتبہ یہی کہا یہ روایۃ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے نقل کی ہے مگر ابوداؤد اور دارمی نے اُسے مکرر نہیں بیان کیا کہ میں تے اسی لئے اپنے سر سے دشمنی کی۔

(۴۰۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہانیکے بعد وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلا ہی وضو کافی ہوتا تھا یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۰۹) حضرت یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ہوئے دیکھا (اور وعظ کیلئے) ممبر پر چڑھکر اول اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر یہ فرمایا (کہ اے لوگو) اللہ خود حیادار اور پردہ دار ہے اور حیا اور پردہ ہی کو وہ پسند بھی کرتا ہے لہذا تم میں سے جب کوئی نہاوے پردہ کرلیا کرے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی کی ایک روایۃ میں (اسطرح ہے) آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ پردہ پوش ہے اسلئے جب تم میں سے کوئی نہانیکا قصد کرے تو کسی شئے کا پردہ کر لیا کرے۔

تیسری فصل

(۴۱۰) حضرت اُبی بن کعب کہتے ہیں یہ حکم کہ نہانا انزال کے بعد ہی میں لازم ہے شروع اسلام میں آسانی کی وجہ سے تھا پھر اس سے منع کردیا گیا یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ عرض کیا کہ میں نے جنابۃ سے نہاکر صبح کی نماز پڑھلی پھر میں نے دیکھا کہ ناخن کے برابر بدن پر جگہ (خشک) رہگئی اُسے پانی نہیں پہنچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم (بھیگا) ہاتھ بھی اُسپر پھیر لیتے تو کافی ہوجاتا۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۱۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اولؔ) پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں۔ اور جنابۃ سے نہانا اور کپڑے پر سے پیشاب دھونا سات سات مرتبہ پھر ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بابت سوال کرتے رہے یہانتک کہ پانچ نمازیں کردی گئیں اور جنابۃ سے نہانا اور پیشاب کا کپڑے پر سے دھودینا ایک ایک مرتبہ رہ گیا۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

ف ل یعنے شب معراج میں پچاس نمازیں اول فرض ہوئی تھیں پھر تخفیف کردیگئی ۱۲

باب جنبی شخص سے ملنے[۵۱] جلنے اور جو چیز اُسکے لئے جائز ہے اُسکے بیان میں

پہلی فصل (۴۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھسے ملاقات ہوئی اور میں جنبی تھا آنحضور نے میرا ہاتھ[۵۲] پکڑ لیا میں بھی آپکے ہمراہ ہو لیا جب آنحضور بیٹھ گئے میں چپکے سے نکلکر اپنے مکان پر آیا اور نہا کر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے آپ سے (قصہ) بیان کیا کہ میں ناپاک تھا اسلئے چلا گیا تھا آپنے (سنکر) فرمایا سبحان اللہ مومن تو ناپاک نہیں ہوتا ان لفظوں سے (بعینہ) بخاری کی روایۃ میں ہے اور مسلم نے اسی کے معنی جیسی نقل کی ہے اور ابوہریرہ کے قصہ بیان کرنے کے بعد یہ زیادتی بیان کی ہے (کہ ابوہریرہ نے کہا) چونکہ میں جنبی تھا اسلئے آپ کے پاس بیٹھنا مجھے مناسب نہ معلوم ہوا یہانتک کہ میں نہالیا اسطرح (یہ زیادتی) بخاری کی بھی دوسری روایۃ میں ہے۔

(۴۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا کہ مجھے رات کو جنابۃ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا (کہ اسوقت) وضو کرکے اپنے عضو تناسل کو دھوکر سو جایا کرو (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی جنبی ہوکر کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۱۶) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرکے دوبارہ کرنیکا ارادہ کرے تو بیچ میں[۵۳] وضو کر لیا کرے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غسل کے ساتھ چند مرتبہ اپنی بی بیوں سے صحبت کر لیا کرتے تھے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔ یہ

---

[۵۱] یعنے اُسکے ساتھ بیٹھنا اور کلام کرنا اور معاملات کرنے جائز ہیں یا نہیں ۱۲

[۵۲] اس سے جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ بعد معلوم ہونے آنحضرت کے کہ ابوہریرہ [illegible]

[۵۳] کیونکہ اسمیں اول تو پاکیزگی ہے دوسرے لذت بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۱۲

روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور ابن عباس کی حدیث (جو مصابیح میں اسی موقعہ پر ہے) ہم انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاطعمہ میں ذکر کرینگے۔

دوسری فصل (۴۱۹) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بی بی تسلے[۵۱] میں نہائی تھیں آنحضور نے اسی پانی سے وضو کرنیکا قصد کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنبی تھی (اور اس پانی میں نہائی تھی) آنحضور نے فرمایا کہ پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور دارمی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے اور شرح السنت میں ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت میمونہ سے مصابیح کے الفاظ جیسی (نقل کی ہے)۔

(۴۲۰) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کیوجہ سے نہا کر گرم ہونے کیواسطے میرے نہانے سے پہلے میرے ساتھ لپٹ[۵۲] جایا کرتے تھے۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے (بھی) اسی طرح نقل کی ہے۔ و شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ کے مثل (نقل کی ہے)۔

(۴۲۱) حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے نکلکر ہمیں کلام مجید پڑھا دیا کرتے تھے۔ اور ہمارے ساتھ (اوسیوقت) گوشت کھایا کرتے تھے آپ کو کلام مجید کے پڑھنے سے سوائے جنابۃ کے کوئی شے نہیں روکتی تھی یعنے فقط اس حالت میں قرآن نہیں پڑھتے تھے یہ روایۃ ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح (نقل کی ہے)۔

(۴۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایام والی عورت کو اور جنبی کو قرآن بالکل نہیں پڑھنا چاہیئے۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر کر (دوسری طرف) بنا دو کیونکہ ایام والی عورت اور جنبی کو مسجد میں جانا میں جائز نہیں جانتا۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس مکان میں تصویر

---

[۵۱] یعنے تسلے میں سے پانی لیکر نہائی تھیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اور حدیثوں میں عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو نہانا آنحضور نے منع فرمایا ہے تو وہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے ۱۲

[۵۲] اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کے ساتھ ملکر لپٹ جانے میں کچھ حرج نہیں بلکہ جائز ہے ۱۲

یا کتا یا جنبی ہو اسمیں (رحمت کا) فرشتہ نہیں آتا۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۵) حضرت عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمی ہیں کہ فرشتے انکے قریب بھی نہیں آتے مردار کافر اور خلوق[۵۱] ملنے والا اور جنبی جبتک وضو نہ کرے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۶) عبداللہ[۵۲] بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایۃ ہے کہ جو خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے پاس لکھا تھا اسمیں یہ (بھی حکم) تھا کہ قرآن کو پاک ہی لوگ ہاتھ لگایا کریں یہ روایۃ امام مالک اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۷) نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر استنجے کیلئے جا رہے تھے میں بھی انکے ہمراہ ہو لیا (اول) انہوں نے استنجا کیا اور اس روز یہ بات بیان کی کہ ایک شخص کسی کوچہ میں جا رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب یا پائخانہ سے فراغت پاکر تشریف لائے تھے اس شخص نے ملاقات کی اور سلام عرض کیا آنحضور نے جواب نہ دیا جب یہ شخص (دوسرے) کوچہ میں مڑنے کو ہوا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیمم کیلئے) دونوں ہاتھ دیوار پر مار کر منہ پر پھیرے اور دوسری دفعہ مار کر کہنیوں تک پھیرے پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور یہ فرمایا کہ تیرے سلام کا جواب دینے سے اور کسی نے نہیں روکا تھا فقط یہ بات تھی کہ میں پاک نہ تھا (اسلئے جواب میں دیر ہوئی) یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۸) مہاجر بن قنفذ سے روایۃ ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کیا آنحضور نے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر یہ عذر بیان فرمایا کہ میں ناپاکی کی حالت میں اللہ کے ذکر کرنیکو مکروہ[۵۳] سمجھتا ہوں یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہیں تک نقل کی ہے کہ آپنے وضو کیا اور وضو کرکے سلام کا جواب دیا۔

تیسری فصل

(۴۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنابۃ کی حالت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے اور پھر جاگتے پھر سو جاتے۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۴۳۰) شعبہ کہتے ہیں کہ ابن عباس جنابۃ سے نہاتے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں میں پانی ایکر سات دفعہ اپنی شرمگاہ دہوتے تھے ایکمرتبہ یہ بھول گئے کہ کتنی دفعہ دہوئی ہے تو مجھسے پوچھا میں نے کہا مجھے بھی یاد نہیں فرمانے لگے تری ماں مرے تجھے یاد رکھنے سے کس نے روکا تھا پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے اپنے سارے بدن پر پانی

[۵۱] خلوق ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے بنتی ہے چونکہ رنگدار ہوتی ہے اسلئے بوجہ مشابہت عورتوں کے مردوں کو اسکا لگانا درست نہیں ۱۲

[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نواح یمن میں کسی شہر کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر انہیں دیدیا تھا جس میں فرائض و سنن و صدقات کی تفصیل تحریر تھی اور اسی میں یہ بھی مضمون تھا جسے یہ بیان کر رہے ہیں ۱۲

[۵۳] یعنے حرام نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ باوضو اللہ کا نام لیا جائے ۱۲

نہا لیا اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح پاک ہوا کرتے تھے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۴۱) ابو رافع کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آئے اور ہر ایک کے پاس علیحدہ علیحدہ غسل کیا ابو رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول خدا آپ نے اخیر میں ایک ہی غسل کیوں نہ کر لیا۔ (تاکہ وہی کافی ہو جاتا) آپ نے فرمایا کہ ہر دفعہ بعد غسل کرنا نہایت پاک صاف ستھرا ہونا ہے یہ روایت امام احمد و ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۴۲) حکم بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا ہے[۵۱] یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ یا شاید آپ نے عورت کے جھوٹے پانی کو فرمایا تھا اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴۴۳) حمید حمیری کہتے ہیں میں ایک شخص سے ملا جو ابو ہریرہؓ کی طرح چار برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا وہ کہنے لگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے یا مرد عورت کے بچے ہوئے (پانی) سے غسل کرے مسدد (راوی) یہ زیادہ کرتے ہیں کہ دونوں اکٹھے ہو کر (علیحدہ علیحدہ) چلو لیکر نہالیں[۵۲] یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور (امام) احمد نے اس حدیث کے اول میں یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ آپ نے اس سے (بھی) منع فرمایا تھا کہ ہر روز کوئی کنگھا کرے[۵۳] اور نہانے کی جگہ پیشاب کرے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے نقل کی ہے۔

باب پانی کے احکام کا بیان

پہلی فصل (۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی ٹھیرے ہوئے پانی میں جو چلتا نہ ہو پیشاب نکرے کہ پھر اسی میں غسل کرنے لگے یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے آنحضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے جنبی ہو کر ٹھیرے ہوئے پانی میں غسل نکرے (تاکہ پانی ناپاک ہو جائے) لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ وہ کسطرح نہائے ابو ہریرہ نے کہا تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہالیوے۔

(۴۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

---

۵۱ یہ نہی نہی تنزیہی ہے چنانچہ اسکا ذکر حدیث ۴۱۹ میں گذر چکا ہے ۱۲ ۵۲ تو جائز ہے کچھ حرج نہیں ۱۲

۵۳ بلکہ مسنون یہ ہے کہ تیسرے روز کنگھا کیا کرے اور نہانیکی جگہ پیشاب کرنا اسلئے منع ہے کہ اس سے دل میں وسوسے پیدا ہونے میں ۱۲

(۴۳۶) حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیگئیں اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے آنحضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا برکت کی اور آپ وضو کرنے لگے میں نے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو کر مہر نبوت کو دیکھنے لگا کہ درمیان دونوں مونڈھوں کے دلہن کے پلنگ کی گھنڈی جیسی تھی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۴۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کی زمین کے پانی کی بابت پوچھا گیا کہ اس پانی پر درندے چوپائے اکثر آتے جاتے رہتے ہیں (یعنے پیشاب وغیرہ کرتے رہتے ہیں) آیا اب وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ آنحضور نے فرمایا کہ جب پانی دو قلہ[۵۱] کی مقدار ہو تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ یہ روایۃ (امام) احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد کی دوسری روایۃ میں یہ ہے کہ وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۴۳۸) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ کسی نے یہ عرض کیا تھا یارسول اللہ کیا ہم بضاعہ کے کنوئیں[۵۲] سے وضو کرنا جائز ہے اور اس کنوئے میں حیض کے خون کے بھرے ہوئے چیتھڑے اور کتوں کے گوشت اور پلیدی ڈالی جاتی ہے آنحضور نے فرمایا۔ اسکا پانی تو پاک ہی ہے اسے کوئی شئے ناپاک نہیں کرتی یہ روایۃ (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۳۹) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور پانی اپنے ساتھ تھوڑا لیجاتے ہیں اگر وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کرلیا کریں آپ نے فرمایا وہ (دریا ہے) اسکا پانی پاک ہے اور اسمیں کا مرا ہوا جانور[۵۳] حلال ہے۔ یہ روایۃ (امام) مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۴۰) ابوزید حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایۃ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن[۵۴] میں اُنسے

---

۵۱ قلہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی اور پہاڑ کی چوٹی کو بھی اور چونکہ حدیث میں کوئی معنی معین نہیں اسلئے بعض محدثین نے اسپر عمل کرنا جائز نہیں سمجھا علاوہ ازیں اس حدیث کی صحت میں بھی اختلاف ہے چنانچہ علی بن مدینی جو امام بخاری کے استاد ہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۱۲ ۵۲ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ کنواں چشمہ دار تھا اسلئے جو ناپاکی آتیں گرتی تھی بہکر نکلجاتی تھی ۱۲ ۵۳ مرے ہوئے جانور سے یہاں مچھلی مراد ہے اسمیں کسی کو [illegible] جانوروں کے مراد لینے میں اختلاف ہے ۱۲ ۵۴ لیلۃ الجن سے وہ رات مراد ہے کہ جن اکٹھے ہوکر نبی صلعم کی خدمت میں [illegible] تھے اور آپ [illegible]

یہ پوچھا تھا کہ تمہارے برتنوں میں کیا ہے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے کہا (کھجوروں کا) شربت ہے آنحضور نے فرمایا کھجوریں (بھی) پاک ہیں اور پانی (بھی) پاک ہے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام احمد اور ترمذی نے یہ زیادہ (بیان کیا ہے کہ ہمنے اس سے وضو کیا اور ترمذی[۵۱] کہتے ہیں ابوزید کا پتہ نہیں کون ہیں (علاوہ اسکے) حضرت عبداللہ بن مسعود سے علقمہ صحیح طورپر روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ بھی نہ تھا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۴۱) کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے جو ابوقتادہ کے بیٹے کی بی بی تھیں روایۃ ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے میں نے انکے وضو کرنیکے واسطے پانی رکھدیا۔ ایک بلی آکر اسمیں سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن کو اسکی طرف اور جھکادیا کبشہ کہتی ہیں میں ابوقتادہ کیطرف دیکھ رہی تھی انہوں نے مجھے دیکھکر کہا اے بھتیجی کیا تم اس سے تعجب کرتی ہو میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ بلیاں ناپاک نہیں ہیں کیونکہ یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہیں یا فرمایا کہ آنے جانے والیوں میں سے ہیں یہ روایۃ (امام) مالک اور (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۴۲) داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہیں انکے آقا نے قدرے ہریسہ[۵۲] دیکر حضرت عائشہ کے پاس بھیج کہتی ہیں میں نے (وہاں پہنچکر) حضرت عائشہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور حضرت عائشہ نے اشارہ سے مجھے کہا کہ برتن رکھدو (میں نے رکھدیا اتنے میں) ایک بلی آکر اسمیں سے کھانے لگی اور جبتک حضرت عائشہ نے نماز پڑھی [illegible] اس بلی نے کھایا کھالیا اور حضرت عائشہ فرمانے لگیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بلیاں ناپاک نہیں کیونکہ یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہیں اور میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے (پانی) سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے اور سب درندوں کے جھوٹے[۵۳] پانی کی بابت پوچھا گیا کہ ہمیں وضو کرنا جایز ہے (یا نہیں) آنحضور نے فرمایا ہاں (جایز ہے) یہ روایۃ شرح سنۃ میں نقل کی ہے

(۴۴۴) اُمّ ہانی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت میمونہ نے ایک تسلے میں کہ جسمیں

---

۵۱ مطلب امام ترمذی کا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے ۱۲　۵۲ ہریسہ حریرہ کو کہتے ہیں ۱۲

۵۳ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پانی سے وہ پانی مراد ہے جو جنگل میں بڑے بڑے تالابوں میں جمع ہو جاتا ہے اور اگر تھوڑا پانی ہو تو وہ ناپاک ہے کیونکہ اسمیں لعاب گریگا اور لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہے اور گوشت نجس ہے لہذا اس لعاب سے پانی بھی نجس ہوجائیگا ۱۲

کچھ آٹا لگا ہوا تھا غسل کیا یہ روایۃ نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے

فصل تیسری (۴۴۵) یحیٰی بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لشکر کے ساتھ چلے اور انہیں میں عمرو بن عاص بھی تھے جب (جنگل میں) ایک حوض پر پہنچے تو عمرو پوچھنے لگے کہ اے حوض والے کیا تمہارے اس حوض پر درندے (بھی پانی پینے) آتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے کہا اے حوض والے ہمیں یہ نہ بتانا کیونکہ درندے ہمارے (پانی) پر آتے ہیں اور ہم اُنکے (پانی) پر آتے ہیں (بتانے سے فائدہ کیا ہے) یہ روایۃ امام مالک نے نقل کی ہے اور رزین کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درندے جو اپنے پیٹ میں لیجائیں وہ اُنکا ہے اور جو رہجائے وہ ہمارے پینے کے واسطے پاک ہے۔

(۴۴۶) حضرت ابو سعید خُدری سے روایۃ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن حوضوں کی بابت جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں پوچھا گیا کہ اُنکے پانی سے کوئی شے پاک کرسکتے ہیں (یا نہیں) حالانکہ ان پر (پانی پینے کیواسطے) درندے اور کُتّے اور گدھے بھی آتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ جو اُنکے پیٹوں میں آجائے اُنکا ہے اور جو رہجائے وہ ہمارے واسطے پاک ہے یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۴۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے غسل نہ کیا کرو کیونکہ یہ برص (کی بیماری) پیدا کردیتا ہے۔ یہ روایۃ دار قطنی نے نقل کی ہے۔

باب ناپاکی سے پاک کرنیکا بیان

پہلی فصل (۴۴۸) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کے برتن میں سے کُتا پانی (وغیرہ) پی جائے تو اُسے سات مرتبہ دھو لینا چاہیے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایۃ میں (اسطرح) ہے جب کسی کے برتن کو کُتا چاٹ جائے تو اسکا پاک کرنا اسطرح ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اول مرتبہ مٹی مل لیوے

(۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ ہی کہتے ہیں کہ ایک دہقانی نے مسجد میں کھڑے ہوکر پیشاب کردیا اور لوگ اُسکے پیچھے پڑنے لگے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو (راوی کو شک ہے کہ لفظ) سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ فرمایا تھا یا ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ (یعنے دونوں کے ڈول کے ہیں اور فرمایا) کہ تم آسانی کرنیکے واسطے بھیجے گئے ہو اور مشکل کرنیکے واسطے نہیں بھیجے گئے۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۰ ۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک دیہقانی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا مَہ مَہ[51] (یہ سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دھمکاؤ مت بلکہ چھوڑ دو جانے دو تاکہ یہ پیشاب کرلے[52] پھر آنحضور نے اُسے بلاکر نصیحت کی کہ یہ مسجدیں پیشاب پائخانہ وغیرہ کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو ذکر الٰہی اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کیواسطے بنائی گئی ہیں یا اور جو کچھ اُس سے فرمایا ہو انس کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک شخص کو آنحضور نے حکم کیا اُسنے ایک ڈول پانی کا لاکر اسپر بہادیا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵۱ ۴) حضرت اسماء ابوبکر صدیق کی بیٹی فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ یہ بتایئے کہ اگر ہم [illegible] کسی نا پاکی کا خون کپڑے پر لگا ہوا پائے تو کیا کرے آنحضور نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے کپڑے پر نا پاکی کا خون لگ جائے تو اول چٹکیوں سے ملے پھر پانی سے دھولے اور پھر اسی کپڑے سے نماز پڑھ [illegible] (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵۲ ۴) سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے کپڑے پر منی لگجانے کی بابت حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو[53] ڈالا کرتی تھی اور نشان دہونے کا [illegible] گیلے کپڑے ہی کو نماز کیواسطے لیجایا کرتے تھے یہ روایۃ متفق علیہ ہے

(۵۳ ۴) [illegible] عائشہ سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتی تھیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے [illegible] کھرچ ڈالا کرتی تھی اس [illegible] علقمہ و اسود کی روایۃ کو جو حضرت عائشہ سے اسی جیسی نقل [illegible] مسلم نے نقل کیا ہے [illegible] اسی روایۃ میں (یہ بھی ہے) کہ آپ اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۵۴ ۴) اُم قیس [illegible] کی بیٹی [illegible] روایۃ ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچہ کو لیکر جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آنحضور نے اُس بچہ کو اپنی گود میں بٹھالیا اُسنے آپ کے کپڑے پر پیشاب کردیا آنحضور نے پانی منگوا کر اسپر بہادیا اور (بہت مَلکر)[55] نہیں دھویا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

---

[51] یہ دونوں لفظ عرب میں کسی کام سے روکنے کیلئے کہا کرتے ہیں یہاں مقصود یہ ہے کہ پیشاب کرنے سے رک جا ۱۲ [52] چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر نہایت شفیق و مہربان تھے لہذا اعرابی کو فرمایا کہ پیشاب کرنے دو ورنہ پیشاب رُک کر تکلیف ہو جائیگی علاوہ ازیں اس میں امت کو تعلیم ہے کہ کسی پر تکلیف اور مشقت نہ ڈالنی چاہیئے ۱۲ [53] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منی ناپاک ہے ورنہ دھونیکی ضرورت نہ تھی [54] کیونکہ لڑکوں کا پیشاب بہ نسبت لڑکیوں کے کم ناپاک ہوتا ہے اسلئے اُسے تھوڑا ہی دھونا کافی ہے اور [illegible] سے معلوم ہوا کہ بچہ کو دعا برکت کیواسطے بزرگوں کے پاس لیجانا مستحب ہے ۱۲

(۴۵۵) حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کھال رنگ لی جائے تو پاک ہو جاتی ہے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۵۶) حضرت ابن عباس ہی کہتے ہیں کہ میمونہ کی لونڈی کے پاس کسی نے صدقہ میں ایک بکری بھیجی (اتفاقاً) وہ بکری مرگئی آنحضور کا اُسپر گذر ہوا آپ نے فرمایا کہ اسکی کہال نکالکر تمنے کیوں نہ رنگ لی کہ (وہ تمہارے کام آتی اور تمہیں فائدہ پہنچاتا لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو مردار ہے آپنے فرمایا کہ اسکا تو کھانا ہی حرام ہے (نہ کہ کہال بھی یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۴۵۷) حضرت سودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تھی ہمنے اُسکی کھال (نکالکر) رنگ لی اور ہمیشہ اسی میں نبیذ بناتے رہے یہانتک کہ وہ پُرانی مشک ہوگئی۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۴۵۸) لُبابہ بنت حارث کہتی ہیں کہ حسین بن علی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھکر آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ دوسرا کپڑا پہنکر یہ تہ بند مجھے دیدیجئے تاکہ میں دھو دوں آنحضور نے فرمایا کہ لڑکیوں کا پیشاب زیادہ دھویا جاتا ہے اور لڑکوں کے پیشاب پر پانی بہادینا کافی ہے۔ یہ روایۃ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابو داؤد اور نسائی کی ایک روایۃ میں ابو سمح سے اسطرح نقل ہے آنحضور فرماتے ہیں کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے۔[۵۱]

(۴۵۹) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کے جوتے کو پلیدی لگجائے تو زمین (پر ملدینے) سے پاک ہوجاتا ہے یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بالمعنی نقل کی ہے۔

(۴۶۰) حضرت ام سلمہ سے ایک عورت نے کہا کہ میرے پلّے لنبے ہوتے ہیں اور میں ناپاک جگہ میں چلتی ہوں (یہ خیال ہے کہ ناپاکی[۵۲] لگجاتی ہوگی) ام سلمہ بولیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بعد اسکے (خشک زمین پر چلنا) اُن پلّوں کو پاک کر دیتا ہے یہ روایۃ امام احمد اور امام مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد اور دارمی کہتے ہیں کہ یہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی لونڈی تھی جس سے اُنکے اولاد بھی تھی۔

(۴۶۱) مقداد بن معدیکرب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کے پہننے اور اُنپر سوار[۵۳] ہونے سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایۃ ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی زیادہ مچوڑنے اور ملنے کی ضرورت نہیں ۱۲ [۵۲] طیبی فرماتے ہیں کہ اس ناپاکی سے سخت ناپاکی مراد ہے کیونکہ پیشاب جیسی ناپاکی اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہوتا چنانچہ تمام علماء نے یہی معنی بیان فرمائے ہیں [۵۳] کیونکہ یہ لباس متکبروں کا ہے لہٰذا نیک لوگوں کو اسکا پہننا مناسب نہیں سوار نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ درندوں کی کہال کو زین وغیرہ پر بچھا کر نہ بیٹھے ۱۲

(۴۶۲) ابو الملیح بن اُسامہ اپنے باپ سے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے یہ روایۃ امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی اور ترمذی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ (کھالوں کے) فرش بنانے سے (آنحضور نے منع فرمایا)۔

(۴۶۳) ابو الملیح سے روایۃ ہے کہ یہ درندوں کی کھالوں کی قیمت[۵۱] کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۶۴) عبد اللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس خط آیا (جس میں یہ لکھا تھا) کہ مُردوں کی کچی کھال اور پٹھے کو کام میں نہ لایا کرو۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۶۵) حضرت عائشہ صدیقہ سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مردار کی کھالیں رنگ لی جائیں اُن سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے یہ روایۃ امام مالک اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۶۶) حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ چند آدمی قریشی ایک بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرے آپ نے اُنسے فرمایا کہ تم نے اسکی کھال کیوں نہ نکال لی اُنہوں نے عرض کیا کہ یہ تو مردار ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیکر کے پتے اور پانی پاک کر دیتا ہے[۵۲] (یعنے ان سے رنگائی ہوجاتی ہے) یہ روایۃ احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۶۷) سلمہ بن مُحبَّق کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی میں ایک گھر کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مشک لٹکی ہوئی ہے آنحضور نے پانی مانگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول خدا یہ تو مُردار (کی کھال) ہے آپ نے فرمایا اسکا رنگنا اسے پاک کر دیتا ہے اس روایۃ کو امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کیا ہے

تیسری فصل

(۴۶۸) بنی عبد الاشہل کی ایک عورت کہتی ہیں میں نے عرض کیا تھا یا رسول خدا ہمارا رستہ مسجد میں آنیکا ناپاک اور خراب ہے جب بارش ہوجائے تو ہم کس طرح کریں کہتی ہیں آنحضور نے فرمایا کیا اس رستہ کے آگے کچھ پاک اور عمدہ رستہ نہیں آتا میں نے عرض کیا ہاں فرمایا بس یہ رستہ اُسکے بدلے میں ہوجاتا ہے[۵۳] یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے

(۴۶۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم (مکان سے وضو کر کے آکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور راستہ کے چلنے کیوجہ سے (دوسری دفعہ) وضو نہ کرتے تھے یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

---

[۵۱] یعنی انکی خرید و فروخت بھی نہ چاہیئے ۱۲ [۵۲] یعنے مستحب یہ ہے ورنہ دھوپ میں خشک ہونے سے بھی پاک ہوجاتی ہے ۱۲ [۵۳] یعنی جو نجاست ناپاکی اس راستہ میں لگے گی وہ آگے جاکر اچھے راستہ میں صاف ہوجائیگی لہذا اسکے دھونے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲

مسجد[۱] میں کتے آتے جاتے تھے اور صحابہ انکی آنیکی وجہ سے کبھی بھی نہ دھوتے تھے یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۴۷۱) حضرت براء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں اور جابر کی روایۃ میں یہ ہے کہ جسکا گوشت کھایا جائے اُسکے پیشاب میں کچھ حرج نہیں یہ روایۃ امام احمد اور دار قطنی نے نقل کی ہے۔

باب جرابوں پر مسح کرنے کا بیان

پہلی فصل (۴۷۲) شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے جرابوں پر مسح کرنیکی بابت پوچھا انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات تک مسح کرنا تو مسافر کے واسطے جائز کیا ہے اور ایک دن اور ایک رات تک مقیم کے واسطے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے

(۴۷۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایہ ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شریک تھا اور کہتے ہیں (کہ ایک روز) فجر سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ کیلئے باہر تشریف لیگئے میں بھی پانی کا لوٹا اٹھا کر ہمراہ ہولیا جب آنحضور واپس تشریف لائے تو میں نے آپکے دونوں ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا اور آپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے آپ ایک اونی جبہ پہنے ہوئے تھے اُسکی آستینیں چڑھانی چاہیں لیکن آستینیں چونکہ تنگ تھیں (نہ چڑھ سکیں) آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالکر جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوکر چوتھائی سر کا اور پگڑی کا مسح کیا پھر میں آپکی جرابیں نکالنے کے واسطے جھکا (تاکہ پاؤں دھوئیں) فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے وضو کرکے انہیں پہنا تھا اور آپ نے اُنپر مسح کرلیا پھر آپ اور میں دونوں سوار ہوکر لوگوں کے پاس آئے تو جماعت کھڑی ہوگئی تھی اور عبد الرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت بھی لوگوں کو پڑھا چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اُنہیں معلوم ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے آنحضور نے اشارہ سے اُنہیں فرمایا (کہ تمہیں پڑھائے جاؤ چنانچہ) ایک رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ[۲] پڑھی اور جب اُنہوں نے سلام پھیر لیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور میں بھی آپکے

---

[۱] شروع زمانۂ اسلام میں مسجدوں کے دروازے نہ تھے اسلئے کتوں کی آمد و رفت تھی اور چونکہ اُنکے پاؤں خشک ہوتے تھے اسلئے دھونیکی ضرورت نہ ہوئی ہوگی [۲] اس سے معلوم ہوا کہ افضل شخص کی نماز اُس سے کم درجہ کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے واسطے امام کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے ۱۲

ساتھ کھڑا ہو گیا اور دونوں نے جو رکعت ہم سے پہلے ہو چکی تھی وہ پڑھ لی اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

فصل دوسری (۴۷۴) حضرت ابوبکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایۃ کرتے ہیں کہ آپ نے جرابوں پر مسح کرنے کی اجازت مسافر کو تین دن اور تین رات تک اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک دی بشرطیکہ انہوں نے جرابیں کو وضو کی حالت میں پہنا ہو یہ روایۃ اثرم نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور ابن خزیمہ اور دار قطنی نے بھی نقل کی ہے) اور خطابی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسناد کی رو سے صحیح ہے اور اسی طرح منتقی میں ہے۔

(۴۷۵) حضرت صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین رات تک (وضو کرنیکے وقت دھونیکی غرض سے) جرابیں نہ نکالا کریں نہ پائخانہ کی وجہ سے نہ پیشاب کی وجہ سے اور سونے کی وجہ سے مگر جنابۃ سے (نہانے کے واسطے ضرور) نکال لیا کریں۔ یہ روایۃ ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۷۶) مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ تبوک کی لڑائی میں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تھا اور آنحضور نے اپنی جرابوں کے نیچے اور اوپر مسح کر لیا تھا۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث معلول[۵۱] ہے اور میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنے بخاری سے اس حدیث کی بابت پوچھا دونوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے (بھی) اسے ضعف کہا ہے

(۴۷۷) مغیرہ ہی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جرابوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۴۷۸) حضرت مغیرہ ہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنی دونوں جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا یہ روایۃ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۴۷۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ (پاؤں دھونے) بھول گئے ہیں آپنے فرمایا کہ میں نہیں بھولا بلکہ تم ہی بھول گئے ہو کیونکہ مجھے تو اللہ عزوجل نے اسی طرح حکم کیا ہے اس روایت کو امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین (صرف) رائے (اور عقل ہی) پر ہوتا تو واقعی جرابوں کے اوپر مسح کرنے سے نیچے مسح کرنا بہتر ہوتا[۵۲] اور میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جرابوں کے اوپر

---

[۵۱] معلول وہ حدیث ہے جسمیں کسی تقہ راوی کو شک ہو گیا ہو خواہ کسی قسم کا وہم ہو ۱۲ [۵۲] کیونکہ ناپاکی نیچے ہی لگتی ہے یہ تقاضا عقل ہی۔ بقیہ صفحہ ۱۲۹

مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے یہ حدیث بالمعنیٰ نقل کی ہے۔

باب تیمم کے بیان میں

فصل پہلی (۴۸۱) حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم لوگ (پہلی امتوں کے) لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دئے گئے ہیں ذکر نہیں وہ یہ ہیں (اول) ہماری صفیں ہماری جماعت فرشتوں کی جماعت جیسی (شمار) کی گئی ہے (دوسری یہ کہ) ہمارے واسطے تمام زمین مسجد[۵۱] بنادی گئی ہے تاکہ جہاں چاہیں نماز پڑھ لیں تیسری یہ کہ جس وقت ہم پانی نہ پائیں تمام زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کردینے[۵۲] والی ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۸۲) حضرت عمران کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ سفر میں تھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آنحضور نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی علیحدہ بیٹھا ہے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آنحضور نے فرمایا اے فلانے تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا وہ بولا مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی نہیں تھا آنحضور نے فرمایا تجھے مٹی سے تیمم کرلینا لازم تھا اور یہی تجھے کافی تھا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۴۸۳) عمار کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی نہیں ملا عمار حضرت عمرؓ سے بولے کیا تمہیں یاد نہیں رہا کہ میں اور تم سفر میں تھے (اور دونوں کو نہانے کی ضرورت ہوگئی تھی) اور تم نے نماز نہیں پڑھی[۵۳] تھی لیکن میں نے زمین پر لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ ذکر کیا تھا آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا اور آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونک مار دیا پھر دونوں کو منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم نے بھی اسی طرح اور مسلم ہی کی روایت میں یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا تمہیں یہی کافی تھا کہ دونوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸) تقاضا کرتی ہے کہ جس طرف سے نجاست کا ہونا ممکن ہے اسی طرف مسح کرنا چاہیئے مگر چونکہ شرع میں صراحۃً یہ آگیا ہے کہ مسح اوپر کی جانب کرنا چاہیئے اسلئے اب عقل کو ہرگز دخل نہیں دے سکتے ۱۲ فوائد صفحہ ہذا

۵۱ اور پہلی امتوں کی نماز سوا خاص مکان گرجہ وغیرہ کے اور جگہ پڑھنی مقبول نہ ہوتی تھی ۱۲ ۵۲ یعنی ہماری آسانی کیواسطے تیمم جائز کردیا گیا ۱۲

۵۳ کیونکہ حضرت عمرؓ کو یہ خیال تھا کہ شاید جنابت کا تیمم اور کسی طرح ہو یا نہیں پانی کے ملجانیکی امید تھی کہ نماز کے قضا ہونے سے پہلے پانی مل جائیگا اسلئے

ہاتھوں کو زمین پر مار کر اور [illegible] دونوں ہاتھوں کو مل لیتے ۔

(۴۸۴) حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام عرض کیا آنحضرت نے مجھے جواب نہ دیا اور پیشاب سے فارغ ہو کر ایک دیوار کے پاس کھڑے ہو گئے اور ایک لاٹھی سے جو آپ کے پاس تھی دیوار کو کھرچ کر دونوں ہاتھ اس پر مارے پھر دونوں ہاتھوں اور کہنیوں پر پھیر کر میرے سلام کا جواب دیا (مصنف کہتے ہیں کہ) میں نے یہ روایت نہ صحیحین میں دیکھی ہے اور نہ حمیدی کی کتاب میں ہاں شرح السنۃ میں اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے ۔

دوسری فصل (۴۸۵) حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پاک مٹی (بجائے پانی کے) مسلمان کے وضو کے لیے ہے اگرچہ دس برس تک پانی نہ ملے اور جس وقت پانی ملجائے تو بدن دھو لینا چاہیے کیونکہ یہ بہتر ہے[۱] یہ روایت امام احمد، ترمذی اور ابو داود نے نقل کی ہے اور نسائی نے اسی طرح یہاں تک نقل کی ہے کہ اگرچہ دس برس تک پانی نہ ملے ۔

(۴۸۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں جا رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص کے پتھر لگ کر سر میں زخم ہو گیا اور (اتفاقاً) اسے نہانے کی بھی ضرورت ہو گئی اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ مجھے تیمم کی اجازت ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ نہیں تمہارے لیے تیمم کی اجازت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ تم پانی کی طاقت رکھتے ہو القصہ انہوں نے غسل کر لیا اور اسکی تکلیف سے انتقال کر گئے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا آپ نے یہ بد دعا دی کہ انہوں نے اسے مار ڈالا[۲] خدا انکا ناس کرے جنھیں علم نہیں تھا انہوں نے پوچھ کیوں نہیں لیا کہ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے جاہل و نادان کی تو پوچھ لینا ہی دوا ہوتی ہے اور اسے تو یہی کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر ایک پٹی باندھ کر اور باقی بدن کو دھو کر پٹی پر مسح کر لیتا ۔ یہ روایت ابو داود نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ عطاء بن ابی رباح سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں

(۴۸۷) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں جا رہے تھے اور نماز کا جب وقت ہوا تو ان کے پاس پانی نہ تھا دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی (جس وقت آگے چلے) تو نماز کا وقت ابھی باقی

[illegible] ...

[۱] کیونکہ ایسی حالت میں تیمم کرنا افضل ہے ۱۲ [۱] یعنی بعد پانی ملجانیکے وضو کرنا چاہیے اب تیمم جائز نہیں ہوگا ۱۲

[۲] اگرچہ اسے صحابہ نے نہیں مارا تھا مگر چونکہ انہیں کے مسئلہ بتانے کے سبب اسے اسقدر تکلیف پہنچی کہ انتقال ہو گیا۔ اسلئے دھمکانے کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو مارنے والا فرمایا ۱۲

نہانا [illegible] پانی بھی مل گیا انہیں سے ایک نے وضو کر کے نماز لوٹائی [illegible] دوسرے نے نہ لوٹائی [illegible] صلی اللہ [illegible]

[illegible] دونوں نے اپنا اپنا حال عرض کیا جس نے نماز نہیں لوٹائی تھی [illegible] سے [illegible]

تمہیں سنت کی موافقت کی [illegible] نماز کافی ہے اور جس نے وضو کر کے دوسری دفعہ نماز پڑھی [illegible]

فرمایا [illegible] علیہ [illegible] بروایت ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی ہے [illegible] نسائی نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور

[illegible] سے مرسلاً بھی نقل کی ہے۔

تیسری فصل [illegible] حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ایک شخص نے ملکر سلام علیک [illegible] جواب

[illegible] سلام کا جواب دیا [illegible] علیہ ہے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] یہ [illegible]

باب سنت کے موافق غسل کرنیکا بیان

پہلی فصل [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے

[illegible] لینا چاہیئے بروایۃ متفق علیہ ہے۔

[illegible] کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر بالغ پر جمعہ کے روز نہانا

واجب [illegible] متفق علیہ ہے

(۴۹۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر مسلمان کو لائق ہے کہ ساتویں

روز نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۴۹۳) حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ف۱ کیونکہ حکم شریعت اسی طرح ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لینا چاہیے ۱۲ ف۲ کیونکہ اسے دو دفعہ [illegible] ۱۲

ف۳ یہاں مسح سے تیمم مراد ہے [illegible] سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے وضو یا تیمم کر لینا افضل [illegible] ۱۲

تھے جس نے جمعہ کے روز وضو ہی کرلیا اچھا کیا [illegible] غسل کرلیا اُس نے بہت ہی اچھا کیا[۵۱] یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۹۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسے مُردہ کو نہلایا اسے خود بھی نہا لینا چاہیئے[۵۲] یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ جو کوئی جنازہ [illegible] اُٹھائے اُسے وضو کرلینا چاہیئے[۵۳]۔

(۴۹۵) حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کی وجہ سے نہایا کرتے تھے جنابت سے اور جمعہ کے روز [illegible] اور پچھنے لگوانے سے[۵۴] اور مُردہ کے نہلانے سے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۹۶) [illegible] عاصم روایت کرتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیری کے پتوں [illegible] پانی سے مجھے نہانے کیلئے ارشاد فرمایا یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۴۹۷) حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ [illegible] عراق کے رہنے والے ابن عباس سے پوچھنے لگے [illegible] کہا نہیں مگر جو نہالے صفائی اور ستھرائی ہے اور جو نہ نہاوے اس پر [illegible] بیان کرتا ہوں (اصل بات یہ تھی کہ (ابتدائے اسلام میں) لوگ [illegible] اُون پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں (اور سروں) پر بوجھ اُٹھاتے تھے اور مسجد [illegible] تنگ تھی چھت کی بلکہ چھپر تھا ایک روز سخت گرمی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لوگوں کو اون کے کپڑوں کے پسینے [illegible] یہاں تک کہ (پسینے کی) بدبو پھیلنے [illegible] ایک دوسرے کو تکلیف ہونے لگی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بدبو کا واقعہ دیکھا تو فرمایا اے لوگو تم اس (یعنی جمعہ کے) روز نہا کر آیا کرو اور ہر کسی کو چاہئے کہ وہ تیل اور خوشبو جو میسر ہو لگا لیا کرے تو وہ ضرور ملنا آیا کرے[۵۵] ابن عباس کہتے ہیں کہ اللہ نے مال (و دولت) دیدی لہذا لوگوں نے اون کے کپڑے پہننے چھوڑ دیئے اور مزدوری کرنا بھی چھٹ گیا اور مسجد بھی بڑھا دی گئی اور پسینہ کی وجہ سے جو لوگوں کو

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ پہلے ابوسعید کی حدیث میں جو بیان ہوا کہ جمعہ کے [illegible] نہانا واجب ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ گنہگار نہیں ہوگا [illegible] صرف وضو کافی ہوسکتا ہے ۱۲۔ [۵۲] نہانا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ جو چھینٹیں وغیرہ مُردہ کے نہلانے سے لگ جائیں وہ دُھل جائینگی ۱۲ [۵۳] [illegible] سنت ہی نماز [illegible] ہو جاوے ۱۲ [۵۴] اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے روز بھی غسل وغیرہ کا تیل یا کسی قسم کا عطر لگانا مستحب ہے ۱۲

اسمیں تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی (اسلئے اب غسل کرنا [illegible] یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے

باب [illegible]

فصل پہلی [illegible]

[illegible]

یہی گمان ہوا کہ شاید آپ انہیں دونوں پہ غصہ ہوئے ہیں [illegible]

بیجا جب وہ آئے [illegible] دونوں کو (دودھ [illegible]

غصہ نہیں ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۹۹) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں اور نبی [illegible] حالت میں ایک برتن سے نہالیا کرتے تھے (اور بعض اوقات میں ایام [illegible] ارشاد فرماتے جب میں تہبند باندھ لیتی تو آپ مجھ سے اپنا بدن لگا کر لیٹ [illegible] معتکف ہو کر اپنا سر مبارک (مسجد سے) باہر نکالدیتے تو میں اپنے ایام کی حالت میں آپکا سر مبارک دھودیا کرتی [illegible] روایت متفق علیہ ہے

(۵۰۰) حضرت عائشہ ہی فرماتی ہیں کہ میں حالت ایام میں (پانی وغیرہ) پیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا

سلہ خلاصہ حضرت ابن عباس کے کلام کا یہ ہوا کہ شروع زمانہ اسلام میں [illegible] پسینے اور تکلیف لوگوں کے جمعہ [illegible] تھا اور اب بعد میں چونکہ یہ کیفیت نہ رہی اسلئے نہانا بھی ضروری نہ رہا بلکہ سنت ہے اگر نہالے بہتر ہے [illegible] گنہگار [illegible]

کرتی تھی آپ میرے منہ کی جگہ منہ رکھکر پی لیا کرتے تھے[95] اور کبھی میں حالت ایام میں گوشت لگی ہوئی ہڈی چوس کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ میرے منہ کی جگہ منہ رکھکر اُسے چوس لیتے) یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۰۱) حضرت عائشہ [illegible] فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھکر قرآن مجید پڑھ لیا کرتے تھے اور میں ایام سے ہوتی تھی [illegible] یہ متفق علیہ ہے۔

(۵۰۲) [illegible] مسجد میں سے چھوٹا بوریہ اُٹھا لاؤ میں نے عرض کیا [illegible][96] [illegible] روایۃ کو مسلم نے نقل کیا ہے

(۵۰۳) [illegible] کرتے تھے کہ تھوڑی [illegible] سے ہوتی تھی یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۵۰۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے ایام والی عورت سے صحبت کی یا اوسکے پاخانہ کی جگہ بدفعلی کی یا کسی کاہن[97] کے پاس (غیب کی باتیں پوچھنے کیلئے) گیا تو اُسنے (گویا) دین محمدی کا انکار کردیا یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایۃ میں یہ زیادہ ہے کہ) کاہن کے کہنے پر اُسنے یقین بھی کرلیا تو کافر ہوگیا اور ترمذی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث معلوم نہیں سوائے اس سند کے کہ حکیم اثرم ابو تمیمہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ ابوہریرہ سے ہے۔

(۵۰۵) حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بی بی کے حالت ایام میں میرے واسطے کیا جائز ہے آپ نے فرمایا ناف سے اوپر[98] جائز ہے اور اس سے بھی بچنا بہت ہی بہتر ہے یہ روایۃ رزین نے نقل کی ہے اور محی السنۃ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

(۵۰۶) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بی بی

---

[95] اس سے معلوم ہوا کہ ایام والی عورت کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے [illegible] اسکے اعضا ناپاک نہیں ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عائشہ صدیقہ سے پیار تھا [illegible] آنحضوری [illegible] تھی [illegible] بھی پہلی معلوم ہوا کرتی ہے علاوہ اسکے [illegible] بعض یہود بھی ہوتا تھا کیونکہ وہ عورتوں کی اسی حالت میں اُنکے پاس بیٹھنا بھی چھوڑ دیتے تھے ۱۲

[96] یعنی [illegible] باہر کھڑے ہو کر ہاتھ سے بوریہ اُٹھا لینا کیونکہ مسجد میں ایام والی عورت کو صرف اندر جانا منع ہے نہ کہ اندر ہاتھ کرنا بھی ۱۲

[97] کاہن وہ [illegible] ہے اور جو شخص اسکی باتوں پر یقین کرے وہ کافر ہے اور یہی حکم ہے نجومی کا جو ستاروں کے آثار سے خبر دے ۱۲

[98] یعنی [illegible] جائز ہے ۱۲

[illegible] فاطمہ دختر ابو حبیش سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کا خون آتا تھا لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے جسکی پہچان یہ ہے کہ سیاہی مائل ہوتا ہے [illegible] تو نماز [illegible] اور جب دوسرا [illegible] تو وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو [illegible] لہذا اس میں نماز پڑھنی چاہیئے) یہ روایت ابو داؤد اور نسائی [illegible]

(۱۲) حضرت ام سلمہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کے خون جاری رہتا تھا [illegible] سے فتویٰ پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس خون [illegible] جتنے دنوں آتا تھا (جب یہ معلوم ہو جائے تو [illegible] نہا لے اور (پاجامہ کے اندر) [illegible] اور نماز [illegible]

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی [illegible] مستحاضہ عورت [illegible] کہ جن دنوں میں پہلے حیض آتا تھا ان میں نماز چھوڑ کر پھر ہر نماز کے واسطے غسل اور وضو [illegible] یہ روایت ترمذی و ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳) [illegible] کثرت سے استحاضہ آتا تھا اسلئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] حاضر ہوئی اور اپنی بہن زینب دختر جحش کے مکان میں آپ کو [illegible] یہ حال بیان کیا [illegible] یا رسول اللہ مجھے بہت ہی کثرت سے استحاضہ آتا ہے [illegible] سے بھی مجھے روک رکھا ہے [illegible] آپ نے فرمایا کہ میں تو [illegible] رکھنے (کے لئے) کہتا ہوں کیونکہ اس سے خون رک جاتا ہے (راوی کہتے ہیں) فاطمہ نے کہا وہ بہت [illegible] اس سے نہیں رکیگا آپ نے فرمایا کہ [illegible] (کیطرح لنگوٹی) باندھ [illegible] بولی اس سے

ف۵ یعنی [illegible] رنگ باعتبار اکثر عورتوں کے آپ نے فرمایا ورنہ بعض عورتوں کے خون کا رنگ سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہے [illegible]

[illegible] ایک رگ ہے اور [illegible] کا خون اس میں سے آتا ہے اور خون حیض جیسی [illegible] چونکہ اس میں ناپاکی نہیں ہوتی لہذا یہ [illegible] نماز [illegible] ف۵ یہ حدیث معمول بہ نہیں ہے کیونکہ اسکی سند میں ضعف ہے [illegible] دوسری روایت

کتاب نماز کے بیان میں

پہلی فصل

(۵۱۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک تمام گناہوں سے کفارہ ہو جاتے ہیں۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۱۷) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تم بتاؤ کہ جسکے دروازے کے آگے پانی کی نہر جاتی ہو اور وہ روزمرہ اسمیں پانچ مرتبہ نہاتا ہو [illegible] بدن پر رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہیں میل بالکل باقی نہیں رہیگا آپ نے فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو ان نمازوں کے سبب سے اسی طرح مٹا دیتا ہے (جسطرح پانی میل کو [illegible] یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵۱۸) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ایک آدمی نے غیر عورت کا [illegible] پھر اس نے آنحضور کی خدمت میں [illegible] (اسکے جواب میں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ نازل فرمادی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم میرے لئے ہے یا سب کے لئے؟ آپ نے فرمایا (نہیں یہی حکم) میری تمام امت کیواسطے ہے اور ایک روایۃ میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں میری امت میں سے جو شخص اس آیۃ پر عمل کرے اسی کے واسطے (یہ حکم) ہے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۱۹) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد فعل [illegible] آپ مجھ پر حد لگا دیجئے آنحضور نے اسکی بابت اس سے کچھ نہیں پوچھا اور جماعت کھڑی ہوگئی تھی اس نے بھی آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو اس شخص نے پھر کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد فعل ہوگیا ہے لہذا میری بابت جو کچھ حکم خدا ہو وہ جاری کیجئے آپ نے فرمایا کہ تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا ہاں پڑھی ہے آپ نے

[illegible] سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں [illegible] دن کے اول و آخر اور رات کی چند ساعت میں [illegible] دن کے اول نماز صبح اور ظہر کو شامل ہے اور آخر عصر اور مغرب کو اور رات کی چند ساعت سے نماز عشاء مراد ہے [illegible] ان کو کہتے ہیں جو کسی گناہ زنا وغیرہ پر شریعت کی جانب سے اس کی ایک سزا مقرر ہو ۱۲

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ بخشدیا[۵۱] ہے یا فرمایا کہ تیری حد بخشدی ہے (یہ راوی کا شک ہے) اور یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۰) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنا [illegible] پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا میں نے کہا پھر کونسا [illegible] فرمایا اللہ کے راستہ میں جنگ کرنا ابن مسعود فرماتے ہیں مجھ سے آنحضور نے یہی باتیں بیان [illegible] اگر میں پوچھتا تو آپ اور بھی زیادہ بیان فرما دیتے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز کا چھوڑ دینا مومن بندہ اور کفر کے درمیان (کے پردے[۵۲] کو دور کر دیتا) ہے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۲۲) [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں [illegible] جس شخص نے (ان نمازوں کے لئے) اچھی طرح وضو کر کے [illegible] پڑھا اور ان میں رکوع اور خشوع پورا کیا تو اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہے اور جس نے ایسا نہ کیا اس کا اللہ تعالیٰ پر ذمہ وار نہیں اگر چاہے بخشدے اور اگر چاہے اسے عذاب دے یہ روایۃ احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور امام مالک اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۵۲۳) ابو امامہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے تھے تم پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے رہنا اور رمضان [illegible] کے روزے رکھتے رہنا اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہنا اور حاکم کی فرمانبرداری کیا کرتے رہو گے تو) اپنے رب کی جنت میں[۵۳] چلے جاؤ گے یہ روایۃ امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۲۴) عمرو بن شعیب سے روایۃ ہے کہ انکے باپ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جاویں تو انہیں نماز کی تنبیہ کیا کرو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھوایا کرو اور انکے بستر سے[۵۴] علیحدہ کر دیا کرو یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح شرح سنۃ میں بھی عمرو ہی سے نقل کی ہے اور مصابیح میں سبرہ بن معبد سے نقل کی ہے۔

---

۵۱ یعنے نماز کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے تیرا یہ گناہ بخشدیا ہے ۱۲ ۵۲ یعنی نماز پڑھنا آدمی کو کفر سے روک دیتا ہے بلکہ ایمان اور کفر کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے اور جب نماز ترک ہو جاتی ہے تو یہ پردہ ٹوٹ جاتا ہے اور آدمی کفر کے قریب ہو جاتا ہے ۱۲ ۵۳ یعنے ان فضائل کا ادا کرنا تمہارے واسطے جنت میں جانیکا وسیلہ ہو جائیگا لہٰذا انکی پابندی رکھنا ۱۲ ۵۴ اس عمر میں چونکہ لڑکے بالغ ہونے کے قریب ہو جاتے ہیں لہٰذا انکے بستروں کو علیحدہ کر دینے چاہئیں اور انکی بہنوں یا غیر عورتوں کے پاس اس عمر میں نہ سُلانا چاہئے ۱۲

(۵۲۵) بُریدہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان نماز کا عہد[1] ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہے۔ یہ روایت امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۵۲۶) [illegible] کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ [illegible] گو گناہ کر [illegible] سب کچھ کر لیا ہے [illegible]

[illegible]

(۵۲۷) [illegible]

[illegible] کرتے شروع ہو گئے [illegible]

مسلمان بندہ اگر خالصتاً للہ تمہاری نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ [illegible]

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۵۲۸) حضرت [illegible] بن خالد [illegible] کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] دل سے پُر طلب اور غفلت اس میں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے [illegible]

(۵۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جو شخص ہمیشہ نماز پڑھتا رہتا ہے تو اس کے لئے یہ نماز قیامت کے دن نور (ایمان)، دلیل (کمال ایمان کی) [illegible] (سبب) بن جائیگی اور جس نے نماز نہیں پڑھی تو نہ اس کیلئے نور (ایمان) ہوگا [illegible]

ل۱ کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور جس نے نماز چھوڑ دی تو گویا اس نے ظاہر کر دیا کہ مسلمانوں کو نماز [illegible] کے ساتھ شمار نہ ہو جائیں ۱۲ ل۲ یعنی جو صغیرہ گناہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جائینگے ۱۲
ل۳ یعنی سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲

دلیل اور نجات کا سبب ہوگی بلکہ یہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان[5] اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا یہ روایت امام احمد اور دارمی نے نقل کی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے ۔

(۵۳۰) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سوائے نماز کے اور اعمال کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے (فقط نماز ہی کا چھوڑ دینا کفر سمجھتے تھے) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے ۔

(۵۳۱) حضرت ابو دردا فرماتے ہیں کہ میرے (مکرم) دوست یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ تو کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا اگرچہ تجھے کوئی [illegible] کر ڈالے [illegible] اور [illegible] جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑنا کیونکہ جس نے جان کر نماز چھوڑ دی تو اللہ و رسول ذمہ دار نہیں [illegible] شراب پینا [illegible] یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب نماز کے وقتوں کا بیان

پہلی فصل (۵۳۲) حضرت [illegible] [illegible]

پہلے جب وقت [illegible] [illegible]

نہ آئے تو عصر کا وقت رہتا ہے [illegible]

کا وقت رہتا ہے [illegible]

ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جا [illegible] یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے

(۵۳۳) حضرت [illegible] حضور نے فرمایا

کہ تو ہمارے ساتھ [illegible]

کو اذان کہنے کے واسطے فرمایا [illegible]

---

[5] ہامان فرعون کا وزیر تھا اور ابی بن خلف [illegible]

قتل کیا تھا اور اسی لئے اسکا نام [illegible]

نماز نہیں پڑھتے اور کبھی کبھی پڑھ لیتے ہیں ان کی جو کیفیت ہوگی [illegible]

ضروری پابندی چاہیئے ۱۲ [illegible] یعنی نشانیں [illegible]

دو سینگوں سے مراد ہے کہ افق میں جس جگہ سے سورج کا طلوع ہوتا ہے تو شیطان [illegible]

ہے اور مقصود شیطان کا وہاں کھڑے ہونے سے یہ ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو شیطان [illegible]

نماز پڑھی اور جسوقت سورج چھپ گیا تو مغرب کی نماز پڑھی اور جسوقت شفق[۹۱] غائب ہوگئی تو آنحضور نے حضرت بلال سے تکبیر کہلوا کر عشا کی نماز پڑھی اور جسوقت صبح صادق طلوع ہوگئی تو حضرت بلال سے تکبیر کہلوا کر صبح کی نماز پڑھی اور جب دوسرا روز ہوا تو آنحضور [illegible] ظہر کو ٹھنڈے کے وقت پڑھنی چاہیئے چنانچہ خوب وقت ٹھنڈا کر کے [illegible] تاخیر کر کے عصر کی نماز پڑھی لیکن سورج اونچا ہی تھا اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی [illegible] جانے کے بعد عشا کی نماز پڑھی اور خوب چاندنا کر کے صبح کی نماز پڑھی پھر فرمایا وہ شخص نماز کے وقت کو پوچھتا تھا وہ کہاں ہے اسی شخص نے پوچھنے والے نے عرض کیا میں [illegible] رسول اللہ آپ نے فرمایا تم نے جو وقت نماز کا [illegible] ان دونوں روز میں) دیکھے ہیں نماز کا وقت انکے [illegible] مسلم نے نقل کی ہے۔

[illegible] (۵۴۳) [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیل نے [illegible] نماز پڑھائی [illegible] ڈھلکر سایہ جوتے کے تسمے[۹۲] کے برابر ہوگیا تو ظہر کی نماز پڑھائی [illegible] ہر چیز کا سایہ [illegible] برابر ہوگیا تو عصر کی نماز پڑھائی اور جسوقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے یعنی غروب کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی اور شفق غائب ہونے کے وقت عشا کی نماز پڑھائی اور جس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے یعنے بعد طلوع فجر صبح کی نماز پڑھائی اور جب اگلا روز ہوا تو ایک مثل[۹۳] پر ظہر کی نماز پڑھائی اور دو مثل پر [illegible] نماز پڑھائی [illegible] روزہ دار کے افطار کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی اور تہائی رات کے بعد عشا کی [illegible] اور خوب چاندنا کر کے صبح کی نماز پڑھائی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر یہ کہا اے محمد تم سے پہلے نبیوں کی نماز کا وقت بھی یہی تھا دونوں وقتوں کے بیچ بیچ میں ہے یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے

تیسری فصل

(۵۴۵) ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے (ایکروز) عصر کی نماز کچھ دیر کر کے پڑھی تو عروہ اُنسے کہنے لگے کہ آگاہ رہو حضرت جبرئیل نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر (اول وقت) نماز پڑھائی تھی عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے اے عروہ ذرا سوچ[۹۴] سمجھکر کہو کیا کہتے ہو

---

۹۱ شام کو جب سورج چھپ جاتا ہے تو جو سرخی کے بعد سفیدی ہوتی ہے جسکے بعد سیاہی آکر ستارے معلوم ہونے لگتے ہیں اُسے شفق کہتے ہیں ۱۲

۹۲ عرب کے جوتے میں تسمہ ہوتا ہے جسکی مقدار تقریب دو گرہ کی ہوتی ہے ۱۲　۹۳ ایک مثل سایہ اُسکو کہتے ہیں کہ ہر شے کا سایہ سوائے سایہ وقت زوال کے اُسکی برابر ہوجائے ایسی ہی دو مثل کہ اُس چیز سے سایہ دوگنا ہوجائے یعنے ایک گز کا سایہ دو گز ہوجائے ۱۲

۹۴ عمر بن عبد[illegible] بیان کی ۱۲

پھر عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ جبریل آکر میرے امام بنے اور میں نے اُنکے ساتھ نماز پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پانچ نمازیں انگلیوں پر گن کر بتائیں یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۶) حضرت عمر بن خطاب سے روایۃ ہے انہوں نے اپنے عاملوں کے پاس یہ لکھکر بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے مہتم بالشان میرے نزدیک نماز کا پڑھنا ہے لہٰذا جسنے اسکی محافظت اور نگہبانی کی گویا اُسنے دین کی نگہبانی کی اور جسنے اُسے ضایع کر دیا وہ اور امور کو اس سے بھی زیادہ ضایع کریگا[۵۱] پھر یہ لکھا کہ ظہر کی نماز ایک ہاتھ سایہ ہونیسے لیکر ایک مثل سایہ ہونے تک پڑھلیا کرو اور عصر (کی نماز) ایسے وقت پڑھا کرو کہ سورج اونچا اور صاف سپید رہے (بلکہ وقت) اسقدر رہے کہ کوئی سوار (عصر کی نماز پڑھکر) چھ یا نو میل (یہ راوی کا شک ہے) سورج کے چھپنے سے پہلے سفر طے کرلے اور سورج کے غروب ہونیکے بعد مغرب کی نماز پڑھلیا کرو اور شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات تک عشار کی نماز پڑھلیا کرو اور جو (بغیر نماز پڑھے) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے جو (بغیر عشار کی نماز پڑھے) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے جو (عشار کی نماز پڑھے بغیر) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے (تین مرتبہ یہ بددُعاء کر کے پھر لکھا کہ صبح کی نماز ایسے وقت پڑھنا کہ ستارے گنجان چمکتے ہوئے ہوں۔ یہ روایۃ امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۵۲۷) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (زمانہ میں) ظہر کی نماز کے وقت گرمی کی موسم میں تین قدم سے لیکر پانچ قدم تک سایہ ڈھلجاتا تھا اور جاڑہ میں پانچ قدم سے لیکر سات[۵۲] قدم تک سایہ ڈھلجاتا تھا یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جلدی (یعنی اول وقت) نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل (۵۲۸) سیار بن سلامہ کہتے ہیں میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے میرے والد اُنسے پوچھنے لگے کہ فرض نمازیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کس کس وقت پڑھتے تھے وہ بولے کہ ظہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آنحضور سورج ڈھلنے کیوقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ

[۵۱] کیونکہ جب سب سے بڑے امر کا اہتمام نہ کیا تو چھوٹے امر کے اہتمام کی اس سے کیا امید ہو ۱۲ [۵۲] وجہ اسکی یہ ہے کہ جاڑہ میں اصلی سایہ یعنی زوال کے وقت کا سایہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور گرمی میں کم اور وقت ظہر دونوں موسم میں ایک ہی ہے لیکن حرمین میں یہ دونوں وقت برابر ہی ہوتے ہیں ۱۲

کوئی ہم میں سے نماز پڑھکر مدینہ سے پرے اپنے مکان پر جاکر سورج کے غروب ہونے سے پہلے واپس آجاتا تھا اور سورج خوب روشن ہی رہتا تھا سیار کہتے ہیں کہ مغرب کی بابت جو کچھ ابو برزہ نے بیان کیا تھا وہ میں بھول گیا (اور) ابو برزہ کہتے ہیں کہ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو رسول خدا صلعم دیر سے پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے اور نماز سے پہلے سونے اور بعد نماز کے باتیں کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے [illegible] وقت فارغ ہوتے [illegible] ہر شخص اپنے پاس کے بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا اور [illegible] آیتوں [illegible] اور ایک روایت میں (اس طرح ہے) کہ آنحضرت [illegible] نماز سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو [illegible]

(۵۳۹) محمد بن عمرو بن حسن بن علی [illegible] حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا [illegible] پڑھتے تھے اور سورج سفید ہی ہوتا تھا اور [illegible] (بعض) اوقات عشاء کی نماز میں جب کبھی لوگ [illegible] لوگ کم ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے [illegible]

(۵۴۰) [illegible] بچنے کیوقت اپنے [illegible] پڑھتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۴۱) [illegible] دوزخ [illegible] سخت گرمی دوزخ کی بھاپ سے [illegible] بعض کو کھائے جاتے [illegible] ایک سانس جاڑے میں لیتی ہے اور ایک سانس گرمی میں [illegible] (وہ سخت جاڑا ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں [illegible] اس آگ کی لو کی وجہ سے ہے [illegible] زیادہ معلوم ہوتی ہے تو وہ اس کی ٹھنڈک کے سبب ہے۔

[illegible] غروب کیوقت جیسی [illegible] عشاء [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بعد عشاء کے دنیا کی باتیں کرنے کو [illegible] برا جانتے تھے اور مقصود [illegible] آنحضرت کا یہ تھا کہ [illegible] کے اخیر میں ہو ۱۲

(۵۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ سورج اونچا اور سپید[۱] ہوتا تھا اور کوئی جانیوالا عوالی[۲] جاکر واپس آجاتا تھا اور سورج اونچا ہی رہتا تھا اور بعض عوالی مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہیں یا قریب چار میل کے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ کیفیت منافق کی نماز کی ہوتی ہے کہ وہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے جب سورج زرد ہو کر شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان (یعنے قریب چھپنے کے) ہو جاتا ہے تو جلدی سے اٹھکر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اللہ کا ذکر بھی اُس نماز میں قدرے قلیل ہی کرتا ہے۔ اس روایۃ کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو گئی تو گویا اُسکا مال و جان سب کسی نے چھین لیا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۳) بُریدہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے عصر کی نماز چھوڑ دی اُسکے (گویا) سب نیک عمل برباد[۳] ہو گئے۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۲۴) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مغرب کی نماز پڑھکر فارغ ہوتے تھے (تو ایسا چاندنا رہتا تھا کہ اگر ہم میں سے کوئی تیر چلاتا تھا) تو تیر کے گرنیکی جگہ دیکھ لیتا تھا۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) لوگ عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے اور اول تہائی رات کے درمیان پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو عورتیں[۴] جاتی ہوئی اور اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جایا کرتی تھیں۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنے زردی دھوپ کی نہیں ہوتی تھی بلکہ دھوپ سپید ہی رہتی تھی ۱۲

[۲] مدینہ منورہ کے ایکطرف زمین اونچی ہے اور ایکطرف نیچی اور بلندی کیطرف جو بستیاں ہیں اُنھیں کو عوالی کہتے ہیں سبھی قریظہ بھی اسی طرف ہے ۱۲ [۳] یعنے نقصان ثواب بدرجہ حد ہو جاتا ہے لہذا اسکا التزام ضروری کرنا چاہیئے ۱۲

[۴] یعنی جن عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی ہی تھی ۱۲

(۵۲۷) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سحری کھایا کرتے تھے اور جب دونوں سحری سے فارغ ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھا دیتے (قتادہ کہتے ہیں) ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان دونوں کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنے وقت کا فاصلہ ہوتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اندازاً) وقت کا فاصلہ اسقدر ہوتا کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا اے ابوذر! اس زمانہ میں تم کیا کرو گے کہ تم پر ایسے حاکم مقرر ہو نگے جو نماز کے پڑھنے میں تاخیر کرینگے یا فرمایا کہ نماز کے وقت میں تاخیر کرینگے (یہ راوی کا شک ہے) میں نے عرض کیا جو کچھ آپ فرمائینگے (میں کرونگا) آنحضور نے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لیا کرنا اگر ان کے ساتھ بھی (پڑھنے کا) موقع ملے تو پھر پڑھ لینا کیونکہ یہ نماز تمہاری نفل ہو جائیگی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں [illegible] صلی [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] ایک [illegible] روایت [illegible] ہے

(۵۳۰) [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جس نے ایک رکعت نماز عصر کی سورج کے چھپنے سے پہلے پڑھ لی تو اُسے چاہئے کہ عصر کی نماز پوری کرے اور جس نے ایک رکعت صبح کی سورج کے نکلنے سے پہلے پڑھ لی تو اُسے چاہئے کہ نماز صبح کی پوری کرے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھنی بھول جائے یا نماز کے وقت سو جائے (اور نماز رہ جائے) تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام نماز پڑھانے میں تاخیر وقت کرے تو مقتدی وقت مستحب پر نماز پڑھ لیا کریں اور پھر امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جائیں تاکہ اول وقت اور جماعت کی فضیلت دونوں سے محروم نہ رہیں ۱۲

۵۲ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ طلوع اور غروب اور زوال کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں لہذا بعض علماء اس حدیث پر اسے ترجیح دیتے ہیں ۱۲

اور ایک روایۃ میں یہ ہے کہ اس نماز کے پڑھلینے کے سوا اور کوئی اسکا کفارہ نہیں ہے[ف۱]۔ یہ روایۃ بخاری و مسلم نے نقل کی ہے

(۵۳۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سونے میں نماز کا رہ جانا قصور نہیں شمار نہیں بلکہ قصور جاگنے میں (شمار) ہوتا ہے (کہ جاگ کر بھی نہ پڑھے) لہذا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنی بھول جائے یا نماز کے وقت سوجائے تو جس وقت یاد آئے نماز پڑھلیا کرے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ کُو ترجمہ) مجھے[ف۲] یاد کرنیکے وقت ہی نماز پڑھلیا کرو) یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے

دوسری فصل

(۵۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تین باتوں کے کرنے میں دیر نہ کیا کرنا (اول) نماز کہ جب اسکا وقت ہو جاوے (دوسرے) جنازہ جس وقت تیار ہو جاوے (فوراً دفن کر دیا جائے تیسرے) بے خاوند کی عورت کہ جس وقت کوئی مرد اس جیسا مل جائے تو فوراً نکاح[ف۳] کر دینا چاہئے۔ اس روایۃ کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۵۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اول وقت نماز پڑھنی اللہ تعالے کی خوشنودی کا سبب ہوجاتی ہے اور آخر وقت میں پڑھنی معاف[ف۴] کرانیکا سبب ہوجاتی ہے۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۳۵) فروہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب عملوں سے بہتر کونسا عمل ہے آنحضور نے فرمایا اول وقت نماز پڑھنا یہ روایۃ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث سوائے (ایک راوی) عبداللہ بن عمر العمری کے اور کسی نے نقل نہیں کی اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

ف۱ یعنے نماز کے قضا ہو جانے میں صدقہ وغیرہ خرچ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ نماز ہی پڑھنی چاہیئے ۱۲

ف۲ چونکہ نماز کا یاد کرنا باعث ہے خدا کے یاد کرنیکا ہے سو اسواسطے نماز یاد آنیکو معاذاً اپنا یاد کرنا قرار دیکر فرمایا جب مجھکو یاد کیا کرو (یعنی نماز جب تمہیں یاد آوے) پڑھ لیا کرو بعض کہتے ہیں لذکری کے معنے یہ ہیں جب تمہیں نماز یاد دلادوں اسوقت پڑھ لیا کرو تمہارا کچھ قصور نہیں ۱۲

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ بیوہ عورت کا نکاح کر دینا اسلام کے امور میں سے ہے اسلئے آنحضور نے حضرت علی کو تاکیداً اسکا ارشاد فرمایا ۱۲

ف۴ یعنی اول وقت مستحب ہے نماز پڑھنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے اور آخر وقت میں صرف فرضیت ادا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے گناہ و ترک نماز سے بچ جاتا ہے ۱۲

(۵۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ بھی آخر وقت[۵۱] میں نماز نہیں پڑھی (بلکہ ہمیشہ اول ہی وقت پڑھتے تھے) یہانتک کہ اللہ نے آپکو وفات دیدی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی

(۵۳۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے لوگ اگر مغرب کی نماز کو (اسقدر) دیر کر کے نہ پڑھیں کہ ستارے جگمگانے لگیں[۵۲] تو ہمیشہ بھلائی[۵۳] امر دین پر رہینگے یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مجھے اپنے امت کے لوگوں کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں یہ حکم دیتا کہ عشا کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک دیر کر کے پڑھا کریں یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۳۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اس نماز (عشاء) کو دیر کر کے پڑھا کرو کیونکہ تمہیں اور امتوں پر اسی نماز کی وجہ سے فضیلت ہے تم سے پہلے اور کسی امت کو یہ نماز نصیب نہیں ہوئی۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۴۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس دوسری[۵۳] نماز عشاء کے وقت کو سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو تیسری رات کے چاند چھپنے[۵۴] کے وقت پڑھا کرتے تھے یہ روایت ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۱) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اسوقت پڑھنے میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اسوقت ثواب زیادہ ہوتا ہے،،

---

۵۱ یعنے سب نمازوں کو مختار اوقات میں پڑھا کرتے تھے اور مکروہ اوقات میں نہیں پڑھتے تھے صرف ایکبار لوگوں کو اخیر وقت تعلیم کرنے کیواسطے اخیر وقت پڑھی تھی ۱۲

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کیوقت میں فقط ستارے نظر آ جانے سے کراہیت نہیں آتی بلکہ جسوقت ستارے گنجان ہو کر جگمگانے لگیں اسوقت وقت مکروہ ہو جاتا ہے ۱۲

۵۳ عرب میں مغرب کو عشاء اول کہتے تھے اور عشاء کو عشاء ثانی ۱۲

۵۴ تیسری رات کا چاند قریب پانچویں حصے رات کے غروب ہوتا ہے ۱۲

تیسری فصل (۵۴۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھکر اونٹ کو ذبح کیا کرتے تھے اور پھر دس حصے کرکے انہیں پکا کر سورج کے چھپنے سے پہلے فارغ ہو جاتے تھے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایکروز ہم عشار کی نماز کیواسطے بہت دیر تک بیٹھے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار دیکھتے رہے آنحضور تہائی یا اس سے بھی زیادہ رات جانیکے بعد تشریف لائے۔ اور نہیں معلوم ہے کہ آپ گھر کے کام میں مشغول رہے تھے یا اورکسی کام میں اور آنحضور نے آکر یہ فرمایا کہ نماز کا اتنا تم ہی انتظار کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین والوں نے نماز کا انتظار نہیں کیا اور اگر مجھے اپنی امت پر بوجھ ہو جانیکا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو ہمیشہ اسی وقت پڑھایا کرتا[۵۱] پھر آنحضور نے مؤذن سے تکبیر پڑھوا کر نماز پڑھا دی یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۴۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ سے) فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کے قریب قریب اوقات میں نماز پڑھا کرتے تھے مگر عشاء کی نماز تمہاری نماز سے کچھ دیر کرکے پڑھتے تھے اور ہلکی نماز پڑھتے تھے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۴۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (ایکروز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت سے عشار کی نماز پڑھنے کے واسطے گئے (اتفاق سے اسروز) آدھی رات کے قریب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف نہ لائے (بعد ازاں آکر ہمسے یہ) ارشاد فرمایا کہ تم اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا چنانچہ ہم ویسے ہی بیٹھے رہے آپ نے فرمایا کہ اور لوگوں نے نماز پڑھکر اپنے بستر سنبھال لیئے ہیں اور تم جب سے نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو گویا نماز ہی پڑھ رہے ہو (یعنے جب سے ابتک تمہیں نماز پڑھنے کا ثواب برابر ملتا رہا) اور اگر مجھے کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہمیشہ یہ نماز نصف رات تک دیر کرکے پڑھا کرتا۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ (صحابہ سے) فرماتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تمسے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز[۵۲] پڑھنے میں آپ سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔ یہ روایۃ امام احمد

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ نماز عشار میں تاخیر کرنی افضل ہے ۱۲

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز میں بھی کچھ تاخیر افضل ہے اور مقصود حضرت ام سلمہ کا یہ بتانا ہے کہ ہر امر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع چاہیئے ۱۲

اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈا وقت کر کے پڑھا کرتے تھے اور جاڑہ کے موسم میں جلدی پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایۃ نسائی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بعد میرے عنقریب تم پر ایسے حاکم ہونگے کہ انھیں وقت پر نماز پڑھنے سے (دنیا کی چیزیں) روک دینگی یہانتک کہ وقت نماز کا نکل جائیگا لہٰذا تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھتے رہنا کسی شخص نے عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا پھر (دوبارہ) اُنکے ساتھ بھی نماز پڑھا کریں آپ نے فرمایا ہاں اُنکے ساتھ[۱] بھی پڑھ لیا کرنا) یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے

(۵۴۹) حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری بعد تم پر ایسے حاکم ہونگے جو نماز وںکے پڑھنے میں تاخیر کرینگے اور وہ نماز تمہارے واسطے (باعث رحمت الٰہی ہوگی) اور اُنپر (باعث غضب الٰہی لھذا) جبتک وہ تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں[۲] تو تم بھی اُنکے ساتھ پڑھتے رہنا یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے

(۵۵۰) عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ گھیرے میں گھرے ہوے تھے میں نے کہا کہ آپ سب کے امام (اور بادشاہ) ہیں اور آپکی جو (حالت) ہو رہی ہے آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ ایک فسادی امام نماز پڑھاتا ہے (جسکے پیچھے نماز پڑھنا) ہم گناہ سمجھتے ہیں حضرت عثمان[۳] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کا پڑھنا لوگوں کے سب عملوں سے بہتر (عمل) ہے لھذا جب لوگ بھلائی اور نیکی کریں تو تو اُن کے شامل رہ اور اگر وہ بُرائی کریں تو تو اُنکی بُرائی سے بچ (اگرچہ خود نیک عمل کر) یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[۱] کیونکہ یہ دوسری نماز نفل ہو جاتی ہے اور ثواب اول وقت پڑھنے اور جماعت کے ساتھ پڑھنے دونوں کا ملجاتا ہے ۱۲

[۲] یعنے جب تک وہ مسلمان رہیں کیونکہ قبلہ کا رُخ کر کے مسلمان ہی نماز پڑھتے ہیں ۱۲

[۳] مقصود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ لوگوں کی نیکی میں شریک ہوا اور بدی میں شریک نہو اور نماز کا پڑھنا نیک ہی عمل ہے لھذا ہر ایک کے پیچھے پڑھلینی چاہیئے ۱۲

باب نماز کے فضائل کے بیان میں

پہلی فصل

(۱ ۵۵۱) حضرت عمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جس نے سورج کے نکلنے اور چھپنے کے پہلے (دو نمازیں) یعنے صبح اور عصر کی پڑھیں تو وہ دوزخ میں ہرگز نہیں جائیگا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲ ۵۵۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو ٹھنڈی وقت کی دو نمازیں[لہ] (یعنے صبح اور عصر) پڑھا کریگا وہ جنت میں ضرور جائیگا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳ ۵۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہاری پاس (آسمان سے) رات دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور صبح اور عصر کی نمازیں سب جمع ہو جاتے ہیں اور جو فرشتے رات بھر تمہارے پاس رہے تھے وہ (صبح کو) آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے بوجھنے کے اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے نماز پڑھتے ہوئے انہیں پایا تھا اور اب نماز ہی پڑھتے ہوئے انہیں چھوڑ آئیں ہیں۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۴ ۵۵۴) حضرت جُندب قسری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے عہد و امان میں ہے لہذا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے اس عہد میں کچھ مواخذہ کرے کیونکہ جس سے اُس نے عہد[لہ] و امان میں مواخذہ کیا تو پھر اُسے پکڑ کر دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ ڈالدیگا یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور مصابیح کے بعض نسخوں میں قسری کے بدلے قُشَیری ہے۔

(۵ ۵۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر لوگوں کو اذان کہنے اور اوّل صف میں کھڑے ہونیکا ثواب معلوم ہو جائے اور بے قرعہ ڈالے انہیں یہ حاصل نہ ہو سکے

لہ کیونکہ یہ دونوں نمازیں سُستی کی وجہ سے پڑھنی بہت مشکل ہوتی ہیں اس لئے جو انکو پڑھیگا وہ اوروں کو ضرور ہی پڑھیگا اور جنت اس کے لئے ہوگی ۱۲

لہ یعنے صبح کی نماز پڑھنے سے اللہ نے دنیا و آخرت میں امن دینے کا وعدہ کر لیا ہے لہذا تم صبح کی نماز ہرگز قضا نہ کرنا ورنہ تمہاری طرف سے عہد شکنی ہو کر اللہ تعالےٰ تم سے مواخذہ کریگا اور اُس کے مواخذہ سے کوئی بچا نہیں سکتا ۱۲

تو ضرور قرعہ ہی ڈالیں اور اگر ظہر کے وقت جلدی آنیکا ثواب جان لیویں تو اس نماز میں دوڑتے ہوئے آیا کریں اور اگر عشار اور صبح کی نماز کا ثواب بھی جان لیں تو چوتڑیوں گھسٹتے ہوئے آئیں (اور اُن دونوں نمازوں میں شریک ہوا کریں)

(۵۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے منافقوں پر سوائے نماز عشار اور صبح کے اور کوئی نماز پڑھنی بھاری نہیں اگر ان دونوں کے ثواب وہ جان لیں تو چوتڑیوں گھسٹتے ہوئے آیا کریں یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۵۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھلی تو گویا اُسنے نصف رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھلی تو اُسنے تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دیہقانی لوگ تمہاری مغرب کے نام لینے میں تم پر غالب[۱] نہ آجائیں راوی کہتے ہیں کہ دیہقانی (مغرب کو) عشار کہتے تھے پھر آنحضور نے فرمایا کہ نماز عشار کے نام لینے میں بھی تم پر دیہقانی غالب آئیں کیونکہ وہ لوگ اس نماز میں اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کیوجہ سے دیر کر دیتے تھے (اور اُسے عتمہ[۲] کہتے تھے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خندق[۳] کی لڑائی میں فرماتے تھے جن لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز (یعنی نماز عصر کے پڑھنے سے روکا ہے خدا تعالی اُنکے گھروں اور قبروں میں آگ بھرے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۵۶۰) حضرت ابن مسعود اور سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے درمیانی[۴] نماز

---

[۱] یعنے ایسا نہ ہو کہ تم بھی اُنہیں کیطرح مغرب کو عشار کہنے لگو بلکہ تم انکو بھی ہدایت کرنا ۱۲

[۲] عتمہ اندھیرے کو کہتے ہیں ۱۲

[۳] خندق کی لڑائی اس سے کہتے ہیں کہ اس میں سلمان فارسی رض کے مشورہ سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی گئی تھی اور یہ لڑائی سنہ ۴ یا سنہ ۵ میں ہوئی تھی اور اسی میں بسبب تردد اور تیر اندازی کے چار نمازیں قضا ہوگئی تھیں کہ انہیں میں عصر کی نماز بھی تھی آنحضور نے اسکی فضیلت ظاہر کرنے کیواسطے یہ بد دعا فرمائی تھی ۱۲

[۴] یعنے قرآن میں جو والصلوٰۃ الوسطیٰ آیا ہے وہ عصر ہے ۱۲

عصر کی نماز ہے۔ اِس روایۃ کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۵۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں [illegible]
اس قول اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا کی تفسیر میں فرماتے تھے کہ [illegible] نماز میں دن اور [illegible]
جمع ہوتے ہیں۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۵۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]
ہیں کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔ یہ روایۃ امام مالک نے [illegible] ترمذی نے [illegible]
حذف اسناد کی ساتھ نقل کی ہے۔ (یعنے بلا سند کے)

(۵۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] پڑھا
تھے اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر [illegible] نماز [illegible]
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ [illegible]
کہ ظہر کی نماز سے پہلے بھی دو نماز [illegible]
روایت امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۶۴) حضرت امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے [illegible]
ابن عباس رضی دونوں کہا کرتے تھے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔ [illegible] موطا
میں نقل کی ہے اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر [illegible] سے نقل کی ہے
(۵۶۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول [illegible] فرماتے تھے
جو شخص صبح کی نماز کیواسطے سویرے جاتا ہو [illegible] بازار کی طرف جاتا
ہے تو گویا ابلیس کا جھنڈا پکڑ لیتا ہے۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے [illegible]

باب اذان کے بیان میں

پہلی فصل (۵۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے مروج ہونے سے پہلے نمازیوں کی

---

[1] ترجمہ تحقیق فجر کی [illegible] فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔

[2] ترجمہ محافظت کرو تم سب نمازوں کی اور درمیانی نماز کی۔

(نماز کے لیے) لوگ آگ روشن کرنے کا اور ناقوس[1] (بجانے) کا مشورہ کرتے تھے بعض لوگوں نے یہود اور نصاریٰ کا ذکر کیا (کہ انکی مشابہت ہوگی) پھر حضرت بلال کو یہ امر ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ (اذان میں) پڑھا کریں اور تکبیر میں ایک ایک دفعہ۔ اسمٰعیل (راوی) کہتے ہیں میں نے اس حدیث انس کا ذکر ایوب سے کیا تھا انھوں نے فرمایا کہ قد قامت الصلوٰۃ دو ہی دفعہ کہنی چاہیئے۔ بہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۶۷) ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھلائی اور فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر کہا لوٹا کر کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ اس روایۃ کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

(۵۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان (کے کلمات) دو دو دفعہ ہوتے تھے اور تکبیر کے ایک ایک دفعہ مگر ہاں قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ دو دفعہ کہتے تھے۔ بہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۵۶۹) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس ۱۹ کلمے اذان کے سکھلائے اور سترہ کلمے تکبیر کے۔ بہ روایۃ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۷۰) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ مجھے اذان مسنون سکھلا دیجئے آنحضور نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر انکی ساتھ آواز بلند کرو اور پھر یہ کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی آہستہ سے کہکر پھر پکار کے آواز سے شہادت کے کلموں کو کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کی نماز کے واسطے اذان کہتا ہو تو یہ اور کہنا الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ بہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] ناقوس ایک بڑی لکڑی ہوتی ہے کہ چھوٹی لکڑی اوس پر مارنے سے آواز نکلتی ہے اور یہ شیوہ نصاریٰ کا ہے صحابہ اس لئے مشورہ کرتے تھے تاکہ ناقوس بجا کر یا اونچی جگہ آگ روشن کر کے نمازیوں کو خبر کر دیا کرینگے تاکہ وہ نماز کے واسطے آجاویں ۱۲

(۵۷۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے فرماتے تھے (اذان کے
کلمات کے سوا) کسی نماز کیواسطے اور اعلان نکرنا چاہئے مگر ہاں صبح کی نماز کے واسطے (یہ کہدیا جاوے
الصلٰوۃ خیر من النوم الصلٰوۃ خیر من النوم) یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے
ہیں کہ ابو اسرائیل (اس حدیث کا) راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

(۵۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ سے
فرماتے تھے جب تم اذان کہو تو ٹھیر ٹھیر کر کہا کرو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہا کرو اور اذان اور تکبیر
کے درمیان اسقدر وقفہ کیا کرو کہ کھانیوالا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور پاخانہ والا اپنے
اس ضرورت سے فارغ ہو جایا کرے اور جب تک مجھے نماز پڑھانے کے لیئے آتے ہوئے نہ دیکھلو تو اسوقت تک کھڑے
نہ ہوا کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو سوائے عبدالمنعم کے اور کسی سے نہیں
جانتے اور اسکے راوی مجہول[۱] ہیں۔

(۵۷۳) حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
صبح کی اذان کہنے کیلئے ارشاد فرمایا چنانچہ میں نے اذان کہی پھر حضرت بلال نے تکبیر کہنی چاہی آنحضور
نے اُنسے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان کہی تھی اور جو اذان کہے تکبیر بھی وہی کہے[۲]
یہ روایۃ ترمذی اور ابو داوٗد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۵۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان جسوقت مدینہ میں آکر جمع ہوگئے
تو نماز کے لیئے وقت اور اندازہ معین کرنے لگے (کیونکہ) کوئی آدمی (نماز کیواسطے آواز دینیوالا نہ تھا ایکروز
جو اسکی بابت گفتگو ہوئی تو بعضوں نے کہا کہ ناقوس نصاریٰ کیطرح بنالیا جائے اور بعضوں نے کہا کہ
قرن[۳] یہود جیسا بنایا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ ایک آدمی کو کیوں نہ بھیجدیا کریں تاکہ وہی

---

[۱] اسناد کا مجہول ہونا راوی کی جہالت سے ہوتا ہے اور راوی مجہول وہ ہے جسکے نام اور ذات کا پتہ نہ لگے کیونکہ
جبکی ذات اور نام نہ معلوم ہو اُسکا حال بھی نہیں معلوم ہو سکتا خواہ وہ ثقہ ہو یا غیر ثقہ ۱۲

[۲] اس سے معلوم ہوا کہ اگر تکبیر کوئی دوسرا شخص کہے تو اذان کہنے والے سے اجازت لے بغیر
اجازت نہ کہے ۱۲

[۳] قرن سینگ کو کہتے ہیں اور سینگ بجانا یہود کا شیوہ ہے ۱۲

نماز کیواسطے بلا لایا کریں (چنانچہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہی) ارشاد فرمایا کہ اے بلال تم کھڑے ہو کر نماز کے واسطے آواز دے لیا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۷۵) عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا ارشاد فرمایا تاکہ نماز کیواسطے لوگوں کے جمع کرنیکو کوئی بجا دیا کرے تو میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک آدمی ناقوس ہاتھ میں لئے جا رہا ہے میں نے پوچھا اے اللہ کے بندے یہ ناقوس بیچتے ہو اُسنے پوچھا تم کیا کروگے میں نے کہا ہم اسے بجا کر نماز کیواسطے لوگوں کو بلایا کرینگے اُسنے کہا اگر تم کہو تو میں اس سے بھی بہتر ایک چیز بتائے دیتا ہوں میں نے کہا ہاں بتائیے اُسنے کہا کہو اللہ اکبر آخر تک اذان بتا کر اسیطرح تکبیر بتائی یہ جب میں نے صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر جو کچھ (خواب میں) دیکھا تھا بیان کیا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالے یہ خواب سچا ہے اور تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو لو جو کچھ دیکھا ہے اُنہیں سکھلاتے جاؤ اور وہ اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند ہے[1] چنانچہ میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو کر اُنہیں سکھلاتا گیا اور وہ اذان[2] کہتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب اپنے مکان میں اذان کی آواز سنکر اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آئے یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپکو سچا نبی بنا کے بھیجا ہے میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہ فرمایا للہ الحمد (ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کیواسطے ہیں (کہ ہمارے صحابہ کو اسکی توفیق عطا کی) یہ روایت ابوداؤد دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے مگر ابن ماجہ نے تکبیر کا ذکر نہیں کیا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن انہوں نے ناقوس کے قصہ کی تصریح نہیں کی۔

(۵۷۶) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے کیلئے جاتا تھا آنحضور جس شخص کے پاس سے گذرتے تھے یا تو نماز کے لیے آواز دیدیتے یا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۷۷) حضرت امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر صبح کی نماز کے واسطے اُنہیں خبردار کر دیتا تھا ایکروز اُنہیں سوتے ہوئے پاکر کہا

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند آواز ہونا بہتر اور مستحب ہے ۱۲

[2] اذان کی مشروعیۃ ہجرت کے اوّل یا دوسرے سال میں ہوئی ہے ۱۲

اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ صبح کی اذان ہی میں داخل کرنا چاہئے[۱]
یہ روایت امام مالکؒ نے مؤطا میں نقل کی ہے

(۵۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد[۲] رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا اور انہوں نے میرے دادا سے سُنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اذان کہنے کیوقت اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دلیا کرو کیونکہ اس سے آواز زیادہ[۳] بلند ہو جاتی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب اذان کی فضیلت اور مؤذن کے ساتھ جواب دینے کے بیان میں

پہلی فصل (۵۷۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قیامت کے روز سب لوگوں سے زیادہ اونچی گردن والا یعنے بلند مرتبہ مؤذن ہونگے اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے

(۵۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کیواسطے اذان دیجاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریاح مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور اذان کو نہیں سُنتا جب اذان تمام ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے اور جسوقت تکبیر ہوتی ہے پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور تکبیر ختم ہونے کے بعد آکر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالنے کیلئے یہ کہتا ہے کہ فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر یہانتک کہ آدمی کو ایسا کر دیتا ہے کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کتنی نماز پڑھی ہے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۸۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جہانتک مؤذن کی آواز کو جن اور انسان جو سنتے ہیں سب تمام قیامت کے روز اسکی گواہی[۴] دینگے۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے

(۵۸۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے تھے

---

[۱] یعنے یہ کلمہ فقط اذان ہی میں ہونا چاہئے اذان کے سوا سوتے ہوئے کو جگانیکیلئے استعمال نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ بدعت ہے ۱۲

[۲] یہ سعد حضرت کی مسجد قبا کے مؤذن تھے اور جبتک حضرت زندہ رہے تو یہ وہیں مؤذن رہے بعد وفات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکرؓ نے انہیں مسجد نبوی میں مؤذن کر دیا تھا کیونکہ حضرت بلال بعد وفات حضرت کے ملک شام چلے گئے تھے پس سعد تاحیات خود مسجد نبوی میں مؤذن رہے ۱۲

[۳] اسمیں شاید یہ حکمت ہے کہ کانوں میں انگلیاں رکھنے سے بلندی آواز کا نوں میں آئیگی اسلئے حتی الوسع یہ آواز خوب ہی بلند کریگا ۱۲

[۴] اسمیں مؤذنوں کو بلند آواز کرنیکی رغبت دلانی مقصود ہے ۱۲

جب تم مؤذن کی آواز سنو تو اسکی طرح تم بھی کہا کرو پھر مجھپر درود پڑھا کرو کیونکہ جو شخص مجھپر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درود کے بدلے دس رحمتیں اُسپر بھیجتا ہے پھر میرے واسطے وسیلہ کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ وسیلہ جنّت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندہ کے سوا اور کوئی اُسکے لائق نہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہو جاؤں[1] اور جسنے میرے لیئے وسیلہ کا سوال کیا میری شفاعت اسکے واسطے ضرور ہوگی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے (سننے والا بھی یہ) کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے اور جب وہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشھد ان محمداً رسول اللہ کہے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ[2] کہے اور جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے جسنے (یہ کلمے) صدق دل سے کہے وہ جنت میں جائیگا۔ اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵۸۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے اذان سنکر یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ قیامت کے روز میری شفاعت اُس کے واسطے ضرور ہوگی اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۵۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کفار پر دھاوہ کرنیکو جاتے تھے اور (پہلے بستیوں کے قریب جاکر) اذان سننے کیواسطے کان لگاتے تھے

---

[1] یہ فرمانا آنحضور کا بوجہ عاجزی اور انکساری کے ہے ورنہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں تو یہ درجہ بھی ضرور آپ ہی کیواسطے ہے اور کوئی اسکے لائق کب ہو سکتا ہے ۱۲

[2] بتانے کے لیئے آنحضور نے دو دو کلمے یا ایک ایک کلمہ فرما دیا اور مقصود یہ ہے کہ مؤذن کے ساتھ ساتھ تمام اذان پوری کہے ۱۲

[3] ترجمہ (گناہوں سے بچنے کی) قوت اور (کار نیک کام کی) بجز مدد خدا نہیں ہے ۱۲

اگر اذان وہاں سُن لیتے[۵۱] تو ترک جایا کرتے ورنہ لٹوا دیا کرتے تھے ایکروز آنحضور نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سُنا اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ اسلام پر ہے پھر اُسنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ آپنے (جواب میں) فرمایا تو آگ سے اب بری ہو گیا پھر صحابیوں نے اُسے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص بکریوں کا چروا ہا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۸۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے اذان سُنکر (یہ دُعا) پڑھی اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت[۵۲] باللہ رباً وبمحمد رسولاً وبالاسلام دیناً) تو اسکے گناہ بخشے جائینگے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے

(۵۸۷) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے درمیان ہر دو اذان (یعنے اذان اور تکبیر) کے ایک نماز ہے درمیان ہر دو اذان (یعنے اذان اور تکبیر) کے ایک نماز[۵۳] ہے پھر تیسری دفعہ میں یہ فرمایا (کہ نماز اُس کے لیئے ہے) جو پڑھنی چاہیے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۵۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے امام (نماز کا) ضامن[۵۴] ہوتا ہے اور موذن امامت دار (یعنے امین پھر آنحضور نے یہ دعا کی) اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور موذنوں کی بخشش کر۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے دوسری روایت مصابیح کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے

(۵۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ اذان کی ہونے نہ ہونیکو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اور کفر کی علامت سمجھتے تھے لہذا جو لوگ اذان کو بالکل ترک کرینگے وہ مستحق قتال ہیں اگرچہ یہ فعل مسنون ہے ۱۲

[۵۲] ترجمہ میں اللہ کے رب ہونے اور محمد کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں ۱۲

[۵۳] یعنے درمیان اذان اور تکبیر کے نماز پڑھنی سنت ہے اور بریدہ اسلمی روایت کرتے ہیں کہ یہ حکم سوائے مغرب کی اذان و تکبیر کے ہے لیکن صحیح احادیث سے اسوقت بھی پڑھنا ثابت ہوتا ہی ۱۲

[۵۴] یعنے اوروں کی نمازوں کا ذمہ دار ہے اس لئے اسکیواسطے ہدایت کی دعا کی ۱۲

سات سال ثواب سمجھکر آذان کہی اُسکا دوزخ کی آگ سے بری ہونا لکھدیا جاتا ہے یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۹۰) حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریوں کا چرانیوالا نماز کے لیے اذان کہتا ہے نماز پڑھتا ہے تو اُس سے اللہ بزرگ برتر بہت خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں سے) فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو کہ میرے خوف سے اذان کہکر نماز پڑھتا ہے میں نے بھی اپنے بندے کے گناہ بخشدئے اور بہشت میں آسے داخل کرونگا۔ یہ روایت ابوداود اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۵۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہونگے ایک وہ غلام جسنے حق خداوندی ادا کرکے اپنے آقا کا بھی حق ادا کیا اور (دوسرا) وہ شخص جو ایک جماعت کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ لوگ اس سے خوش ہیں اور (تیسرے) وہ شخص جو رات دن پانچوں وقت کی اذان کہتا ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۵۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مؤذن کی آواز جسقدر دور جاتی ہے اُسیقدر اُسکے گناہ بخشدیے جاتے ہیں اور ہر چیز گیلی اور خشک اور نماز میں آنیوالے آدمی اسکے گواہ ہو جاتے ہیں اور پچیس نمازوں کا ثواب (اُسکے نامہ اعمال میں) لکھدیا جاتا ہے۔ اور جو درمیان دو نمازوں کے گناہ کئے ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہانتک نقل کی ہے کہ ہر چیز گیلی اور خشک گواہی دیتی ہے اور یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اسے نماز پڑھنے والیکی برابر اجر ملیگا۔

(۵۹۳) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام معین کر دیجئے آپ نے فرمایا (اچھا) تم اُنکے امام رہو اور (نماز پڑھانے میں) کمزور مقتدیکا ضرور خیال رکھنا

۱؎ یعنی بہت ہی گناہ بخشے جاتے ہیں ۱۲

۲؎ کمزور مقتدیکا خیال کرکے قراءۃ مختصر پڑھنا اور ارکان نماز میں بھی تخفیف کرنا تاکہ جماعت کو چھوڑکر نہ چلے جائیں ۱۲

اگر لمبی قرأت ہو گی تو اسے تکلیف نہ ہو جائے) اور مؤذن ایسا رکھنا جو اذان کہنے پر مزدوری نہ لیتا ہو[1] یہ روایت امام احمدؒ اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۶۱۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھلائی تھی کہ میں بعد اذان مغرب پڑھا کروں اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ[2] ۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۶۱۷) ابو امامہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے تکبیر کہنی شروع کی تھی جب قد قامت الصلوٰۃ کہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اور پھر باقی تکبیر میں ویسے ہی فرماتے رہے[3] جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان کے جواب میں حدیث منقول ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے (بلکہ مقبول ہو جاتی ہے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھی دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا فرمایا کم رد کی جاتی ہیں ایک اذان کے وقت دعا کرنی دوسرے کفار کے ساتھ لڑائی کے وقت دعا کرنی جب آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے اور ایک روایت میں ہے وقت لڑائی کے یہ دو کہ بارش میں کھڑے ہو کر دعا کرنی مقبول ہوتی ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے بھی نقل کی ہے مگر بارش میں دعا کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

(۶۲۰) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اذان دینے والے بزرگی میں ہم سے بڑھ جاتے ہیں آنحضور نے فرمایا جس طرح وہ کہتے

---

[1] علماء لکھتے ہیں کہ اذان پر مزدوری لینی منع ہے اہل محلہ کو چاہئے کہ وہ خود امام مؤذن سے خبر گیران رہیں ۱۲

[2] ترجمہ اے اللہ یہ وقت ہے رات آنے اور دن جانے اور تجھ کو پکارنے والوں کی آوازوں کا ہے تو مغفرت یعنی بخشش کر ۱۲

[3] یعنی جیسے مؤذن تکبیر کہتا تھا ویسی ہی آپ بھی کہتے رہے اور جب اس نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو آپ نے اقامھا اللہ وادامھا کہا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی عوض لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہئے

[کے] ساتھ ساتھ تم بھی کہتے رہا کرو اور جب اذان ختم ہو جائے تو جو مانگنا ہو دعا مانگو وہ مقبول ہوگی۔ اس روایت کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۶۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] آپ فرماتے تھے کہ جس وقت نماز کے واسطے اذان دی جاتی ہے تو شیطان اس کی آواز سے بھاگ کر مقام روحا پر چلا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ مقام روحا مدینہ سے چھتیس۲۶ میل کے فاصلہ پر ہے [illegible] روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۲۳) حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں [illegible] اذان [illegible] اذان دی اور [illegible] معاویہ نے بھی [illegible] معاویہ [illegible] الا حول ولا قوۃ الا باللہ [illegible] [illegible] موذن کہتا تھا [illegible] [illegible] یہ روایت احمد نے نقل کی ہے۔

(۶۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان دی اور جب یہ اذان سے فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یقین[لے] (دل سے) کہا وہ جنت میں داخل ہوگا [illegible] روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۶۲۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی [illegible] موذن [illegible] [illegible] تو آپ [illegible] میں بھی [illegible] یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۲۵) [illegible] روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] سے ضروری [illegible] [illegible] ہر تکبیر کے عوض [لے] تیس نیکیاں [illegible] کے واسطے لکھی جاتی ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۶۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی اذان کے وقت [illegible] کے واسطے ارشاد فرماتے تھے یہ روایت بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

لے یعنی [illegible] اذان سنا اس کے جواب میں موذن کی موافقت بتائی جائے [illegible]

لے شاید یہ اس لئے ہے کہ اذان میں بہ نسبت تکبیر کے [illegible] اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

باب احکام اذان کے بیان میں اور اس میں [illegible] فصلیں ہیں

پہلی فصل

(۶۲۷) [illegible] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تک [illegible] جب اللہ جانتا ہے [illegible] اذان [illegible] رضی اللہ عنہ کہتے [illegible] ہوئی تو وہ اذان [illegible] سے [illegible] روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۲۸) [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اذان [illegible] جو [illegible] ستاروں میں پہلی ہے اس سے [illegible] روایت مسلم نے بھی نقل کی ہے اور [illegible] ترمذی نے نقل کی ہے

(۶۲۹) [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] اذان [illegible] امامت کرا [illegible] روایت بخاری [illegible] نقل کی ہے

(۶۳۰) [illegible] مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح تم بھی پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت ہو [illegible] اذان دیا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرایا کرے [illegible] متفق علیہ ہے۔

(۶۳۱) [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے واپس [illegible] رات [illegible] جب نیند غالب ہوئی تو راستہ میں آرام کے لئے ٹھہر گئے اور حضرت بلال [illegible] چنانچہ بلال پہرے کے لئے کھڑے ہوئے اور [illegible] نماز [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے [illegible] سب سو گئے جب [illegible] صادق کی طرف منہ کر کے [illegible] وقت [illegible] نیند آگئی [illegible] صادق کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] حضرت [illegible] وقت [illegible]

[illegible] فضیلت میں [illegible] امامت [illegible]

اور نہ بلال اور نہ کوئی صحابیوں میں سے یہانتک کہ سورج نکل کر انپر دھوپ آگئی اُسوقت سب سے پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور گھبرا کر آنحضور نے فرمایا اے بلال (تمہیں کیا ہوا) بلال نے عرض کیا کہ مجھے بھی آپ ہی کی طرح نیند آگئی تھی آنحضور نے فرمایا (تم یہاں سے) روانہ ہو جاؤ چنانچہ سب اپنی اپنی سواریاں لیکر روانہ ہو گئے اور کچھ دور جا کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال سے ارشاد فرمایا کہ نماز کیواسطے تکبیر کہو انہوں نے تکبیر نماز کہی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھا دی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو شخص نماز پڑھنی بھول جائے تو جب اُسے یاد آئے[ا۵] پڑھ لیا کرے کیونکہ اللہ [illegible] فرماتا ہے [illegible] نماز [illegible][۵۲]۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۴۴) حضرت ابو [illegible] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کیلئے تکبیر [illegible] تو [illegible] نہ کھڑے ہوا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۵) [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز (جماعت) کھڑی [illegible] آیا کرو [illegible] اپنی چال آیا کرو جو جماعت کی رکعات تمہیں ملیں پڑھا کرو اور جو چھوٹ جائیں [illegible] یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے (کہ تم بھاگ کر مت آیا کرو) کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کرتا ہے تو گویا کہ وہ [illegible] نماز ہی میں ہے۔ اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل

(۶۴۶) [illegible] رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے رستہ میں رات کو چلتے ہوئے آرام لینے کے لئے ٹھیرے اور حضرت بلال کو حفاظت کیلئے مقرر کیا کہ نماز کیوقت سبکو جگا دے اور جب سب سو گئے تو اتفاق سے حضرت بلال بھی سو گئے اور سب سوتے رہے یہاں تک کہ سورج نکل کر انپر دھوپ آگئی تب سب کی آنکھیں کھلیں اور (نماز کے قضا ہو جانے سے بہت) گھبرائے۔

[ا۵] یعنی [illegible] انہیں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۲

[۵۲] [illegible] یاد کر کے یہ نماز پڑھ لیا کرو ۱۲ [۵۳] فقہا نے لکھا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوٰۃ کہے تب مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے [illegible] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسوقت تشریف لاتے ہوں جیسے یہ ارشاد ہے کہ جبتک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھو تو نہ کھڑے ہو کرو ۱۲ [۵۴] [illegible] سے معلوم ہوا کہ نماز کھڑی ہو جانے کیوقت بھاگنا جائز نہیں اور اگر کسی کو تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خیال ہے تو وہ پہلے ہی سے جلدی کیا کرے ۱۲

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار ہوکر اس جنگل سے باہر چلو [illegible] ہے
چنانچہ سب سوار ہوکر اس جنگل سے باہر کئے [illegible] ارشاد فرمایا کہ یہاں [illegible] اور بلال
سے فرمایا کہ نماز کے لئے اذان دو پھر فرمایا کہ تکبیر کہو اور آنحضور نے لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو لوگوں پر
کچھ پریشانی کی حالت دیکھی تو فرمایا اے لوگو (سونے کے وقت) اللہ تعالیٰ ہماری روحیں قبض
کر لیتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے انہیں [illegible] کی طرف واپس کر دیتا ہے اسلئے [illegible] سوتے ہیں پر
لگ گئی تو کچھ اندیشہ کی بات نہیں [illegible] [illegible] بوقت سو جائے یا نماز پڑھنی بھول
جائے اور پھر اسکا فکر ہو تو [illegible] [illegible] پڑھے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بلال کھڑے ہوئے نماز [illegible] شیطان [illegible]
انہیں لٹا دیا اور [illegible] بچوں کو تھپکی دیتے ہیں اسطرح تھپکی دیتا رہا یہانتک کہ بلال سو گئے پھر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا انہوں نے [illegible] ویسا ہی بیان کیا جیسے
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر سے بیان فرما چکے تھے حضرت ابو بکر نے [illegible]
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یہ روایت امام مالک نے مرسلاً نقل کی ہے۔

۶۲۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے [illegible]
دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں موقوف ہیں اول روزہ دوسرے نماز یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے

باب مسجدوں کی فضیلت اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے بیان میں

پہلی فصل

۶۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ
میں تشریف لیگئے تو اسکے چاروں کونوں میں [illegible] کی اور بغیر نماز پڑھے باہر تشریف لے آئے اور باہر
قبلہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھیں اور فرمایا یہی قبلہ ہے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے
اور مسلم نے ابن عباس سے نقل کی ہے اور یہ اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔

---

۵ یعنی مؤذنوں ان دو چیزوں کا ذمہ دار ہے [illegible] اور نماز کے وقت کا خوب خیال رکھنا [illegible] دونوں [illegible] میں خلل [illegible]

۵ یعنی ان جگہوں کا بیان جنمیں نماز پڑھنا مکروہ یا غیر مکروہ ہے ۱۲

۵ یعنی یہ قبلہ معین اور مقرر ہو چکا ہے اب منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

(۶۳۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر جب باہر آئے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا تھا وہ بولے آنحضور نے اس طرح کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی کہ ایک ستون آپکی بائیں طرف تھا اور دو داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور بیت اللہ کے اسوقت چھ ستون تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی بہ نسبت ہزار درجہ بہتر ہے[۱] سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) کے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۳۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ کی طرف سواریوں کا اہتمام کر کے سفر نہ کرنا چاہیئے[۲] (ایک) مسجد حرام (دوسری) مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تیسری) یہ میری مسجد (یعنی مسجد نبوی یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۶۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے حجرہ اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے[۳] اور میرا منبر میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو پیدل یا سوار ہو کر قبا کی مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور اسمیں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہروں میں سب سے زیادہ پسند اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۴۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کیواسطے سمجھکر کوئی مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیواسطے بہشت میں مکان بنا دیتا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے ۱۲

[۲] یعنی تقرب الی اللہ اور عبادت سمجھ کر ان جگہوں کے سوا اور کسی جگہ کا سفر نہ کرنا چاہئے ۱۲

[۳] حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنے پر ہے یعنے خود وہ جگہ اور حجرہ کے درمیان کی جگہ بہشت سے آئی ہے اور بغیر فنا ہوئے بہشت میں چلی جائیگی اور بعض علماء یہ معنی کرتے ہیں کہ اس جگہ پر کوئی نماز پڑھے تو اسکو ثواب میں بہشت کا ایک باغیچہ ملے ۱۲

(۶۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح یا شام کو مسجد جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کیواسطے صبح یا شام کی مہمان نوازی تیار کر دیتا ہو یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز کا ثواب سب لوگوں سے زیادہ لینے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص ہے جو نماز کا انتظار کرے تا امام کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھے تو اسکا ثواب اس شخص سے زیادہ ہو جو نماز (اکیلا) پڑھکر سو جاوے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پاس کے مکانات خالی ہو گئے [illegible] بنو سلمہ[1] [illegible] مکانات وسعور کر [illegible] قریب [illegible] بنو سلمہ [illegible] [illegible] فرماتے ہیں [illegible] [illegible] رسول اللہ [illegible] [illegible] [illegible] تمہارے قدم[2] [illegible] اور [illegible] یہ روایت مسلم [illegible] ہے۔

(۶۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قیامت کے روز سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دیگا اسروز سوا اُسکی رحمت کے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا اور وہ آدمی یہ ہیں (ایک) منصف [illegible] دوسرے وہ جوان جو شروع ہی سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہا ہے (تیسرے) وہ آدمی کہ جس وقت مسجد سے آتا ہے تو جبتک دوبارہ نہ چلا جاتے اسکا دل مسجد ہی میں پڑا رہتا ہے[3] (چوتھے) [illegible] آدمی جو اللہ ہی کے واسطے آپس میں دوستی کرتے ہیں اور اللہ ہی کے واسطے دشمنی کرتے ہیں (یعنی اپنے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں دیتے پانچویں) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور (خوف الہی سے) اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں (چھٹے) وہ آدمی جسے خود عورت

[1] بنو سلمہ انصار کا ایک خاندان [illegible] مسجد نبوی سے دور رہتے تھے ۱۲

[2] یعنی مسجد میں آنے کا ثواب نامہ اعمال میں لکھا جائیگا اور جسقدر قدم زیادہ ہونگے اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہوگا لہذا مسجد سے دور ہی رہنا اچھا ہے ۱۲

[3] یعنی نماز روزہ کی برداشت یا اعلیٰ درجہ کا شوق ہے ۱۲

خوبصورت حسین (خواہش) کرکے بلاوے اور وہ جواب دیدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (کہ وہ اس فعل پر مجھے عذاب نہ دے۔ ساتویں) وہ آدمی جو اسقدر چھپاکر صدقہ کرے کہ اسکے بائیں[۵۶] ہاتھ کو بھی یہ نہ معلوم ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر آدمی کی نماز جماعت سے پڑھنی اُسکے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس[۲۵] گونہ (ثواب میں) بڑھجاتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب اسنے اچھی طرح وضو کیا اور پھر نماز ہی کیواسطے مسجد میں آیا (اور کوئی غرض دنیوی نہیں) تو اسکے ہر قدم کے عوض ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ کم ہوجاتا ہے۔ اور جبتک نماز پڑھکر اپنی اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کیواسطے یہ دعا کرتے رہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ (ترجمہ) اے اللہ اسکی بخشش کر اور اسپر رحم کر اور جبتک کوئی نماز کے انتظار میں وہیں[۵۱] بیٹھا رہتا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے اور ایک روایت میں یہ ہے آنحضور فرماتے ہیں جب کوئی [illegible] نماز ہی کیوجہ سے وہاں رک گیا تو گویا نماز ہی میں ہے) اور فرشتوں کی دعا میں یہ زیادہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ (ترجمہ) اے اللہ اس بندہ کی بخشش کر اور اس کی توبہ قبول کر اور فرشتے دعا جبتک کرتے رہتے ہیں جبتک کہ انہیں تکلیف نہ دی جائے یعنے بے وضو نہ ہوجائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۹) حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی مسجد میں جائے تو یہ کہلیا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (ترجمہ) اے اللہ میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور جب مسجد سے نکلے تو یہ کہلیا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (ترجمہ) اے اللہ میں تیرا ہی فضل[۵۲] چاہتا ہوں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت[۵۳] پڑھ لیا کرے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے ہمیشہ دن میں

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ جسجگہ نماز پڑھی ہو اگر وہیں بیٹھا رہے تو یہ ثواب ملیگا اور اگر وہاں سے اٹھکر دوسری جگہ جا بیٹھا تو ثواب نہیں ہوگا ۱۲

۵۲ فضل سے مراد حلال روزی ہے۔ ۵۳ یہ نماز نفل مسنون ہے جسے تحیۃ المسجد بھی کہتے ہیں ۱۲

۵۶ یعنے بائیں طرف اگر کوئی بیٹھا ہو تو اسے بالکل خبر نہ ہو کہ کیا دیا اور دکھاوا نہ ہوجائے کیونکہ دکھاوے کی عبادت کا ثواب نہیں ہوتا۔

چاشت کیوقت تشریف لاتے تھے اور اوّل مسجد میں آکر دو رکعت نماز وہاں پڑھکر تھوڑی دیر بیٹھے رہتے[۵۱] اور پھر مکان شریف کو جاتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کو تلاش کرتے ہوئے سنے تو اُسے چاہیئے کہ یہ کہدے کہ خدا کرے تیری چیز نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس (شور مچانے) کیلئے نہیں بنائی جاتیں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ایسی چیزیں (پیاز[۵۲] وغیرہ) بدبودار کھائے تو ہماری مسجدوں کے قریب بھی نہ آئے کیونکہ جس چیز سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اسی سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو دبا دیا جائے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے لوگوں کے تمام اعمال اچھے اور برے میرے روبرو پیش کئے گئے تو میں نے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کو انکے اچھے عملوں میں لکھا پایا اور مسجد میں تھوک وغیرہ پڑا رہنا ان کے برے عملوں میں پایا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جبتک وہ نماز میں ہے تو اللہ تعالےٰ سے سرگوشی کر رہا ہے اور نہ اپنی داہنی طرف تھوکنا چاہئے کیونکہ داہنی طرف ایک فرشتہ[۵۳] ہوتا ہے ہاں بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے اور پھر اُسے زمین میں دفن کر دے اور ابوسعید کی روایت میں (یہ ہے) کہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو سفر سے آکر گھر جانے سے پہلے اوّل مسجد میں آکر نماز پڑھنا اور تھوڑی دیر بیٹھنا مستحب ہے۔

[۵۲] پیاز وغیرہ بدبودار چیزیں کچی کھاکر مسجد میں جانا منع ہے ہاں اگر پکانے سے وہ بدبو جاتی رہے تو پکی ہوئی کھاکر جانا جائز ہے ۱۲

[۵۳] فرشتہ سے مراد یا تو کرام کاتبین ہے اور چونکہ نیکیوں کا لکھنے والا برائیوں کے لکھنے والے سے افضل ہے اسلئے آنحضور نے داہنی طرف کے تھوکنے سے منع فرمایا اور یا کراماً کاتبین کے سوا اور فرشتہ ہے جو خاص نماز کیلئے آتا ہے لہذا اسکی بزرگی کا خیال کر کے اسکی طرف نہ تھوکے ۱۲

مرض وفات میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبریں سجدہ گاہ بنالیں یہ روایت متفق علیہ ہے (یعنی بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کی ہے)۔

(۶۵۸) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا آگاہ رہو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا لہٰذا خبردار تم قبروں کو ہرگز سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں یہ روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم کچھ نمازیں اپنے مکانوں میں بھی پڑھ لیا کرو[۵۱] اور انہیں قبروں کی طرح (بے ذکر الٰہی کے) چھوڑ دیا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۶۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مشرق و مغرب کے درمیان سب قبلہ (ہی کا رخ)[۵۲] ہے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۱) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم سب نے آپ سے بیعت کر کے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور پھر یہ بھی عرض کر دیا کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک گرجا بنا ہوا ہے (اسے کیا کریں) بعد اسکے ہم نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا آنحضور نے پانی منگوا کر وضو (شروع) کیا (یعنی کلی (وغیرہ) کی پھر وہ پانی ایک لوٹے میں ڈالکر ہمیں ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور جب تم اپنے ملک میں پہنچو تو اس گرجا کو توڑ کر اسکی جگہ یہ پانی[۵۳] چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنا لینا ہم نے عرض کیا کہ ہمارا شہر تو بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے لہٰذا یہ پانی خشک ہو جائیگا آنحضور نے فرمایا اس میں اور پانی ملا لینا وہ پانی بھی اسکی پاکی ہی بڑھائیگا۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد کے بنانیکا ارشاد فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ (انہیں جھاڑو وغیرہ دیکر) پاک صاف رکھا کرو اور کچھ خوشبو (بھی) رکھدیا کرو۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] اسیلئے علماء نے لکھا ہے کہ سوا نماز فرض کے اور سنت و نوافل کا پڑھنا گھر میں افضل ہے بہ نسبت مسجد کے ۱۲

[۵۲] اس حدیث میں خاص مدینہ منورہ والوں کیلئے حکم ہے کیونکہ مدینہ سے قبلہ جانب جنوب میں ہے یا جنکا قبلہ مدینہ کے موافق جانب جنوب میں واقع ہو۔

[۵۳] اس سے معلوم ہوا کہ آب زمزم اور بزرگوں کے بچے ہوئے پانی کو دوسری جگہ لیجانا اور اس سے برکت حاصل کرنا درست ہے ۱۲

(۶۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے مسجدوں کی مضبوط اور اونچی بنانے کا حکم نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنے جسطرح یہود اور نصاریٰ اپنے گرجاؤں وغیرہ کو سجاتے ہیں[۵۱] اسطرح تم بنانے کا حکم نہیں ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کی بابت فخر[۵۲] کیا کرینگے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے

(۶۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے سامنے میری امت کے کام پیش کئے گئے یہانتک کہ اجر اس کوڑے کا بھی جسے کسی آدمی نے مسجد سے (جھاڑ دیکر) نکالا ہو پھر میرے سامنے امت کے گناہ پیش کئے گئے پس میں نے اس گناہ سے بڑا کسی آدمی نے کوئی سورۃ یا آیۃ کلام مجید کی یاد کیکے بھلا دی[۵۳] ہو کوئی گناہ نہیں دیکھا یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۶۶۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسجد میں (نماز کیواسطے) اندھیرے میں جانیوالوں کو خوشخبری ہو کہ قیامت کے روز انہیں پورا نور ملیگا یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے سہل بن سعد اور انس سے نقل کی ہے۔

(۶۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خبرگیراں[۵۴] دیکھو تو اسکے مومن ہونیکے گواہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (ترجمہ) مسجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت کے ہونے پر ایمان لاتے یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۸) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ہمیں خصی

---

[۵۱] یعنے سونے وغیرہ سے مسجد و نپر نقش و نگار کرنے نہ چاہئیں بلکہ جہانتک ہو سادگی بہتر ہے ۱۲

[۵۲] یعنے لوگونکے دکھلاؤ کیلئے اونچی اونچی مسجدیں بناکر اپنا فخر ظاہر کرینگے ۱۲

[۵۳] یعنے قرآن کی آیۃ یا سورۃ کا یاد ہو جانا بڑی نعمت خدا ہے اور جسنے یاد کرکے بھلا دی اسنے گویا اسکی بے قدری اور ناشکری کی اور سخت گناہ ہے ۱۲

[۵۴] یعنے مسجد کی صفائی وغیرہ کا ہر وقت خیال و فکر رکھتا ہے اور انہیں نماز و کلام مجید وغیرہ پڑھتا ہے تو اسکے مومن ہونیکی گواہی دینا اور یقین رکھنا کہ وہ مومن ہے ۱۲

[۵۵] ترجمہ مسجدونکو وہی شخص آباد رکھتا ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو ۱۲

ہونیکی اجازت دیدیجئے آنحضور نے فرمایا جو شخص خصی ہو یا دوسرے کو خصی کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں بلکہ میری امت کا خصی ہونا یہ ہے کہ وہ روزے رکھا کریں عثمان کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا کہ ہمیں سیاحی کی اجازت دیدیجئے آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحی یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستہ میں جنگ کریں پھر انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں راہب[1] بننے کی اجازت دیدیجئے آنحضور نے فرمایا میری امت کا راہب بننا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں نمازوں کی انتظار میں بیٹھے رہا کریں یہ روایت شرح سنہ میں نقل کی ہے۔

(۶۶۹) حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے اپنے رب بزرگ و برتر کو بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا اور مجھسے اللہ نے فرمایا مقربین فرشتے کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے کہا کہ تو ہی خوب جانتا ہے آنحضور فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے مونڈھوں کے درمیان اپنا ہاتھ[2] رکھا جسکی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر معلوم ہوئی اور اسکی وجہ سے میں نے تمام چیزیں آسمانوں اور زمین کی معلوم کرلیں اور (اسوقت) اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ پڑھی وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (ترجمہ) اور ہمنے اسیطرح ابراہیم کو (بھی) آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھائی تھی تاکہ وہ پورا یقین کرنیوالا ہو جائے۔ یہ روایت دارمی نے مرسلاً نقل کی ہے اور ترمذی نے (بھی) اسیطرح عبدالرحمن اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے نقل کی ہے اور انہیں کی روایۃ میں یہ زیادہ ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا اے محمد تجھے خبر ہے کہ مقربین فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں (آنحضور فرماتے ہیں) میں نے کہا ہاں گناہوں کو کھو دینے والی چیزوں میں بحث کر رہے ہیں اور گناہوں کو کھو دینے والی چیزیں یہ ہیں (کہ بعد نماز پڑھنے کے (دعا یا وظیفہ وغیرہ کیلئے) مسجدوں میں بیٹھے رہنا اور جماعت کی نماز پڑھنے کے واسطے چلنا اور سختی کیوقت میں اچھی طرح وضو کرنا جسنے اسطرح کیا وہ زندگی میں بھی اچھا رہیگا اور موت بھی اچھی ہوگی اور گناہوں سے (ایسا پاک ہوگا جیسا اسدن تھا کہ) جسدن اسکی ماں نے جنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد جب تم نماز پڑھ چکو یہ دعا پڑھا کرو اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ

---

[1] راہب اس شخص کو کہتے ہیں جو خواہش دنیا کو بالکل ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کرے اور آدمیوں اور عورتوں سے کسی قسم کا مطلب نہ رکھے یہ طریقہ پہلی امتوں میں نیک سمجھا جاتا تھا اور اب امت محمدیہ میں جائز نہیں ۱۲

[2] یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم مجھپہ زیادہ کیا جسکی وجہ سے مجھے اسوقت سب چیزیں روشن ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ ہماری جیسی صورت اور جسم اور ہاتھ کے ہونے سے منزہ ہے وہ بغیر جسمانیت کے تمام قوتیں رکھتا اور سب کچھ کر سکتا ہے ۱۲

فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھسے نیکیوں کے کرنے اور بری باتوں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنیکا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں گمراہی ڈالنی چاہے تو مجھے بغیر گمراہی کے اپنی طرف اٹھا لینا اور آنحضور فرماتے ہیں (کہ اللہ کے یہاں) مرتبے بڑھانیوالی چیزیں یہ ہیں کہ ہر ایک سے سلام علیک کرنی اور (للہ) کھانا کھلانا اور نماز (ایسے وقت) پڑھنا کہ لوگ سوتے ہوں (یعنے تہجد کی نماز پڑھنی۔ صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) یہ حدیث ان لفظوں سے جیسی مصابیح میں منقول ہے میں نے عبدالرحمٰن سے منقول ہوئی وی سوائے شرح سنہ کے اور کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

(۷۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کا اللہ تعالےٰ ضامن ہے ایک وہ آدمی جو راہ خدا میں جنگ کیلئے جائے اللہ تعالیٰ اسکا ضامن ہے کہ یا تو اسے موت دیکر بہشت میں پہنچادے یا مال و ثواب دیکر اسے گھر پہنچادے (دوسرے) اس آدمی کا اللہ تعالےٰ ضامن ہے جو مسجد میں (نماز کے واسطے) جائے (تیسرے) اسکا ضامن[۵۲] ہی جو اپنے مکان میں جاکر (گھر والونکو) سلام کرے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۱) حضرت ابو امامہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے فرض نماز پڑھنے جائے تو اسے اس حاجی جیسا[۵۳] ثواب ملتا ہے جو احرام باندھکر حج کیواسطے جائے اور جو شخص نماز چاشت ہی کیواسطے[۵۴] تکلیف اٹھاکر جائے تو اسے ثواب مثل عمرہ کرنیوالے کے ہوگا (اور وہ نماز جو متصل ہی کسی نماز کے پڑھی ہو اور لغو و بیہودہ باتیں انکے درمیان نہ کی ہوں (تو اس کا ثواب) علیین[۵۵] میں لکھا جاتا ہے یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] ان باتوں کے بیان کرنیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصود ہے کہ آدمی سے جہانتک ہو سکے اپنے اندر عاجزی اور تواضع اور سخاوت اور نرمی کی عادت پیدا کرے تکبر کرنا مناسب نہیں ہے ۱۲

[۵۲] یعنے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اور اسکے گھر والونکو ضرور ہی خیر و برکت دیگا ۱۲

[۵۳] یعنے جیسے حاجی جو مکان ہی سے احرام باندھکر جائے تو اسیوقت سے اُسے ثواب ملنے لگتا ہو ایسی ہی اس نمازیکو بھی جو گھر سے وضو کرکے جائے ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہی اور یہ مطلب نہیں کہ ثواب میں دونوں برابر ہیں بلکہ حاجی ثواب میں زیادہ ہے ۱۲ [۵۴] یعنے گھر سے چلنے کی کوئی اور غرض دنیوی اور ریا کاری نہ ہو ۱۲

[۵۵] جو فرشتے نیکیاں لکھتے ہیں اُنکے دفتر کا نام علیین ہے کہ تمام نیک اعمال وہاں لکھے جاتے ہیں ۱۲

(۶۷۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے باغوں میں جایا کرو تو (وہاں سے) میوے توڑا کرو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ (دنیا میں بہشت کے) باغ کون سے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا یہی مسجدیں بہشت کے باغیچے ہیں میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میوے کا توڑنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھنا (یہی میوے کا توڑنا[۵۱]) ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے

(۶۷۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] (دین) کیلئے مسجد میں [illegible] اس کا وہی حصہ[۵۲] ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے [illegible] ہے

(۶۷۴) [illegible] فاطمہ [illegible] فرماتی تھیں کہ [illegible] کے جب [illegible] رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [illegible] میرے پروردگار میرے گناہ [illegible] میرے واسطے رحمت کے دروازے کھولدے) اور جب مسجد سے باہر آتے تو پھر درود و سلام پڑھکر یہ پڑھتے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (ترجمہ اے پروردگار میرے گناہ بخشدے [illegible] میرے واسطے اپنے فضل [illegible]) یہ روایت [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] آنحضور [illegible] اور یہی ہے جب باہر آتے تو یہ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ [illegible] حسین حضرت فاطمہ زہرا سے نہیں ملیں

(۶۷۵) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انکے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار[۵۳] کے پڑھنے اور خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے لوگوں کو حلقہ باندھکر بیٹھنے[۵۴] سے منع فرمایا ہے یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

۵۱ یعنی ان تسبیح و تحمید کے پڑھنے سے بہشت میں میوے ملینگے ۱۲ ۵۲ جو اگر عبادت کیلئے آیا ہی تو ثواب پائیگا اور اگر غرض دنیوی کیلئے آیا ہی تو گناہگار ہوگا

۵۳ یعنے جن اشعار میں جھوٹ اور لغو ہو انکا مسجد میں پڑھنا جائز نہیں اور مناجات یا نعت کا پڑھنا مسجد میں جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت حسان مسجد میں منبر پر کھڑے ہوکر اس قسم کے اشعار پڑھا کرتے تھے ۱۲

۵۴ کیونکہ حلقہ باندھکر بیٹھنے سے امام کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہی پس یہ درست نہیں بلکہ بیٹھنا متوجہ ہوکر خطبہ سننا چاہیے ۱۲

(۶۷۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہدیا کرو خدا کرے تمہاری سوداگری میں نفع نہ ہو اور جب تم مسجد میں کسی کو گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو کہدیا کرو خدا کرے تیری چیز نہ ملے[۱] - یہ روایت ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے -

(۶۷۷) حضرت حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بدلہ لینے اور اشعار پڑھنے اور حدود لگانے سے منع فرماتے تھے - یہ روایت ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور صاحب جامع الاصول نے حکیم سے اپنے جامع الاصول میں اور مصابیح میں جابر سے نقل کی ہے -

(۶۷۸) حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان دو درختوں یعنی پیاز اور لہسن (کے کھانے) سے منع فرماتے تھے بلکہ یہ فرماتے تھے کہ جو ان دونوں کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آیا کرے اور اگر کھانے کی ضرورت ہی ہو تو انہیں پکا کر انکی بدبو کھو دیا کرو - یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے -

(۶۷۹) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قبرستان اور حمام کے سوا کل کی کل زمین مسجد ہے (جہاں جگہ جی چاہے نماز پڑھے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے -

(۶۸۰) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سات جگہ میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے کوڑی پر - اور مذبح میں - اور قبرستان میں - اور درمیان راستہ کے اور حمام میں - اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کے چھت پر - یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے -

(۶۸۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بکریوں کے کھڑے ہونے کی جگہ نماز پڑھ لیا کرو[۲] اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو - یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے -

(۶۸۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنادیں اور چراغ جلائیں لعنت فرماتے تھے - یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے -

---

[۱] کیونکہ مسجد میں شور مچانا درست نہیں بلکہ مسجد میں اگر دیکھو جو کوئی خاموشی سے چپکے چپکے اپنی چیز کو ڈھونڈے تو جائز ہے ۱۲

[۲] یعنے اگر پیشاب وغیرہ کی ناپاکی نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ بکریوں سے تکلیف کے پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے اور اونٹوں کے پاس نماز پڑھنے میں اندیشہ ہے کہ کہیں لات وغیرہ مار کر تکلیف نہ پہونچا دیں ۱۲

(۶۸۳) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب تمام زمین میں کونسی جگہ بہتر ہے حضور یہ سنکر خاموش ہو رہے اور یہ فرمایا کہ میں جبریل کے آنے تک خاموش ہی رہونگا چنانچہ پھر جبریل علیہ السلام آئے آنحضور نے اُنسے پوچھا وہ بولے کہ جس سے یہ سوال پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہاں میں اپنے پروردگار بزرگ برکت والے سے پوچھتا ہوں (چنانچہ) پھر جبریل (آکر) کہنے لگے اے محمد آج میں اللہ سے اسقدر قریب ہوگیا تھا کہ کبھی بھی اتنا قریب نہیں ہوا آنحضور نے فرمایا اے جبریل[۵۱] کتنا فاصلہ دونوں کے درمیان رہگیا تھا حضرت جبریل بولے کہ میرے اور اللہ کے درمیان اسوقت ستر ہزار نور کے پردوں کا فاصلہ رہگیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے (اُس سوال کے جواب میں) فرمایا کہ سب زمین میں بری جگہ بازار ہیں اور سب زمینوں میں بہتر مسجدیں ہیں۔ یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عمر سے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۶۸۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص میری اس مسجد میں محض نیکی اور بھلائی کیلئے علم سیکھنے یا سکھلانے تو وہ راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے اور جو کسی اور کام کے لئے آئے تو وہ اُس شخص جیسا ہے جو غیر کے اسباب کو تاکا[۵۲] کرتا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۶۸۵) حضرت حسن البصری مرسلاً کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ اپنی دنیاداری کی باتیں مسجدوں میں کیا کرینگے پس تم انکے پاس مت بیٹھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو انکی بالکل ضرورت[۵۳] نہیں۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۶۸۶) حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں میں مسجد میں پڑا سو رہا تھا کہ میرے کسی نے کنکری ماری میں جو گھبرا کر اُٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب ہیں مجھے فرمایا تم جاکر ان دونوں شخصوں کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ میں دونوں کو اُنکے پاس لایا حضرت عمر نے اُن سے پوچھا کہ تم کون ہو یا فرمایا تم کن لوگوں میں سے ہو وہ دونوں بولے کہ ہم تو طائف کے رہنے والے ہیں حضرت عمر نے فرمایا

---

[۵۱] یہ پردے بہ نسبت بندوں کے ہیں کہ انہیں نورِ الٰہی کی چمک کیوجہ سے ذات کے دیکھنے کی طاقت نہیں جیسے کہ آفتاب کو [illegible] ہوتے بہ نسبت باریتعالیٰ کے اسے بھی نہیں دیکھ سکتے ورنہ اللہ جل شانہ کو پردے کی بالکل ضرورت نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] کے رہنے والے ہوتے [illegible]

اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۷۸۷) حضرت امام [illegible] ہوا دیا مصلحت [illegible] تو یہ تھے اور یہ فرما دیا تھا کہ جو شخص [illegible] اُس چبوترہ پر آ جایا کرے کیونکہ مسجد میں غل مچانا جائز نہیں [illegible]

(۷۸۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ [illegible] ہوا دیکھا آنحضور کو اسقدر غصہ آیا کہ [illegible] ظاہر ہوتا تھا [illegible] اور یہ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوا کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار [illegible] کے درمیان پروردگار [illegible] کو چاہیئے کہ قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکا کرے [illegible] بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لیا کرے پھر آنحضور [illegible] اسمیں تھوکا اور پھر کپڑے کو آپس میں رگڑ کر یہ فرمایا یا اس طرح کر لیا کرو

اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۷۸۹) حضرت [illegible] صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ایک جماعت کو کھڑے ہو کے نماز پڑھا رہا تھا اور اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسکی طرف دیکھ رہے تھے جب وہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضور نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارا امام نہ بنے (یعنے اسکے پیچھے نماز نہ پڑھنا چنانچہ) پھر جب اُس نے نماز پڑھانی چاہی تو ان لوگوں نے (امامت سے) اُسے روک کر آنحضور کا ارشاد اس سے بیان کر دیا اُس نے (یہ قصہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ذکر کیا آپنے فرمایا ہاں (میں نے ہی کہا تھا راوی کہتے ہیں) میرے خیال میں آنحضور نے یہ بھی اُس سے فرمایا تھا کہ تونے اللہ تعالےٰ اور اُسکے پیغمبر کو تکلیف دی ہے

یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۹۰) حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز کے واسطے بہت دیر تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) ہمارے پاس تشریف نہ لائے قریب تھا کہ سورج کی کرن نکل آئے اتنے میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بہت جلد

---

[۱] کیونکہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ایسے مسائل سے واقف تھے اگر اُن سے ایسی حرکت سرزد ہوتی تو گویا انہو نے جان بوجھکر ایسا کیا لہذا وہ قابل سزا ہوتے ۱۲ [۲] یعنے نماز کی حالت میں اللہ تعالےٰ سے نہایت ہی قریب ہوتا ہے لہذا سامنے نہ تھوکنا چاہیئے ۱۲

چھپے ہو گئے تشریف لائے [illegible] نماز کیلئے تکبیر کہلا کر نماز پڑھا دی اور نماز میں بہت چھوٹی قراءۃ پڑھی اور سلام پھیرنے کے بعد باآواز بلند فرمایا کہ جس طرح تم بیٹھے ہو سب اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہنا (چنانچہ سب اسی طرح بیٹھے رہے) آنحضرت نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آج اپنے دیر [illegible] بیان کرتا ہوں کہ آج صبح کو میں آج رات کو اٹھکر وضو کیا اور جو کچھ میرے مقدر میں نماز تھی [illegible] نماز ہی میں مجھے اونگھ آگئی نیند غالب آگئی اسوقت میں کیا دیکھتا [illegible] اور وہ بزرگ برکت والا بہت [illegible] رب [illegible] فرمایا تمہیں خبر ہے کہ مقربین فرشتے [illegible] مرتبہ اسی طرح پوچھا آنحضرت فرماتے [illegible] سوتا ہوں کے بیان [illegible] بہت سی شئے ظاہر [illegible] فرمایا کہ [illegible] میں نے کہا [illegible] کفارہ کے بعد مسجد [illegible] وضو کرنا پھر اللہ نے فرمایا اور کس چیز میں بحث کرتے ہیں [illegible] لیا ہے اور کس طرح میں نے کہا کھانا کھلانا اور نرمی [illegible] (ان سے درجے بلند ہوتے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے [illegible] ترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنۃ فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسئلک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت اور اپنی بخشش اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جب تو کسی قوم میں گمراہی ڈالنی چاہے تو مجھے (پہلے) بے گمراہی کے وفات دیدے اور میں تیری محبت اور اس

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے اور اسیوقت یہ سوال و جواب [illegible] بے صورت کی چیزیں صورت دار دکھائی دیتی ہیں لہذا خواب میں آنحضور کا [illegible] کچھ [illegible] ۱۲ سے یعنی فیض الٰہی کا اثر مجھے دل میں آتا ہوا معلوم ہوا [illegible] یعنی جسوقت [illegible] اعضاء پر پانی ڈالنا برا معلوم ہو تو اسوقت خلاف مرضی نفس کے وضو کرنا نہایت ہی ثواب ہے ۱۲

شخص کی جو مجھ سے [illegible] رسینے شل کی [illegible] بت کا جو تیری [illegible]

پھر آنحضور نے فرمایا کہ یہ قصہ سچا ہے لہٰذا تم اسے یاد کر لو [illegible]

نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح [illegible]

بابت پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

پڑھا کرتے اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم وسلطانہ [illegible]

بزرگ ذات والے اور ہمیشہ کی سلطنت والے کے ساتھ [illegible]

وسلم فرماتے ہیں کہ جب [illegible]

(۶۹۲) حضرت [illegible] اے اللہ میری قبر کو بت بنا [illegible]

کر لوگ اسکی عبادت کریں (کیونکہ) جن لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا انپر اللہ تعالیٰ سخت غصہ ہوا

یہ روایت امام مالک نے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۶۹۳) حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے بعض راوی

کہتے ہیں کہ حیطان سے بساتین (یعنی باغ) مراد ہیں یہ روایت ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے (کیونکہ) بجز

سند حسن بن ابی جعفر کے اور کسی سند سے منقول نہیں اور انہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

(۶۹۴) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا فرماتے تھے آدمی کے گھر میں نماز پڑھنے سے ایک ہی نماز کا ثواب ہوتا ہے اور محلہ کی مسجد

میں نماز پڑھنے سے پچیس نماز کا ثواب ہوتا ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے پانسو نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد

میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا

(ثواب ہوتا ہے) یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۶۹۵) حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد

بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا پھر کونسی آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے عرض کیا

سلہ یعنے جس طرح کافر بزرگ بتوں کو پوجتے ہیں اور تعظیم وغیرہ کرتے ہیں اس طرح میری قبر کو کسی طرح نہ پوجا جاوے ۱۲

کہ ان دونوں کے بننے کے درمیان کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال کا اور آپ تیرے لئے
کل زمین مسجد ہے، حکم میں ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھنی چاہیئے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

باب (شرمگاہ کے) ڈھانکنے کا بیان۔

پہلی فصل

(۶۹۶) حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ کے مکان
میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے[۵] [illegible] ہوئے دیکھا اور آپ نے اسکے
دونوں کنارے اپنے مونڈھوں پر رکھ [illegible] روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۷) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی شخص ایک کپڑے میں
اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اسکے مونڈھو پر کچھ بھی کپڑا نہ ہو یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۸) حضرت ابو ہریرہ ہی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو
شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہے اُسے چاہیئے کہ کپڑے کی دونوں طرفیں پھیر لیا کرے۔
اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۶۹۹) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک چادر دھاری دار اوڑھکر
نماز پڑھ رہے تھے آپ نے (نماز میں) کچھ اسکی دھاریوں کی طرف دیکھا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
کہ میری اس چادر کو ابو جہیم کے پاس لیجاکر (اسکے عوض میں) ایک انبجانیہ[۵] چادر اُس سے لے آؤ کیونکہ
اس نے مجھے اب نماز ہی سے روکدیا تھا۔[۵] یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی روایت میں (یہ ہے)

[۵] مشہور یہ ہے کہ کعبہ اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے اور بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام
نے مگر ان دونوں کے درمیان ہزار برس سے زیادہ فاصلہ ہے لہذا ان دونوں کی بنا یہاں اس حدیث
میں مراد نہیں اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں سب سے پہلی بنا مراد ہے اول حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا اور
جس وقت اسے بنا کر فارغ ہوئے تو اسد کا حکم ہوا کہ اب بیت المقدس کی سیر کرکے اسے بناؤ لہذا شاید ان دونوں بناؤں میں
چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ [۵] یعنے اس طرح پر لپٹے ہوئے تھے کہ کپڑا مونڈھو پر ڈالکر داہنی طرف کا پلہ بائیں بغل کے نیچے نکالا تھا
اور بائیں طرف کا پلہ داہنی بغل کے نیچے اور پھر سینے پر لاکر دونوں پلوں کی گرہ نہ لگی تھی اسکو اشتمال کہتے ہیں۔ [۵] انبجانیہ ایک شہر
کا نام ہے وہاں سادی کملی بنی جاتی تھی اسی کو انبجانیہ کہتے ہیں۔ [۵] آنحضور کا اسکے فرمانے سے اپنی امت کی تعلیم مقصود ہے کیونکہ جب
آپکے نفس مصفا دل میں ایسے نقش ظاہری کا اسقدر اثر ہوا کہ نماز میں خلل آنے لگا تو عوام کا کیا حال ہوگا لہذا ایسے کپڑوں سے نماز نہ پڑھنی چاہیئے

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں میری نظر اس چادر ہی پر پڑتی اسلئے مجھے اندیشہ تھا کہ یہ میری نماز میں خلل نہ ڈالدے۔

(۷۰۰) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جسے اُنہوں نے اپنے مکان کے ایک کونہ میں لٹکا رکھا تھا (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اس پردہ کو میرے سامنے سے علیحدہ کردو کیونکہ اسکی تصویریں ہمیشہ میرے نماز پڑھنے میں سامنے رہتی ہیں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۰۱) عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی قبا جو پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تحفۃً بھیجی آپ نے اُسے پہنکے نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو اُسے اسطرح اُتار پھینکا جیسے کوئی بُرا جانتا ہو۔ پھر فرمایا یہ (ریشمی کپڑے) پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۷۰۲) سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکاری[1] آدمی ہوں کیا میں ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا ہاں (پڑھ لیا کرو مگر) اُسے باندھ لیا کر اگرچہ ایک کانٹے ہی سے اٹکالے یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح نسائی نے روایت کی ہے۔

(۷۰۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک مرد ٹخنوں سے نیچے تہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا کے وضو کر آوہ جا کے وضو کر آیا ایک (اور) مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اُسے وضو کرنیکو کیوں ارشاد فرمایا (حالانکہ وہ باوضو تھا) آپ نے فرمایا وہ اپنے تہ بند کو ٹخنوں کے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ اُس مرد کی نماز جو ازار لٹکا کے نماز پڑھے قبول نہیں کرتا یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۰۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بالغہ عورت کی) جسے حیض آتا ہو بے دوپٹہ اوڑھے ہوئے نماز مقبول نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۷۰۵) حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر عورت کے پاس پاجامہ نہ ہو اور وہ صرف اوڑھنی اور کرتہ پہنکے نماز پڑھ لے (تو نماز ہوجاویگی یا نہیں) آپ نے فرمایا (ہاں ہوجاویگی) بشرطیکہ کرتہ اتنا لمبا ہو کہ اُس سے اُسکے پاؤں کی پشت چھپ جاتی ہو۔

---

[1] چونکہ شکاری کو کم کپڑے پہننے لازم ہیں کیونکہ زیادہ کپڑوں سے شکار کرنے میں خلل آتا ہے۔ اسواسطے اُنہوں نے پوچھا کہ اگر میں ایسے موقع پر صرف قمیص پہنے ہوئے نماز پڑھ لوں تو وہ نماز جائز ہوگی یا نہیں آپ نے فرمایا ہوجاویگی مگر اسے باندھ لیا کرو ۱۲ لمعات

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ذکر کیا ہے کہ ایک جماعت نے اسے ام سلمہ ہی پر موقوف[سلہ] کر دیا ہے

(۷۰۶) ابو ہریرہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[سلہ] کرنے اور مرد کو اپنا منہ ڈھکنے سے منع فرمایا ہے یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۷۰۷) شداد بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہودیوں کی مخالفت کیا کرو کیونکہ وہ لوگ جوتیاں اور موزے پہنکے نماز نہیں پڑھتے میں (تم پڑھ لیا کرو) یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۰۸) ابو سعید خدری فرماتے ہیں ایکدفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ یکایک آپ نے اپنی جوتیاں اتار کے اپنی بائیں طرف رکھ لیں جب اور لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی جوتیاں اتار ڈالیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہیں جوتیاں اتار دینے پر کس چیز نے ابھار دیا وہ بولے ہمنے دیکھا کہ آپنے اپنی جوتیاں اتار ڈالیں اسواسطے ہمنے بھی اپنی اپنی جوتیاں اتار ڈالیں آپنے فرمایا مجھے تو جبرئیل نے آکے بتایا تھا کہ انمیں نجاست لگی ہوئی ہے اسواسطے میں نے اتار دی تھیں اب) تم میں سے جو کوئی مسجد میں آیا کرے تو اپنی جوتی کو دیکھ لیا کرے اگر انمیں نجاست لگی معلوم ہو تو انہیں پونچھ کے پہنے ہی پہنے نماز پڑھ لے[سلہ] یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۷۰۹) ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا کرے تو جوتی اپنی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف (رکھے) کیونکہ ادھر دوسرے آدمی کا داہنا رخ ہوگا ہاں اگر کوئی بائیں طرف نہ ہو تو ادھر رکھ لے (ورنہ) انہیں اپنے دونوں پیروں کے بیچ میں رکھ لے ایک روایت میں یہ (بھی) ہے یا انہیں پہنے ہی پہنے نماز پڑھ لے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث بالمعنے نقل کی ہے۔

سلہ حدیث موقوف اصطلاح اہل حدیث میں اُسے کہتے ہیں جسکی سند صحابی تک پہنچکے ختم ہو جاوے اور رسول اللہ تک نہ پہنچے ۱۲ سلہ سدل کے معنے یہ ہیں کہ کپڑے کو اپنے سر اور مونڈھے پر ڈال کے دونوں طرف سے لٹکا دے اور بعض کہتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی مرد کپڑا اوڑھ کے اپنے ہاتھ اسکے اندر کر لے اور اسی طرح رکوع اور سجدہ کرتا ہے اسطرح یہود کرتے تھے اسواسطے آپنے منع کر دیا ۱۲ نہایہ سلہ ابن ملک کہتے ہیں جوتیاں پہنکے نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ انمیں نجاست نہ لگی ہو ۱۲ مرقاۃ سلہ اور اگر نجاست ایسی لگی ہوئی ہو کہ پونچھنے سے صاف نہ ہوتی ہو تو دھو لینا چاہیئے ۱۲ مرقات

تیسری فصل (۷۱۰) ابو سعید خدری فرماتے ہیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا آپ ایک بوریے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کر رہے ہیں حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے جسکے دونوں سرے مونڈھوں پر پڑے ہوئے تھے نماز پڑھ رہے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۱۱) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جوتیاں اُتار کے اور (کبھی) پہنکے نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۱۲) محمد بن منکدر فرماتے ہیں جابر نے صرف تہ بند باندھ کر جسے اپنی گدّی کی طرف باندھ رکھا تھا نماز پڑھی حالانکہ اُن کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے اُن سے کسی کہنے والے نے کہا تم صرف ایک تہ بند ہی میں نماز (کیوں) پڑھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا میں نے یہ اسی واسطے کیا تھا کہ تجھ جیسا احمق مجھے دیکھے بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو کپڑے ہم میں کسی کے میسر تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۱۳) اُبَیّ بن کعب فرماتے ہیں ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے اور کوئی ہمیں بُرا نہیں کہتا تھا ابن مسعود فرماتے ہیں یہ جب ہے جس وقت کپڑوں میں کمی ہو اور جبکہ اللہ نے فراخی کر دی تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنی بہت بہتر ہے یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

باب سترہ کھڑا کرنے کا بیان

پہلی فصل (۷۱۴) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت بوقت صبح عیدگاہ تشریف لیجاتے تھے

ف۱؎ اگر کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو دو کپڑے پہنکے نماز پڑھنی افضل ہے اور ایک کپڑے میں بھی جائز جابر نے کہا یہ صرف اسی غرض سے کیا تھا تاکہ لوگ جان لیں کہ ایک کپڑے سے بھی نماز ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

ف۲؎ سترہ گز سے گز بھی لکڑی ہوتی ہے نمازی اسکو اپنے سامنے اس غرض سے کھڑا کر لیتا ہے کہ اسکے پرلی طرف سے جو کوئی نکلجاوے وہ گناہ سے بچ جاوے۔ اور اسکی نماز میں خلل نہ آوے

۱۲۔۔۔۱۲

اور نیزہ آپکے آگے آگے لوگ لیجاتے تھے اور عید گاہ میں آپکے آگے کھڑا کر دیا جاتا تھا آپ اسکی طرف (سُترہ کرکے) نماز پڑھ لیتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۱۵) ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا جبکہ آپ سرخ چمڑے کے خیمہ میں تھے جو ابطح[۲] میں نصب تھا اور میں نے دیکھا کہ بلال نے رسول اللہ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے لیا پھر اور لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اس پانی لینے میں جلدی کر رہے تھے جسے کچھ پانی مل جاتا وہ اُسے (تبرک سمجھ کے) مل لیتا اور جسے کچھ نہ ملتا تو اپنے ساتھ والے کے ہاتھ کی تری لیکے مل لیتا تھا پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ نیزہ لیکے اُنہوں نے گاڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے ہوئے جلدی جلدی باہر تشریف لائے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں دیکھتا تھا کہ آدمی اور چوپائے نیزہ کے پرلی طرف پھر چل رہے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۱۶) نافع حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی سواری کو سامنے بٹھا کے اُس طرف نماز پڑھ لیتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔ بخاری نے یہ زیادہ بیان کیا ہے (کہ نافع کہتے ہیں) میں نے ابن عمر سے پوچھا بتایئے تو سہی جب سواریاں پانی پینے یا چرنے چلی جاتی ہونگی تو آپ کیا کرتے ہونگے اُنہوں نے جواب دیا اُسکی کاٹھی لیکے کھڑی کر لیتے تھے اور اُسکی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

(۷۱۷) طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے سامنے کاٹھی کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ کے نماز پڑھ لے اور اُسکے پیچھے سے کوئی نکل جاوے تو کچھ پروا نہ کرے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۱۸) ابو جہیم کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے نکلنے والوں کو معلوم ہو جاوے کہ ہمپر آگے نکلنے کی کیا سزا ہے تو وہ آگے کے نکلنے سے چالیس (برس) تک کھڑا رہنے کو بہتر خیال کرے ابو النضر فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ چالیس دن کہے یا مہینے یا برس فرمائے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۱] چونکہ عید گاہ میں دیوار وغیرہ نہیں تھی میدان ہی میدان تھا اس واسطے آپ نیزہ ساتھ ساتھ لیجاتے تھے اور وہاں جاکے اپنے سامنے گڑوا لیتے تھے ۱۲۔

[۲] ابطح ایک نالہ کا نام ہے جو مکہ اور منا کے درمیان واقع ہے اور وہاں کنکر بکثرت ہوتے ہیں ۱۲ لمعات۔

(۷۱۹) ابو سعید فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ چیز آگے رکھ کے نماز پڑھے تاکہ لوگوں سے اوٹ ہو جاوے اور پھر کوئی مرد اُسکے آگے سے نکلنا چاہے تو اُسے روک دے اگر وہ نہ مانے تو اُسے مار دے[۱] کیونکہ وہ شیطان ہوگا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم نے اسے بالمعنے روایت کیا ہے۔

(۷۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اور گدھا اور کُتا (اگر نماز کے آگے گزر جاوے تو) نماز ٹوٹ جاتی ہے[۲] اور (اونٹ کی) کاٹھی کی پچھلی لکڑی کے برابر اگر کچھ رکھ لیا جاوے تو نہیں ٹوٹتی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان[۳] ایسی لیٹی رہتی تھی جیسے جنازہ رکھا ہوتا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے

(۷۲۲) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں میں گدہی پر بیٹھا ہوا آیا جس وقت کہ میں قریب البلوغ تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منا میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آگے کچھ دیوار وغیرہ نہ تھی میں صف کے سامنے سے نکل گیا پھر اُتر کے گدہی کو چرنے کے واسطے چھوڑ کے صف میں مل گیا اور کسی نے اس بات میں مجھے بُرا نہیں کہا[۴] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۷۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنی چاہے تو اپنے مونہ کے سامنے کچھ رکھ لیا کرے اگر کچھ نہ ملے تو اپنا عصا ہی کھڑا کر لیا کرے اور اگر اُسکے پاس عصا بھی نہ ہو تو ایک لکیر ہی کھینچ لیا کرے پھر اُسکے آگے کوئی گزر جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

سلہ اس سے حقیقۃً قتل مراد نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ روکے سے نہ رُکے تو زبردستی روک دے اگر اسی روکنے میں وہ مر جاوے تو اسکا بدلہ لازم نہیں ہے بشرطیکہ اسنے خود مارنے کا ارادہ نہ کیا ہو ۱۲

سلہ یہ ابتداء اسلام میں حکم تھا اب ان سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاں آگے گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے ۱۲

سلہ اس سے ثابت ہوا کہ عورت اگر نمازی کے سامنے ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲۔

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ گدہی وغیرہ کے آگے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲۔

(۷۲۴) سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سترہ آگے رکھکے نماز پڑھا کرو تو اُسکے قریب کھڑے ہوا کرو۔ شیطان اُنکی نماز نہیں توڑ سکے گا یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۷۲۵) مقداد بن اسود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف مونہ کرکے نماز پڑھتے ہوں اور وہ سیدھی آپکے سامنے کھڑی ہو بلکہ اُسے اپنے دائیں یا بائیں بہوں کے مقابل رکھتے تھے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۷۲۶) فضل بن عباس فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے جنگل[سلہ] میں اُترے ہوئے تھے اور (میرے والد) عباس بھی آپکے ساتھ ساتھ تھے آپنے جنگل میں ہی نماز پڑھ لی حالانکہ آپکے آگے کچھ آڑ نہ تھی اور ہمارے گدہے اور کتیا آپکے آگے کھیل رہے تھے آپنے اُنکی کچھ پرواہ نہ کی یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت بھی ایسی ہی ہے۔

(۷۲۷) ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جتنی تم میں طاقت ہو آگے سے گزرنیوالے کو روکا کرو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے

تیسری فصل

(۷۲۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپکے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اشارہ کردیتے تھے میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پھیلا دیتی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں اُسوقت گھروں میں چراغ نہیں تھے[سلہ] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۲۹) ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا اگر تم جان لو کہ نماز میں اپنے بھائی مسلمان کے آگے نکلنے میں کتنا گناہ ہے تو تمہیں سو برس تک کھڑا رہنا ایک قدم بھر چلنے سے بہتر معلوم ہو یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

سلہ اہل عرب اکثر جنگلوں میں رہا کرتے تھے جسوقت حضرت عباس جنگل میں خیمہ ڈالے ہوئے تھے رسول اللہ بھی تشریف لے گئے پھر نماز پڑھانے لگے اور آپکے سامنے گدہی اور کتیا کھیلتی رہی اور آپکے آگے کچھ آڑ نہ تھی آپنے بے کھٹکے نماز پڑھ لی اس سے معلوم ہوا کہ کتے اور گدہے وغیرہ کے آگے گزر جانے سے نماز نہیں جاتی۔ سلہ حضرت عائشہ نے یہ عذر اسلئے بیان کیا کہ میں چراغ نہ ہونیکے سبب بار بار پاؤں آپکے آگے پھیلاتی تھی کیونکہ مجھے معلوم نہ ہوتا تھا

(۷۳۰) کعب احبار فرماتے ہیں اگر نمازی کے آگے سے نکلنے والے کو معلوم ہو جاتے کہ اُسپر کتنا گناہ ہے تو اُسے زمین میں دھنس جانا نمازی کے آگے نکلنے سے بہتر معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے آسان معلوم ہو یہ حدیث (امام) مالک نے روایت کی ہے۔

(۷۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسطرح نماز پڑھو کہ آگے کچھ اوٹ نہو تو اُسکی نماز گدہے اور سورا اور یہودی اور مجوسی اور عورت کے آگے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے[۱] اور اگر یہ ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ سے گزریں تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

باب نماز کی ترکیب کا بیان

پہلی فصل (۷۳۲) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد مسجد میں آیا اور اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے (اول) اُس نے نماز پڑھی پھر آکے سلام کیا آپ نے جواب دیا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تونے نماز (اچھی طرح) نہیں ادا کی اُس نے واپس جاکے نماز پڑھی پھر آکے سلام کیا آپنے جواب دیا وعلیک السلام جا اور پھر نماز پڑھ کیونکہ تونے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے تیسری یا چوتھی مرتبہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے بتائیے (میں کیونکر نماز پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوکے تکبیر کہہ پھر جو (سورت وغیرہ) قرآن کی تجھے آسان معلوم ہو اُسے پڑھ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر اُٹھ کے اطمینان سے بیٹھ جا پھر مطمئن ہوکے (دوسرا) سجدہ کر پھر اُٹھ کے اطمینان سے بیٹھ جا ایک روایت میں یہ ہے کہ پھر اُٹھ کے سیدھا کھڑا ہو جا پھر اپنی تمام نماز اسی طرح ادا کرتا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۳۳) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر سے نماز شروع کرتے تھے اور قرأۃ الحمد للہ رب العٰلمین سے (شروع کرتے تھے) اور جب رکوع میں جاتے تھے تو نہ سر اونچا رکھتے اور نہ نیچا رکھتے تھے ہاں درمیان درمیان رکھتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر

---

[۱] یعنے ٹوٹنے کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ اکثر ان چیزوں سے نمازی کا خیال بہک جاتا ہے ۱۲

۱۴ — ۲

اُٹھاتے تھے تو سیدھے کھڑے ہو گئے سے پہلے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو سیدھے بیٹھے بغیر (دوسرے) سجدے میں نہ جاتے تھے اور دو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور اپنے الٹے پیر کو بچھاتے اور سیدھے پیر کو کھڑا رکھتے تھے اور شیطان کی بیٹھک[1] بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو درندوں کی طرح پھیلانے سے بھی منع فرماتے تھے اور سلام پر نماز ختم کرتے تھے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۳۴) ابو حمید ساعدی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی ایک جماعت میں فرمایا تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ کی نماز کی ترکیب مجھے یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا ہے جب آپ تکبیر کہتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے تھے اور جب اپنا سر اُٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ سارے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجاتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھ دیتے تھے نہ پھیلاتے اور نہ سکیڑے رکھتے تھے۔ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اور جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور جب اخیر رکعت پڑھ کے بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں کو آگے نکال دیتے اور دوسرے کو کھڑا کرکے پھر بیٹھ جاتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۳۵) حضرت ابن عمر نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے تھے اور سجدے میں (جاتے وقت) یہ نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] شیطان کی بیٹھک یہ ہے کہ دونوں پنڈلیاں اُٹھا کے اور ہاتھ اور کہنیاں زمین پر ٹیک کر بیٹھے ۱۲۔

(۷۳۶) نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کے کھڑے ہوتے تب بھی دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور ابن عمر اس حدیث کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہوئی نقل کرتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۳۷) مالک بن حویرث فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پہلی تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اتنے اُٹھاتے کہ انہیں کانوں کی سیدھ تک لیجاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کے اسی طرح کرتے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوک تک اُٹھاتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۳۸) مالک بن حویرث ہی سے نقل ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب آپ نماز کی طاق (یعنی پہلی یا تیسری رکعت) پڑھ چکتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ لیتے اُٹھتے نہ تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۳۹) وائل بن حجر نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو ہاتھ اُٹھا کے تکبیر کہتے تھے پھر ہاتھ کپڑے کے اندر کر لیتے تھے اور سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو کپڑے میں سے ہاتھوں کو نکال کے اُٹھاتے تھے اور تکبیر کہہ کے رکوع میں چلے جاتے تھے۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی رفع یدین کرتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۴۰) سہل بن سعد فرماتے ہیں لوگوں کو اسبات کی تاکید کی جاتی تھی کہ نماز میں آدمی کو دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھنا چاہیئے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع میں جانے کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے اور جب رکوع سے اپنی پشت اُٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے

پھر کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے تھے - پھر جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے پھر (سجدہ سے) سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر نماز پوری کرنے تک ساری نماز میں یہی کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھنے کے بعد اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے

(۷۴۲) حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر نماز (وہ ہے جس میں) قیام دراز ہو یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۷۴۳) ابو حمید ساعدی سے نقل ہے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں کی جماعت میں فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی ترکیب تم سب سے زیادہ جانتا ہوں لوگوں نے کہا بیان کیجئے انہوں نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھاتے کہ وہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے پھر پڑھنا شروع کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے پھر رکوع میں جاکے دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے اور برابر (جھکے) رہتے تھے نہ سر نیچا رکھتے اور نہ اونچا رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور دونوں ہاتھ اتنے اٹھاتے کہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے اور سیدھے کھڑے رہتے پھر اللہ اکبر کہہ کے زمین پر سجدہ میں چلے جاتے اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے بچائے رکھتے اور پیروں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے اور بایاں پیر بچھا کے اوپر سیدھے بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر آجاتا پھر کھڑے ہو جاتے اور باقی نماز اسی طرح پڑھتے تھے - جبکہ وہ سجدہ کر چکتے جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو بائیں پیر کو پیچھے نکالدیتے اور چوتڑیوں کے بل بائیں کولے پر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے تھے وہ سب بولے تم سچے ہو اسی طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے - یہ حدیث ابوداؤد اور دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ حدیث بالمعنے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح[سلہ] ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابو حمید سے نقل ہے یہ ہے پھر رکوع میں جاکے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح سے رکھے جیسے کوئی انہیں مضبوط پکڑے ہو اور اپنے ہاتھوں کو کمان کے

سلہ یعنے ایک وجہ سے حسن صحیح ہے اور دوسری سے صحیح ہے ۱۲-

چڑیا کی طرح پہلوؤں سے الگ رکھا اور کہتے ہیں پھر سجدہ میں گئے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جمائے پہلوؤں سے ہاتھوں کو جدا رکھا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کی سیدھ میں اور دونوں رانوں کو کشادہ رکھا اور اپنے پیٹ کا ران وغیرہ پر بوجھ نہیں دیا جب سجدہ کر چکے تو بایاں پاؤں بچھا کے بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کی پشت قبلہ کی طرف کی اور سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور (اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہنے کے وقت) کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور جب چوتھی رکعت پڑھ کے بیٹھتے تو بائیں سرین کو زمین سے ملاتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دیتے تھے۔

(۷۴۴) وائل بن حجر سے نقل ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپنے ہاتھ اتنے اُٹھائے کہ مونڈھوں کی سیدھ تک پہنچ گئے اور دونوں انگوٹھوں کو کانوں تک لیگئے پھر اللہ اکبر کہا یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے۔

(۷۴۵) قبیصہ بن ہُلب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے (قراۃ شروع کرتے تھے) یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۷۴۶) رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں ایک مرد نے مسجد میں آکے نماز پڑھی پھر آکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپنے فرمایا تو اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں نماز کیونکر پڑھوں آپنے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف منہ کرے تو اللہ اکبر کہہ پھر سورۂ ام القرآن[۱] یعنی الحمد شریف پڑھ پھر اُسکے بعد اور کچھ پڑھ جب تو رکوع میں جاوے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور اطمینان سے رکوع کر اور پشت کو سیدھا رکھ اور جب تو کھڑا ہووے تو اپنی پشت کو سیدھا کر اور سر اٹھا یہانتک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں میں لگجاویں اور جب تو سجدہ میں جاوے تو اچھی طرح سجدہ کر اور جب تو سجدہ سے سر اُٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر اسی طرح اطمینان کے ساتھ سب رکوع اور سجدے کر۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور ابوداؤد نے اسے کچھ تغیر و تبدل سے نقل کیا ہے

---

[۱] ام القرآن الحمد کو اسلیئے کہتے ہیں کہ تمام نکات و اسرار قرآنی اسمیں بھرے ہوئے ہیں ۱۲

اور ترمذی اور نسائی نے یہ روایت بالمعنے نقل کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو بموجب ارشاد اللہ بہتر وضو کر پھر کلمہ شہادت پڑھ کے کھڑا ہو جا بعد اس کے اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ لے ورنہ اللہ کی حمد اور بڑائی بیان کر اور لا الہ الا اللہ پڑھ پھر رکوع میں جا

(۷۴۷) فضل بن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفلی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں یعنی افضل ہیں دو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تشہد (یعنے التحیات) پڑھنی چاہیئے اور خشوع و زاری اور عاجزی کرنی چاہیئے پھر اپنے مالک کی طرف دونوں ہاتھ اسطرح اٹھا کہ دونوں ہاتھوں کی ہتیلیاں اپنے مونہ کی طرف ہوں اور یہ کہے اے میرے رب! اے میرے رب! اور جو کوئی اسطرح (دعا) نہ کرے اسکی نماز ایسی ہے اور ویسی ہے اور ایک روایت میں ہے (اسکی نماز) ناقص رہتی ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۷۴۸) سعید بن حارث بن معلی فرماتے ہیں ابو سعید خدری نے ہمیں نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اور (دوسرا) سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر پکار کے کہی پھر فرمایا اسی طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو (کہتے) دیکھا تھا یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۴۹) عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بوڑھے[۱] کے پیچھے میں نے نماز پڑھی تو اُس نے بائیس دفعہ تکبیر کہی میں نے ابن عباس سے کہا یہ احمق ہے وہ بولے تیری ماں تجھے رو لے یہ تو ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۵۰) علی بن حسین[۲] مرسلاً فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ملجانے تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہ حدیث امام مالک نے روایت کی ہے۔

(۷۵۱) علقمہ کہتے ہیں ہم سے ابن مسعود نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سی نماز نہ پڑھاؤں پھر نماز پڑھی اور ہاتھ بجز ایک تکبیر یعنے پہلی تکبیر کہنے کے نہیں اٹھائے یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد نے کہا ہے یہ حدیث اسطرح صحیح نہیں ہے۔

---

[۱] وہ بوڑھے ابو ہریرہ تھے۔۱۲

[۲] یہ حضرت امام زین العابدین کا نام ہے چونکہ آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا اسواسطے یہ حدیث مرسل ہوئی اگر آپ کسی صحابی کا نام لیکے بیان کرتے تو متصل ہو جاتی ۱۲

(۷۵۲) ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف مونہ کرتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے تھے یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور اخیر کی صف میں ایک مرد کھڑا تھا اُس نے اچھی طرح نماز نہ پڑھی جب آپنے سلام پھیرا تو اُسے آواز دے کے فرمایا اے فلانے کیا تو اللہ برتر سے نہیں ڈرتا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ تو نے کس طرح نماز پڑھی ہے تم شاید جانتے ہوگے کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں ہوتا بخدا جیسے میں سامنے کی چیزیں دیکھتا ہوں ایسے ہی اپنے پیچھے کی بھی دیکھ لیتا ہوں یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

باب تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے ۔ پہلی فصل

(۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہنے اور قرأۃ پڑھنے کے درمیان کسی قدر سکتہ کیا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تکبیر اور قرأۃ کے درمیانی سکتہ میں کیا پڑھا کرتے ہیں آپنے جواب دیا میں یہ (دعا) پڑھتا ہوں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۷۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے اور ایک روایت میں ہے جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے پھر یہ آیت پڑھتے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

---

۷۵۴ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب میں فاصلہ کر رکھا ہے اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سپید کپڑے سے میل دور ہو جاتا ہے اے اللہ میری خطائیں پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال ۷۵۵ میں نے اپنا رخ اس ذات کیطرف کیا جسنے آسمان و زمین پیدا کیا جو یکتا ہے اور میں کسی کو اسکا شریک نہیں ٹھیراتا میری نماز اور عبادت اور زندگی اور مرنا سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے جسکا کوئی ساجھی نہیں ہے اور یہی مجھے ارشاد کیا گیا ہے اور میں فرمانبردار ہوں اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو میرے سارے گناہ بخشدے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اور مجھے بھلی عادتوں کی ہدایت کر کیونکہ بجز تیرے اور کوئی بھلی عادتوں کی ہدایت نہیں کر سکتا اور مجھ سے گناہ دور کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں سے نہیں بچا سکتا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں اور بُرائی تیری طرف سے نہیں ہوتی میں تیرے ہی سبب سے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو بزرگ اور برتر ہے میں تیرے ہی سامنے توبہ کرتا ہوں ۱۲۔

اللھم انت الملک لا الٰہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا
یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف
عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت
استغفرک واتوب الیک - اور جب رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت خشع
لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کہتے اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات
..... والارض وما بینھما وملأ ما شئت من شیء بعد اور جب سجدہ میں جاتے تو یہ کہتے اللھم لک سجدت
وبک آمنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین
پھر التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے پیچھے یہ پڑھتے تھے اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما
اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت یہ حدیث مسلم
نقل کی ہے اور امام شافعی کی روایت میں یہ ہے والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت انا بک و
الیک لا منجا منک ولا ملجا الا الیک تبارکت -

(۷۵۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد آکے صف میں ملگیا اور اسکا سانس چڑھا ہوا تھا
اس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے
فرمایا یہ کلمے تم میں سے کس نے کہے تھے سب کے سب خاموش رہے پھر آپ نے پوچھا یہ کلمے تم میں سے
کس نے کہے تھے پھر کسی نے جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا یہ کلمے کس نے کہے تھے (ڈرو نہیں) جس نے کہے
کچھ برے کلمے نہیں کہے ایک مرد بولا یا رسول اللہ میں آیا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یہ
کلمے پڑھے تھے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا بارہ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ ان کلموں کو پروردگار
پاس پہلے کون لیجاوے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے -

لہ ترجمہ اے اللہ تیرے ہی واسطے میں رکوع کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرا فرمانبردار
ہوں - تیرے ہی واسطے میرے کان اور آنکھ اور گودا اور ہڈیاں اور پٹھے جھکے ہوئے ہیں -

۱۲ -- ۱۲ --

دوسری فصل

(۷۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک[ملہ] یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابن ماجہ نے ابو سعید سے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم سوائے واسطہ حارثہ راوی کے نہیں جانتے اور اُس [illegible] حافظہ نہ ہونیکی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔

(۷۵۸) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سو فت کرتے تھے ابی بن کعب نے (بھی) سمرہ کی تصدیق کی یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے اور اسی طرح ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۷۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت [illegible]

ملہ اے یار خدا! تو پاک ہے اور تو لائق حمد کے ہے اور تیرا نام بزرگ ہے اور تیری شان برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۱۲

ملہ ترجمہ اللہ بڑا اور برتر ہے اور اللہ بڑا اور برتر ہے اللہ بڑا اور برتر ہے اور اللہ کے واسطے تعریف کثیر ہے اور اللہ کے واسطے حمد کثیر ہے اور اللہ کے واسطے حمد کثیر ہے اور اللہ کے واسطے صبح اور شام کی تسبیح ہے ۱۲ ملہ میں شیطان مردود کے جادو اور بُرے شعروں اور وسوسوں سے اللہ برتر کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲

ہونے تو قرأۃ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے اور (اس سے پہلے) سکتہ نہیں کرتے تھے اسی طرح صحیح مسلم میں منقول ہے اور حمیدی نے بھی اسے اپنی افراد میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح جامع والے نے صرف مسلم سے نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۷۶۱) حضرت جابر فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر (یہ) پڑھتے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۷۶۲) محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو (یہ) پڑھتے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد ازاں حدیث جابر کے مثل بیان کیا مگر اسمیں وانا من المسلمین ہے پھر کہتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ بعد ازاں قرأۃ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے

باب نماز میں قرأۃ پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

(۷۶۳) عبادہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور مسلم کی روایت میں یہ ہے جو ام القرآن اور کچھ زیادہ نہ پڑھے (اسکی نماز نہیں ہوتی)۔

(۷۶۴) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھے اور اسمیں ام القرآن نہ پڑھے اسکی نماز کامل نہیں ہوتی ناقص رہتی ہے (یہ) تین بار کہا) کسی نے ابو ہریرہ سے کہا جب ہم امام کے پیچھے ہوں (تو کیا کریں) ابو ہریرہ بولے اسوقت اپنے جی میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز (یعنے سورہ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی گئی ہے اور بندہ جو کچھ مانگے گا دیدیا جاویگا۔ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

سلہ یعنے ان حدیثوں میں درج کیا ہے جو صرف مسلم سے نقل کی ہیں متفق علیہ نہیں ہیں ۱۲

میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب الرحمن الرحیم
بندہ نے میری ثنا بیان کی۔ اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو
میری بزرگی بیان کی۔ اور جب ایاک نعبدو ایاک نستعین کہتا ہے تو فرماتا ہے یہ میرے اور
کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اُسے ملیگا اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یہ بندہ کے واسطے ہے
اور بندہ جو مانگے گا وہ اُسے ملیگا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۶۵) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نماز
الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکا
آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے ملجاوے اُسکے سارے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ روایت متفق علیہ ہے ایک
روایت میں یہ ہے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا (آمین) کہنا فرشتوں کے
(آمین) کہنے کے مطابق ہو جاوے اُسکے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ لفظ (ہو بہو) بخاری کے ہیں اور مسلم
کے الفاظ بھی اسکے مثل ہیں بخاری کی دوسری روایت میں یہ ہے جب قاری آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ
فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ملجاوے اُسکے پہلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۷۶۷) ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں
سیدھی کرلو پھر کوئی تم میں سے امامت کرادے جب امام تکبیر کہے . . . . تو تم بھی تکبیر کہو اور جب
امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کریگا اور جب
وہ تکبیر کہے یا رکوع میں جاوے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع میں جاؤ اور امام تمسے پہلے
اور پہلے ہی رکوع سے سر اُٹھاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ... برابر ہو جاویگا
(یعنے یہ امام کا رکوع سے پہلے سر اُٹھانا پہلے جھکنے کے برابر ہو جاوے گا) اور فرمایا جب
امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا ... اللہ تعالیٰ تمہاری شنوائی کریگا یہ
حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہ اور قتادہ سے منقول ہے
یہ ہے جب امام قرأۃ پڑھے تم خاموش رہو۔

(۷۶۸) ابو قتادہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں میں ام الکتاب اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور اخیر کی دونوں رکعتوں میں صرف اُمّ الکتاب پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت اتنی دراز پڑھتے تھے کہ دوسری رکعت اسقدر دراز نہ کرتے تھے اور اسی طرح عصر اور فجر میں۔ (پہلی رکعت دوسری رکعت سے زیادہ دراز کرکے پڑھتے تھے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۶۹) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کے وقت کا اندازہ کرتے تھے ہمنے ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں کے قیام کا آلٓمٓ تنزیل السجدہ پڑھنے کے برابر اندازہ کیا اور ایک روایت میں یہ ہے ہر ایک رکعت کا قیام بقدر تیس آیت پڑھنے کے اندازہ کیا اور اخیر کی دونوں رکعتوں کا قیام کا اس سے آدھا ہمنے اندازہ کیا اور عصر کی دونوں پہلی رکعتوں کا قیام بقدر ظہر کی پچھلی رکعتوں کے اور عصر کی پچھلی رکعتوں کا اس سے آدھا اندازہ کیا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۷۰) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشٰے پڑھتے تھے ایک روایت میں یہ ہے سبح اسم ربک الاعلیٰ (پڑھتے تھے) اور اسی قدر نماز عصر میں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے زیادہ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۷۱) جبیر بن مطعم فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۲) ام فضل دختر حارث کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سنا کہ آپ مغرب [illegible] ۔ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے ۔

[illegible] حضرت جابر فرماتے ہیں معاذ بن جبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر [illegible] امامت [1] کرتے تھے ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشا پڑھی پھر آکے اپنی [illegible] اور سورۂ بقر پڑھنی شروع کردی ایک مرد پھر گیا اور

---

[1] اس [illegible] ہوا و مقتدی اسکے پیچھے فرض پڑھے تو جائز ہے مگر ممکن ہے کہ معاذ آنحضرت کے پیچھے نفل پڑھتے ہوں [illegible] بعض کہتے ہیں نہیں معاذ فرض ہی پڑھتے تھے۔

سلام پھیر کے اپنی تنہا نماز پڑھ کے چلدیا۔ لوگوں نے اُس سے کہا ای شخص کیا تو منافق ہوگیا وہ بولا بخدا میں منافق نہیں ہوا اور میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کرونگا بعد ازان اُسنے آکے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں (جن سے پانی کھینچکر کھیتوں وغیرہ میں دیتے ہیں) دن بھر کام کرتے رہتے ہیں۔ اور (آج) معاذ نے آپکے ساتھ نماز پڑہی تھی پھر (جب) اپنی قوم میں آئے[1] اور نماز شروع کی تو سورہ بقر پڑہنی شروع کردی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف مونہ کرکے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ باز ہے تو والشمس وضحٰہا۔ والضحٰے۔ واللیل اذا یغشٰے۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑہ لیا کر یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۴) حضرت براء فرماتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عشا کی نماز میں والتین والزیتون پڑہتے تھے اور آپسے زیادہ کسی کو خوش آواز میں نے نہیں سنا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۵) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قٓ والقرآن المجید یا اُسکے برابر اور کچھ پڑہتے تھے اور بعد ازان آپکی نماز ہلکی ہونے لگی تھی[1] یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۶) عمرو بن حریث نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز فجر میں واللیل اذا عسعس پڑہتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۷) عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ مکہ میں ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی اور سورہ مومنون شروع کردی جبکہ حضرت موسیٰ اور ہارون کا یا حضرت عیسے کا ذکر آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانسی اُٹھنے لگی آپ رکوع میں چلے گئے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۸) ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیل اور دوسری میں ہل اتیٰ علی الانسان پڑہتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۹) عبیداللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کردیا تھا اور خود مکہ چلا گیا میں ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں اذا جاءک المنافقون پڑہی پھر کہا میں نے جمعہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دونوں سورتیں پڑہتے سنا تھا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

[1] یعنی جب سے آپ ضعیف اور بھاری ہوگئے تھے اسوقت سے نماز ہلکی پڑہنے لگے تھے ۱۲ منہ [2] یعنی سورۂ اذا الشمس کورت ساری پڑہتے تھے ۱۲

(۷۸۰) نعمٰن بن بشیر فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید و بقر عید اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے نعمٰن فرماتے ہیں جب عید اور جمعہ ایکدن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں بھی دونوں سورتیں پڑھتے تھے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۱) عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقر عید اور عید کی نماز میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا عید اور بقر عید کی نماز میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۲) ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں (سنت) رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الخ اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ الخ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۷۸۴) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے اسکی سند قوی نہیں ہے۔

(۷۸۵) وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کے آمین کہتے اور آواز دراز کرتے تھے (یعنے پکار کے آمین کہتے تھے) یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۸۶) ابی زہیر نمیری فرماتے ہیں ایک رات کو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے اور ایک مرد کے پاس گئے جو کہ دعا کرنے میں از حد زاری کر رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دعا ختم کر دے تو اسکے واسطے جنت لازمی ہوگئی ایک مرد بولا (یا رسول اللہ) کس چیز پر ختم کر دے آپ نے فرمایا آمین پر (ختم کرے) یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں

سورہ اعراف پڑھی اور دونوں رکعتوں میں اُسے بانٹ دیا یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۷۸۸) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں سفر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چلا رہا تھا کہ مجھ سے فرمایا اے عقبہ کیا میں سب سے بہتر دو سورتیں جو مجھپر نازل ہوئی ہیں۔ تجھکو نہ سکھاؤں پس سکھایا مجھکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں عقبہ کہتے ہیں مجھے آپنے ان سورتوں سے زیادہ خوش ہوتا نہ دیکھا پھر جب صبح کی نماز پڑھنے کے واسطے اُترے تو نماز صبح میں انہی دونوں سورتوں کو پڑھا جب نماز پڑھ چکے تو میری طرف مونہ کرکے کہا اے عقبہ تو نے انکی فضیلت دیکھی یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۷۸۹) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم شب جمعہ کی نماز مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے یہ حدیث شرح السنۃ میں منقول ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابن عمر سے نقل کی ہے مگر اسمیں شب جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۹۰) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں شمار نہیں کر سکتا جسقدر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی پچھلی دونوں رکعتوں اور فجر کی پہلی رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے مگر اسمیں مغرب کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۹۱) سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے تھے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے برابر فلاں شخص سے زیادہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی سلیمان کہتے ہیں میں نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں میں زیادہ قرأۃ پڑھتے تھے اور اخیر کی رکعتیں خفیف پڑھتے تھے اور عصر کی نماز بھی خفیف پڑھتے تھے اور نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے اور نماز عشا میں وسط مفصل اور صبح میں طوال مفصل پڑھتے تھے یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے

یعنی کچھ پہلی رکعت میں اور کچھ دوسری رکعت میں پڑھی ۱۲ ؎ یعنی تو نے دیکھا ان سورتوں کا مرتبہ ۱۲ ؎ یعنی میں نے جتنے آدمیوں کے پیچھے نماز پڑھی فلاں شخص سے زیادہ کسی کی نماز اعتدال کے بارے میں ... ۱۲

... قصار مفصل ... قل اعوذ ... نماز ... ۱۲

... ظہر ... طوال مفصل سورہ ق ... سورہ ... ۱۲

...مضمون تانگی) عصر کی نماز خفیف پڑہتے نقل کیا ہے۔

(۷۹۲) عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں ہم نبی صلے اللہ علیہ سلم کے پیچھے نماز فجر پڑہ رہے تھے کہ آپنے قرأۃ پڑہنی شروع کی آپ کو قرأۃ پڑہنی دشوار ہوگئی جب آپ نماز پڑہ چکے تو فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے قرأۃ پڑہا کرتے ہو ہمنے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہ نہ کیا کرو ہاں سورۂ فاتحۃ الکتاب (ضرور پڑہ لیا کرو) کیونکہ جو سورۂ فاتحہ نہ پڑہے اسکی نماز نہیں ہوتی یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی نے بالمعنے روایت کی ہے ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ ہے آپنے فرمایا جب ہی تو میں کہتا تھا کہ کیا ہوگیا جو میں قرآن پڑہنے میں اُلجھتا ہوں جب میں پکار کے قرأۃ پڑہوں تو تم بجز سورۂ فاتحہ اور کچھہ نہ پڑہا کرو۔

(۷۹۳) حضرت ابو ہریرہ نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم (جہری) نماز سے جسمیں قرأۃ پکار کے پڑہی تھی فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھہ ابہی کچھہ پڑہا ہے ایک مرد بولا ہاں یا رسول اللہ (میں نے پڑہا ہے) آپنے فرمایا (جبہی) تو میں کہتا تھا کیا ہوگیا جو میں قرآن پڑہنے میں الجہتا ہوں ابو ہریرہ کہتے ہیں لوگوں نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تو اُن نمازوں میں جنمیں آپ قرأۃ پکار کے پڑہتے تھے پڑہنے سے رک گئے یہ حدیث امام مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی و نسائی نے نقل کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۷۹۴) حضرت ابن عمرؓ اور بیاضی فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ غور کرے کہ کس بات کی میں اللہ سے مناجات کرتا ہوں اور قرآن پڑہنے میں ایک دوسرے پر آواز اونچی نہ کرے یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے۔

(۷۹۵) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام صرف اسواسطے مقرر کیا گیا ہے کہ لوگ اسکی اقتدا کریں جب وہ تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ قرأۃ پڑہے تم خاموش رہو یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۹۶) عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں ایک مرد نے آکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں قرآن کچھہ نہیں یاد کرسکتا آپ مجھے کچھہ ایسی چیز بتا دیجئے جو میری نماز کی قرأۃ کے قائم مقام ہوجایا کرے آپ نے فرمایا تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا

...ۃ الا اللہ پڑھ لیا کرو اور لا یا رسول اللہ تو اپنے لئے ... [illegible]

چیز بھی تو بتائیے جو میرے واسطے ہو ... استغفار ... [illegible]

اہدنی وارزقنی پڑھ لیا کر پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

(۷۹۹) حضرت ... فرماتے ... رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

اور سورہ رحمٰن ... [illegible]

لیلۃ الجن میں یہ سورہ ... [illegible]

فبای الاء ربکما تکذبان پر پہونچتا ... [illegible]

حدیث ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے -

تیسری فصل

(۸۰۰) معاذ بن عبداللہ جہنی فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک مرد نے مجھ سے ... [illegible]

اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے صبح کی دونوں ... [illegible]

ملف لیلۃ الجن اس شب کا نام ہے جس میں جنات آکے جمع ہوئے تھے اور آنحضرت نے ...

... ترجمہ اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے سب تعریف تیرے ... [illegible]

اذا زلزلت پڑھتے ہیں ... یا بھول جانے کی وجہ سے کیا تھا یہ حدیث

ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۸۰۱) حضرت ... آپ نے نماز صبح پڑھائی اور دونوں

رکعتوں میں ...

(۸۰۲) ... حضرت عثمان ہی سے یاد کی ہے کیونکہ

حضرت عثمان بن عفان ... یہ حدیث (امام مالک نے نقل کی)

(۸۰۳) عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم ... کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے اسکی

دونوں رکعتوں میں ... نے عامر سے پوچھا

... اللہ تعالیٰ کی

... کی

سورۃ ... انہی نماز

... یہ حدیث ...

(۸۰۵) ... اللہ بن عتبہ بن مسعود ... نماز مغرب

... یہ حدیث نسائی ...

باب رکوع کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۰۶) حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدے اچھی طرح

کیا کرو ... میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھ لیا کرتا ہوں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۰۷) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں قیام اور قعود کے علاوہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال

نماز یعنی رکوع ، رکوع کے بعد اور دونوں سجدے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور رکوع سے اٹھتے وقت قومہ (یہ سب) برابر برابر ہوتے

ؔ ۵ سورۃ ق سے قل اعوذ برب الناس تک جتنی سورتیں ہیں انہیں مفصل کہتے ہیں اسکی تین قسمیں ہیں

طوال مفصل سورۃ ق سے والسماء ذات البروج تک اوساط مفصل والسماء ذات البروج سے لم یکن تک

اور قصار مفصل اذا زلزلت سے سورۃ ناس تک ۱۲ منہ ۵ یعنے ہم یہ جانتے تھے کہ آپ کو کچھ وہم ہوگیا جو کھڑے

ہی رہ گئے ۱۲۔

تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۰۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہکے اسقدر کھڑے رہتے تھے کہ ہم کہتے تھے شاید آپ کو وہم ہو گیا پھر سجدہ کر کے دونوں سجدوں کے بیچ میں اس قدر بیٹھتے تھے کہ ہم کہتے تھے شاید آپ کو وہم ہو گیا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۰۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اور آپ (فرمان) قرآن پر عمل کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۸۱۰) حضرت عائشہؓ ہی نقل کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کبھی) رکوع وسجود میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۱۱) ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تم اپنے رب کی تعظیم بیان کیا کرو (یعنے سبحان ربی العظیم کہا کرو) اور سجدے میں خوب دعا کیا کرو (کیونکہ سجدہ میں دعا کرنا) لائق ہے کہ ضرور قبول ہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۱۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکی دعا فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے تو اُسکے پہلے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۱۳) عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۱۴) ابوسعید خدری فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اَللّٰهُمَّ[۵۱] رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

[۵۱] اے خدا یا ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے حمد ہے آسمان و زمین بھر اور جو کچھ تو چاہے اسقدر تعریف تیرے ہی لیے ہے جو کچھ بندے کہتے ہیں اُسکے مستحق بزرگی اور ثنا والے ہی ہوتے ہیں اور ہم سب تیرے بندے ہیں اے اللہ جو تو دینا چاہے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے اُسے کوئی نہیں دلوا سکتا اور مالدار کی دولت اُسے تجھ سے بے پرواہ نہیں کر سکتی۔ ۱۲

(۸۱۵) [illegible] بن رافع فرماتے ہیں [illegible] علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے [illegible] ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا [illegible] جواب دیا (یا رسول اللہ) میں بولا تھا آپ نے جواب دیا میں نے کچھ اوپر تیس [illegible] دیکھا [illegible] تھے کہ پہلے ان کلموں کو کون لکھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے --

دوسری فصل

(۸۱۶) ابو مسعود انصاری کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رکوع اور سجود میں اطمینان کے ساتھ کمر سیدھی نہ رکھے اس مرد کی نماز جائز نہیں ہوتی یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے --

(۸۱۷) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے[1] رکوع میں (پڑھنے کیواسطے) مقرر کردو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سجدہ میں مقرر کردو یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے

(۸۱۸) عون بن عبد اللہ نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رکوع میں جاکے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہہ لے اسکا رکوع پورا ہو گیا اور تین بار کہنا ادنی مرتبہ ہے اور جب سجدہ میں جاکے تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ لے اوسکا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنی مرتبہ ہے اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ عون نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی --

(۸۱۹) حذیفہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے تھے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہونچتے تو ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہونچتے تو بچا

---

[1] یعنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا کرو اس سے پہلے اور اور دعائیں پڑھی جاتی تھیں ۱۲ --

ٹھیر جاتے اور خدا سے پناہ مانگتے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے اور نسائی اور ابن ماجہ نے (سبحان ربی) الاعلےٰ تک نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

(۸۲۰) عوف بن مالک فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (نماز پڑھنے) کھڑا ہوا جب آپ رکوع میں جاتے سورۂ بقر پڑھنے کی مقدار[1] ٹھیرے رہتے اور رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے

(۸۲۱) ابن جبیر (تابعی بزرگ) فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مرد کے پیچھے بجز اس جوان (یعنے عمر[2] بن عبد العزیز) کے نماز ایسی ہیئت پر نہیں پڑھی جو رسول اللہ کی نماز سے ملتی جلتی ہو ابن جبیر کہتے ہیں ہمنے اُن کے رکوع کو دس تسبیح کے مقدار اور سجدہ کو (بھی) بقدر دس تسبیح اندازہ کیا یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۲۲) شقیق فرماتے ہیں کہ حذیفہ نے ایک مرد کو دیکھا وہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے بلا کے اُس سے کہا تو نے (اچھی طرح) نماز نہیں پڑھی شقیق کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہ نے کہا اگر اسی طرح تو مر گیا تو اُس طریق و مذہب پر نہیں مریگا جس پر اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۸۲۳) ابو قتادہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ[3] برا چور وہ مرد ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے لوگوں نے پوچھا یا رسول خدا نماز میں چوری کیونکر ہے آپنے فرمایا جو رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے (وہی نماز کا چور ہے) یہ حدیث (امام) احمد نے روایت کی ہے

---

[1] شاید یہ لمبا نماز کسوف کا ذکر ہے ۱۲ [2] یعنے عمر بن عبد العزیز کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتی جلتی ہے ۱۲ [3] سب سے زیادہ برا اسلئے فرمایا کہ جو آدمی مال چراتا ہے تو یا تو اسکے سزا میں ہاتھ کٹ جاتے ہیں اور عذاب اخروی سے بری ہو جاتا ہے ورنہ مالک مال سے ہی بخشوا سکتا ہے۔ بخلاف اُس شخص کے جو نماز میں اپنے ہی نفس کی چوری کرے اور عذاب اخروی اُسکے عوض لے کہ اسے نہ کچھ دنیا میں فائدہ اور نہ عذاب آخرت سے چھوٹ سکے جبتک نماز عمدہ طور سے نہ پڑھنے لگے ۱۲۔

(۸۲۴) نعمان بن مرۃ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ شرابی اور زناکار اور چور کی کیا سزا مناسب جانتے ہو یہ (حدود کے حکم نازل ہونے[1] سے پہلے کا ذکر ہے) لوگ بولے اللہ اور اُسکے رسول خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا یہ بڑے فحش گناہ ہیں اور ان کی شرعی سزا ہے اور سب سے زیادہ بُرا چور وہ مرد ہے جو نماز میں چوری کرے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ نماز میں کیونکہ چوری کریگا آپ نے فرمایا جو رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے (وہ بڑا چور ہے) یہ حدیث (امام) مالک اور احمد نے نقل کی ہے اور اسی طرح دارمی نے بھی روایت کی ہے

باب سجدہ اور اُسکی بزرگی کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۲۵) ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کی انگلیاں اور (نماز میں) کپڑوں کے سیٹنے اور بالوں کے جمع کرنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۲۶) حضرت انس کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ اچھی طرح کرو اور کوئی تم میں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کُتے کی طرح نہ پھیلائے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۸۲۷) براء بن عازب کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو ہتیلیاں زمین پر رکھدیا کرو اور کہنیاں اونچی رکھا کرو یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۲۸) حضرت میمونہ (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی) فرماتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ میں جاتے تو اپنے ہاتوں کو پہلو سے الگ رکھتے یہانتک کہ اگر بکری کا بچہ آپکے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو نکل جاتا یہ ابوداؤد کے لفظ میں اسی طرح شرح السنۃ میں اسکی اسناد صراحۃً بیان کی گئی ہے اور یہ حدیث مسلم نے بالمعنے نقل کی ہے (یعنے) حضرت میمونہ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ (اسطرح) کرتے تھے کہ اگر بکری کا بچہ آپکے ہاتھوں میں سے نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

(۸۲۹) عبداللہ بن مالک بن بحینہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کیوقت دونوں ہاتھ اسقدر [illegible] رکھتے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے ۱۲

(۸۳۰) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ وآخرہ وعلانیتہ وسرہ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں ٹٹولنے لگی اتفاقاً میرا ہاتھ آپؐ کے پیروں کے تلوؤں پر جا پڑا اُسوقت آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پیر (حالت سجود میں) کھڑے تھے اور آپ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک و بمعافاتک من عقوبتک و اعوذبک منک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک پڑھ رہے تھے حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۲) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے حالت سجدہ میں بہت ہی نزدیک ہوتا ہے اسواسطے تم (سجدہ میں) بکثرت دعا کیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۳) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم جب آیت سجدہ پڑھ کے سجدہ کرلیتی ہے تو شیطان الگ ہٹ کے (بہت) روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس اولاد آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اُس نے سجدہ کرلیا اُسے جنت ملیگی اور مجھے سجدہ کرنیکا ارشاد ہوا تو میں نے انکار کردیا اسواسطے مجھے (عذاب) جہنم ہوگا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۳۴) ربیعہ بن کعب فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کو رہتا تھا (ایکدفعہ) میں آپکے پاس وضو کے واسطے پانی اور دیگر ضروری چیزیں (مسواک مصلے وغیرہ) لیکے آیا آپنے مجھ سے فرمایا کہ کچھ مانگ۔ میں نے عرض کیا میں جنت میں آپکے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں آپنے فرمایا (یہ مانگتا ہے) یا اسکے علاوہ اور بھی کچھ مانگتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف یہی (مانگتا ہوں) آپنے فرمایا تو کثرت سجود سے اپنے نفس کی مخالفت کیا کر یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

لے اے بار خدایا تو میرے سارے چھوٹے بڑے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخشدے۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہونے سے پہلے کا ذکر ہے ۱۲ سے اے بار خدایا میں تیرے غصہ سے تیری رضا کے ساتھ اور تیرے عذاب سے معافی کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی لائق ہے جیسے تو نے اپنی ثنا بیان کی ہے ۱۲ سے یعنے بہت سجدہ کیا کر اور اپنے نفس کو شکست دیا کر اُسکی موافقت نہ کیا کر ۱۲۔

(۸۳۵) سعدان بن طلحہ فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان (نام) سے ملا تو اُن سے میں نے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا سیئے جسکے کرنے سے اللہ مجھے جنت میں بھیجدے اُنہوں نے کچھ جواب ندیا پھر میں نے بھی اُن سے سوال کیا وہ چپکے ہو رہے پھر تیسری دفعہ میں نے پوچھا تو وہ بولے اسکا میں نے بھی آنحضرت سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا تو اللہ کے واسطے نماز بہت پڑھا کر کیونکہ تو اللہ کے واسطے جو سجدہ کریگا اُسکے عوض اللہ تیرا درجہ بلند کریگا اور تیری ایک خطا مٹادیگا معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابودرداء سے ملکر دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی مجھ سے وہی کہا جو کچھ ثوبان نے کہا تھا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۸۳۶) وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے ٹیکتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کی ہے۔

(۸۳۷) حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ میں جاوے تو اسطرح نہ جاوے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھدے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے ابوسلیمان خطابی کہتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث اس حدیث سے زیادہ ثابت ہے اور بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے۔

(۸۳۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے بیچ میں اللّٰھم[۱] اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۸۳۹) حضرت حذیفہ (بن یمان) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل

(۸۴۰) عبدالرحمٰن بن شبل فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوّے کیطرح ٹھونگ مارنے اور درندے

---

[۱] اے اللہ مجھے بخشدے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے راہ راست دکھا اور مجھے تندرست رکھ اور رزق دے ۱۲ [۲] یعنے سجدے سے سر ایسے جلدی نہ اُٹھائے جیسے کوّا دانہ چگنے کو ٹھونگ مارتا ہے اور نہ درندے کی طرح بیٹھے اور نہ اونٹ کی طرح مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرے بلکہ جہاں جگہ ملجاوے وہیں بیٹھ جائے ۱۲

کی طرح ہاتھ پھیلانے سے منع کرتے تھے نیز اس بات سے بھی کہ کوئی مرد مسجد میں جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے (منع فرماتے تھے) یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے۔

(۸۴۱) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں جو کچھ اپنے واسطے پسند کرتا ہوں وہی تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے واسطے بُرا جانتا ہوں تیرے واسطے بھی بُرا جانتا ہوں (اے علی) تم دونوں سجدوں کے درمیان اُکڑوں نہ بیٹھنا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۸۴۲) طلق بن علی حنفی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اپنی نماز کے رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا اللہ بزرگ و برتر اس بندہ کی نماز پر کچھ غور نہیں کرتا۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۴۳) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرماتے تھے جو کوئی سجدہ میں اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہیئے اُسی جگہ دونوں ہاتھ بھی رکھے جہاں پیشانی رکھی تھی پھر جب سر اُٹھائے تو ہاتھ بھی اُٹھالے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب تشہد (یعنے التحیات پڑھنے) کا بیان۔

پہلی فصل

(۸۴۴) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب التحیات پڑھنے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور ترپّن[1] کا عقد باندھ کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے ایک روایت میں ہے کہ جب نماز میں بیٹھتے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی دائیں انگلی انگوٹھے کے برابر والی اُٹھا کے اُس سے اشارہ کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر پھیلا ہوا رکھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۴۵) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب التحیات پڑھنے بیٹھتے اپنا دایاں ہاتھ دہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھتے تھے اور دائیں گھٹنے کو بطور لقمہ[2] ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے دو انگلیوں کو بند کر لیتے اور بیچ کی انگلی انگوٹھا ملا کے حلقہ کرتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے ۱۲ [2] یعنے جس طرح لقمہ کو پانچوں انگلیوں میں پکڑتے ہیں اسی طرح آپ گھٹنے کو پکڑتے تھے ۱۲۔

(٨٤٦) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں (پہلے) جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ والسلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود ہی سلام ہے پس جب نماز میں بیٹھا کرو تو یہ کہا کرو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ بندہ جب یہ کہتا ہے تو (اس دعا کا ثواب) تمام زمین و آسمان کے نیک بندوں کو پہنچ جاتا ہے) اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چاہیے جونسی دعا اسے اچھی معلوم ہو وہ پڑھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(٨٤٧) عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد سکھاتے تھے جیسے ہم کو قرآن کی سورت سکھاتے تھے (یعنی) اسطرح پڑھتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے (صاحب مشکوٰۃ [illegible] سلام علیک [illegible] نہ صحیحین میں پایا اور نہ جمع بین الصحیحین [illegible] ترمذی سے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

(٨٤٨) وائل بن حجر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (اصل راوی) [illegible] کو [illegible] اپنی [illegible] پر رکھا اور دائیں [illegible] دو انگلیوں کو بند کرکے حلقہ بنا لیا پھر اپنی انگلی اٹھائی میں نے دیکھا کہ آپ انگلی ہلا کر اشارہ کرتے تھے یہ حدیث ابو داؤد و دارمی نے نقل کی ہے ـ

(٨٤٩) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگلی ہلاتے نہیں تھے یہ حدیث ابو داؤد و نسائی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ آپکی نگاہ اشارہ کے ساتھ ہی اٹھتی تھی۔

(٨٥٠) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے اشارہ کر ایک سے کر یہ حدیث ترمذی و نسائی نے نیز بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی

ا یعنے جس طرح لقمہ کو پانچوں انگلیوں میں پکڑتے ہیں اسی طرح آپ گھٹنے کو پکڑتے تھے ١٢۔

(۹۵۱) [illegible] پیشانی مبارک [illegible]

[illegible] کرتے تھے۔

(۹۵۲) [illegible] ہوجاتے [illegible]

(۹۵۳) [illegible]

[illegible] لقد تخذ [illegible]

[illegible] اور [illegible] پڑھتے ہیں

[illegible] اللہ کے نیک بخت

بندوں [illegible] کوئی معبود نہیں اور [illegible] اُس کے بندے اور

رسول [illegible] پناہ مانگتا ہوں) یہ حدیث

[illegible]

(۹۵۴) [illegible] تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے

اور [illegible] نگاہ[۵۲] و نچی کرتے تھے پھر عبداللہ بن عمر نے کہا

رسول خدا [illegible] یہ (یعنی) کلمہ کی انگلی (سے اشارہ کرنا) شیطان کے

[illegible] حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

سلہ [illegible] پتھروں پر نہ بیٹھ سکتا ہو اور التحیات کے سوا درود یا

دعا وغیرہ نہیں پڑھتے تھے ۱۲۔

سلہ پہلے حدیث میں آچکا ہے کہ نگاہ نہیں اٹھانی چاہیئے یہ شاید پہلے حکم ہوگا اور اب منسوخ

ہوگیا ۱۲۔

(۸۵۵) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں تشہد کا چپکے سے پڑھنا سنت ہے یہ حدیث ابو داود اور ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور اسکی بزرگی کا بیان

پہلی فصل

(۸۵۶) عبدالرحمن بن ابی لیلے فرماتے ہیں میں کعب بن عجرہ سے ملا تو وہ کہنے لگے کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ہاں آپ مجھے (ضرور) دیجئے وہ بولے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور سوال عرض کیا یا رسول اللہ آپ صاحبان اہل بیت پر درود کیونکر بھیجنا چاہیئے کیونکہ ہمیں اللہ تعالی نے یہ تو بتا دیا ہے کہ اسطرح آپ پر سلام بھیجیں آپ نے جواب دیا تم (یوں) پڑھا کرو اللھم [illegible] آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم [illegible] کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید یہ حدیث متفق علیہ ہے [illegible]

(۸۵۷) [illegible] درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا تم [illegible] وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی [illegible] انک [illegible]

(۸۵۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں [illegible] فرمایا جو مجھپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ اسپر دس مرتبہ نزول رحمت کریگا [illegible]

دوسری فصل

(۸۵۹) حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک مرتبہ درود بھیجیگا اللہ اسپر دس مرتبہ رحمت نازل کریگا اور اسکی دس خطائیں مٹا دی جاویں گی اور اسکے دس درجے بلند ہونگے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۰) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ میرا دوست وہ ہوگا جو مجھپر اکثر درود بھیجتا ہوگا یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

سلہ اے اللہ محمد اور اہل محمد پر رحمت نازل کر جیسے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت بھیجی تھی کیونکہ تو بزرگ و برتر ہے اور اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت اُتار جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تونے برکت بھیجی تو بزرگ اور برتر ہے ۱۲۔

(۸۶۱) حضرت ابن مسعود ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے (بعض) فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں سیر کرتے پھرتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ یہ حدیث نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح[سلہ] (جواب دینے کے واسطے) دوبارہ بدن میں لوٹا دیتا ہے پھر میں اسکا جواب دیتا ہوں یہ حدیث ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۸۶۳) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم اپنے گھروں کو قبریں نہ[سلہ] بنانا اور نہ میری قبر پر عید کی طرح میلہ مقرر کر لینا (ہاں) مجھ پر درود پڑھا کرنا کیونکہ تمہارا درود بھیجنا تم جہاں کہیں ہو مجھے پہنچتا ہے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۴) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کی ناک خاک میں[سلہ] بھرے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اور اس مرد کی ناک بھی خاک آلودہ ہو جسنے رمضان کو پایا اور اسنے اپنی بخشش نہ کرائی یہانتک کہ رمضان ختم ہو گیا۔ اور نیز اس مرد کی ناک خاک آلودہ ہو جسنے اپنے بوڑھے ماں باپ کو یا ایک کو پایا اور انکی خدمت کر کے اپنے جنت میں جانیکی سبب نہ کی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۵) حضرت ابوطلحہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو آپکے چہرہ پر بشاشی پائی جاتی تھی آپنے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل آئے تھے وہ کہتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اے محمد کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو کوئی تمہارا امتی تم پر درود بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرونگا اور جو کوئی آپکا امتی تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس بار سلام بھیجونگا یہ حدیث نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

سلہ اس سے مراد یہ ہے کہ روح آپکی مشاہدہ انوار الٰہی میں جو مصروف ہے اسے ادہر توجہ دلائی جاتی ہے یہ مراد نہیں کہ آپکی روح بدن سے جدا ہے اسوقت بدن میں آجاتی ہے کیونکہ باتفاق اہل اسلام آپ حیوۃ النبی ہیں ۱۲ سلہ یعنے گھروں میں نفلی نماز پڑھتے رہا کرو اللہ کے ذکر سے گھروں کو قبروں کی طرح خالی نہ رکھو ۱۲ سلہ یعنے اوندھے مونہ زمین پر گرے جسنے میرا ذکر سنکر درود نہ پڑھا غرض اس سے محض تنبیہ ہے بددعا مقصود نہیں ہے۔ اور علی ہذا القیاس رمضان میں جو بخشش نہ کرائے اور جو اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے ۱۲

(۸۶۶) ابی بن کعب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود بہت بھیجا رہتا ہوں ۔ (آپ بتائیے) کہ میں کسقدر آپ پر درود بھیجا کروں آپ نے جواب دیا جسقدر تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا کیا چوتھائی وقت مقرر کردوں آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ مقرر کرے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا (وقت مقرر کردوں) آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی بھی آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا میں اپنے سارے وظیفہ کا وقت آپکے درود کیواسطے مقرر کردونگا آپ نے جواب دیا اسوقت تو غم و فکر سے چھٹ جاویگا اور تیرے گناہ معاف ہوجاوینگے ۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے ۔

(۸۶۷) فضالہ بن عبید فرماتے ہیں اتفاقاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک مرد آیا اور اُس نے نماز پڑھ کے یہ دعا پڑھی اللھم اغفرلی وارحمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کے بیٹھا کرے تو خدا کی حمد جس حمد کے وہ لائق ہے بیان کر پھر مجھپر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر ۔ فضالہ کہتے ہیں اسکے بعد ایک اور مرد نے نماز پڑھ کے اللہ کی حمد بیان کی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا آپ نے فرمایا اے نمازی دعا کر (ضرور) قبول ہوگی ۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور اسی طرح ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے ۔

(۸۶۸) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی آپکے ہمراہ (موجود) تھے جب میں بیٹھا تو اللہ برتر کی تعریف کرنے لگا پھر آنحضرت پر درود بھیجنے لگا بعد ازاں میں نے اپنے واسطے دعا کی آنحضرت نے فرمایا (اے عبداللہ) مانگ جو کچھ مانگے گا ملیگا مانگ جو مانگے گا ملیگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے ۔

تیسری فصل

(۸۶۹) ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے بھرپور اجر لینا منظور ہو وہ ہم اہل بیت پر اسطرح درود بھیجے ۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی و ازواجہ امہات المومنین و ذریتہ و اہل بیتہ کما صلیت علی ال ابراہیم

لہ یعنی درود کیواسطے اپنے وظیفہ کا تیسرا حصہ مقرر کردوں ۱۲ ۔ لہ یعنے تو اول ہی دعا مانگنے لگا اول تجھے اللہ کی تعریف کرنی لازم تھی پھر مجھپر درود بھیج کے دعا مانگتا تو بہت اچھا ہوتا ۱۲ ۔ لہ اے بار خدایا محمد پر درود بھیج جو ان پڑھ نبی ہیں اور انکی بیویوں پر جو سب مومنوں کی مائیں ہیں اور انکی اولاد اور گھر والوں پر (بھی) درود بھیج جیسے تونے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی تو بزرگ و برتر ہے ۱۲ ۔

انک حمید مجید یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۰) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بخیل وہ مرد ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھپر درود نہ پڑھا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور احمد نے حسین بن علی سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۸۷۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس سے مجھپر درود بھیجتا ہے میں خود سن لیتا ہوں اور جو دور سے مجھپر درود بھیجتا ہے مجھے فرشتے پہنچا دیتے ہیں یہ حدیث شعب الایمان میں نقل کی گئی ہے۔

(۸۷۲) عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایکمرتبہ درود بھیجے اللہ (تعالیٰ) اور اسکے فرشتے اُسپر ستر مرتبہ رحمت (و) استغفار کرتے ہیں یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۳) حضرت رُویفع روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ[1] اُسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۴) عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ایک باغ میں جا کے دیر تک سجدہ میں پڑے رہے یہانتک کہ مجھے ڈر ہوا کہیں آپکی وفات نہ ہوگئی ہو عبدالرحمن کہتے ہیں میں دیکھنے آیا تو آپنے سر اُٹھاکے پوچھا تجھے کیا ہوا میں نے آپ سے یہ بیان کیا[2] آپنے جواب دیا مجھ سے جبرئیلؑ نے کہا کیا میں خوشخبری نہ سناؤں اللہ بزرگ و برتر آپ سے فرماتا ہے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اسپر رحمت نازل کرونگا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اُس پر میں بھی سلام بھیجونگا۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۵) حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے تھے کہ جبتک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجوگے (تمہاری) دعا آسمان و زمین کے درمیان ٹنکی رہیگی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

---

[1] اے اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس مقرب جگہ میں ٹھکانا دیجیو ۱۲ [2] یعنی میں نے آپ سے عرض کیا مجھے یہ خیال ہوا کہیں آپکی وفات نہ ہوگئی ہو ۱۲

باب التحیات (اور درود) پڑھنے کے بعد دعا پڑھنے کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۷۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (یہ) دعا پڑھتے تھے اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللّٰھم انی اعوذبک من الماثم ومن المغرم۔ کسی نے آپ سے عرض کیا یا بات ہے کہ آپ اکثر قرض سے پناہ مانگا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مرد جب قرض لینے وقت بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۷۷) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو۔ تو چاہیئے ان چار چیزوں عذاب جہنم اور عذاب قبر اور فتنہ زندگی اور موت اور مسیح الدجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جسطرح قرآن کی سورۃ پڑھاتے تھے اسی طرح یہ دعا بھی سکھاتے تھے۔ (یعنی) فرماتے تھے یہ پڑھا کرو اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۷۹) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا بتا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

سلہ اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور فتنہ مسیح الدجال سے میں تیری امان مانگتا ہوں اور موت و زندگی کے فتنہ سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں اور گناہوں اور قرض سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲ سلہ یعنے قرض لینے میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے ادا میں وعدہ خلافی ہوتی ہے اسواسطے میں قرض سے بہت ڈرتا ہوں ۱۲ سلہ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا تو اپنے رحمت سے میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم کر کیونکہ تو بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

(۸۸۰) عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دائیں طرف پھر بائیں طرف (اسطرح) سلام پھیرتے تھے کہ میں آپکے رخساروں کی سپیدی دیکھ لیتا تھا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۸۱) سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہماری طرف مونہ کرکے بیٹھتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۸۸۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دائیں طرف پھر بیٹھتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی۔

(۸۸۳) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں تم اپنی نماز کا کچھ حصہ شیطان کو نہ دیا کرو (یعنی) یہ نہ خیال کیا کرو کہ دائیں طرف پھرنا فرض ہے میں نے آنحضور کو دیکھا آپ اکثر بائیں طرف پھرا کرتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے +

(۸۸۴) براء (بن عازب) فرماتے ہیں جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہمیں یہ بہت[۱] اچھا معلوم ہوتا تھا کہ ہم آپکی دائیں طرف کھڑے ہوں تاکہ آپ ہماری طرف مونہ کرکے بیٹھیں کہتے ہیں میں نے سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۸۵) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ عورتیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب فرضی نماز پڑھ کے سلام پھیرتی تھیں تو کھڑی ہو جاتی تھیں اور آنحضور اور جو لوگ آپکے ساتھ نماز پڑھتے تھے جتنی دیر تک اللہ کو منظور ہوتا بیٹھے رہتے تھے جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے سب مرد کھڑے ہو جاتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور حدیث جابرؓ کی ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب باب ضحک میں ذکر کریں گے۔

دوسری فصل

(۸۸۶) معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا اے معاذ میں تجھے دوست رکھتا ہوں میں نے عرض کیا میں بھی یا رسول اللہ آپسے (بہت) محبت رکھتا ہوں

---

[۱] چونکہ آنحضرت اکثر نماز پڑھنے کے بعد دائیں طرف مونہ کرکے بیٹھتے تھے اسوجہ سے ہمیں دائیں طرف بیٹھنا بہت پسند تھا ۱۲ [۲] اے پروردگار مجھے اسدن کے عذاب سے بچائیو جبدن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا یا جمع کریگا ۱۲

آپ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا نہ چھوڑ یہ رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے مگر ابو داؤد نے یہ نہیں بیان کیا کہ معاذ نے کہا میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

(۸۸۷) عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کے (اسطرح) سلام پھیرتے تھے کہ آپ کے دائیں رخسارہ کی سفیدی دکھائی دیجاتی تھی اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ (کہکے اسطرح سلام پھیر تے تھے) کہ آپ کے بائیں رخسارہ کی سفیدی معلوم ہو جاتی تھی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کی ہے ترمذی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ آپ کے رخسارہ کی سفیدی دکھائی دیجاتی تھی اور ابن ماجہ نے اسے عمار بن یاسر سے نقل کی ہے۔

(۸۸۸) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر اپنے بائیں جانب حجرہ کی طرف پھر کے بیٹھتے تھے۔ یہ حدیث شرح السنۃ میں نقل کی ہے۔

(۸۸۹) عطا خراسانی نقل کرتے ہیں کہ مغیرہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ امام نے نماز پڑھائی ہو اس جگہ (اور) نماز نہ پڑھے جبتک جگہ نہ بدلدے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور کہا ہے عطاء خراسانی نے مغیرہ کا زمانہ نہیں پایا۔

(۸۹۰) حضرت انس نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو نماز کی رغبت دلائی اور آپ نے منع کیا کہ کوئی آپ سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہو یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے

تیسری فصل

(۸۹۱) شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم یہ حدیث نسائی نے

سلہ اے پروردگار مجھے اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کرنیکی توفیق دے ۱۲ سلہ اس وجہ سے یہ حدیث منقطع رہ گئی ۱۲

سلہ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام اور ارادہ میں راہ رست پر ثابت و قائم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت اور اچھی عبادت کے شکر کی درخواست کرتا ہوں اور میں تجھ ہی سے قلب سلیم اور سچی زبان کی بھی درخواست کرتا ہوں اور جو تو بہتر جانتا ہو اسکا سوال کرتا ہوں اور جو تجھے برا معلوم ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ تو میری برائی جانتا ہو اسکی معافی مانگتا ہوں ۱۲

نقل کی ہے اور اسی طرح احمد نے روایت کی ہے۔

(۸۹۲) حضرت جابر فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم التحیات (وغیرہ) پڑھنے کے بعد یہ پڑھتے تھے احسن الکلام[1] کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۹۳) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام ایسے صورت سے پھیرتے تھے اول مونہ کا رخ سیدھا ہی ہوتا پھر کچھ داہنی طرف مونہ پھیر لیتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۸۹۴) سمرہ فرماتے ہیں ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہم امام کو سلام کا جواب دیں اور ایک دوسری کو سلام کرکے باہمی محبت پیدا کریں یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

باب نماز کے بعد وظیفہ پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

(۸۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کہنے سے جان[2] لیا کرتا تھا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۹۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیر کے صرف اسقدر بیٹھے رہتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیں اللھم[3] انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۹۷) ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین دفعہ استغفار پڑھتے تھے اور اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۹۸) مغیرہ بن شعبہ نقل کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرضی نماز کے بعد لا الہ[4] الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد پڑھا کرتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[1] سب سے اچھا اللہ کا کلام ہے اور سب سے عمدہ محمد کا طریقہ ہے ۱۲ [2] یعنے جب آپ اللہ اکبر کہتے میں جان لیتا کہ آپ نماز پڑھ چکے ۱۲ [3] اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری وجہ سے سلامتی ہے اے بندگی وتعظیم والے تو برتر ہے ۱۲ [4] بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے واسطے ملک اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

(۸۹۹) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کے سلام پھیرتے تو پکار کر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون پڑھتے تھے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۰۰) حضرت سعد سے منقول ہے کہ یہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمے پڑھ کے پناہ مانگتے تھے اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۹۰۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولتمند (ہم سے زیادہ) بڑے بڑے مرتبے اور ہمیشگی کی نعمتیں حاصل کرلیں ہیں (جو ہمیں حاصل نہیں) آنحضور نے فرمایا کس وجہ سے انہوں نے عرض کیا امیر لوگ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں اور ہمارے جیسے روزے بھی رکھتے ہیں (علاوہ اسکے) وہ صدقہ بھی کرتے ہیں اور ہم سے صدقہ نہیں ہوسکتا (ہم خود غریب ہیں) اور وہ غلام بھی آزاد کرتے ہیں ہمارے پاس غلام ہی آزاد کرنیکو نہیں (اب ہم کیا کریں) آنحضور نے فرمایا اگر تم کہو تو میں تمہیں ایک عمل بتائے دیتا ہوں جسکی وجہ سے تم انکی برابر ہوجاؤ گے (بلکہ) اپنے پچھلے لوگوں سے تم بڑھ جاؤ گے اور کوئی تم سے افضل نہ ہوگا ہاں جو کوئی تمہاری طرح کرنے لگے (وہ ہوجاویگا) انہوں نے عرض کیا ہاں فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو ابوصالح (راوی) کہتے ہیں کہ فقرائے مہاجرین نے پھر دوبارہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالدار بھی

سلہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہیں کرتے وہی نعمت اور بندگی اور اچھی تعریف کے لائق ہے بجز اللہ برتر کے اور کوئی معبود نہیں ہے دین خالص اسی کا ہے اگرچہ کافروں کو برا لگے ۱۲

سلہ اے اللہ میں نامردی اور بخل اور بڑی عمر اور موت و زندگی کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

یہ عمل سنکر وہ ہماری طرح کرنے لگے ہیں آنحضورؐ نے فرمایا (پھر میں کیا کروں) یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل[۱] ہے وہ جسے چاہے دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور ابو صالح کا سارا قول فقط مسلم ہی نے نقل کیا ہے اور بخاری کی روایت میں تینتیس مرتبہ پڑھنے کی عوض یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(۹۰۲) حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چند عمل فرض نماز کے بعد پڑھنے کے ہیں کہ ان کے پڑھنے والیکو یا فرمایا اُن کے کرنے والے کو نا امید نہ ہونا چاہیے (وہ یہ ہیں کہ) فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لینا چاہیئے اور تینتیس ہی مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۰۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس ہی بار الحمد للہ اور تینتیس ہی بار اللہ اکبر کہلیا اور یہ سب ننانوے بار ہوا پھر ایک بار[۲] لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہکر سو بار پورا کردیا تو اُسکے سب گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر[۳] کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۹۰۴) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں آنحضورؐ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ (اللہ کے ہاں) زیادہ شنوائی کون سے وقت کے دعا کرنے کی ہوتی ہے آنحضورؐ نے فرمایا آخر شب اور فرض نمازوں کے بعد کی (زیادہ شنوائی ہوتی ہے) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۰۵) حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں ہر نماز کے بعد قل[۴] اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا کروں یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

ملہ یعنی دولتمندو نکو تمپر فضیلت دینا اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے تم صبر کرو اور اُسکی قضا و تقدیر پر شاکر اور راضی رہو لیکن اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غنی اللہ کا شکر اور فرمانبرداری کرنیوالا فقیر صبر کرنیوالے سے افضل ہے ۱۲ ملہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں اور اُسیکی (سب جگہہ) بادشاہت ہے لہذا سب تعریفیں اسیکیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (جسے جسطرح چاہے کر دے) ۱۲ ملہ یعنے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں سب معاف ہو جاینگے ۱۲ ملہ بعض علمانے کہا ہے کہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بھی معوذات میں ہیں انکے نزدیک معوذات چار بلکہ تین ہونگی ۱۲۔

(۹۰۶) حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے نزدیک حضرت اسمعیل کی اولاد میں کے چار غلام[1] آزاد کرنے سے یہ بہتر ہے کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز پڑھکر سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں (کیونکہ اسمیں ثواب زیادہ ہے بلکہ) ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو عصر کی نماز سے (مغرب تک یعنی) جبتک سورج چھپے اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ بھی چار غلاموں کے آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰۷) حضرت انس ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھکر بیٹھا ہوا سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور (بعد سورج نکلنے کے دو رکعت[2] پڑھ لے تو اُسے حج اور عمرہ کرنیکے برابر ثواب ملیگا حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضور نے یہ بیان کرکے تین مرتبہ یہ لفظ) فرمایا تامۃ تامۃ تامۃ (یعنے حج اور عمرہ کا پورا ہی تو ثواب ملیگا) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۹۰۸) ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جنکی کنیت ابو رمثہ تھی ہمیں نماز پڑھاکر یہ کہا کہ میں نے یہی نماز یا اسی جیسی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تھی اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اول صف میں آنحضور کے داہنی جانب کھڑے تھے ایک شخص (پیچھے سے آکر) نماز کی تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کر اپنی داہنی بائیں جانب سلام پھیر لیا یہانتک کہ ہمنے[3] آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھہ لی اور آپ ابو رمثہ کی (یعنے میری) طرح پھر کر بیٹھہ گئے تو یہ شخص جو تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا تھا اپنی نماز پڑھنے لگا حضرت عمر فوراً اٹھے اور اسکے دونوں مونڈھے پکڑ کر ہلائے اور کہا بیٹھہ کیونکہ اہل کتاب کا اسیوجہ سے ناس ہوا کہ وہ اپنے نمازوں میں کچھہ فاصلہ نہیں کرتے تھے پھر آنحضور نے نظر اٹھا کر حضرت عمر کو دیکھا

---

[1] یعنے اعلےٰ درجہ کے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا کیونکہ ملک عرب میں حضرت اسمعیل کی اولاد میں کے غلام اول درجہ کے شمار ہوتے تھے ۱۲۔

[2] یعنے دو نفل اشراق کی پڑھ لے ۱۲۔

[3] یعنے سلام پھیرتے ہوئے اسقدر مونہ مبارک کو پھیرا کہ ہمیں آپ کے رخساروں کی سپیدی دکھائی دی گئی ۱۲۔

اور یہ فرمایا اے ابن خطاب تم (بھلائی کو خوب) پہنچے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰۹) حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں ہمیں یہ حکم تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس ہی بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کریں پھر ایک شخص انصاری کے خواب میں فرشتے نے آکر یہ کہا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد اتنی اتنی مرتبہ سبحان اللہ (وغیرہ) پڑھنے کیلئے (ارشاد فرمایا ہے) اُس انصاری نے خواب ہی میں کہا ہاں اُس نے کہا کہ یہ سب تو پچیس پچیس مرتبہ پڑھا کرو اور (اتنی ہی مرتبہ) لا الٰہ الا اللہ بھی پڑھ لیا کرو پھر جب صبح ہوئی تو اس انصاری نے سویرے ہی آکر آنحضور کی خدمت میں یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا (بہتر ہے) اس طرح ہی کیا کرو۔ یہ روایت امام احمد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۹۱۰) حضرت علی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس لکڑیوں کے ممبر پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اُس کو بہشت میں جانے سے سوائے موت[51] کی کوئی چیز نہیں روکتی اور جس نے سوتے وقت اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُسکے مکان میں اور اُسکے ہمسایہ اور اُسکے گرد اگرد محلوں کے مکانوں میں امن دیگا۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کرکے کہا ہے کہ اُسکی سند ضعیف ہے۔

(۹۱۱) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے تھے جس نے مغرب اور صبح کی نماز پڑھکر ویسے[52] ہی بیٹھے ہوئے دس مرتبہ یہ کہا لا الٰہ[53] الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیئ قدیر تو ہر ایک دفعہ کہنے کے بدلے دس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اور دس مرتبے بڑھا دئے جاتے ہیں اور ہر مصیبت اور شیطان مردود سے پناہ ملجاتی ہے اور سوائے گناہ شرک کے اور کسی گناہ کی اسے سزا نہیں ملتی اور سب لوگوں سے یہ افضل ہوتا ہے سوائے اُس شخص کے کہ جسنے اس سے افضل عمل کئے ہوں یعنے جو کلمات اُسنے کہے ہیں اُس نے اُن سے بھی افضل کہے ہوں یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی ابوذر سے

---

[51] یعنے موت اسکے جنت میں جانے کے درمیان پردہ ہے جوقت مریگا فوراً جنت میں چلا جائیگا ۱۲ طیبی

[52] یعنے جسطرح التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے ہوئے صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کہے ۱۲—

[53] ترجمہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے نہ اُسکا کوئی شریک ہے اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسیکے واسطے سب تعریفیں ہیں اُسیکے ہاتھ میں بھلائی ہے وہی (جسے چاہیے) زندہ رکھتا ہے اور (جسے چاہے) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۱۲—

شرک کے بیان تک اسیطرح نقل کی ہے اور مغرب کی نماز اور لفظ بیدہ الخیر (یعنی اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے) کو ذکر نہیں کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۹۱۲) حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بہت سامان و اسباب لوٹکر جلدی واپس آگئے ہم میں سے ایک آدمی بولا کہ ہم نے اس لشکر سے زیادہ ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنا جلدی اور اسقدر مال و اسباب لوٹکر واپس آگیا ہو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا اگر تم کہو تو میں ایسے لوگ بتائے دیتا ہوں جو اس لوٹ سے زیادہ لیکر ان لوگوں سے بھی جلدی واپس آجاتے ہوں (صحابہ نے عرض کیا فرمایئے آپ نے فرمایا) جو لوگ صبح کی نماز پڑھکر وہیں بیٹھے ہوئے سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ لوگ مال غنیمت لانے اور جلد واپس آنے میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں[1] یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابو حمید راوی اس حدیث میں ضعیف ہے۔

باب ان عملوں کا (بیان) جنکا نماز میں کرنا جائز ہے یا مباح ہے۔

پہلی فصل

(۹۱۳) حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں ہیں ایکروز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (جماعت میں) نماز پڑھ رہا تھا یکایک جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یرحمک اللہ اس کہنے پر لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کیا میں نے کہا تمہاری مائیں تمہیں روئیں تمہیں کیا ہوا[2] مجھے کیوں گھورتے ہو (میری یہ گفتگو سنکر) انہوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ[3] مارنے شروع کئے جب میں سمجھا کہ یہ مجھے چپکا کرنا چاہتے ہیں خیر میں چپکا ہو رہا اور جب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے (تو کیا کہوں) میرے ماں

سلہ یعنی وہ لوگ جو مال و اسباب لائے ہیں تو دنیاوی ہے جو عنقریب فنا ہونے والا ہے اور یہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں ثواب عقبیٰ بہت سا جمع کر لینگے جو ہمیشہ کو رہنے والا ہے لہذا یہ بڑھے ہوئے ہیں ۱۲۔

سلہ چھینکنے والے نے شاید الحمد للہ کہا ہوگا جسکے جواب میں انہوں نے یرحمک اللہ کہا ایسے کلمات نماز میں کہنا ممنوع ہیں خود حدیث میں اسکی تصریح موجود ہے ۱۲۔

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ایسے تھوڑے فعل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ۱۲ لمعات

ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے تو ایسا اچھا سکھلانے والا نہ آپ سے پہلے دیکھا تھا اور نہ اب بعد میں
دیکھا (میاں) خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے جھڑکا اور نہ مارا اور نہ بُرا کہا (فقط) یہ فرمایا کہ ان نمازوں
میں لوگوں کو باتیں کرنی مناسب نہیں بلکہ ان میں سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور کلام مجید پڑھنا چاہیئے
یا اور جو کچھ آنحضور نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نو مسلم ہوں اللہ نے ہمیں (ابھی)
اسلام عطا کیا ہے اور ہم میں سے بعض لوگ (غیب کی باتیں پوچھنے کے لئے) نجومیوں کے پاس جاتے
ہیں آپ نے فرمایا ہرگز نہ جایا کرو پھر میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ ہم میں سے بدفالی لیتے ہیں آپ نے
فرمایا یہ اُن کے دلوں کی گھڑنت ہے اس کی وجہ سے انہیں اپنے کام سے رُکنا نہیں چاہیئے[51] کہتے ہیں
پھر میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ ہم میں خط کھینچکر (کچھ غیب کی باتیں) دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا پہلے نبیوں
میں ایک نبی خط کھینچکر (کچھ معلوم کیا کرتے تھے) لہذا جسکا خط اُن نبی کے خط کے موافق[52] کھینچ گیا تو کچھ معلوم
ہو جائیگا (ورنہ نہیں) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں میں نے لفظ لکنی سکت[53]
(یعنے میں چپکا ہو رہا) کو اسی طرح صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں دیکھا ہے اور صاحب جامع اصول نے
لفظ لکنی کے اوپر لفظ کذا لکھکر اسکی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۹۱۴) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ پہلے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تو ہم اگر
آنحضور کی خدمت میں سلام علیک عرض کرتے تھے آپ (نماز ہی کی حالت میں) ہمیں جواب دیدیتے
تھے بعد اسکے جب ہم نجاشی[54] کے پاس سے واپس آئے تو ہمنے سلام عرض کیا (آپ نماز میں تھے) ہمیں
جواب نہیں دیا پھر (بعد نماز کے) ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (پہلے) جو ہم آپ کو نماز میں سلام علیک
کرتے تھے تو آپ جواب دیتے تھے آپ نے فرمایا اب نماز ہی[55] میں مشغول رہنا چاہیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[51] یعنے فال لینے میں اگر شگون اچھا معلوم نہ ہو تو اپنے کام میں اس خیال کی وجہ سے رکنا نہیں چاہیئے ۱۲–۱۲

[52] خطابی نے لکھا ہے کہ یہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال کی ہے یعنے اُن نبی کے موافق کسی کا خط
نہیں کھینچ سکتا لہذا ایسے عملیات رمل وغیرہ نکرنے چاہییں یہ عمل درست نہیں ۱۲ [53] یعنے لکنی اصول میں ہے اور
مصابیح میں نہیں اور بسبب گمان لفظ لکنی کے عدم صحت پر جامع الاصول میں لفظ کذا لکھکر اسکی تصحیح کر دی ہے کہ اصول
میں ایسا ہی ہے ۱۲ [54] یہ نجاشی حبشہ کا بادشاہ ہے اول نصرانی تھا آنحضور کی نبوۃ کا توریت و انجیل سے حق ہونا معلوم کر کے اسلام لایا تھا
اور اسی شہر میں اسکا انتقال ہو گیا تھا آنحضور نے صحابہ کیساتھ مدینہ میں غائبانہ اسکی جنازہ کی نماز پڑھی تھی [55] یعنے اب نماز میں سلام کا جواب دینا یا گفتگو
کرنی حرام ہے ۱۲

(۹۱۵) حضرت معیقیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت جو سجدہ کرنیکی جگہ سے (نماز پڑھتے ہوئے) مٹی برابر کرے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تجھے ضرورت ہی ہے تو ایک مرتبہ کر لیا کر۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۹۱۶) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۱۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر منہ پھیرنے کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا (اس سے) بندہ کی نماز شیطان اچک لیتا ہے (یعنے خلل ڈالدیتا ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۱۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا تو لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ کرنے سے رک جائیں ورنہ انکی بینائی چھین لی جاوے گی یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۱۹) حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنے مونڈھے پر ابو العاص کی دختر امامہ کو بٹھا رکھا تھا جو وقت رکوع میں جاتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو پھر مونڈھے پر بٹھا لیتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۲۰) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے چاہیئے کہ حتی المقدور مونہ بند رکھے کیونکہ شیطان مونہ میں گھس جاتا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور بخاری کی روایت میں ابوہریرہ سے اس طرح نقل ہے آنحضور فرماتے ہیں جب تم میں سے نماز میں کسی کو جمائی آیا کرے تو چاہیئے کہ حتی الوسع مونہ بند رکھے اور ہا ہا نہ کرے کیونکہ تمہارے اس طرح کرنے سے شیطان ہنستا ہے۔

---

[۱] یعنے اگر زمین کی اونچی نیچی ہونیکی وجہ سے سجدہ نکر سکے تو خیر ایک دفعہ برابر کر لینا بار بار کرنا درست نہیں ۱۲۔
[۲] ابو العاص حضرت زینب صاحبزادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خاوند آنحضور کے داماد تھے ان کی بیٹی امامہ آنحضور کے مونڈھے پر نماز پڑھتے ہوئے محبت کیوجہ سے خود بیٹھ جاتی تھی آپ نہیں بٹھاتے تھے ایسے مونڈھے سے اتارنے اور چڑھانے کی نسبت آپ کی طرف مجازی ہے [۳] کیونکہ نماز میں یہ بیہودہ حرکت ہوتی ہے لہذا وہ خوش ہوتا ہے ۱۲۔

(۹۲۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آج رات جنوں میں سے ایک دیو چھوٹ[1] کر میرے پاس آیا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ نے مجھے اُسپر حاوی کر دیا میں نے اُسے پکڑ کر یہ چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ اسے دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا رب ہب[2] لی ملکًا لا ینبغی لاحدٍ من بعدی یاد آگئی اسلئے میں نے اُسے شرمندہ کر کے چھوڑ دیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۲۲) حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس کسی کو نماز میں کوئی (سہو وغیرہ) پیش آئے تو (پچھلے لوگوں کو) چاہیئے کہ سبحان اللہ کہدیا کریں کیونکہ (سہو میں) دستک دینا عورتوں[3] کے لئے ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیئے ہے اور دستک دینا عورتوں کے لیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۹۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم ملک حبشہ کو جانے سے پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے سلام علیک کر لیا کرتے تھے اور آنحضور (نماز ہی میں) جواب بھی دیدیا کرتے تھے جب ہم ملک حبشہ (پہنچکر) وہاں سے واپس آئے تو میں آنحضور کی خدمت میں آیا اور نماز پڑھتے ہوئے پاکر سلام عرض کیا آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام میں جب چاہتا ہے جدید حکم کر دیتا ہے اور اب جدید حکم یہ ہوا ہے کہ نماز میں باتیں نکیا کرو پھر آنحضور نے میرے سلام کا جواب[4] دیا اور یہ فرمایا کہ یہ نمازیں قرآن شریف پڑھنے اور اللہ کے ذکر کرنے کے لیئے ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو بس یہی حالت ہونی چاہیئے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

[1] یعنے جنوں کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جزیروں میں قید کر دیا ہے وہاں سے چھٹ کر آگیا تھا ۱۲

[2] ترجمہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد میں اور کسیکو نصیب نہ ہو ۱۲ ۱۲

[3] یعنے ایمیں ہتیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا عورتوں کو چاہیئے اور مرد سبحان اللہ کہدیا کریں واضح ہو کہ ہتیلی پر ہتیلی نہیں مارنی چاہیئے اسسے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۱۲

[4] اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر دوسرے نے سلام کر لیا تو بعد نماز پڑھنے کے بھی سلام کا جواب دینا مستحب ہے ۱۲ لمعات

(۹۲۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے بلال سے پوچھا جب آنحضور کو نماز پڑھتے ہوئے (بھی) دیکھکر لوگ سلام علیک کیا کرتے تھے تو آپ جواب کس طرح دیا کرتے تھے وہ بولے کہ آنحضور ہاتھ سے اشارہ[۱] کردیا کرتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن بلال کی عوض اُس میں صہیب ہیں۔

(۹۲۵) حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (جماعت سے) نماز پڑھ رہا تھا مجھے جو چھینک آئی تو میں نے یہ کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ[۲] جب آنحضور نماز پڑھا چکے تو (ہماری طرف) پھر کر فرمایا نماز میں گفتگو کون کرتا تھا (صحابیوں) میں سے کوئی نہ بولا پھر دوسری مرتبہ بھی فرمایا تب بھی کوئی نہ بولا پھر تیسری مرتبہ بھی فرمایا رفاعہ کہتے ہیں تب میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تھا آنحضور نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان کلمات کے لینے کے لئے کچھ اوپر تیس فرشتے جھپٹے ہوئے آئے تھے کہ انہیں آسمان پر کون لیکر چڑھے۔ یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور نسائیؒ نے نقل کی ہے۔

(۹۲۶) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز میں جمائی آنا شیطانی اثر ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے منہ بند رکھا کرے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی دوسری روایت میں اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا کرے۔

(۹۲۷) حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور مسجد ہی کا ارادہ کرکے گھر سے چلا تو اُسے چاہیئے کہ انگلیوں کو آپس میں ملاتا ہوا نہ چلے کیونکہ وہ اسوقت سے (گویا) نماز ہی میں ہے[۳]۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

سلہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا پہلے تھا اور جس وقت نماز میں باتیں کرنی منسوخ ہوئیں تو یہ بھی منسوخ ہوگیا ۱۲ مرقاۃ سلہ ترجمہ سب عمدہ تعریفیں بابرکت اور جنمیں برکت دیگئی جنہیں ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور اُن سے راضی ہوتا ہے سب اللہ ہی کے لیئے ہیں ۱۲ سلہ یعنے گھر سے چلتے ہی نماز کا ثواب ہونے لگتا ہے لہذا رستہ میں خلاف نماز کوئی حرکت نہ کرنی چاہیئے بلکہ خشوع خضوع اور آداب کے ساتھ جائے جیسے نماز کی حالت میں ہوتا ہے ۱۲۔

(۹۲۸) حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنے بندہ کے نماز پڑھتے وقت اُسکی طرف متوجہ رہتا ہے جبتک یہ ادھر ادھر مونہ نہیں پھیرتا اور جسوقت یہ ادھر اُدھر مونہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اُس سے مونہ پھیر لیتا ہے[۱]۔ یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۹۲۹) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے انس جسجگہ تم سجدہ کرو اپنی نظر اسی جگہہ رکہا کرو۔ یہ روایت بیہقی نے سنن کبیر میں حسن طریقہ سے نقل کی ہے اور یہ سنن مرفوعاً نقل کی ہے۔

(۹۳۰) حضرت انس ہی کہتے ہیں مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بچہ نماز میں ادھر اُدھر مونہ پھیرنے سے اپنے آپ کو بچا ئیو کیونکہ نماز میں ادھر اُدھر مونہ پھیرنا ہلاکی کا سبب ہے اگر تجھے ضرورت ہی ہو تو خیر نفلوں میں (پھیر لینا) اور فرضوں میں ہرگز نہیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۱) حضرت ابن ... س فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کن انکھیوں سے دیکھ لیتے تھے اور گردن پیچھے کو کہ ... ں موڑتے تھے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۲) عد ... ت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ (اپنے والد یعنے) عدی کے دادا سے جنہوں نے حدیث ... ب پہنچائی ہے (اور یہ کہا ہے کہ آنحضور فرماتے تھے نماز میں چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی آ ... نا اور حیض ہو جانا اور نکسیر جاری ہو جانی شیطان[۲] کی اثر میں۔ یہ روایت ترمذی نے ... کی ہے۔

(۹۳۳) ... مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ ... م کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپکے پیٹ کے اندر سے ایک آواز دیگچی کے جوش ... ے آرہی تھی یعنے آنحضور رو رہے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

سلہ یعنے نماز کا ثواب اللہ تعالےٰ کم دیتا ہے لہذا نماز میں ادھر اُدھر مونہ پھیرنے سے پرہیز کرنا چاہئیے تاکہ نماز کے ثواب میں نقصان نہ ہو ۱۲ سلہ نماز میں مستحب یہ ہے کہ قیام میں سجدہ کی جگہہ نظر رکھے اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک کی طرف اور التحیات میں اپنی گود میں اور سلام پھیرنے میں کندھوں پر نظر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں آنکھ بند کرنی منع ہے ۱۲ طیبی سلہ یعنے شیطان انکا باعث ہے اور ان کے آنے سے خوش ہوتا ہے ۱۲۔

نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کے سینہ میں سے چکی کی سی رونے کی آواز آرہی تھی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت نقل کی ہے

(۹۳۴) حضرت ابوداؤد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو (اپنے سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹایا کرے کیونکہ رحمت سامنے ہی نازل ہوتی ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۹۳۵) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ایک غلام کو جسے افلح کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تو (اپنے سامنے) پھونک لیتا تھا آنحضور نے فرمایا اے افلح اپنے مونہ کو مٹی لگنے دے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۶) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز پڑھتے ہوئے کولہوں پر ہاتھ رکھنا (درست نہیں کیونکہ یہ شکل) دوزخیوں کے آرام لینے کی ہے۔ روایت شرح السنہ میں نقل کی ہے۔

(۹۳۷) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے نماز پڑھتے ہوئے اسودین کو ماردیا کرو یعنے سانپ اور بچھو کو یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نے نقل کی ہے اور نسائی نے بالمعنے نقل کی ہے۔

(۹۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز نفل ے تھے اور دروازہ آپ نے بند کر رکھا تھا جب میں نے آکر دروازہ کھلوایا تو آپ نے آگے بڑھکر دروازہ کھ اور پھر نماز پڑھنے کی جگہہ پھر کھڑے ہوگئے حضرت عائشہ نے یہ بھی ذکر کیا کہ دروازہ قبلہ ہی کی جانب (اور قریب تھا) یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی نے بھی اسیطرح نقل کی ہے

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز رونے سے باطل نہیں ہوتی اور علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی جنت و دوزخ کے یاد کرنے سے نماز میں روئے تو نماز باطل نہیں ہوگی اور اگر دکھہ درد کی وجہ سے روتا ہے اور آہ کرتا ہے تو نماز باطل ہوجایئگی ۱۲۔

سلہ یعنے پھونک نہ مار کیونکہ مٹی لگنے میں عجز و انکساری ہوتی ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہوگا۔

سلہ لہذا دوزخیوں کی مشابہت نہ چاہیئے ۱۲۔

(۹۳۹) حضرت طلق بن علی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کا نماز پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہاں سے پھر کر وضو کر آوے اور نماز پھر پڑھے یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی کمی زیادتی کے ساتھ نقل کی ہے۔

(۹۴۰) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے بے وضو ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنی ناک پکڑ کر (نماز سے) علیحدہ ہو جائے۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہوا اخیر رکعت میں بیٹھکر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اُسکی نماز پوری ہو گئی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث ہے لیکن اسکی سند قوی نہیں کیونکہ اسکی سند میں اضطراب ہے

تیسری فصل

(۹۴۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیئے (حجرہ سے) باہر تشریف لائے اور جب اللہ اکبر کہنا چاہا تو پھر واپس ہو گئے اور صحابہ کو اشارہ سے فرمایا اسی طرح کھڑے رہو پھر آنحضور نہا کر آئے اور آپکے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا پھر نماز پڑھائی جب نماز پڑھا چکے تو فرمایا کہ میں جنبی تھا اور نہانا بھول گیا تھا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام مالک نے عطاء بن یسار سے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۹۴۳) حضرت جابر فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا ہوا ایک مٹھی میں کنکریاں لے لیتا تھا جب وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جاتیں تو میں شدۃ گرمی کیوجہ سے اُنہیں ماتھے کے نیچے رکھ لیتا تھا۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۴۴) حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے کہ

سلہ تاکہ لوگ یہی گمان کریں کہ اسکی ناک سے نکسیر پھوٹی ہے اور اسکا عیب چھپا رہے کیونکہ لوگ اسے بیحیائی میں شمار کرتے ہیں لہذا اسکا چھپانا افضل ہے ۱۲ سلہ مضطرب حدیث وہ ہے کہ چند راوی مختلف طور پر اُسے روایت کریں اور یہ علامت ضعف کی ہے ۱۲ مرقاۃ سلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسقدر فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور یہ فعل کثیر نہیں ہے ۱۲

ہمنے آپ سے (یہ کہتے ہوئے) سنا اعوذ باللہ منک (ترجمہ) میں اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتا ہوں پھر آپنے تین مرتبہ یہ کہکر العنک بلعنۃ اللہ اسطرح ہاتھ پھیلایا گویا کسی شئے کو پکڑتے ہیں جب آنحضور نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آج نماز میں جو آپ سے کہتے ہوئے سنا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور آج ہمنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی آپکو دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس (کمبخت) آگ کی ایک چنگاری لیکر آیا تھا تاکہ میرے مونہ میں رکھے اسلئے تین مرتبہ میں نے یہ کہا تھا اعوذ باللہ منک پھر میں نے تین مرتبہ یہ کہا العنک بلعنۃ اللہ التامۃ (ترجمہ) میں لعنت بھیجتا ہوں تجھپر اللہ کی پوری لعنت) پھر بھی وہ نہیں ہٹا اور میں نے اُسے پکڑنا چاہا لیکن قسم ہے خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا[۱] نہ ہوتی تو میں صبح تک اُسے باندھے رکھتا تاکہ مدینہ والوں کے بچے اُسکے ساتھ خوب کھیلتے۔ یہ آیت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۴۵) حضرت نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے اُسے سلام کیا اُس نے (نماز میں) بولکر سلام کا جواب دیا پھر جب عبداللہ بن عمر لوٹکر اسکے پاس آئے تو اُس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی نماز پڑھنے میں سلام کرے تو بولنا نہیں چاہئیے بلکہ ہاتھ سے (جواب کا[۲]) اشارہ کر دے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب (نماز میں) بھول جانیکا (بیان)

پہلی فصل

(۹۴۶) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اُسکے پاس آکر وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو یہ صورت[۳] پیش آئے تو چاہئیے کہ بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کرلے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنے سلیمان علیہ السلام نے جنات کے تابع ہونے اور اُنپر تصرف ہونیکی جناب باری میں دعا کی تھی چنانچہ اُنکی دعا مقبول ہوئی اور جنات اُن کے فرمانبردار ہوئے اسلیئے میں نے اپنا تابع کرنا نہ چاہا اور اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس یقیناً جنوں میں سے تھا ۱۲—

[۲] پیچھے انہیں کی روایت میں گزر چکا ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوگیا تھا ۱۲ [۳] یہ صورت شک کی ہے کیونکہ شک اسی کو کہتے ہیں کہ دونوں جانب یعنے کم اور زیادتی میں تردد ہو اور شیطانی اثر سے ہوتا ہے اور سہو میں ایک جانب معین ہوتی ہے آنحضور کو نماز میں بعض وقت سہو ہو جاتا تھا بسبب غلبہ استغراق کے اور اس وجہ سے بھی تاکہ لوگونکو اس قسم کے مسائل معلوم ہو جائیں ۱۲—

(۹۴۷) حضرت عطاء بن یسار نے ابو سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت تو اسے چاہیئے کہ شک کو چھوڑ کر جو رکعت پر یقین ہو اُسپر بنا کرے (یعنے جتنی کم سمجھے پڑھ لے) اور پھر دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرلے اگر (واقع میں) اُس نے پانچ رکعت پڑھی ہیں تو ان سجدوں سے ملکر دو رکعت نفل ہو جائیگی اور اگر پوری چار ہی پڑھی ہیں تو شیطان کی ذلت ہوگی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور امام مالک نے عطاء سے مرسلاً نقل کی ہے اور امام مالک ہی کی روایت میں یہ ہے کہ یہ دونوں سجدے دو نفل کردینگے۔

(۹۴۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعت پڑھائیں پھر کوئی صحابی بولے کیا نماز کچھ بڑھ گئی آنحضورؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا صحابی نے عرض کیا آپنے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں (یہ سنکر) آپ نے سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے کرلیئے اور ایک روایت میں یہ ہے آنحضورؐ نے فرمایا میں بھی تمہیں جیسا آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور جب میں بھول جاؤں تو تم یاد دلا دیا کرو اور نماز ہی میں جب تم میں سے کسی کو شک ہو تو اچھی طرح سوچکر نماز پوری کرلیا کرے اور سلام پھیر کر دو سجدے کرلیا کرے یہ روایت متفق علیہ ہے

(۹۴۹) حضرت ابن سیرین نے ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر و عصر کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے تو نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا (کہ کونسی نماز بتائی تھی خیر) ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضورؐ نے دو رکعت ہمیں پڑھا کر سلام پھیر دیا اور مسجد میں جو لکڑی چوکھٹ کھڑی تھی اُسپر سہارا لیکر ایسے کھڑے ہو گئے جیسے غصہ میں ہوتے ہیں اور اپنے داہنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں دیکر اپنا رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی ہتیلی کی پشت پر رکھکر کھڑے تھے کہ جماعت میں جو لوگ جلد باز تھے مسجد کے دروازوں سے نکلکر کہنے لگے کیا نماز کم ہو گئی ہے اُن لوگوں میں حضرت ابو بکر اور عمر بھی تھے یہ دونوں ڈر کر آپ سے کچھ نہ بول سکے اور ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کچھ زیادہ لمبے تھے اور اُسے ذوالیدین کہتے تھے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی

سلہ یعنے نماز ادا کرنے کے بعد جو دعا وغیرہ کے لئے نہیں ٹھیرتے تھے وہ کہنے لگے ۱۲

آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی پھر آنحضور نے (صحابہ کیطرف اشارہ کرکے) کہا کیا ذوالیدین کا یہ کہنا ٹھیک ہے سب نے عرض کیا ہاں (یہ سنکر) آنحضور آگے بڑھے اور جو نماز رہگئی تھی وہ پڑھا کر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہکر پہلے ہی سجدوں جیسا یا اُن سے بھی لمبا سجدہ کیا اور سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہکر پہلے ہی سجدوں جیسا یا اُن سے بھی لمبا سجدہ کیا اور پھر اللہ اکبر کہکر سر اٹھایا لوگ ابن سیرین سے پوچھنے لگے کہ اسکے بعد سلام پھیر دیا ہوگا انہوں نے کہا مجھے عمران بن حصین سے خبر ملی ہے[سلہ] وہ کہتے تھے کہ پھر آنحضور نے سلام پھیر دیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور ان لفظوں سے یعنے بخاری میں ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی دوسری روایت میں آنحضور کا جواب ذوالیدین کو بجائے بالعوض اسکے کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی آپ نے اُس سے فرمایا تو جو کچھ کہہ رہا ہے کچھ بھی نہیں ہوا اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ تو ضرور ہوا ہے۔

(۹۵۰) حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعت پڑھا کر بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے ہوگئے اور لوگ بھی سب آپکے ساتھ کھڑے ہوگئے اور جب نماز ختم ہونے کو ہوئی تو لوگوں کو سلام پھیرنے کا انتظار تھا آنحضور نے بیٹھے ہی بیٹھے اللہ اکبر کہکر سلام[سلہ] پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۹۵۱) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے بھول گئے اور دو سجدے (سہو کے) کرکے پھر التحیات پڑھی اور سلام پھیر دیا ترمذی نے یہ حدیث نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۹۵۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب امام نماز پڑھاتا ہوا دو رکعت[سلہ]

سلہ یعنے ابوہریرہ کے ذریعہ سے جو مجھے یہ روایت پہونچی ہے اسمیں مجھے یاد نہیں کہ پھر سلام پھیرا ہو ہاں عمران بن حصین کی روایت میں یہ ہے کہ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا ۱۲۔

سلہ یعنے اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور یاد نہیں رہا ۱۲۔

پڑہ کے کہڑا ہوجائے تو اگر سیدہا کہڑے ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے واگر سیدہا کہڑا ہوگیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سلام پہیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے - یہ روایت ابوداؤد وابن ماجہ نے نقل کی ہے -

تیسری فصل

(۵۳ ۹) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہاتے ہوئے تین ہی رکعت پر سلام پہیر کر اپنے مکان میں تشریف لیگئے ایک آدمی جسے خرباق کہتے تھے اور اسکے دونوں ہاتھ بہی کچھ زیادہ لمبے تھے وہ کھڑا ہوا اور آواز دیکر کہا یارسول اللہ آپ نے تین رکعت پر سلام پہیر دیا آپ غصہ سے چادر کھینچے ہوئے مکان سے نکلے اور لوگوں کے پاس آکر فرمایا کیا یہ سچ کہہ رہا ہے سب نے عرض کیا ہاں آپ نے ایک رکعت پڑہا کر سلام پہیر کے دو سجدے سہو کے کرکے پھر سلام پہیر دیا - یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے -

(۵۴ ۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسے نماز پڑہتے ہوئے یہ شک ہو کہ میں نے نماز کم پڑہی ہے اُسے چاہیئے اور پڑہے یہانتک کہ زیادہ ہونے کا شک ہوجائے - یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے -

باب قرآن کے سجدوں[سلہ] کا بیان

پہلی فصل

(۵۵ ۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپکے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں[سلہ] اور جنوں اور سب آدمیوں نے سجدہ کیا - یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے -

---

سلہ قرآن شریف کے سجدوں کو بعض ائمہ واجب فرماتے ہیں اور بعض سنت لیکن کرنا چھوڑنے سے سب کے نزدیک افضل ہے اور روایت بانذ ہنے اور تشہد و سلام پہیرنے کے جو شرطیں وضو وغیرہ کی نماز کے لئے ہیں وہ ہی ان میں بہی ضروری ہیں بے وضو سجدہ کرنا جائز نہیں ۱۲ لمعات —

سلہ مشرکوں نے سجدہ اسواسطے کیا تہا کہ آپ نے قراۃ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف پڑہی تہی شیطان نے آپ کی آواز میں اپنی آواز ملاکے تلک الغرانیق کہکے بتوں کی تعریف کردی اسواسطے مشرک بہی بتوں کا نام سنکر سجدہ میں گر پڑے ۱۲ —

(۵۶ ۹) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ کیا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۷ ۹) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ (کی آیت) پڑھی تھی اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے سجدہ کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور ہم لوگوں کی کھیچ پیچ اسقدر تھی کہ ہمیں کسی کو سجدہ کرنے کے لئے جگہہ نہ ملتی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۸ ۹) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی تھی آپ نے اسمیں سجدہ نہیں کیا[سلہ]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۹ ۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ بہت ضروری نہیں ہے (ہاں) میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسمیں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ کروں انہوں نے (میرے جواب میں) یہ آیت ومن ذریته داؤد وسلیمان پڑھی اور جب فبھدٰهم اقتده پر پہونچے تو کہنے لگے کہ تمہارے نبی بھی انہیں لوگوں میں ہیں جنہیں پہلے نبیوں کی اتباع کا حکم تھا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۶۰ ۹) حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں مجھے آنحضورؐ نے بارے کلام مجید میں پندرہ سجدہ بتائے انہیں میں سے تین سجدے مفصل[سلہ] سورتوں میں ہیں اور دو سورۂ حج میں یہ روایت ابوداؤد وابن ماجہ نے نقل کی ہے

(۶۱ ۹) حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ سورۂ حج کو (اور سورتوں پر) فضیلت ہے کیونکہ اسمیں دو سجدے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بلکہ جس نے وہ دونوں سجدے نہ کئے گویا اس نے انہیں پڑھا ہی نہیں (یعنے پڑھنے کا ثواب نہیں ہوگا) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور مصابیح میں مثل شرح السنہ کے ہے کہ گویا اس نے وہ سورۃ پڑھی ہی نہیں

سلہ کیونکہ یا وضو نہ تھے یا کہ وقت مکروہ تھا جسمیں سجدہ کرنا جائز نہیں علاوہ اسکے اسیوقت سجدہ کرنا ضروری نہیں بلکہ بعد میں بھی ہوسکتا ہے اسلئے تاخیر کردی ۱۲ مرقات سلہ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی کا حکم تھا تو آپکو بطریق اولیٰ انکی پیروی کرنی چاہئے لہذا وہاں سجدہ کرنا ضروری ہے ۱۲ سلہ یعنے سورۂ نجم میں اور اذا انشقت میں اور اقرأ میں ۱۲ مرقات۔

(۹۶۲) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا اور سجدہ سے کھڑے ہو کر پھر رکوع کیا اور لوگوں کا یہ گمان تھا کہ آنحضورؐ نے (سورہ حٰم) تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۳) عبداللہ بن عمرؓ ہی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے سامنے قرآن شریف پڑھتے تھے اور جب آپ آیۃ سجدہ پر پہنچتے تو اللہ اکبر کہکر سجدہ کر لیتے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ سجدہ کرتے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۴) حضرت ابن عمرؓ ہی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ (والی آیۃ) پڑھی اور سب لوگوں نے سجدہ کیا بعض لوگ سواریوں پر تھے اور بعض سجدہ کرنے والے زمین پر تھے اور سواروں والے اپنے ہاتھوں ہی پر سجدہ کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ جانے سے پہلے مفصل سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن شریف کے سجدوں کی (آیتیں پڑھتے ہوئے سجدہ میں جاکر یہ کہتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۹۶۷) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آج رات خواب میں یہ دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور جب میں نے سجدہ کیا تو میرے سجدے کی وجہ سے اس درخت نے بھی سجدہ کیا اور اس وقت میں نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ (ترجمہ) اے اللہ اس سجدہ کا ثواب میرے واسطے اپنے پاس لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ معاف

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت کا پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر ضروری ہے لہٰذا دونوں کو کرنا چاہیئے ۱۲ ۲؎ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اگر چلتا یا سوار آیت سجدہ کی پڑھی اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے سجدہ کا اشارہ کر دینا کافی ہے ۱۲ ۳؎ ترجمہ میرے منہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جسنے میرے سر کو پیدا کیا اور اپنی قدرت و قوت سے اسمیں کان اور آنکھیں بنائیں ۱۲

اور اس سجدہ کو میرے واسطے ذخیرہ بنا کر اپنے پاس رکھ اور یہ سجدہ مجھ سے ایسا قبول کر جیسا اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت ایک آیہ سجدہ کی پڑھکر سجدہ کیا اور میں نے آپ سے ویسے ہی کہتے ہوئے سنا جیسے اُس آدمی نے درخت کی حکایت بیان کی تھی (کہ آپ بھی اسی طرح دعا کرتے تھے) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے لیکن ابن ماجہ نے یہ لفظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داؤد نہیں ذکر کئے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

(۹۶۸) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ سورۂ نجم پڑھی اور اُسمیں آپ نے سجدہ کیا اور جو لوگ آپکے پاس تھے سب نے سجدہ کیا مگر ایک قریشی بوڑھے نے یہ کیا کہ اپنی مٹھی میں کنکریاں یا مٹی لیکر اپنی ماتھے پر لگالی اور بولا کہ مجھے یہی کافی ہے[۵۱] عبداللہ کہتے ہیں میں نے اس قصہ کے بعد اسے دیکھا کہ کافر ہو کر مارا گیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ (مردود بوڑھا) اُمیۃ بن خلف تھا۔

(۹۶۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص میں سجدہ کیا اور یہ فرمایا کہ حضرت داؤد نے توبہ کرنے کے لیئے[۵۲] یہ سجدہ کیا تھا اور ہم اسے اُنکی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں کرتے ہیں۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جن وقتوں میں (نماز پڑھنا) منع ہے۔

پہلی فصل

(۹۷۰) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی آدمی سورج کے نکلنے اور چھپنے کے وقت نماز پڑھنے کا قصد ہی نکرے اور ایک روایت میں یہ ہے آپ فرماتے ہیں جس وقت سورج کی کرن نکلنی شروع ہو تو تم نماز پڑھنی چھوڑ دیا کرو جبتک کہ وہ نکل نہ آئے اور (ایسے ہی) جب اسکی کرن چھپنے کو ہو تو نماز نہ پڑھا کرو جبتک کہ وہ چھپ نہ جائے اور سورج کے نکلنے اور چھپنے کے وقت تم اپنی نمازوں کے پڑھنے کا وقت نہ کر دیا کرو کیوں کہ

---

۵۱ یہ حرکت امیہ بن خلف نے تکبر کی وجہ سے کی تھی کہ سر نیچا کرتے ہوئے اسے شرم آتی تھی اور یہ قصہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے ۱۲

۵۲ یعنے تاکہ اُن کی توبہ قبول ہو جائے ۱۲

تاخیر نہ کیا کرو) کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں[96] کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ یہ روایت بخاری مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۷۰) حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے[97] سے منع فرماتے تھے (اول یہ کہ) جس وقت سورج نکلنے لگے تو جبتک وہ اونچا نہ ہو جائے (نماز نہ پڑھنی چاہیئے دوسرے) جس وقت ٹھیک دوپہر ہو (اسمیں) جبتک سورج ڈھل نہ جائے (نماز نہ پڑھے تیسرے) جس وقت سورج چھپنے کیلئے زرد ہو جائے تو جبتک وہ چھپ نہ جائے (نماز نہ چاہیئے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۷۱) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سورج کے نکلنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے چھپنے تک بھی کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۷۲) حضرت عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں (کہ جس وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے نماز (کے اوقات) بتائیے آنحضور نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھکر پھر نماز پڑھنے سے سورج کے نکلنے تک رک جایا کر یہانتک کہ وہ اونچا ہو جائے کیونکہ جس وقت سورج نکلتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اسی وقت اُسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر (اشراق کی) نماز پڑھ کیونکہ اُس وقت فرشتے حاضر ہوکر گواہی[98] دیتے ہیں اور جب ٹھیک دوپہر ہو جائے تو پھر نماز سے رک جا کیونکہ اُس وقت دوزخ دھونکائی جاتی ہے اور جب سایہ ڈھل جائے تو (ظہر کی) نماز پڑھ لینا کیونکہ اس وقت بھی فرشتے حاضر ہوکر گواہی دیتے ہیں بعد اسکے عصر کی نماز پڑھکر اور نماز پڑھنے سے رک جا جبتک سورج چھپے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان چھپتا ہے اور کافر اس وقت اُسے سجدہ کرتے ہیں عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں

---

[96] یعنی اسکے سر کے دونوں جانب سے نکلتا ہے کیونکہ یہ سورج نکلنے کے وقت اسی طرح لڑا ہو جاتا ہے کہ جو کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا یہ انکا قبلہ ہے لہذا اس وقت نماز پڑھنے میں کافروں کے ساتھ مشابہت ہوگی اور یہ جائز نہیں ۱۲ مرقات

[97] یعنی جنازہ کی نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ دفن کرنا ہر وقت جائز ہے ۱۲

[98] یعنی فرشتے نماز پڑھنے والے کیلئے جناب باری کے سامنے حاضر گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے ہماری رعبدو عبادت پڑھی ۱۲

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ وضو (کی فضیلت) بھی بیان کیجئے آپ نے فرمایا تم میں سے جو آدمی وضو کے لئے پانی لاکر کلی کرے اور ناک میں پانی دیکر ناک صاف کرے تو اُسکے ناک[۱] اور مُونہ کے سب گناہ گرجاتے ہیں اور جب بموجب حکم خدا تعالیٰ یہ مُونہ دھوتا ہے تو ڈاڑھی کے سب طرف سے پانی کے ساتھ گناہ گرجاتے ہیں اور جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو انگلیوں کے سب گناہ پانی کے ساتھ گرجاتے ہیں اور جب ٹخنوں تک پانوں دھوتا ہے تو پاؤں کی انگلیوں کے سب گناہ گرجاتے ہیں پھر اگر یہ شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد وثنا پڑھکر ایسی بزرگی بیان کرے کہ جسکے وہ لائق ہے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف خالصاً متوجہ کرے تو جسوقت یہ نماز سے فارغ ہوگا گناہوں سے ایسا صاف ہوگا جیسا اُسدن تھا جس دن اُسکی ماں نے جنا تھا یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے ۔

(۹۷۳) حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور سب نے یہ کہا کہ ہمارا اُنسے سلام عرض کرکے پوچھنا کہ نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھنی (جائز ہیں یا نہیں) کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس لئے مجھے انہوں نے بھیجا تھا اُنسے عرض کیا اُنہوں نے فرمایا کہ تو ام سلمہ سے پوچھ میں وہاں واپس آکر حضرت ابن عباس (وغیرہ) کے پاس آیا انہوں نے مجھے پھر ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا (کہ اُنسے ہی پوچھ میں گیا اور ام سلمہ سے پوچھا) اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ (عصر کے بعد) دو رکعت پڑھنے سے منع فرماتے تھے پھر میں نے وہی دو رکعت آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور جب آنحضور (مکان میں) آئے تو میں نے ایک لونڈی کو بھیجا کہ تو آنحضور سے یہ کہیو کہ ام سلمہ پوچھتی ہے کہ میں نے ان دو رکعت کے پڑھنے سے آپکو منع فرماتے ہوئے سُنا تھا اور (آج) میں نے ہی آپکو وہی دو رکعت خود پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (لہذا انکا کیا حکم ہے) آنحضور نے (جواب میں) فرمایا اے ام سلمہ ابو امیہ کی بیٹی تمنے جو عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی بابت پوچھا ہے (قصہ اصل میں) یہ ہوا ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ آگئے تھے اسلئے اُنکی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعت نہیں پڑھ سکا تھا[۲] اب یہ وہی (دو رکعت) پڑھی ہیں یہ روایت متفق علیہ ہے ۔

[۱] اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صغیرہ کبیرہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صغیرے گناہ ... رہتی بخشے جاتے ہیں اور کبیرے موقوف رہتے ہیں اگر اللہ چاہتا ہے بخشدیتا ہے ورنہ نہیں ۱۲ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۴۳)

دوسری فصل (۹۷۴) حضرت محمد[۹۱] بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی کو دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا آنحضور نے اُس سے فرمایا نماز صبح کی دو ہی رکعت پڑھا کرو اُس شخص نے عرض کیا کہ میری صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعت رہ گئی تھیں وہ میں نے اب پڑھ لی ہیں آنحضور (سنکر) خاموش ہو رہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کر کے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہیں سُنا۔ اور شرح سنہ اور مصابیح کے نسخوں میں اسی طرح قیس بن فہد سے نقل ہے۔

۹۷۵) حضرت جُبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے عبد[۹۱]مناف کی اولاد تم بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کیا کرو رات و دن میں جس وقت کوئی نماز پڑھنی چاہے (پڑھ لیا کرے) یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۷۶) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے دن جمعہ کے ٹھیک دوپہر میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے جبتک کہ سورج ڈہل نہ جائے یہ روایت امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۹۷۷) ابوخلیل نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے دن جمعہ کے ٹھیک دوپہر میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے جبتک سورج ڈہل نہ جائے اور فرماتے تھے کہ سوائے دن جمعہ کے (اور روز اسوقت) دوزخ کی آگ دہونکائی جاتی ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کر کے کہا ہے کہ ابوخلیل کی ملاقات[۹۲] ابوقتادہ سے نہیں ہوئی۔

تیسری فصل (۹۷۸) حضرت عبداللہ صنابحی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

(بقیہ صفحہ ۲۴۲) ۹۰ اس سے معلوم ہوا کہ علم دین اور احکام شریعت کی تعلیم سنت موکدہ کے پڑھنے سے بھی مقدم ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کو احکام شریعت بتانیکے لئے ظہر کی اخیر سنتوں میں تاخیر کی ہے ۱۲

فوائد صفحہ ہذا

سلہ ۹۱ عبدمناف کی اولاد کو خانہ کعبہ کی ساری خدمت سپرد تھی اسلئے آنحضور نے خانہ کعبہ کے متعلق احکام ان سے بیان فرمائے تھے ۱۲

سلہ ۹۲ یعنے یہ روایت متصل نہیں لہذا اسمیں ضعف ہے ۱۲

[illegible] اس وقت [illegible] نکلتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے اور جب سورج اونچا ہو جاتا ہے تو [illegible] شیطان [illegible] جاتا ہے [illegible] سورج [illegible] ہوتی ہے تو شیطان اسکے پاس آ جاتا ہے اور جب [illegible] [illegible] ہوتا ہے تو شیطان اسکے پاس آ جاتا ہے [illegible] [illegible] کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تین [illegible] [illegible] مالک [illegible] اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۷۹) [illegible] کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] عصر کی [illegible] [illegible] سے مانع [illegible] سو جس [illegible] گا [illegible] پڑھنی چاہیے [illegible] تک ستارے نکلیں [illegible] ستارے [illegible] روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۰) [illegible] کہتے تھے [illegible] نماز پڑھتے [illegible] ہم باوجودیکہ [illegible] نے [illegible] رکعت پڑھتے کبھی نہیں [illegible] یعنی بعد [illegible] روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۹۸۱) حضرت [illegible] کعبہ کے زینہ[۵۳] پر چڑھکر کہنے لگے جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں وہ تو پہچانتے ہی ہیں اور جو نہ پہچانتے ہوں تو سُن لیں کہ میں جُندُب ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے نکلنے تک نہ پڑھنی چاہئے اور نہ بعد عصر کے سورج کے چھپنے تک (پھر یہ لفظ تین مرتبہ کہا) الا بمکۃ الا بمکۃ الا بمکۃ (یعنی مکہ ہی میں پڑھنی جائز ہے) روایت امام احمد اور رزین نے نقل کی ہے۔

باب جماعت سے نماز پڑھنے اور اسکی فضیلت کے بیان میں

پہلی فصل (۹۸۲) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اکیلے نماز پڑھنے

---

۵۱ یعنی [illegible] جیسے نماز جنازہ کی اور سجدہ تلاوت کا ۱۲

۵۲ یعنی [illegible] کا اور دوسرا اسکی محافظت اور ملازمت کا اور ستاروں کے نکلنے سے یہ مراد ہے کہ سورج [illegible] ڈوب جائے

۵۳ کعبہ کا دروازہ اونچا ہے اُسکا زینہ سا ہوا تھا اب بھی ایک زینہ لکڑی کا سا ہوا شکل منبر کعبہ کے سامنے آب زمزم کے قریب رکھا ہوا ہے [illegible] وقت [illegible] ضرورت ہوتی ہے تو اسے کعبہ کے دروازہ پر لگا دیتے ہیں اور پھر وہیں رکھ دیتے ہیں ۱۲

سے جماعت سے نماز پڑھنی ستائیس درجہ بڑھ جاتی ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ ایندھن جمع کرا کر لوگوں کو نماز کا حکم دوں تاکہ اذان دی جاوے پھر کسی اور آدمی کو لوگوں کا امام بنا کر (باقی) لوگوں کو جا کر جلا دوں اور ایک روایت میں یہ ہے جو لوگ نماز پڑھنے نہیں آتے میں چاہتا ہوں کہ ان کے گھر جلا دوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم یہ جان لو کہ مسجد میں جا کر ایک ہڈی گوشت لگی یا پیچھے سے دو کھر ملجائینگے تو وہ عشا میں بھی ضرور آنے لگو یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۸۴) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (میں آنکھوں سے مجبور ہوں) اور میرے پاس کوئی آدمی مجھے[۵۱] مسجد میں لیجانیوالا نہیں ہے اور آپ سے اسلئے پوچھا تھا کہ آنحضور اُسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدیں چنانچہ آپ نے اجازت دیدی جب وہ مڑ کر چلا تو بلا کر یہ فرمایا کہ تو اذان کی آواز بھی سن لیتا ہے اُس نے عرض کیا ہاں فرمایا تو مسجد میں آیا کر یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۵) حضرت ابن عمر نے (ایک دفعہ) رات کو اذان کہی اور سردی اور ہوا تھی پھر بعد اذان کہنے کے یہ پکارا الا صلوا فی الرحال (ترجمہ) خبردار اے لوگو اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لینا یہ بولے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موذن کو یہ ارشاد فرمایا کہ جب رات کو سردی اور بارش ہوا کرے تو یہ کہدیا کر کہ لوگ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۶) حضرت ابن عمر ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کے سامنے رات کا کھانا آکر رکھا جائے اور نماز کیلئے تکبیر ہو جائے تو اُسے چاہئے کہ پہلے کھانا کھالے اور جبتک کھانے سے[۵۲] فارغ نہ ہو جائے (تو نماز کیلئے) جلدی نہ کرے ابن عمر کا یہی حال تھا کہ اگر کھانا سامنے آکر

۵۱ یعنی عبداللہ بن ام مکتوم تھے اور یہ فضلائے مہاجرین سے ہیں اسلئے آنحضور نے انہیں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی کیونکہ مسجد میں پڑھنا اولیٰ اور افضل ہے اور نابینا کیلئے عذر ہی [illegible] سے گھر میں [illegible] ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضور نے عتبان بن مالک کو آنکھوں ہی کے عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی تھی ۱۲

۵۲ یعنی اگر وقت میں گنجائش ہو اور بھوک [illegible] تو [illegible] کہ نماز میں دھیان کھانے کی طرف رہیگا [illegible] کھانا کھا لینا چاہیے

نماز کیلئے نہ ... ہو جاتی تو جبتک کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے تو نماز کیلئے نہیں آتے تھے باوجودیکہ امام کی قرارت سنتے رہتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھانا سامنے ہو تو اس وقت نماز پوری نہیں ہو سکتی اور نہ اس شخص کی جسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو یہ روایت مسلم نے روایت کی ہے۔

(۹۸۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کے لئے تکبیر ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور نماز نہ پڑھنی چاہیے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۹) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کی عورت مسجد میں نماز کیلئے جانے کی اجازت مانگے تو اُسے منع[۹۱] نہ کرنا چاہیے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۹۰) زینب حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آیا کرے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۹۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو عورت بخور[۹۲] ملے تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز میں نہ آیا کرے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل (۹۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکا کرو اور ان کے گھروں میں (نماز پڑھنا) اُنکے لئے مسجد سے بہتر ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۹۳) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتوں کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا دالان میں پڑھنے سے بھی بہتر ہے[۹۳]

---

۹۱ علماء نے لکھا ہے کہ آجکل اس زمانہ میں فتنہ کی وجہ سے عورتوں کو نماز پڑھنے کیلئے مسجدوں میں جانا جائز نہیں علاوہ اسکے بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ بعد وفات آنحضور کے فرماتی تھیں کہ اگر اب عورتوں کی حالت مسجد میں جانے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو انہیں مسجد میں جانے سے ضرور ہی روک دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں بھی منع کر دی گئی تھیں ۱۲

۹۲ بخور خوشبودار چیز کے دھوئیں کو کہتے ہیں مثل اگر وغیرہ کے ۱۲

۹۳ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کیلئے نماز پڑھنے میں جسقدر پردہ زیادہ ہو بہتر ہے ۱۲

یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۹۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست (مکرم) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اسکی نماز مقبول نہیں جبتک کہ وہ جنابت[۹۱] کے غسل کیطرح اُسے دھو نہ دیوے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام احمد اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۹۵) حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر آنکھ سے زنا[۹۲] ہوتا ہے اور جو عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنے وہ بھی زانیہ ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۹۶) حضرت اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر پوچھا کہ فلانا حاضر ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں (پھر دوسرے کو) پوچھا فلانا حاضر ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا منافقوں پر سب نمازوں سے زیادہ مشکل یہی[۹۳] دو نمازیں ہیں اگر ان دونوں کا ثواب اُنہیں معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل بھی گھسٹتے ہوئے آیا کریں اور یاد رکھو کہ اول صف (بزرگی میں) فرشتوں کی صف جیسی ہوتی ہے اور اگر اسکی فضیلت اُنہیں معلوم ہو جائے تو بہت جلدی آیا کریں اور آدمی کے اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے کے ساتھ ملکر پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ملکر پڑھنا یہ ایک آدمی کے ساتھ پڑھنے سے بہتر اور جسقدر نمازی زیادہ ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۹۷) حضرت ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت سے نہ پڑھیں تو اُنپر شیطان غالب[۹۴] آجاتا ہے لہذا تو جماعت کا التزام رکھیو کیونکہ بھیڑیا بھی اکیلی ہی بکری کو کھایا کرتا ہے[۹۵] یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

۹۱ یعنی بدن پر جس جگہ خوشبو لگائی ہے تمام کو دھوئے اگر سارے بدن کو مل لی ہو تو سارا ہی بدن دھوئے اگر کسی خاص جگہ لگائی ہو تو اسے دھوئے ۱۲ مرقات

۹۲ یعنی جو کسی غیر عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھے تو یہ دیکھنا زنا میں شمار ہوتا ہے ۱۲ ۹۳ منافقوں پر یہ دونوں نمازیں اس لئے زیادہ مشکل ہیں کہ ان میں سستی اور کاہلی کا وقت ہوتا ہے اور دوسرے ان میں دکھلاوا کم ہوتا ہے اور منافق اسلئے کم پڑھتے ہیں ۱۲

۹۴ یعنے وسوسے زیادہ ڈالکر پریشان کر دیتا ہے ۱۲

۹۵ اور تنہا نماز پڑھنے والے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بکری اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو جاتی ہے لہذا جماعت میں شامل رہنا چاہیئے ۱۲

٩٩٨ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی اذان سنکر بغیر عذر کے (نماز کیلئے) نہ آیا صحابہ نے پوچھا عذر کیا ہے ابن عباس نے فرمایا کوئی اندیشہ یا بیماری ہو تو اس کی وہ نماز جو اس نے پڑھی ہے مقبول نہیں ہوگی یہ روایت ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

٩٩٩ حضرت عبداللہ بن ارقم کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ آرہا ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے پاخانہ ہو آئے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور امام مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسیطرح نقل کی ہے۔

١٠٠٠ حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین چیزیں ہیں کہ کسی کو کرنی جائز نہیں ایک تو یہ کہ جو شخص ایک جماعت کو نماز پڑھائے تو اسے اپنے ہی لئے کوئی خاص دعا کرنی جائز نہیں اور اگر ایسا کیا تو اس نے ان لوگوں کی خیانت کی۔ دوسری یہ کہ کوئی آدمی بغیر اجازت کے دوسرے کے گھر میں جھانکے اگر ایسا کیا تو اس نے بھی خیانت کی تیسری یہ کہ کوئی کسی نے پاخانہ یا پیشاب روکا ہوا ہو تو اسے نماز پڑھنی درست نہیں جب تک ہلکا نہ ہو جائے (یعنے اس سے فارغ نہ ہوجائے) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

١٠٠١ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کھانے وغیرہ کی وجہ سے نماز میں دیر نہ کیا کرو یہ روایت شرح سنۃ میں نقل کی ہے۔

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی نماز میں جانیسے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جسکا نفاق ظاہر ہوتا یا وہ مریض جو بغیر دو آدمیوں کے سہارا لئے ہوئے مسجد میں جاسکے وہ بھی نماز میں لایا جاتا تھا اور کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستے بتائے ہیں چنانچہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اس میں نماز کیلئے جانا بھی انہیں راستوں میں سے ہے اور ایک روایت میں ابن مسعود کہتے ہیں جسے یہ بات پسند ہو کہ کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے پورا مسلمان ہوکر ملے تو اسے چاہیئے کہ جس جگہ اذان ہو پانچوں نمازوں میں حاضر ہوا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو ہدایت کے طریقے بتادیئے ہیں اور پانچوں نمازوں کا پڑھنا انہیں طریقوں میں سے ہے

ف١ اسی حدیث کی وجہ سے تمام علماء کا اتفاق ہے کہ بلا عذر کسی کو جماعت کے ترک کی اجازت نہیں ہے ١٢

ف٢ یعنی وہ راستے جن پر عمل کرنے سے وہ ہدایت کے وسیلے بنجاتے ہیں اور قرب خداوندی کے لئے سبب بنجاتے ہیں ١٢

اگر تم لوگ گھروں میں نماز پڑھو گے جیسے بعض پیچھے رہنے والے اپنے گھروں میں پڑھ لیتے ہیں تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور جو نبی کی سنت کو چھوڑتے ہیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور گناہ کم کر دیتا ہے اور آنحضرت کے زمانہ میں ہم میں نماز سے کوئی نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفاق ظاہر ہوا اور جو بیمار آدمی دو آدمیوں پر سہارا لیکر چل سکے وہ بھی لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مکانوں میں عورتیں[۵۱] اور بچے نہ ہوتے تو میں [illegible] کے لئے تکبیر کہلوا کر اپنے خادموں کو حکم کرتا کہ جو اسباب (اور لوگ) مکانوں میں ہیں (اور نماز کو نہیں آتے انکے مع) اسباب کے آگ میں پھونک دیا جائے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے جب تم مسجد میں آؤ اور وہاں اذان ہو جائے تو اپنے[۵۲] نماز پڑھے مسجد سے کوئی نہ نکلا کرے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۴) ابو شعثاءؒ کہتے ہیں کہ بعد اذان ہو لینے کے ایک آدمی مسجد سے نکل گیا ابوہریرہ بولے کہ اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۵) حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے پھر وہ بے ضرورت کے مسجد سے چلا جائے اور لوٹنے کا ارادہ

---

۵۱ کیونکہ عورتوں اور بچوں پر جماعت سے نماز [illegible] واجب نہیں [illegible] ان کا خیال ضرور ہے کہ یہ بے خطا دوسروں کی سزا میں نہ [illegible] جیسے آنحضرت نے جلانے کا قصد فرمایا ہے۔

۵۲ یعنی مگر کوئی دوسری جگہ کا امام ہو یا جا کر [illegible]

نصیب ۱۲

ہو تو وہ منافق ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۶) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص جو بعض ناحق مسجد میں نہ آئے اور نہ اسے کچھ عذر ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ یہ روایت دار قطنی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۷) حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ مدینہ میں موذی جانور اور درندے کثرت سے ہیں اور میں اندھا آدمی ہوں کیا مجھے (گھر میں نماز پڑھ لینے کی) آپ اجازت دیتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تو (مسجد میں) آیا کرو اور نہ آنے کی اجازت نہیں ہے یہ روایت ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۸) ام درداؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ابو درداؓ غصہ میں بھرے ہوئے آئے میں نے پوچھا کہ تم کس سے ناراض ہوگئے وہ بولے قسم ہے اللہ کی میں تو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (پہلی جیسی) ایک ہی بات جانتا تھا کہ یہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں (اور اب یہ بھی چھوٹ گئی) یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۹) ابو بکرؓ بن سلیمان بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت عمرؓ بن خطاب نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ دیکھا صبح کو جب بازار جانے لگے تو بازار اور مسجد کے درمیان ابو حثمہ کا مکان پڑتا تھا اس لئے حضرت عمرؓ راستے میں شفا یعنی ام سلیمان سے کہنے لگے میں نے آج صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا وہ بولی کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اور (اخیر میں) آنکھ لگ گئی (اس سے نماز سے رہ گئے) حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ میں رات بھر کھڑے رہنے سے صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لینی بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

ف یعنی اگر مکان میں نماز پڑھ لیگا تو وہ نماز کامل نہ ہوگی (ا) اذان کا جواب دینا یہی ہے کہ مؤذن کے ساتھ اسی طرح کہتا رہے لیکن عمدہ جواب یہی ہے کہ مؤذن سن کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آجائے ہ ۵۲ آنحضرت صلعم نے خاص انہیں دو لفظوں کو اس لئے ذکر فرمایا کہ ان میں نماز کی طرف بلانا اور ترغیب ہے ۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لینی رات کو تہجد پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۱۰۱۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو[سلہ] آدمی ہوں یا دو سے زیادہ ان سے جماعت ہوسکتی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۱) بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد (یعنی ابن عمر) سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب عورتیں مسجد میں جانے کی تم سے اجازت مانگیں تو تم انھیں اس حصہ سے منع نہ کیا کرو بلال بولے قسم ہے اللہ کی ہم تو ان کو منع کریں گے عبداللہ نے ان سے کہا میں تو یہ کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[سلہ] اور تو کہتا ہے کہ ہم تو منع کریں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سالم نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہتے ہیں کہ پھر عبداللہ نے انھیں اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے ایسا برا کبھی ان سے کبھی نہیں سنا تھا اور کہنے لگے کہ میں تو تجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی ہم تو ضرور منع کریں گے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۲) مجاہد عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی شخص اپنی بی بی کو مسجدوں میں آنے سے منع نہ کیا کرے (یہ سنکر) عبداللہ بن عمر کے ایک بیٹے بولے کہ ہم تو ضرور منع کیا کریں گے عبداللہ کہنے لگے کہ میں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کررہا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں اس کے بعد عبداللہ نے اپنے مرنے تک بھی اس سے گفتگو نہیں کی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب نماز کی صف سیدھی کرنیکے بیانمیں

پہلی فصل۔ (۱۰۱۳) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری

سلہ یعنی اگر دو آدمی ہوں تو ایک مقتدی بن جائے اور ایک امام دونوں کے ملکر پڑھنے میں جماعت کا ثواب ہو جائے گا ۱۲ سلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمر نے غصہ اس لئے ناراض ہوئے کہ انھوں نے انکار ایسے الفاظ سے جواب دیا جس سے حدیث کا مقابلہ معلوم ہوتا ہے اگر یہ کہتے کہ اب اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا مناسب نہیں تو ناراض نہ ہوتے اس لئے تمام علما یہی قول ہے کہ اب اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا مناسب نہیں ہے ۱۲

صفیں ایسی سیدھی کیا کرتے تھے کہ گویا تیر بھی ان صفوں سے سیدھا کیا جاتا تھا[۵۱] اور جب ہم لوگ بھی اس بات کو سمجھ گئے تو ایک روز آنحضرتؐ مکان سے تشریف لائے اور تکبیر کہلوا کر اللہ اکبر کہنے کو تھے کہ ایک آدمی کا سینہ کچھ صف سے نکلا ہوا آپ نے دیکھا اور فرمایا اے اللہ کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں[۵۲] بدل دیگا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۳) حضرت انسؓ کہتے ہیں ایک روز جماعت کھڑی ہوئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ تم اپنی صفیں پوری[۵۳] کرو اور ملکر کھڑے ہوا کرو میں اپنی پچھلی جانب سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی اکٹھی روایت یہ ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ تم اپنی صفیں پوری کیا کرو اور میں اپنی پچھلی جانب سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔

(۱۰۱۴) حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا بھی نماز کے پڑھنے میں داخل ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے مگر مسلم نے یہ نقل کیا ہے کہ (صفوں کا سیدھا کرنا) نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے۔

(۱۰۱۵) حضرت ابو مسعودؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (کھڑے ہوتے وقت) ہمارے مونڈھوں کو ہاتھ لگا کر فرمایا کرتے تھے کہ سیدھے کھڑے ہو اور ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے اور میرے[۵۴] پاس عقلمند ہوشیار آدمی کھڑے ہوا کریں پھر جو ان سے کم درجے کے ہیں پھر جو ان سے کم درجے کے ہیں ابو مسعودؓ (صحابہ سے) کہنے لگے کہ تم تو آجکل بہت ٹیڑھے کھڑے ہوتے ہو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے پاس (یعنی پیچھے) ہوشیار اور عقلمند آدمی کھڑے ہوا کریں پھر جو ان سے کم درجہ کے ہوں یہ تین مرتبہ فرما کر

---

[۵۱] عرب میں تیر کی ہمواری اور سیدھا پن اس قدر مشہور تھا کہ اور چیزوں کے سیدھے پن کو بھی تیر سے تشبیہ دیا کرتے تھے یہاں مبالغہ ہے کہ جماعت گویا اسقدر سیدھی ہوتی تھی کہ تیر بھی اس سے سیدھا کیا جاتا تھا ۱۲ [۵۲] یعنی اسکی سزا میں اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل کر حیوانوں جیسی کر دیگا ۱۲ [۵۳] یعنی جب تک پہلی صف نہ بھر جائے دوسری شروع نہ کرو ۱۲ [۵۴] یہ حکم اس لئے تھا تاکہ ہوشیار آدمی پہلی نماز دیکھ کر نماز کی کیفیت یاد کر کے اوروں کو سکھا دیں ۱۲

پھر فرمایا کہ تم (مسجد میں) بازاروں کی طرح شور وغل مچانے سے بچا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۷) حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں (بعض کو اول صف سے) پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اور ان سے فرمایا آگے بڑھو اور تم لوگ میرا اقتدا[۵۱] کرو اور تم سے جو پیچھے ہیں انھیں تمہارا اقتدار کرنا چاہیئے اور جو لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی انھیں پیچھے کر دیگا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۸) حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں حلقے باندھے ہوئے بیٹھے دیکھکر فرمایا کہ میں تمہیں الگ الگ بیٹھے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں اور پھر آکر فرمایا یہ دیکھو کہ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں باندھتے ہیں اسی طرح تم بھی صفیں باندھا کرو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہاں فرشتے کس طرح صفیں باندھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اول پہلی صفوں کو پوری کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۹) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مردوں کی سب صفوں[۵۲] سے بہتر اول صف ہوتی ہے اور سب سے بری پچھلی اور عورتوں کی سب سے بہتر پچھلی صف ہوتی ہے اور سب سے بری پہلی صف۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۰۲۰) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم صفوں میں ملکر کھڑے ہوا کرو اور صفیں بھی پاس[۵۳] پاس کیا کرو (اور صف میں ایسے سیدھے کھڑے ہوا کرو کہ) ایک دوسرے کے برابر گردنوں کا بھی مقابلہ کیا کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطان کو بھیڑ کے کالے بچہ کی طرح تمہاری صفوں کی کشادگی میں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں (لہٰذا بیچ میں جگہ چھوڑنی نہیں چاہئے)۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۱) حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اول پہلی صف کو

۵۱؎ یعنی میرے متصل کھڑے ہو اور جو افعال میں کروں وہی تم بھی کرو اور تم سے جو پیچھے ہیں وہ تمہیں دیکھکر وہی افعال کریں ۱۲۔ ۵۲؎ یعنی اول صف والوں کو ثواب زیادہ ہوتا ہے کیونکہ امام سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں ۱۲۔ ۵۳؎ یعنے دو صفوں کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ ہو کہ ایک صف کھڑی ہو جائے ۱۲۔

پوری کرے جو اس کے قریب ہو اُسے پوری کرو اور جو صف میں کمی رہے تو وہ سب سے پچھلی صف میں ہونی چاہیئے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۱۰۲۲) حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو لوگ پہلی صفوں کے قریب ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں اور کوئی قدم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے زیادہ پسند نہیں ہے جس سے چلکر صف میں ملے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ صفوں کے داہنی طرف والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۴) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی کرتے تھے جب ہم سیدھے ہو جاتے تو اللہ اکبر کہکر نیت باندھتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف مونہ مبارک پھیر کر فرمایا کرتے کہ سیدھے ہو جاؤ اور صفیں سیدھی کرو اور بائیں طرف بھی یہی کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں سیدھی کرو۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۶) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں[1]۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۰۲۷) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم (نماز میں) برابر کھڑے ہوا کرو برابر کھڑے ہوا کرو برابر کھڑے ہوا کرو قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں

---

[1] یعنی اگر جماعت میں کچھ ٹیڑھے کھڑے ہو گئے اور تم ان کے مونڈھے پکڑ کر انہیں سیدھے کرو تو پھر اس کے کرنے سے ہو جائیں مونڈھوں کو سخت نہ کریں یا یہ کہ اگر صف میں جگہ ہو اور دوسرا آدمی جگہ دیکھکر وہاں کھڑا ہونے لگے تو اسے منع نہ کریں یا مونڈھوں کے نرم رکھنے سے یہ مراد ہی کہ خشوع و خضوع کی وجہ سے سر نیچا کر کے کھڑا ہو۔

میری جان ہے میں جیسا اپنے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اور دوسری۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں پھر صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی تو آپ نے فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا تم اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اور مونڈھوں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں برابر رکھو اور نماز میں اگر تمہارے بھائی مسلمان ہاتھ لگا کر تمہیں سیدھا کرنا چاہیں تو نرم رہا کرو اور درمیان میں جگہ نہ چھوڑا کرو کیونکہ شیطان حذف کی طرح یعنی بھیڑ کا چھوٹا بچہ بنکر تمہارے درمیان گھس آتا ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم صفیں سیدھی کیا کرو اور سب مونڈھے برابر کر لیا کرو اور جگہ جو (صف میں) رہ جائے اسے روک لیا کرو اور تمہارے بھائی (مسلمان اگر) ہاتھ لگا کر (تمہیں سیدھا کریں) تو نرم رہا کرو اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو کیونکہ جو آدمی صف کو اچھی طرح ملاتا ہے خدا اسے (اپنے فضل اور رحمت میں) ملاتا ہے اور جو جماعت کو توڑتا ہے خدا اسے (اپنے قرب سے) علیحدہ کر دیتا ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ اور نسائی نے یہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ جو صف کو ملائیگا آخر تک بیان کی ہے۔

(۱۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم امام کو بیچ میں کھڑا کرو اور (صف کے درمیان کے) شگاف بند کر لیا کرو۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ ہمیشہ اول صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ آخر میں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں پیچھے ڈال دیگا۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] یہ آپ کا معجزہ تھا کہ کسی طرح معلوم ہو جاتا تھا [illegible] صف [illegible] ٹیڑھی ہے [illegible]

[2] یعنی جو صف کو ملائیگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت و فضل [illegible] کریگا اور جو صف میں نقصان ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسے مقام قرب سے علیحدہ کریگا۔

(۱۰۳۲) حضرت وابصہ بن معبد کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اُسے نماز لوٹانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

باب (امام اور مقتدی کی کھڑے ہونیکی جگہ کا بیان)

پہلی فصل

(۱۰۳۳) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں (ایک روز) اپنی خالہ میمونہ کے مکان میں سو گیا تھا اور جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لئے) اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آنحضرتؐ نے اپنے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ کر اسی طرح پھیرا کہ مجھے اپنے پیچھے سے لاکر داہنی طرف کھڑا کر لیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۳۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز پڑھ رہے تھے) میں بھی آکر آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھرا کہ اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا پھر جبار بن صخرؓ آکر آپ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے آنحضرتؐ نے ہمارے دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں ایسا ہٹایا کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم اپنے مکان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۶) حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ مجھے اور میری والدہ یا خالہ کو (یہ شک راوی ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور مجھے آنحضرتؐ نے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا تھا اور عورت کو اپنے پیچھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

۱؎ یعنی پہلی صف میں جگہ خالی تھی اور اس نے چونکہ امر اولیٰ ترک کر کے اکیلے کھڑے ہو کے نماز پڑھی اسلئے آنحضرتؐ نے تنبیہ کے طور پر نماز لوٹانے کا ارشاد فرمایا ورنہ اکیلے نماز پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن مکروہ ہوتی ہے ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہونا چاہئے ۳؎ اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھتے ہوئے یک دو دفعہ ہاتھ سے حرکت کرنی نماز کو باطل نہیں کرتی ہے ۴؎ یتیم حضرت انسؓ کے بھائی کا نام اور ام سلیم انکی والدہ کا نام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صف عورتوں کی صف سے آگے ہونی چاہئے۔

(۱۰۴۷) حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رکوع میں تھے اور ابھی (یعنی ابوبکرہ) جماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا اور پھر آہستہ آہستہ چل کر جماعت میں مل گیا (میرا واقعہ) کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری [illegible] زیادہ کرے [illegible] ایسا نہ کرنا (یعنی جماعت سے) مل کر رکوع میں جانا چاہئے) یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۰۴۸) حضرت [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ [illegible] یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۹) [illegible] لوگوں کی امامت [illegible] چبوترے پر کھڑا ہوا نماز [illegible] حضرت حذیفہ آگے بڑھے اور میرے دونوں [illegible] نماز سے فارغ ہوا تو حذیفہ مجھے کہنے لگے کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کوئی شخص لوگوں کو امامت کرائے تو اسے چاہئے [illegible] کھڑا ہو [illegible] ایسے ہی اور فرمایا [illegible] میں نے کہا [illegible] نیچے [illegible]

یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۰) حضرت سہل [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز کا تھا انھوں نے [illegible] عورت کے غلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب وہ تیار کر لایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھ کر رکوع کیا تب ہی سب لوگوں نے بھی آپ [illegible] نیچے [illegible]

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ اکیلے نماز پڑھنے [illegible] آنحضرت [illegible] ارشاد [illegible]

۵۲ مدینہ منورہ سے دو کوس پر ایک [illegible] بہت [illegible]

اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام اپنے مقتدیوں کو کچھ تعلیم کرنا چاہے تو اُسے [illegible]

آپ رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پاؤں ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا منبر پر کھڑے ہوئے وہاں کچھ پڑھ کر پھر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پاؤں ہٹے اور زمین اتر کر سجدہ کیا۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور متفق علیہ میں بھی اسی طرح ہے اور آخر میں راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو یہ میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میرا اقتدار کرو اور ہماری نماز کے احکام سیکھ لو۔

(۱۰۴۱) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ[۵] میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حجرہ سے باہر آپ کا اقتدار کرتے تھے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۰۴۲) حضرت ابو مالک اشعریؓ لوگوں سے کہنے لگے اگر تم کہو تو میں تمسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کردوں (لوگوں نے کہا ہاں) یہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے (لوگوں کو) کھڑا کرکے (اول) مردوں کی صف باندھی اور ان کے پیچھے لڑکوں کی صف باندھکر انھیں نماز پڑھادی ابو مالک نے نماز کی (سب کیفیت) بیان کرکے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اسی طرح ہونی چاہئے راوی عبد الاعلیٰ کہتے ہیں میرے گمان میں آپ نے یہ فرمایا کہ میری امت کی (نماز اسی طرح ہونی چاہئے)۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۳) حضرت قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک روز مسجد میں میں اول صف میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی نے پیچھے سے آکے مجھے کھینچ لیا اور مجھے صف سے علیحدہ کرکے خود میری جگہ کھڑا ہو گیا اور قسم ہے اللہ کی کہ (غصہ کی وجہ سے) مجھے نماز کا بھی ہوش نہ تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو معلوم ہوا کہ وہ اُبی بن کعبؓ ہیں کہنے لگے اے جوان اللہ تجھے غمگین نہ کرے ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ ہم آپ کے قریب کھڑے ہوا کریں (اس لئے میں یہاں کھڑا ہوا تھا) پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے تین مرتبہ یہ کہا قسم ہے کعبہ کی کہ اہل عقد ہلاک ہو گئے اور اُن پر مجھے رنج نہیں بلکہ رنج ان پر ہے جنھوں نے انھیں گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد سے تمھاری کیا مراد ہے کہنے لگے اُمراء۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

[۵] یہ قصہ رمضان شریف کا ہے آنحضرتؐ نے اعتکاف کیلئے بوریہ کا حجرہ سا بنا لیا تھا اور اسمیں آپنے چند شب نماز تراویح پڑھی اور صحابہ حجرہ سے باہر آپ کا اقتدار کرتے تھے ۱۲۔

باب امامت کے (بیان میں)

پہلی فصل - (۱۰۴۴) حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگوں کو وہ شخص امامت کرائے جو قرآن شریف اچھا[۱] پڑھنے والا ہو اگر پڑھنے میں سب برابر ہوں تو جو احکام نماز کو زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہیں تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کوئی آدمی دوسرے کی حکومت میں جا کر امامت نہ کرائے اور نہ اُس کے مکان میں اُس کی بے اجازت اُس کی گدی پر بیٹھے - یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے - اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے اور نہ کوئی آدمی کسی کے مکان میں امام بنے -

(۱۰۴۵) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم تین آدمی ہو چاہئے کہ ایک امامت کرادے اور لائق امامت کے وہ ہے جو اچھا پڑھنے والا ہو - یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور مالک بن حویرثؓ کی حدیث (جو مصابیح میں یہاں مذکور تھی) ہم نے باب فضل اذان کے بعد ایک باب میں ذکر کردی ہے -

دوسری فصل - (۱۰۴۶) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چاہئے کہ جو تم میں بہتر ہو وہ اذان کہے اور جو اچھا پڑھنے والا ہو وہ امامت کرائے - یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے -

(۱۰۴۷) حضرت ابو عطیہ عقیلیؓ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں آکر حدیثیں بیان کرتے تھے ایک روز جو وہ آئے تو نماز کا وقت تھا ابو عطیہؓ کہتے ہیں ہم لوگوں نے اُن سے کہا آج تمہیں آگے ہو کر نماز پڑھا دو وہ بولے کہ تم اپنے ہی میں سے کسی کو آگے کر دو وہی نماز پڑھائیگا اور میں اپنے نماز نہ پڑھانے کی تمہیں حدیث سنادوں گا وہ یہ ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو آدمی کہیں لوگوں سے ملاقات کئے جائے تو اُسے چاہیئے کہ اُن

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ قاری تھے وہی مسائل سے بھی زیادہ واقف تھے کیونکہ وہ قرآن شریف مع احکام کے سیکھتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاری کو عالم پر مقدم کیا اور اب ہمارے زمانہ میں یہ نہیں ہے بلکہ اکثر قاری مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے اب قاری پر عالم کو مقدم کرتے ہیں ۱۲ طیبی -

امام[51] نہ بن جایا کرے بلکہ انھیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھا دے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔ مگر نسائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے الفاظ بیان کئے۔ (پہلا قصہ بیان نہیں کیا)

(۱۰۴۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو جو نابینا تھے لوگوں کا امام[52] بنا دیا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۹) حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے بھی[53] اوپر نہیں جاتی۔ ایک غلام بھاگا ہوا جب تک (اپنے مالک کے پاس) واپس نہ آجائے۔ (دوسرے) وہ عورت جو رات اس طرح گزار دے کہ اس کا خاوند[54] اس سے ناراض رہے (تیسرے) وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناخوش ہوں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۰۵۰) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے اور وہ اس سے کراہیت کرتے ہیں دوسرے وہ آدمی جو نماز میں پیچھے آئے اور پیچھے آنے کے معنی یہ ہیں کہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد آئے۔ اور تیسرے وہ کہ آزاد شدہ کو غلام سمجھ اور زبردستی کام لے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۱) حرؓ کی دختر سلامہ کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کی علامت یہ بھی ہے کہ لوگ مسجد والے (نماز پڑھانے سے) بچنے لگیں اور نماز پڑھانے والا انھیں کوئی نہ ملے۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[51] یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھ کے خود بخود امام بن جانے یہ درست نہیں ہاں اگر وہ اجازت دے دیں تو پھر کچھ حرج نہیں ۱۲ [52] اس سے معلوم ہوا کہ نابینا کی امامت بلاکراہت جائز ہے ۱۲ [53] یعنی درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی ۱۲
[54] یعنی اگر عورت بدخلق ہو اور اس کی تابعداری نہ کرے بلکہ اسے ناراض رکھے تو وہ گنہگار ہوگی اور اگر خاوند ہی بدخلق ہے تو پھر عورت گنہگار نہیں بلکہ مرد ہی گنہگار ہے۔ ایسے ہی امام اگر بدعتی وغیرہ ہو اور مقتدی اس سے ناراض ہیں تو امام گنہگار ہوگا اور اگر کسی غرض دنیوی کی وجہ سے عداوت رکھتے ہیں تو یہ مقتدی ہی گنہگار ہوں گے ۱۲

(۱۰۵۲) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں [illegible] ہر امیر کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا ضروری ہے خواہ [illegible] کے پیچھے نماز پڑھ لینا ضروری ہے خواہ [illegible] (ویسے ہی) ہر مسلمان پر [illegible] خواہ نیک ہو [illegible] کرتا ہو [illegible] ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۰۵۳) [illegible] بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ [illegible] کے کنارے رہتے تھے جو [illegible] گزرتے ہم ان سے پوچھتے کہ لوگوں کا [illegible] اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا [illegible] کیسا دین نکالا ہے (اور) کیا کہتا ہے [illegible] کہ مجھے اللہ نے پیغمبر بنایا ہے اور اس اس طرح مجھ پر وحی آتی ہے [illegible] ان کی یہ بات یاد کر لیتا تھا گویا میرے سینہ میں گڑ جاتی تھیں اور [illegible] ہونے کا انتظار کر رہے تھے کہتے تھے کہ انہیں ان کی قوم پر چھوڑ دو [illegible] پر اگر وہ غالب آگئے تو جاننا کہ یہ نبی سچے ہیں چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو ہر قسم کے لوگ مسلمان [illegible] نے بھی اپنی قوم سے پہلے ہی جا کر مسلمان ہو گئے جب یہ لوٹ کر آئے تو [illegible] سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے اتنی نمازیں ان اوقات [illegible] فرمایا ہے اور یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان [illegible] امامت کرا دے چنانچہ لوگوں نے دیکھا تو قرآن کا جاننے [illegible] پہلے ہی ادھر آنے والے قافلوں سے سیکھ [illegible] اس لئے مجھے اٹھا کر امام بنایا اور میں (اس وقت) چھ سات سال کا تھا میرے بدن پر فقط ایک ایسی چادر تھی جو سجدہ کرتے [illegible] سمٹ جاتی تھی۔ (ایک روز میں نماز پڑھا رہا تھا اور پیچھے سے میرا بدن کھل جاتا تھا) ایک عورت قوم کی دیکھ کر کہنے لگی کہ ہمارے سامنے سے ذرا اپنے امام کے چوتڑ تو [illegible] لوگوں نے [illegible] ایک کپڑا خرید کر مجھے کرتا بنوا دیا مجھے جیسی اس کرتے کی خوشی ہوئی تھی ایسی کبھی خوشی نہیں ہوئی۔ (یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں پہلے مہاجرین[1] آئے تو انہیں سالم

[1] یعنی جنہوں نے اول ہی ہجرت کی تھی کیونکہ یہی لوگ مہاجرین اولین [illegible]

ابو حذیفہ کے آزاد کئے ہوئے غلام نماز پڑھاتے تھے اور ان میں عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی ہوتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۵) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز ایک بالشت بھر بھی ان کے سر سے اونچی نہیں ہوتی [illegible] امام جس کے مقتدی اس سے کراہیت رکھیں۔ دوسرے وہ عورت جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو تیسرے وہ دو بھائی جو [illegible] نہ [illegible]۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب امام پر (نماز پڑھانے کے متعلق) کیا چیزیں ضروری ہیں

پہلی فصل (۱۰۵۶) حضرت انسؓ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ بچے کا رونا سنکر [illegible] نماز میں تخفیف کر دیتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۵۷) [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں جب نماز [illegible] بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں [illegible] رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو سخت رنج ہونے کا مجھے خیال ہوتا ہے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۸) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے چاہئے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور کمزور اور بوڑھے سب قسم کے آدمی ہوتے ہیں اور جب کوئی خود اکیلا پڑھے تو جیسے [illegible] پڑھا کرے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۵۹) [illegible] کہتے ہیں مجھ سے ابو مسعود نے یہ بیان کیا کہ [illegible] قسم ہے اللہ کی یا رسول [illegible] صبح کی نماز [illegible] سے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے ابو مسعود کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں

اُس دن جیسا غصّہ میں بھرے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا اور فرمانے لگے کہ تم میں بعضے لوگ نمازیوں کو بھگاتے ہیں (خبردار!) جو تم میں لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہئے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اُن میں کم طاقت بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں اور ضرورت والے بھی ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۶۱) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (میرے بعد میں) تمھیں امام[1] نماز پڑھائیں گے اگر وہ ٹھیک پڑھائیں گے تو تمھیں بھی ثواب ملیگا اور انکو بھی اور اگر بُرے طرح پڑھائیں تو تمھیں پھر بھی ثواب ملیگا اور انکو گناہ ہوگا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل (۱۰۶۲) حضرت عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت مجھے یہ کی تھی کہ جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ہلکی نماز پڑھایا کرنا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرو عثمان کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دل میں تو وسوسے آتے ہیں آپ نے فرمایا ورے آؤ (میں قریب ہوا تو) آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا پھر فرمایا پشت پھیرو چنانچہ میں نے پھیری آپ نے میری پشت پر مونڈھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھکر فرمایا جاؤ اپنے لوگوں کو نماز پڑھایا کرنا اور جو شخص کسی قوم کو نماز پڑھائے اُسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُن میں بوڑھے بھی ہیں بیمار بھی ہیں ناطاقت بھی ہیں اور ضرورت والے بھی ہیں ہاں جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

(۱۰۶۳) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہلکی نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے اور ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورہ صافات پڑھتے تھے[2]۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد بُرے حاکم ہوں گے اور وہی تمھیں نماز پڑھائینگے اور چونکہ وہ نماز کے احکام اور آداب کی پرواہ نہ کرینگے تو اس سے انھیں ہی نقصان ہوگا تمھیں کچھ ضرر نہ ہوگا کیونکہ تم اچھی طرح پڑھو گے اور نیت جماعت کی کروگے ۱۲ [2] چونکہ آنحضرتؐ کے پڑھنے میں نہایت عمدہ کیفیت ہوتی تھی بلکہ آپکو یہ مرتبہ حاصل تھا کہ بہت آیتیں جلد پڑھ لیں اور سننے والوں کو باوجود لمبی ہونے کے تخفیف معلوم ہوتی تھی اس لئے آپ ہمیشگی کرتے تھے ۱۲

باب مقتدی پر امام کی [illegible] [illegible] اور مسبوق کا کیا حکم ہے

پہلی فصل

(۱۰۶۳) [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] (سجدہ کے لئے) زمین پر اپنی پیشانی مبارک نہ [illegible] رکھ دیتے [illegible] [illegible] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۶۴) [illegible] حضرت [illegible] [illegible] نماز پڑھا رہے تھے۔ جب نماز پڑھا چکے [illegible] [illegible] سجدہ [illegible] کھڑے [illegible] [illegible] پیچھے [illegible]

(۱۰۶۵) حضرت ابوہریرہ [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے امام سے جلدی نہ کیا کرو جب وہ [illegible] [illegible] اور جب ولا الضالین کہے، تو تم آمین کہو اور جب [illegible] [illegible] سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو [illegible] [illegible]

(۱۰۶۶) [illegible] حضرت [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار [illegible] آپ [illegible] اور [illegible] [illegible] کوئی نماز بیٹھ کے پڑھائی [illegible] جب نماز پڑھا چکے، تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو [illegible] اور جب [illegible]

ماہ مسبوق اسے کہتے ہیں کہ اول رکعت سے امام کے [illegible] [illegible] رکعت چھوٹ جانے کے بعد جماعت میں [illegible] ۱۲ [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے بلکہ جب آپ سجدہ میں جا لیتے تب ہم جاتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی امام سے پہلے رکوع و سجدہ میں نہ جائے ورنہ امام سے مقدم ہو [illegible] نہیں ہوگی ۱۲۔

اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب بیٹھکر پڑھو حمیدی[51] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھکر پڑھائے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو آپ کی پہلی بیماری میں تھا اور (لیکن) اس کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی بیماری میں) بیٹھکر نماز پڑھائی تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے انھیں بیٹھنے کے لئے ارشاد نہیں فرمایا اور آپ کے اخیر ہی فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم بھی یہاں تک بخاری کے متفق ہیں کہ سب لوگ (بیٹھکر نماز پڑھا کریں) اور مسلم نے ایک روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ تم امام کا خلاف نہ کیا کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کیا کرو۔

(۱۰۶۷) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے تو (ایکروز) بلال آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے آپ نے فرمایا[52] ابوبکرؓ سے کہو تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ اُن دنوں ابوبکرؓ نماز پڑھاتے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی آپ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر سہارا لیکر (نماز کے لئے مسجد کو) گئے اور آپ کے دونوں پاؤں (بوجہ ناطاقتی کے) زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب آپ مسجد میں پہنچے تو ابوبکرؓ نے آپ کی آہٹ سنکر (نماز پڑھاتے ہوئے) پیچھے ہٹنا شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انھیں فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو چنانچہ ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھاتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے رہے (لیکن) ابوبکرؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کا اقتدا کرتے تھے[53]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ابوبکرؓ ہی لوگوں کو اللہ اکبر سناتے تھے۔

(۱۰۶۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص امام سے پہلے (رکوع سجدے سے) سر اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو

---

[51] یہ حمیدی مصنف ہیں جمع بین الصحیحین کے۔ امام بخاری کے استاد ہیں ۱۲ [52] اس سے معلوم ہوا کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں پر حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے لئے سب لوگوں میں سے انھیں کو پسند فرمایا ۱۲ [53] یعنی لوگ جس طرح حضرت ابوبکرؓ کو کرتے ہوئے دیکھتے تھے وہی کرتے تھے کیونکہ یہ کھڑے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یہ مطلب نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے کیونکہ مقتدیوں کو مقتدی کا اقتدا کرنا جائز نہیں ہے ۱۲

عمل کر گدھے کا سا سر کر دیگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۰۶۹) حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں شریک ہو اور امام کسی حالت میں ہو تو جو کچھ امام کر رہا ہو وہی وہ بھی کرنے لگے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۰۷۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم نماز میں شریک ہو اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جایا کرو اور اس سجدہ (میں مل جانے) کو رکعت شمار نہ کیا کرو (ہاں) جو رکوع میں ملا تو اس نے رکعت پالی۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۱) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص خالصاً للہ چالیس روز باجماعت اس طرح نماز پڑھ لی کہ تکبیر اولیٰ سے شریک ہوتا رہا تو اس کا دو چیزوں سے بری ہونا لکھ دیا جاتا ہے ایک دوزخ کی آگ سے اور ایک نفاق سے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص بہت اچھی طرح وضو کرکے (نماز کے لئے) گیا اور (مسجد میں) جا کر معلوم ہوا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے برابر ثواب دیدیتا ہے جس نے وہاں آکر نماز پڑھی تھی اور اس کے ثواب پہنچنے سے اور لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں آتی (بلکہ انھیں بھی پورے ہی ثواب ملیں گے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۳) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی (نماز پڑھنے کے لئے) آیا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا ہے جو اس (غریب) کو صدقہ دے (یعنی) اس کے ساتھ نماز پڑھ لے ایک شخص کھڑے ہوئے اور انھوں نے اسکے ساتھ نماز پڑھی۔

۵۱؎ یعنی خواہ رکوع میں ہو یا سجدے میں یا التحیات وغیرہ میں ۱۲ ۵۲؎ یعنی دے اس لئے فرمایا کہ دوسرے کے ساتھ نماز پڑھ لینے سے اس کا ثواب چھبیس درجہ بڑھ جائے گا اگر اکیلا پڑھتا تو فقط ایک ہی نماز کا ثواب ہوتا۔ مرقات اور اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو اچھی بات بتا دینے اور نیک عمل کے سبب ہو جانے سے صدقہ دینے کا ثواب مل جاتا ہے ۱۲۔

یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۰۷۴) حضرت عبداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ عرض کیا کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی کیفیت بیان کیجیے وہ فرمانے لگیں ہاں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوگئے تو (ایک دن) پوچھا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا (اچھا) میرے لئے ایک لگن میں پانی لاؤ ہم پانی لائے آپ نے غسل کرکے کھڑا ہونا چاہا لیکن غش[۱] آگیا پھر جب ہوش آیا فرمایا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ تو آپ کا انتظار دیکھ رہے ہیں فرمایا (اچھا پھر) میرے لئے ایک لگن میں پانی لاؤ (ہم لائے) آپ نے بیٹھکر اس میں غسل کیا اور پھر جب اٹھنا چاہا تو بیہوشی ہوگئی (خیر) پھر جب ہوش آیا پوچھا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ تو آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے ہیں فرمایا (اچھا پھر) ایک لگن میں پانی ڈالکر لاؤ (ہم لائے) آپ نے پھر بیٹھ کر غسل کیا اور جب اٹھنا چاہا تو بیہوشی ہوگئی پھر جب ہوش میں آئے فرمایا اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہمنے عرض کیا نہیں وہ سب آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نماز عشا کے لئے آپ کا انتظار کر رہے تھے آپ نے پھر (مجبورًا) کسی سے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ اس شخص نے آکر ابوبکرؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے تمھیں ارشاد فرمایا ہے (اور ابوبکر چونکہ) ایک آدمی نرم دل تھے کہنے لگے اے عمر تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ حضرت عمرؓ نے اُن سے کہا کہ نماز پڑھانے کے تمھیں لائق ہو (لہذا تم ہی پڑھاؤ چنانچہ) اُن دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے پھر (کئی دن بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں کچھ تخفیف دیکھی اور دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ایک ان میں عباس تھے سہارا لیکر ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے تشریف لیگئے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے ہٹنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے مت ہٹو اور آپ نے اُن آدمیوں سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کی

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کا بیہوش ہو جانا جائز ہے کیونکہ یہ بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے مگر جنون نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ نقصان ہے ۱۲ لمعات۔

(بائیں) جانب بٹھاؤ چنانچہ انھوں نے ابوبکر کی (بائیں) جانب آپ کو بٹھا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے عبید اللہ کہتے ہیں پھر میں نے عبد اللہ بن عباس کے پاس جا کر اُن سے کہا کیا وہ حدیث جو حضرت عائشہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی مجھ سے بیان کی ہے تمہارے روبرو نہ پڑھ دوں انھوں نے کہا ہاں پڑھو میں نے وہ حدیث اُن کے روبرو پڑھی۔ انھوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا فقط یہ کہنے لگے کہ تم سے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اُس دوسرے آدمی کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگے وہ دوسرے حضرت علی تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۷۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو رکعت مل گئی اُسے پوری نماز مل گئی اور جس سے الحمد پڑھنی رہ گئی اُس سے بہت بڑا ثواب جاتا رہا۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۶) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے (رکوع سے) سر اُٹھا لیتا ہے یا (سجدہ کے لئے) سر جھکا دیتا ہے تو اس کی پیشانی گویا شیطان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب اُس شخص کے (بیان میں) جو دو مرتبہ نماز پڑھے

پہلی فصل۔ (۱۰۷۷) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں آکر اُنھیں نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۷۸) حضرت جابرؓ ہی کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر اپنی قوم میں آتے اور عشا ہی کی انھیں بھی نماز پڑھا دیتے اور اُن کی وہ نفل ہوتی تھی۔

دوسری فصل۔ (۱۰۷۹) حضرت یزیدؓ بن اسود کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھا (ایک روز) مسجد خیف[۵۱] میں میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی

[۵۱] مسجد خیف منا میں ایک مشہور مسجد ہے اور خیف ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ سے نیچے اور پانی بہنے کی جگہ سے کچھ اونچی ہو ۱۲ مرقات

جب آپ نماز پڑھا چکے اور مونہ پھیر کر بیٹھے تو یکایک آپ نے دو آدمیوں کو پیچھے لوگوں کے بیٹھے ہوئے دیکھا جنھوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی فرمایا ان دونوں کو لے آؤ چنانچہ وہ دونوں لائے گئے اور اُن کے مونڈھے (آپ کی دہشت سے) تھرا رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تمھیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے منع کیا اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے مکان پر نماز پڑھ آئے تھے آپ نے فرمایا پھر ایسا نکرنا بلکہ جب تم اپنے مکان پر نماز پڑھ کر ایسی مسجد میں آؤ جس میں جماعت ہوتی ہو تو اُن کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہئے اور وہ نماز تمھاری نفل ہو جائیگی یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔

(۱۰۸۰) بُسر بن مِحجنؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کے لئے اذان ہوگئی اور آپ نماز کیلئے تشریف لیگئے جب نماز پڑھ کر واپس آئے تو یہ محجنؓ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے منع کر دیا ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو اُنھوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (مسلمان تو ہوں) لیکن میں نماز اپنے مکان پر پڑھ آیا تھا آپ نے اُن سے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھکر مسجد میں آؤ اور وہاں تکبیر ہوتی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینی چاہئے اگرچہ تم پڑھ ہی چکے ہو۔ یہ روایت امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۱) قبیلہ اسد بن خزیمہ کے ایک شخص سے روایت ہے اُنھوں نے ابو ایوب انصاری سے پوچھا تھا کہ اگر کوئی ہم میں سے اپنے مکان پر نماز پڑھکر پھر مسجد میں آئے اور وہاں جماعت ہوتی ہو تو کیا ہم اُن کے ساتھ بھی نماز پڑھیں اور مجھے اس میں کچھ شبہ ہے ابو ایوب بولے کہ اس کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے پوچھ لیا تھا آپ نے فرمایا تھا (کہ پڑھ لینی چاہئے کیونکہ) یہ اُسکے لئے ایک حصہ جماعت (کے ثواب) کا ہو جائے گا۔ یہ روایت امام مالک اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۲) حضرت یزید بن عامرؓ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس لئے میں جاکر بیٹھ گیا اور آپکے ساتھ جماعت میں شامل نہیں ہوا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو مجھے بیٹھے ہوئے دیکھکر فرمایا اے یزید کیا تو مسلمان نہیں ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں تو مسلمان ہوں آپنے فرمایا

پھر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس نے منع کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مکان پر نماز پڑھ آیا ہوں میرا یہ گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہوں گے آپ نے فرمایا کہ جب تو مسجد میں آکر لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پائے تو ان کے ساتھ شامل ہو جایا کر۔ اگر تو نماز پڑھ چکا ہے تو وہ نماز تیری نفل ہو جائے گی اور یہ فرض رہیگی۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۳) حضرت ابن عمرؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھکر پھر مسجد میں (ایسے وقت) پہنچ جاتا ہوں کہ لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھا کرتے ہیں کیا میں بھی ان کے ساتھ پڑھ لیا کروں انھوں نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا پھر میں فرض کس کو ٹھیراؤں۔ ابن عمر کہنے لگے کیا یہ تیرے اختیار میں ہے یہ تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے وہ جسے ہی چاہے کردے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۴) سلیمان حضرت میمونہؓ کے غلام کہتے ہیں کہ ہم بلاط[۵۱] میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس گئے اسوقت لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ بولے کہ میں نماز پڑھ چکا تھا اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگو ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھا کرو۔ یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۵) نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کہا کرتے تھے جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھ چکے اور پھر وہی نماز کہیں امام کو پڑھاتے ہوئے دیکھے تو انھیں دوبارہ نہ پڑھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب سنتوں[۵۲] اور اسکی فضیلتوں کے (بیان میں)

پہلی فصل۔ (۱۰۸۶) حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

---

[۵۱] بلاط مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد سے باہر بنوادی تھی تاکہ اگر کوئی بات چیت کرنی چاہے تو وہاں آکر کرے ۱۲

[۵۲] یعنی جو فرضوں کے ساتھ دن رات میں پڑھی جاتی ہیں ۱۲۔

جس شخص نے ایک دن میں بارہ[۵۱] رکعت (سنتیں) پڑھ لیں تو اس کے لئے ایک مکان بہشت میں
بنا دیا جاتا ہے (ترتیب ان کی یہ ہے کہ) چار ظہر کی نماز سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو بعد نماز
مغرب کے اور دو بعد نماز عشاء کے اور دو صبح کی نماز سے پہلے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور
مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ام حبیبہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے جو مسلمان بندہ کہ اللہ کے واسطے ہر روز میں سوائے نماز فرض کے بارہ رکعت
نفل پڑھ لیں تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ بہشت میں ایک گھر بنا دیتا ہے یا (فرمایا) اس کے لئے
بہشت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے۔

(۱۰۸۷) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر کی
نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد آپ کے مکان میں اور
دو رکعت عشاء کے بعد بھی آپ کے مکان میں پڑھی ہیں اور مجھ سے ام المؤمنین حضرت حفصہ بیان
کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت ہلکی سی دو رکعت پڑھا کرتے
تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۸۸) حضرت ابن عمرؓ ہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد (مسجد میں
کچھ) نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اپنے مکان پر آ کر دو رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ روایت
متفق علیہ ہے۔

(۱۰۸۹) عبد اللہ بن شقیقؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل نماز پڑھنے کو
حضرت عائشہؓ سے پوچھا انھوں نے فرمایا آپ ظہر کی نماز سے پہلے[۵۲] میرے مکان میں چار رکعت
پڑھ کر پھر لوگوں کو نماز پڑھانے کے واسطے چلے جاتے تھے اور بعد نماز کے آ کر دو رکعت پڑھ لیتے
تھے اور جب مغرب کی نماز پڑھا کے آتے تھے تو پھر دو رکعت پڑھ لیتے تھے اور جب لوگوں کو عشا
کی نماز پڑھا کے آتے تو پھر دو رکعت پڑھ لیتے اور تہجد کی نو رکعت پڑھتے تھے اور انھیں میں وتر
تھے اور رات کو کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو

---

۵۱ یہ سب مؤکدہ ہیں [illegible] بعض علماء نے [illegible]
۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا مستحب ہے ۱۲۔

کھڑے ہی رکوع و سجدہ میں چلے جاتے اور جب بیٹھکر پڑھتے تو بیٹھے ہی رکوع اور سجدہ کر لیتے اور جب صبح صادق ہو جاتی تو دو رکعت (سنت) پڑھ لیتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا کہ آپ (سنتیں پڑھکر) پھر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔

(۱۰۹۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفلوں کے پڑھنے میں کسی کی ایسی محافظت[1] اور مداومت نہیں کرتے تھے جیسی صبح کی دو سنت پڑھنے میں مداومت کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۹۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح کی دو سنتیں ساری دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر[2] ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۲) عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ فرمایا تم مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل پڑھ لیا کرو اور تیسری مرتبہ بوجہ مکروہ سمجھنے اس بات کے کہ لوگ انھیں سنت نہ بنا لیں یہ فرمایا کہ جو چاہے پڑھ لیا کرے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۹۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھنی چاہے تو چار رکعت پڑھا کرے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ اور مسلم کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو بعد میں چار رکعت (سنت) پڑھ لیا کرے۔

دوسری فصل

(۱۰۹۴) اُمّ حبیبہؓ کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت (سنت) پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۵) حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعت (مسنون) ہیں انکے درمیان سلام نہ پھیرنا چاہئے اور انکے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیے[3]

---

[1] یعنی سب سنتوں سے زیادہ انھیں موکدہ سمجھتے تھے اسی لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ انھیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے ۱۲ [2] یعنی اگر کوئی تمام دنیا کی چیزیں [illegible] صدقے [illegible] سے نیک کرے تب بھی یہ افضل رہیں گی ۱۲

[3] یعنی یہ جناب [illegible] قبول ہوتی ہیں احسان کی وجہ سے انوار الٰہی نازل ہوتے ہیں ۱۲

جاتے ہیں۔ یہ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۶) حضرت عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسوقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے میں (اسوقت یہ) پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک عمل اوپر جائیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۷) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر (بہت) مہربان ہوتا ہے جو عصر سے پہلے چار رکعت (نفل) پڑھے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۸) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت (نفل) پڑھتے تھے اور اُن کے درمیان مقرب فرشتوں اور اُن کے بعد[۵۱] میں جو مسلمان اور مومنین ہیں سب پر سلام بھیجتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۹) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۰) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے مغرب کی نماز پڑھکر چھ رکعت (نفل) اس طرح پڑھیں کہ اُنکے درمیان کوئی فحش گفتگو نہ کی تو اُن رکعتوں کا ثواب اسکیلئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیگا یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہم یہ حدیث سوائے سند عمر بن ابو خثعم کے نہیں پہچانتے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سا وہ کہتے تھے کہ یہ عمر بن ابو خثعم منکر حدیث ہے اور انہوں نے اسے بہت ضعیف کہا ہے۔

(۱۱۰۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے مغرب کی نماز پڑھ کر بیس[۵۲] رکعت (نفل) پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے بہشت میں ایک مکان بنائیگا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی عشا کی

سلہ[۵۱] یعنی موجود ہونے میں جو فرشتوں سے بعد میں ہیں کیونکہ فرشتے آدمیوں کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھے لہٰذا یہ وجود میں مقدم ہیں اور انسان مؤخر ۱۲ سلہ[۵۲] ان نوافل کو بعض علماء نے صلوٰۃ الاوابین کہا ہے ۱۲۔

نماز پڑھکر میرے پاس آتے تھے تو چار رکعت یا چھ رکعت ضرور ہی پڑھتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (تسبیح)[۵۱] ادبار النجوم سے (یہ مراد ہے کہ) فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور (تسبیح)[۵۲] ادبار السجود سے (یہ مراد ہے کہ) بعد مغرب کے دو رکعت پڑھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۱۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں (ثواب و فضیلت میں) تہجد کی (نماز کی) چار رکعتوں کے برابر ہوتی ہیں اور اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے [illegible] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت [illegible] یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ[۵۳] یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۰۵) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد میرے پاس ہوتے دو رکعت[۵۴] پڑھنی کبھی نہیں چھوڑیں یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے۔ فرماتی ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو وفات دی کہ آپ نے وصال حق تک کبھی یہ دونوں رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

(۱۱۰۶) مختار بن فلفل کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ بن مالک سے عصر کے بعد نفل پڑھنے کی بابت پوچھا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ تو عصر کے بعد نفل پڑھنے والے کے ہاتھوں پر مارتے تھے

---

۵۱ یعنی قرآن شریف میں سورۂ طور کی جو یہ آیت ہے "فسبحہ وادبار النجوم" تو اس تسبیح سے فجر کی دو سنتیں مراد ہیں کہ وہ ستاروں کے چھپنے کے وقت پڑھی جاتی ہیں ۱۲۔ ۵۲ یعنی قرآن شریف میں جو سورۂ ق کی یہ آیت ہے "ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود" تو اس میں سجود سے مراد مغرب کے تین رکعت فرض ہیں اور تسبیح سے وضوں کے بعد کی دو سنتیں ہیں ۱۲

۵۳ ترجمہ - تمام چیزوں کے سائے ذلیل ہو کر داہنی اور بائیں طرف سے اللہ کو سجدہ کرنے کے لئے جھکتے ہیں (یعنی اسکے حکم کے سب تابع ہیں ۱۲۔

۵۴ یہ دو رکعت پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور کسیکو ان کا پڑھنا جائز نہیں ۱۲ –

(اُن کا مقصود یہ تھا کہ کوئی نہ پڑھے) اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible] سورج چھپنے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لیا کرتے تھے [illegible] اُن سے [illegible] علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے [illegible] (انہیں [illegible]) [illegible] ارشاد فرماتے تھے اور نہ منع کرتے تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت [illegible]

[illegible] عقبہ [illegible] ابو تمیم الجیشانی کی [illegible] ابو تمیم مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت [illegible] پڑھتے ہیں عقبہ [illegible] علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم بھی پڑھا کرتے تھے میں نے پوچھا پھر اب [illegible] (دنیوی) [illegible] ہے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

([illegible]) [illegible] کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی جب فرض نماز سب پڑھ چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ بعد نماز کے نفلیں پڑھ رہے ہیں فرمایا یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے کے لائق ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ لوگ [illegible] سنتیں پڑھ رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نمازیں تمہیں گھروں میں پڑھنی چاہئیں۔

(۱۱۰) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت میں اس قدر لمبی قرأۃ پڑھتے تھے کہ لوگ مسجد والے سب چلے جاتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لہ یعنی فرض نمازوں کے علاوہ اور نوافل و سنت کا پڑھنا اپنے گھروں میں افضل ہے ۱۲۔

(۱۱۱۱) مکحولؓ سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو ارسال کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر گفتگو کرنے سے پہلے دو رکعت اور ایک روایت میں ہے چار رکعت پڑھ لے تو اس کی یہ نماز علییّن[۵۱] کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

(۱۱۱۲) حضرت حذیفہؓ سے (بھی) یہ روایت اسی طرح نقل ہے اور یہ زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مغرب کے بعد تم دو رکعت (سنت) جلدی پڑھ لیا[۵۲] کرو کیونکہ فرشتے ان دونوں رکعتوں کو فرضوں کے ساتھ آسمان پر لیجاتے ہیں۔ یہ دونوں روایتیں رزین نے نقل کی ہیں اور بیہقی نے ابو حذیفہ کی زیادتی اسی طرح شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۱۳) عمرو بن عطاء کہتے ہیں مجھے نافع بن جبیر نے سائب کے پاس وہ بات پوچھنے بھیجا جو حضرت امیر معاویہ نے انھیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھکر بتائی تھی (کہتے ہیں میں سائب کے پاس گیا اور ان سے پوچھا) وہ کہنے لگے ہاں میں نے معاویہ کے ساتھ مقصورہ[۵۳] میں جمعہ کی نماز پڑھی تھی اور جب امام سلام پھیر چکا تو میں اپنی ہی جگہ کھڑا ہو کر نماز (سنت) پڑھنے لگا جب معاویہ گھر چلے گئے تو مجھے بلا کر بھیجا کہ جو کچھ تم نے اب کیا تھا ایسا پھر نہ کرنا (یعنی) جب جمعہ (وغیرہ) کی نماز پڑھ چکو تو پھر اسی جگہ کھڑے ہو کر بغیر گفتگو کئے یا اس جگہ سے سرکے بغیر دوسری نماز اس کے ساتھ نہ ملانا کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہم کسی سے گفتگو کئے یا اس جگہ سے سرکے بغیر نمازوں کو نہ ملایا کریں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۴) عطاءؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب مکہ معظمہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد آگے بڑھ کے دو رکعت پڑھ لیتے پھر آگے بڑھکر چار رکعت پڑھ لیتے اور جب مدینہ[۵۴] منورہ میں ہوتے تو جمعہ کی

---

[۵۱] علییّن ساتویں آسمان پر ایک جگہ ہے جس میں مومنوں کی روحیں جاتی ہیں اور سب اعمال لکھے جاتے ہیں ۱۲ [۵۲] یعنی تاکہ فرشتے منتظر نہ رہیں ۱۲ [۵۳] مقصورہ مسجد میں بادشاہ کے نماز کے لئے ایک جگہ بنی ہوئی تھی ۱۲ [۵۴] حضرت ابن عمرؓ کا مکان مدینہ منورہ میں تھا اس لئے جب مدینہ میں ہوتے تو سنت کے موافق عمل کرنے کے لئے جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھ کر باقی سنتیں مکان پر پڑھا کرتے تھے اور مکہ معظمہ میں چونکہ اپنا مکان نہ تھا اس لئے جمعہ کی نماز پڑھکر وہیں آگے ہو کر سنتیں بھی پڑھ لیتے تھے ۱۲۔

نماز پڑھ کر مسجد میں کچھ نہ پڑھتے بلکہ اپنے مکان پر آکر دو رکعت پڑھ لیتے کسی نے اُن سے (اس کی بابت) پوچھا کہنے لگے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (بھی اسی طرح) کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں یہ ہے عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھ کر پھر چار رکعت پڑھتے۔

باب رات کو نماز پڑھنے کا (بیان)

پہلی فصل

(۱۱۱۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور (آخیر میں) ایک رکعت (ملاکر) وتر پڑھ لیتے تھے اور ان میں سجدہ اس قدر لمبا کرتے کہ آپ کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ سکتا تھا پھر جب مؤذن صبح کی نماز کے لئے اذان کہہ دیتا اور صبح صادق کا خوب چاندنا ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعت (صبح کی سنتیں) پڑھ لیتے پھر (رات کی تکان کی وجہ سے) داہنی کروٹ سے لیٹ جاتے اور جب مؤذن تکبیر کہنے کے لئے (بلانے) آتا تو آپ تشریف لیجاتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۱۶) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتیں پڑھکر اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں[۱] کرنے لگتے ورنہ خود بھی لیٹ جاتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۷) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتیں پڑھکر داہنی[۲] کروٹ سے لیٹ جاتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۱۱۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے اور انھیں میں وتر اور صبح کی دو سنتیں ہوتی تھیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۹) مسروقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو نماز

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ درمیان فرضوں اور سنتوں کے فرق کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بال بچوں کے ساتھ باتیں کرنی مستحب ہیں لیکن فرضوں اور سنتوں کے درمیان دنیا کی باتیں کرنی جائز نہیں بلکہ ذکر آخرت وغیرہ کا مستحب ہے [۲] کیونکہ داہنی کروٹ سے لیٹنے میں غفلت کم ہوتی ہے ۱۲۔

پڑھنے کی بابت پوچھا انھوں نے فرمایا کہ سوائے دو سنت فجر کے کبھی سات رکعت کبھی نو رکعت کبھی گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو اول ہلکی سی دو رکعت سے شروع فرماتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اول ہلکی سی دو رکعت[۵۱] نماز سے شروع کرے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے ہاں سو گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں کے ہاں تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خالہ میمونہ یعنی اپنی بی بی سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے بعد ازاں سو گئے جب تہائی یا آدھی رات رہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کوئی آیت ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب سورۃ کے ختم تک پڑھی پھر اٹھ کر مشک کی طرف گئے اور اس کو کھولکر ایک پیالہ میں پانی لیا اور اچھا سا وضو کیا یعنی زیادہ پانی نہیں بہایا (فقط اقتصار) خوب تر کر کے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھا اور وضو کر کے آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنی داہنی طرف کھینچ لیا اور نماز پڑھتے رہے جب تیرہ[۱۳] رکعت نماز کی پوری ہو گئیں تو آپ لیٹ گئے اور جب آپ سویا کرتے تھے تو خراٹے لیا کرتے تھے اس لئے سو کر خراٹے لینے لگے اتنے میں حضرت بلال نماز کے لئے بلانے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جاکر) نماز پڑھا دی اور وضو نہیں کیا[۵۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یہ پڑھتے تھے۔ اللھم اجعل[۵۳]

---

[۵۱] شاید یہ دونوں رکعتیں تحیۃ الوضو ہوتی ہونگی کیونکہ ان میں کثر احادیث سے تخفیف کرنا ثابت ہے۔ [۵۲] علماء کہتے ہیں کہ باوجود سو جانے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو اس لئے نہیں کیا کہ فقط سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ یہ گمان ہو جاتا ہے کہ شاید وضو ٹوٹ گیا ہو اس لئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ آپکا دل ہمیشہ بیدار رہتا تھا اسلئے آپکے سونے میں یہ گمان نہیں ہو سکتا غرضکہ یہ آپکی خصوصیت ہے ۱۲۔ [۵۳] ترجمہ اے اللہ میرے دل میں اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں اور میرے داہنے اور میرے بائیں اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور میرے آگے اور میرے پیچھے تمام میں روشنی دیدے ۱۲۔

في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا وامامي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا، اور بعض لوگوں نے ما زیادہ روایت کیا ہے۔ وفي لساني نورا اور عصبي ولحمي اور دمي اور شعري اور بشري کو بھی ذکر کیا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے (اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ بھی ہے واجعل في نفسي نورا و اعظم لي نورا۔ اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔ اللهم اعطني نورا۔

(۱۱۲۳) حضرت ابن عباس ہی روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو گیا تھا جب آپ بیدار ہوئے تو اٹھ کر مسواک کی اور وضو کرتے وقت یہ پڑھا ان في خلق السموات والارض سورة کے ختم تک پڑھا۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں دونوں میں قیام رکوع سجود بہت دراز کئے اور دو رکعتوں سے فارغ ہو کر آپ سو گئے [illegible] لگے پھر تین مرتبہ اسی طرح کیا چھ رکعت پڑھیں اور ہر مرتبہ وضو اور مسواک کرتے اور یہ آیتیں پڑھتے تھے پھر تین وتر پڑھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۴) حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ ایک رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھتا تھا آپ نے اول ہلکی سی دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت بہت ہی لمبی پڑھیں پھر دو رکعت ان سے کم لمبی پڑھیں پھر دو ان سے بھی کم پھر دو ان سے بھی کم پھر دو ان سے بھی کم بعد ازاں وتر پڑھے اور یہ کل تیرہ رکعت ہوئیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور زید کا یہ کہنا کہ پھر دو رکعت پہلی دو رکعتوں سے کم لمبی پڑھیں یہ صحیح مسلم میں اور حمیدی کی کتاب میں جسمیں انھوں نے فقط مسلم ہی کی حدیثیں نقل کی ہیں اور موطا امام مالک اور سنن ابوداؤد اور جامع الاصول سب میں اسی طرح چار مرتبہ منقول ہے۔

(۱۱۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (بڑھاپے کی وجہ سے) موٹے اور بھاری ہو گئے تو اکثر آپ کی (نفلی) نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

۵ ترجمہ میری زبان میں اور میرے پٹھے میں اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں روشنی دے ۱۲

(۱۱۲۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں وہ سورتیں جو آپس میں ہم شکل ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے اُنھیں میں پہچانتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) پھر عبداللہ بن مسعود نے اپنی ترتیب[۵۱] کے مطابق بیس سورتیں گن کے بتائیں جن کے آخر حم دخان اور عم یتساءلون تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۱۱۲۷) حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھ رہے ہیں اور تین مرتبہ یہ کہکر اللہ اکبر[۵۳] ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کی بعد ازاں جب رکوع کیا تو اسی قیام کے مناسب رکوع کیا اور رکوع میں یہ کہتے تھے سبحان ربی العظیم پھر رکوع سے اٹھ کر رکوع ہی کے مناسب قیام کیا اور یہ کہا لربی الحمد پھر سجدہ کیا اور سجدہ بھی آپ کے قیام ہی کے مناسب تھا اور سجدہ میں یہ کہتے تھے سبحان ربی الاعلی پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے ہی کے مناسب بیٹھے اور یہ کہتے تھے رب اغفرلی رب اغفرلی اور اسی طرح چار رکعت پڑھیں جن میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا انعام پڑھیں یہ شعبہ کو شک ہے (کہ حذیفہ نے انعام کہی تھی یا مائدہ) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے دس[۵۴] آیتیں پڑھ لیں تو وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو سو آیتیں پڑھ لے وہ عبادت[۵۵] گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو ہزار آیتیں کھڑا ہو کے پڑھ لے بڑے ثواب لینے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی قصر اور طول میں جو برابر ہیں ۱۲۔ [۵۲] حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترتیب قرآن اس ترتیب کے اکثر خلاف ہے اور اب تمام علماء کا اجماع ہے کہ اب کلام مجید سوائے اس ترتیب مروج کے اور ترتیب پر نہ پڑھا جائے ہاں بچوں کو ضرورت تعلیم کی وجہ سے آخر کی طرف سے بھی پڑھا دینا جائز ہے اور اگر نماز میں خلاف ترتیب پڑھے تو خیر اولے اور مکروہ ہے ۱۲۔ [۵۳] ترجمہ۔ اللہ بڑا ملک والا اور غلبہ اور بڑائی اور بزرگی والا ہے ۱۲۔

[۵۴] یعنی دس آیتیں ٹھیر ٹھیر کر اور سوچ سمجھ کر ۱۲۔ مرقات۔

[۵۵] یعنی جو ہمیشہ عبادت میں مصروف رہتے ہیں ۱۲ مرقات۔

(۱۱۲۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی[1] قرأت زور سے پڑھتے تھے اور کبھی آہستہ سے۔ یہ روایت ابوداؤد نے کی نقل ہو۔

(۱۱۲۹) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کی آواز اس قدر ہوتی تھی کہ اگر آپ حجرہ میں پڑھتے تو صحن میں آدمی سُن سکتا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہو۔

(۱۱۳۰) حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لیگئے اور وہ نماز میں پست آواز سے (کلام مجید) پڑھ رہے تھے پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لیگئے وہ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں جب یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (صبح کو) آئے تو آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ میں تمھارے پاس گیا تھا اور تم نماز پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ (کلام مجید) پڑھ رہے تھے ابوبکرؓ کہنے لگے یارسول اللہ میں جس[2] سے مناجات کر رہا تھا اُسے ہی سناتا تھا پھر آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میں تمھارے پاس بھی گیا تھا اور تم نماز پڑھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھتے تھے وہ کہنے لگے یارسول اللہ میں سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تم (اسکی نسبت ذرا) آواز سے پڑھا[3] کرو اور عمرؓ سے فرمایا کہ تم ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کی ہو۔

(۱۱۳۱) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صبح تک ایک آیت کو پڑھتے رہے اور وہ آیت یہ تھی[4] ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ یہ روایت نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی

---

[1] یعنی جیسا موقع دیکھتے ویسے ہی پڑھتے علماء نے لکھا ہے کہ اگر آپ تنہا ہوتے تو پکار کر پڑھتے اور اگر وہاں کوئی سوتا ہوتا تو آہستہ سے پڑھتے ۱۲ [2] یعنی اللہ تعالیٰ سب طرح سے سُن لیتا ہو اور میں اُسے ہی سناتا تھا ۱۲ [3] یعنی اوسط درجہ پڑھنا بہتر ہے ۱۲ [4] ترجمہ۔ اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں (تو دیکھتا ہی) اور اگر تو بخشدے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہی (تجھے کچھ مشکل نہیں) یہ آیت حضرت عیسٰے علیہ السلام قیامت کے روز جناب باری کے سامنے اپنی امت کے حق میں عرض کرینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کا حال اُن کے موافق دیکھکر یہ آیت پڑھتے رہے۔

صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو حجرات کی تکان کی وجہ سے ذرا) اپنی داہنی کروٹ سے لیٹ جایا کرے
یہ روایت ترمذی اور ابوداود نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۱۳۳) حضرت مسروقؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون سے عمل کو زیادہ پسند کرتے تھے فرمانے لگیں جو ہمیشہ کے کرنیکا ہو میں نے پوچھا ور رات کو (تہجد کے لئے) کس وقت اٹھتے تھے فرمانے لگیں کہ رات کو مرغ[۵۱] کی آواز سنکر اٹھ بیٹھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۳۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب ہم یہ چاہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہی ہوئے دیکھتے تھے اور جب یہ چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے[۵۲] ہوئے دیکھیں تو سوتے ہی ہوئے دیکھتے تھے۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۵) حمید بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کہتا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں نے قسم کھا کر (یہ دل میں) کہہ لیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آج برابر دیکھتا رہوں گا تاکہ یہ معلوم کروں کہ نماز (تہجد) کس طرح پڑھتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھکر جسے عتمہ کہتے ہیں آپ تھوڑی سی دیر لیٹ گئے (اور سو کر) پھر جاگے اور آسمان کے کناروں کو دیکھکر یہ آیت پڑھی۔ ربنا ما خلقت هذا باطلا اور انك لا تخلف الميعاد تک پڑھ کر اپنے بستر کیطرف آئے، واں سے مسواک نکالی پھر ایک چھاگل میں سے جسمیں آپ کے پاس پانی رکھا تھا ایک پیالہ میں پانی ڈالکر مسواک کرنے لگے (اور وضو کرکے) نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں یہ کہتا تھا جتنی دیر آپ سوئے تھے اتنی ہی دیر اب نماز پڑھی ہے بعد ازاں لیٹ کے میرے خیال میں جتنی دیر آپ نے اب نماز پڑھی تھی اتنی ہی دیر سوئے پھر جاگ کر اول دفعہ کی طرح کیا اور وہی آیت وغیرہ پڑھی غرضکہ صبح صادق کے ہونے سے پہلے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۱ ملک عرب کے مرغ اکثر آدھی رات سے بولتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آواز سے اٹھتے تھے ۱۲

۵۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد وغیرہ پڑھنے کا طریقہ اوسط درجہ کا تھا نہ بہت جلدی کرنے میں زیادتی کرتے تھے اور نہ کمی اور نہ ساری رات سوتے ہی تھے اور نہ ساری رات جاگتے ہی تھے بلکہ سوتے بھی تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے ۱۲ لمعات

تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہو۔

(۱۱۳۶) یعلی بن مملک رض روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اُمّ سلمہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (قرآن شریف کے) پڑھنے اور نماز پڑھنے کا حال پوچھا وہ فرمانے لگیں کہ تمھیں آپ کی نماز سے کیا لینا۵۱۔ آپ اول نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھنے لگتے جس قدر سوئے تھے۔ پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ اس میں صبح ہو جاتی (راوی کہتے ہیں) پھر اُم سلمہ آپ کے پڑھنے کی کیفیت بیان کرنے لگیں اس طرح پر کہ ایک ایک حرف کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتی تھیں۔ یہ روایت ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو کیا دعا پڑھتے تھے

پہلی فصل۔ (۱۱۳۷) حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے واسطے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھُمَّ۵۲ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ

---

۵۱ یعنی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے اور طیبی کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ نے حسرت اور افسوس کی وجہ سے یہ کہا ۱۲ لمعات۔ ۵۲ ترجمہ۔ اے اللہ سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو ان میں چیزیں ہیں سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے تعریفیں ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہیں سب کو روشن کرنیوالا ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور سب چیزوں کا بادشاہ ہے اور سب تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں تو ہی سچا تیرا وعدہ بھی سچا اور (ہمارا) تجھسے ملنا بھی برحق اور تیرا فرمان بھی سچا تیری جنت بھی برحق تیری دوزخ بھی برحق اور سب نبی بھی برحق اور محمد بھی برحق اور قیامت (کا آنا) بھی برحق اے اللہ میں تیرا تابعدار ہوں اور تیرے ہی اوپر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف لوٹوں گا اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی کو حاکم سمجھتا ہوں تو میری بخشش کر اور جو کچھ میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور جو ظاہر کیا یا پوشیدہ کیا یا اور جو کچھ تو میری خطائیں جانتا ہے سب کو معاف کر تو ہی (جسے چاہے) آگے کرنیوالا اور پیچھے کرنیوالا ہے تو ہی معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۱۲۔

والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقائک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ولا الٰہ غیرک۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۳۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھکر اول نماز پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اللھم رب جبرئیل ومیکائیل[۱] واسرافیل فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشآء الی صراط مستقیم۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۹) حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص رات کو جاگے تو یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر یہ کہے رب اغفرلی یا فرمایا کہ پھر دعا کرے قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھ لے تو نماز مقبول ہوگی یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۱۴۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو یہ پڑھتے۔ لا الٰہ الا انت[۲] سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسئلک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ اے اللہ اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے! اور اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اور اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی اپنے بندوں میں جسمیں وہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ کریگا اور حق کی بابت جو اختلاف کرتے ہیں تو اپنے حکم سے مجھے ہدایت دے کیونکہ جسے تو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے ۱۲ [۲] ترجمہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی تو پاک ہے اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں۔ میں تجھ ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے علم کو زیادہ کر اور ... میرا دل ٹیڑھا مکر تو خاص اپنی رحمت مجھے عطا کر تو بڑا بخشش کرنیوالا ہے ۱۲

(۱۱۴۱) حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو مسلمان باوضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا سو جائے اور جب رات کو آنکھ کھلے تو اللہ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴۲) شریق ہوزنی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جا کر پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر اول کیا چیز پڑھا کرتے تھے وہ فرمانے لگیں تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے کہ تجھ سے پہلے کبھی کسی نے مجھ سے یہ بات نہیں پوچھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھکر (اول) دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور دس ہی مرتبہ الحمد للہ اور دس ہی مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے اور دس ہی مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور دس ہی مرتبہ استغفار پڑھتے اور دس ہی مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے بعد ازاں یہ دعا بھی دس ہی مرتبہ پڑھتے[۱] اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ پھر نماز پڑھنی شروع کر دیتے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۱۴۳) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اللہ اکبر کہکے یہ پڑھتے[۲] سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر یہ پڑھتے[۳] اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ۔ یہ روایت ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد نے غیرک کہنے کے بعد یہ زیادہ کیا ہے کہ پھر تین مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ اور حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ پھر قرأۃ پڑھنے لگتے۔

(۱۱۴۴) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے قریب سوتا تھا اور جب آپ رات کو اٹھتے تو میں آپ کو تھوڑی دیر یہ کہتے ہوئے سنتا سبحان رب العلمین

---

[۱] ترجمہ اے اللہ میں دنیا اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیرے سے پناہ چاہتا ہوں ۱۲ [۲] ترجمہ اے اللہ تو پاک ہے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیرا نام بھی برکت والا ہے اور تیری بزرگی بھی بلند ہے اور کوئی معبود تیرے سوا نہیں ۱۲ [۳] ترجمہ میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ درگاہ اور اسکے وسوسوں اور تکبر میں ڈالنے اور بُرے اشعار سکھانے سے پناہ چاہتا ہوں ۱۲۔

پھر کہتے سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب رات کو (نماز کے لئے) اٹھنے کی ترغیب

پہلی فصل۔ (۵۱۱۴۳۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ[۵۱] یہ کہکر لگا دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سوتا رہ۔ پھر اگر وہ جاگ کر خدا کو یاد کر لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر (اٹھ کے) وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور یہ صبح کو شاداں اور خوشدل اٹھتا ہے اور اگر یہ امور نہ کئے تو کاہل پلید نفس اٹھتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۴۶) حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہو کر (اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ) آپ کے دونوں پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اس قدر کیوں محنت کرتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالٰی نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شاکر بندہ نہ ہو جاؤں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۴۷) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے اس کی بابت آپ سے کہا کہ صبح تک سوتا رہتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا آپ نے فرمایا کہ اس آدمی کے کان میں یا فرمایا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۴۸) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کے

---

۵۱ اس گرہ میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ حقیقتاً گرہ لگا دیتا ہے جیسے جادوگر وغیرہ لگا دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ گرہ سے مراد یہ ہے کہ سبب سستی اور کاہلی کا ہو جاتا ہے اور ذکر خیر سے روک دیتا ہے اس مشابہت سے اسے گرہ فرمایا واللہ اعلم ۱۲ ۵۲ یعنی جب اللہ تعالٰی نے میرے تمام گناہ بخش دیئے ہیں تو کیا میں عبادت کی مشقت اٹھا کر اس کا شکرگزار بندہ نہ ہوں۔ نہیں بلکہ میں اس کے شکر کی وجہ سے برابر عبادت گزار رہوں گا ۱۲۔

یہ کہتے ہوئے اٹھے سبحان اللہ آج کی رات کس قدر خزانے[1] نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے اترے ہیں اور اپنی بی بیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگا دے تاکہ یہ اٹھکر نمازیں پڑھنے لگیں کیونکہ دنیا میں اکثر عورتیں جو کپڑے (عمدہ) پہنے[2] (اور آرام کرنے والی ہیں) قیامت کے دن ننگی اٹھیں گی (لہذا انھیں چاہئے کہ اللہ کی عبادت کریں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴۹) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر رات کو جس وقت تہائی رات رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار[3] برکت و عزت والا اس آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں قبول کرلوں کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دیدوں کوئی ہے جو اپنے گناہوں کو بخشوائے اور میں بخشدوں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ پھر صبح صادق کے ہونے تک دونوں ہاتھ پھیلائے یہ کہتا رہتا ہے کوئی ہے جو ایسے کو قرض دے کہ نہ فقیر ہے اور نہ ظالم ہے۔

(۱۱۵۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جو مسلمان اس میں اللہ تعالے سے دنیا یا آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالے اسے ضرور ہی دیدیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے (کسی رات کی خصوصیت نہیں) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۱) حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالے کو سب نمازوں سے زیادہ پسند حضرت داؤدؑ کی نماز ہے اور سب روزوں سے بھی زیادہ پسند

---

[1] یعنی جو خزانے اور مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مقدر میں تھے اور بعد میں انھیں ملیں گے ان کا اترنا آپ کو اس رات میں معلوم ہوا ایسے جو فتنے اور تکلیفیں انھیں بعد میں پہنچی تھیں وہ بھی آپکو اس وقت معلوم ہوئیں اور ملا علی قاری نے مرقات میں یہ بھی لکھا ہے کہ خزانوں سے مراد رحمت الٰہی ہے اور فتنوں سے مراد عذاب الٰہی ہے [2] یعنی جو دیکھنے میں عمدہ خوبصورت باریک معلوم ہوتے ہیں جیسے جالی وغیرہ جن کا شروع سے عورتوں کو پہننا جائز نہیں ہے ایسے کپڑوں والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی لہذا انھیں چاہئے کہ عبادت کرکے اپنی خطائیں معاف کرائیں ۱۲ [3] یعنی اسکی رحمت خاص اس آسمان پر نازل ہوتی ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا متشابہات میں سے ہے واللہ اعلم بالمراد ۱۲۔

حضرت داؤدؑ ہی کا روزہ ہے (اُن کا یہ حال تھا کہ) آدھی رات سونے کے بعد تہائی رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے اور روزہ ایک دن رکھتے تھے ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۵۲) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں سو کر آخر رات میں شب بیداری کرتے تھے بعد ازاں اگر آپ کو اپنی بی بیوں سے (صحبت وغیرہ کی) ضرورت ہوتی وہ ضرورت پوری کرکے پھر سو جاتے اور اذان کے وقت اگر جنبی ہوتے تو فوراً بدن پر پانی بہا لیتے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۱۵۳) حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم رات کو اٹھکر ضرور نماز پڑھا کرو کیونکہ یہ طریقہ تم سے پہلے[۱] نیک لوگوں کا ہے اور یہی تمھارے لئے پروردگار کی نزدیکی کا سبب ہو جائے گا پچھلے گناہوں کو دور کرکے اور گناہ کرنے سے آڑ ہو جائے گا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۴) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ تین آدمیوں کو دیکھکر خوشی کے مارے ہنستا ہے اول اس آدمی سے جو رات کو اٹھکر نماز پڑھتا ہے دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں (لڑائی کے لئے) صف باندھتے ہیں۔ یہ روایت شرح السنۃ میں نقل کی ہے۔

(۱۱۵۵) حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بندہ اپنے پروردگار سے زیادہ قریب اور آخر رات میں ہوتا ہے اگر تو بھی اس وقت اللہ کے ذکر کرنیوالوں میں ہو سکتا ہے تو ضرور ہو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کی وجہ سے غریب ہے۔

(۱۱۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ

---

[۱] آنحضرت صلعم کے اس فرمانے میں اپنی امت کو تنبیہ کرتا ہو کہ تمہیں یہ نماز ضرور ہی پڑھنی چاہئے کیونکہ تم پہلی تمام امتوں سے بہتر ہو اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے وہ صالحین کاملین میں سے نہیں ۱۲ مرقات۔

اُس آدمی پر رحمت بھیجتا ہے جو رات کو اُٹھکر خود بھی نماز پڑھتا ہے اور اپنی بی بی کو بھی جگا دیتا ہے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ (اُٹھنے سے) انکار کرے تو اُس کے مونہ پر پانی چھڑک دیتا ہے[۵۱] اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحمت بھیجتا ہے جو رات کو اُٹھکر خود بھی نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ (اُٹھنے سے) انکار کرے تو یہ اُس کے مونہ پر پانی چھڑک دے یہ روایت ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۷) حضرت ابو اُمامہ کہتے ہیں کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اللہ کے ہاں) زیادہ سنائی کونسے وقت کی دعا کی ہوتی ہے آپ نے فرمایا آخر شب اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۸) حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے باہر کی چیزیں اندر سے دکھائی دیتی ہیں اور اندر کی چیزیں باہر سے (یعنی نہایت ہی صاف شیشہ کی مانند بنے ہوئے ہیں) اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے واسطے تیار کئے ہیں جو نرم کلامی کرتے ہیں اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے[۵۲] روزے رکھتے ہیں اور رات کو ایسے وقت نماز پڑھتے ہیں کہ اور لوگ سوتے رہتے ہیں۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح حضرت علی سے نقل کی ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں (نرم کلامی کے عوض یہ ذکر ہے) جو شخص اچھی طرح گفتگو کرے (اُس کے لئے [illegible] بالاخانے ہیں

تیسری فصل۔

(۱۱۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے اے عبداللہ تو فلاں آدمی کی طرح نہ [illegible] وہ پہلے رات کو (تہجد کی) نماز پڑھا کرتا تھا اور پھر چھوڑ دی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۶۰) حضرت عثمان بن ابو العاص کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو رات کو ایک وقت یہ کہکر جگایا کرتے تھے کہ اے

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل اور بھلائی کرنے کے لئے میاں بیوی کو جبر کرنا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے ۱۲

۵۲ علماء نے لکھا ہے کہ پے در پے روزے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے برابر رکھتا ہے چنانچہ بعض اکثر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

آل داؤد اُٹھو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت اللہ بزرگ و برتر سوائے جادوگر یا (ظالم[۵۱]) محصول لینے والے کے سب کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرض نمازوں کے علاوہ سب نمازوں سے افضل نماز تہجد کے وقت کی ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۲) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ فلاں آدمی رات کو پڑھتا رہتا ہے اور صبح ہوتے ہی چوری کرنے لگتا ہے آپ نے فرمایا یہ جو تو نماز کو کہہ رہا ہے اُسے روک دے[۵۲] گی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۶۳) حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بی بی کو جگا کر دونوں نماز پڑھیں یا یہ فرمایا کہ دونوں اٹھے ہوکر دو رکعت پڑھیں تو یہ دونوں ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھدیئے جاتے ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۴) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے شریف لوگ ہیں جو قرآن کو یاد کرنے والے اور اسپر عمل کرنے والے اور رات کو اُٹھنے والے ہیں یہ [illegible] شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۶۵) حضرت [illegible] سے والد حضرت عمرؓ بن خطاب رات کو جسقدر اللہ کو منظور ہوتا نماز پڑھتے رہتے تھے جب وقت آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگا کر یہ کہتے کہ نماز پڑھو اور پھر اُن کے سامنے یہ آیت پڑھتے۔ وأمر اهلك بالصلوٰة واصطبر عليها

۵۱ یعنی [illegible] پہنچتا ہے اسی لئے عارفین لوگ یہ فرماتے ہیں کہ پوری عبودیت یعنی اللہ کا بندہ ہوجانا یہ ہے کہ امر الٰہی کی تعظیم کرے اور مخلوق خدا پر شفقت و مہربانی رکھے ۱۲ ۵۲ یعنی اسکے پڑھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق دیگا اور نماز کی برکت جب اسکے دل میں پہنچ جائیگی تو وہ رک جائیگا ۱۲ ۵۳ یعنی جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما ۱۲۔

لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی (ترجمہ) تو اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کر اور خود (بھی اسکی مشقتوں پر) صبر کر ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم ہی تجھ کو رزق دیتے ہیں اور آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب اعمال میں میانہ روی اختیار کرنیکا (بیان)

پہلی فصل۔ (۱۱۶۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ اس مہینے میں بالکل روزے نہیں رکھیں گے اور جس مہینے میں روزے رکھنے لگتے تھے (تو برابر رکھے ہی جاتے تھے) یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ اب روزے چھوڑیں گے نہیں اور جب[1] آپکو کوئی رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا تو نماز پڑھتے ہی ہوئے دیکھ لیتا تھا اور جب آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا تو سوتے ہی ہوئے دیکھ لیتا تھا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (بندوں کے عملوں میں سے) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندہ وہ عمل ہے جسے ہمیشہ کرتے رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۶۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ سے) فرماتے تھے تم اسی قدر عمل کیا کرو جتنی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (تم پر) تنگی نہیں کرتا جب تک کہ تم خود اپنے اوپر تنگی نہ کرنے لگو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۶۹) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہیں چاہئے کہ تم خوشدلی سے نماز پڑھا کرو اور جب طبیعت سست ہو جائے تو بیٹھ جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اُسے چاہئے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند بھر جائے کیونکہ جب کوئی

---

[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے بھی تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات سوتے تھے اور نہ تمام رات نماز ہی پڑھتے تھے غرضکہ آنحضرتؐ کا عمل سب امور میں اوسط درجہ تھا نہ زیادہ تھا اور نہ کم

تم میں سے نماز پڑھتا ہوا سو جائیگا تو اُسے کچھ خبر نہیں رہے گی شاید کہ وہ استغفار پڑھنی چاہے اور اپنے آپ کو بُرا کہنے لگے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۷۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دین (پر عمل کرنا بہت) آسان ہے اور جو لوگ (اپنی طرف سے باتیں بڑھاکر) دین میں سختی کرتے ہیں[۱] تو دین انہیں پر مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا تم میانہ روی اختیار کرنا[۱] اور اپنی طاقت کے قریب عمل کرنا اور (جنت و سلامتی کے ساتھ) خوش رہنا اور صبح و شام بلکہ کچھ رات[۲] میں بھی (اللہ تعالیٰ سے) مدد چاہتے رہنا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۲) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنا وظیفہ یا کوئی اور شے (جو وہ رات کو پڑھتا تھا) پڑھے بغیر سو گیا اور بعد ازاں نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے لئے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اُس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۳) حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مجھ سے) فرماتے تھے کہ تو کھڑا ہو کر نماز پڑھا کر اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ[۳] پر لیٹ کر (پڑھ لیا کر) یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۴) حضرت عمران بن حصینؓ ہی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کی بابت پوچھا تھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے آپ نے فرمایا اگر کھڑا ہو کر پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے اور جو بیٹھکر پڑھے گا تو اُسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملے گا اور اگر لیٹ کر پڑھے گا تو اُسے بیٹھنے والے سے بھی نصف ثواب ملیگا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۱۷۵) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص

---

[۱] یعنی جیسے پہلی امتوں میں راہب بن جاتے تھے اور امور دنیات سے بالکل علیحدہ ہو جاتے تھے تم ایسا نہ کرنا کیونکہ پھر ایسا نبھنا مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا تم امور دین میں میانہ روی اختیار کرنا ۱۲ [۲] یعنی تہجد کی نماز پڑھ کر اپنے لئے دعا کرتے رہنا کہ خداوند کریم ان دین پر قائم رکھے ۱۲ [۳] یعنی کروٹ سے لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اگر قبلہ کی طرف منہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو اور نہ کوئی دوسرا شخص ملے جو قبلہ کی طرف منہ کر دے تو پھر جس طرف چاہے منہ کر کے پڑھ لے نماز ادا ہو جائے گی ۱۲

باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹتا ہے اور نیند کے آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے اور رات کو جب کروٹ لیتا ہے تو اللہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دیں دیتا ہے۔ یہ روایت نووی نے کتاب الاذکار میں ابن السنی کی روایت سے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۶) حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہمارا پروردگار دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک تو وہ آدمی جو [illegible] اپنی محبوب بی بی [illegible] سے نماز کے لئے اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ فرماتا ہے میرے بندے [illegible] پاس کی چیزوں (یعنی جنت وغیرہ) کے شوق سے اور میرے ہی خوف کی وجہ سے [illegible] اور محبوبہ بی بی کے پاس سے اٹھ کر نماز [illegible] آپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاگ نکلا [illegible] کا نوبت [illegible] تو لوٹ کر اس قدر لڑا [illegible] فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو [illegible] میرے دشمنوں سے اس قدر لڑا کر) اپنی جان بھی دیدی [illegible] سنہ میں نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں مجھ سے کسی نے یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں نصف نماز کا ثواب ہوتا ہے کہتے ہیں میں (یہ سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتے ہوئے پایا میں آپ کے سر مبارک[۵۲] پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا آپ نے پوچھا اے عبداللہ بن عمرو کیوں تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے ایک شخص نے یہ بیان کیا تھا کہ آپ نے فرمایا تھے جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اسے نصف نماز کا ثواب ہوتا ہے [illegible] آپ اب خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں (نصف نماز ہی کا ثواب ہوتا ہے) لیکن میں تم جیسا تو نہیں ہوں (مجھے پوری ہی

ساھ۵ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر عمل کرے کہ مجھے ثواب ہوگا اور جنت ملے گی تو اس کا یہ خیال اخلاص اور کمال کے منافی نہیں اگرچہ عمدہ اور افضل یہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کے خیال سے عمل کرے ۱۲۔ ساھ۵۲ اہل عرب کی یہ عادت ہے کہ جو کسی سے کوئی تعجب کی بات دیکھتے [illegible] پر ہاتھ رکھا کرتے ہیں اور چونکہ عبداللہ بن عمرو کو آنحضرتؐ سے انتہا درجہ کی محبت اور بے تکلفی تھی اسلئے انکا یہ فعل [illegible] ہو سکتا ۱۲۔

نماز کا ثواب ہوتا ہے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۸) سالم بن ابی الجعدؓ کہتے ہیں کہ قوم خزاعہ کا ایک آدمی کہنے لگا کاشکے میں نماز پڑھنے میں آرام (و لذت) حاصل کرتا (اس کے اس کہنے کو) لوگوں نے برا سمجھا وہ بولا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال نماز کے لئے تکبیر کہو تاکہ ہم (لذت و) آرام حاصل کریں۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

باب نماز وتر کا (۱۰)

پہلی فصل - (۱۱۷۹) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رات کو نماز کی دو دو رکعت (پڑھنی چاہئیں) اور (اخیر میں) جب کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے تاکہ اسکی پہلی پڑھی ہوئی نماز وتر ہو جائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۰) حضرت ابن عمرؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آخر رات ایک رکعت وتر پڑھنی کافی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کے وقت) تیرہ رکعت پڑھتے تھے جن میں پانچ وتر ہوتے تھے اور ان میں سوائے آخر رکعت کے کسی میں نہیں بیٹھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۲) سعد بن ہشام کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ اے ام المومنین مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بتایئے وہ فرمانے لگیں کیا تو قرآن شریف نہیں پڑھتا میں نے کہا ہاں کیوں نہیں فرمایا بس تو آپ کی عادت قرآن ہی [1] (سمجھ یعنی بالکل قرآن شریف کے مطابق تھی) پھر میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر بتایئے فرمانے لگیں کہ ہم آپ کے (وضو کرنے کے) لئے مسواک اور پانی رکھدیتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھانا چاہتا تھا [2] اٹھتے تھے اور مسواک اور وضو کر کے نو رکعت پڑھتے تھے اور سوائے آٹھویں

---

[1] یعنی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آپکی بابت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "انک لعلیٰ خلق عظیم" ترجمہ۔ کہ اے محمد تو ایک بڑی (عمدہ) عادت پر ہے ۱۲ [2] یعنی جب اللہ کو منظور ہوتا تھا تو آپ کی آنکھ کھل جاتی تھی ۱۲۔

رکعت کے اور کسی میں نہیں بیٹھتے تھے (آٹھویں رکعت میں بیٹھکر) اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اُس سے دعاء کرتے اور بغیر سلام پھیرے اُٹھکر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے (یعنی التحیات پڑھتے) بعد ازاں آپ سلام پھیرتے کہ ہمیں بھی سُنا دیتے پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہی ہوئے دو رکعت پڑھ لیتے۔ اے میرے بچہ یہ کل رکعت گیارہ ہوئیں اور جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور (بڑھاپے کی وجہ سے بدن پر) گوشت بڑھ گیا تو آپ سات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعت پہلے ہی جیسے پڑھتے رہے اے میرے بچہ یہ کل نو رکعت ہوئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ہمیشہ پڑھی جائیں اور جب آپ کو نیند زیادہ آجاتی یا کوئی رات کے کھڑے ہونے میں تکلیف ہوتی تو آپ (رات کو نہ پڑھتے بلکہ) دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے اور مجھے یاد نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی سارا کلام مجید پڑھا ہو اور نہ ساری رات صبح تک کبھی نماز پڑھی اور نہ سوائے رمضان کے کبھی سارے مہینے روزے رکھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم رات کو اپنی ساری نماز سے پیچھے وتر پڑھا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۴) حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ صبح (ہونے سے پہلے) جلدی[۱] وتر پڑھ لیا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۵) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسے پچھلی رات کو آنکھ کے نہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو اُسے چاہئے کہ اول ہی رات میں وتر پڑھ لیا کرے اور اگر پچھلی رات میں اُٹھنے کا شوق ہو تو وتر اُسی وقت پڑھا کرے کیونکہ پچھلی رات فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اس لئے) اسوقت نماز پڑھنا افضل ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنی التحیات پڑھتے ۱۲ [۲] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر تہجد کی نماز پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ جیسے ... زیادہ ہے میں یہ یقیناً آپکی نماز تہجد ہوتی تھی ۱۲ [۳] یعنی جسے اخیر رات میں اپنے اٹھنے پر پورا بھروسہ نہ ہو اسے چاہئے کہ عشاء ہی کے وقت سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرے تاکہ یہ قضا نہ ہو جائیں اور اگر تہجد کے وقت اٹھنے کا پورا بھروسہ ہو تو اس وقت ان کا پڑھنا عمدہ اور افضل ہے چنانچہ اور روایات سے معلوم ہوگا ۱۲

(۱۱۸۶) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر جزو میں وتر پڑھے ہیں (یعنی کبھی اول رات میں اور کبھی درمیان رات کے اور کبھی پچھلی رات) اور اخیر عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری کے وقت ہوتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۷) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے مکرم دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو یہ کہ میں ہر مہینے میں تین دن[لہ] روزے رکھ لیا کروں۔ دوسرے یہ کہ چاشت کے وقت دو رکعت پڑھ لیا کروں۔ تیسرے یہ کہ اپنے سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل - (۱۱۸۸) غضیف بن حارثؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ بتلائیے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت اول رات میں کر لیتے تھے یا کہ پچھلی رات میں۔ فرمانے لگیں کبھی اول رات میں کر لیتے اور کبھی پچھلی رات میں کرتے تھے میں نے کہا اللہ اکبر[سہ] الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ (ترجمہ) سب تعریفیں اسی اللہ کے واسطے ہیں جس نے دین میں وسعت دی۔ کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا کہ آپ وتر اول ہی رات میں پڑھتے تھے یا پچھلی رات میں فرمایا کبھی اول رات میں پڑھ لیتے تھے اور کبھی پچھلی رات میں بھی۔ میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ قرأت پکار کر پڑھتے تھے یا چپکے سے فرمایا کبھی پکار کے اور کبھی چپکے سے بھی پڑھتے تھے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے اخیری فقرہ نقل کیا ہے (یعنی آپ کے پڑھنے کا حال)

(۱۱۸۹) عبداللہ بن ابو قیسؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر[سہ] کی کے رکعتیں پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ کبھی چار[عہ] اور تین پڑھتے تھے کبھی چھ اور تین کبھی آٹھ اور تین کبھی دس اور تین غرضکہ سات سے کم نہیں پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہیں۔

لہ یعنی جنھیں ایام بیض کہتے ہیں وہ یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں ان تینوں راتوں میں چاند کی روشنی سب راتوں سے زیادہ معلوم ہوتی ہے ۱۲ سہ یعنی بار بار اللہ اکبر تعجب اور خوشی کی وجہ سے کہتے تھے ۱۲ سہ وتر عرب میں طاق عدد کو کہتے ہیں ۱۲ عہ یعنی چار رکعت تہجد کی اور تین وتر یا کبھی چھ رکعت تہجد کی اور تین وتر اور چونکہ سب کے آخر میں وتر پڑھنے سے طاق عدد ہو جاتا ہے اس لئے ساری نماز تہجد کو بھی وتر کہہ دیتے ہیں ۱۲۔

پڑھتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۰) حضرت ابوایوب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وتر پڑھنے ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ پانچ پڑھنے چاہے پانچ پڑھے اور جو تین پڑھنے چاہے تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے ایک پڑھے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۱) حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے[۵۱] اور وتر ہی کو پسند کرتا ہو لہٰذا تم اے قرآن پڑھنے والے (مسلمانو) وتر پڑھا کرو۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۲) حضرت خارجہ بن حذافہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تم پر ایک نماز اور زیادہ کردی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں[۵۲] سے بھی بہتر ہے اور وہ نمازِ وتر ہے۔ اللہ نے تم پر نماز عشا اور صبح صادق کے درمیان لازم کی ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۳) حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص سو جائے اور وتر نہ پڑھ سکے تو اسے چاہئے کہ انہیں صبح کے وقت پڑھ لے۔ یہ روایت ترمذی نے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۱۱۹۴) عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کون کونسی سورت پڑھتے تھے وہ فرمانے لگیں کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یاایھا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے عبدالرحمٰن بن ابزی سے نقل کی ہے اور امام احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس سے اور امام احمد اور دارمی نے معوذتین کو ذکر نہیں کیا۔

---

[۵۱] یعنی اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے کوئی اس کے برابر نہیں ۱۲ [۵۲] عرب میں سرخ اونٹوں سے زیادہ کسی مال کو ایسا عمدہ اور بہتر نہیں سمجھتے اس لئے آنحضرت نے انہیں وتر پڑھنے کی رغبت دلانے کے لئے یہ فرمایا یعنی یہ نماز سب مال سے بہتر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر پڑھنے ضروری ہیں ۱۲۔

(۱۱۹۵) حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چند کلمے سکھلائے تاکہ میں وتروں کی دعا قنوت میں پڑھا کروں (وہ یہ ہیں) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۶) حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وتروں میں سلام پھیرتے تو یہ کہتے سبحان الملک القدوس۔ یہ روایت ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ اس کلمہ کو تین مرتبہ ذرا آواز سے کہتے تھے اور نسائی نے ایک روایت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نقل کی ہے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (وتروں میں) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری مرتبہ ذرا آواز بلند کرتے۔

(۱۱۹۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللّٰھم[۵۲] انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك۔ یہ روایت ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۱۹۸) حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے کہا کہ تم امیر المومنین حضرت معاویہ کی

سلہ[۵۱] ترجمہ۔ یا الٰہی مجھے ہدایت کر تو ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے تو آرام دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے آرام دیا ہے اور کارساز ہو میرا ان لوگوں کے ساتھ جن کی تو نے کارسازی کی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت دے اور بچا لے تو مجھے اس برائی سے جو تو نے میرے مقدر میں لکھی ہے اس لئے کہ تو ہی حکم (ہر چیز پر) کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا تو ہمارا پروردگار برکت و عزت والا ہے ۱۲ سلہ[۵۲] یا الٰہی میں بوسیلہ تیری رضامندی کے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور بوسیلہ تیرے معاف کر دینے کے تیرے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات (بابرکت) کے وسیلے سے تیرے (عذاب وغیرہ) سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور مجھ سے تیری تعریف نہیں ہو سکتی تو ویسا ہی ہے جیسا تو خود اپنی تعریف کرے ۱۲۔

بابت کیا کہتے ہو کہ وہ وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ فقیہ آدمی ہیں اچھا کرتے ہیں (جو کچھ کرتے ہیں) اور ایک روایت میں یہ ہے ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اُن کے پاس ہی ابن عباسؓ کے غلام کھڑے تھے اُنھوں نے آکر ابن عباس سے ان کا قصہ سنایا ابن عباسؓ کہنے لگے چھوڑو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۹) حضرت بریدہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے[۱]

(۱۲۰۰) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص بغیر وتر پڑھے سو جائے یا بھول جائے تو اُسے چاہئے کہ جب جاگے اور یاد آئے اسوقت اُنھیں پڑھ لے۔ یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۱) حضرت امام مالکؒ کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے وتروں کی بابت پوچھا کہ واجب ہیں (یا نہیں) ابن عمرؓ کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں پھر یہ شخص بار بار پوچھتا تھا (کہ واجب بھی ہیں یا نہیں) ابن عمرؓ یہی کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں۔ یہ روایت امام مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے۔

(۱۲۰۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے جن میں نو سورتیں مفصل کی (یعنی) ہر رکعت میں تین تین سورتیں[۲] اور آخر میں قل ہو اللہ احد ہوتی تھی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۳) نافعؒ کہتے ہیں جب حضرت ابن عمرؓ کے ہمراہ مکہ معظمہ میں تھا اور (اس روز) ابر ہو رہا تھا

---

[۱] ان دونوں روایتوں سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وتر پڑھنے واجب ہیں ۱۲ [۲] بعضی روایتوں میں انکی تفصیل اس طرح مذکور ہے کہ پہلی میں الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض۔ اور دوسری رکعت میں والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا۔ اور تیسری رکعت میں قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ ۱۲۔

ابن عمر کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے) صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انھوں نے (صرف) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی پھر جب ابر کھل گیا اور انھیں معلوم ہوا کہ ابھی رات باقی ہے تو انھوں نے ایک اور رکعت پڑھ کر (پہلی ایک رکعت کے ساتھ ملا دی اور بعد ازاں دو دو رکعت پڑھتے رہے اور جب پھر صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو پھر ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۲۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی تہجد میں) بیٹھکر نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہی ہوئے پڑھتے پڑھتے جب آپ کو تیس چالیس آیتوں کی مقدار پڑھنا رہتا تھا تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے تھے اور رکوع سجدے کرکے دوسری رکعت میں اسی طرح[سلہ] کرتے تھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۰۵) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ دو رکعت ہلکی سی اور بیٹھکر پڑھتے تھے۔

(۲۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے بعد ازاں دو رکعت کی نیت باندھ کر بیٹھے ہی بیٹھے اُن میں قرآن پڑھتے رہتے تھے اور جب رکوع کرنا چاہتے تھے تو کھڑے ہو کر رکوع کر لیتے تھے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۰۷) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ رات کو جاگنا (تہجد کی نماز پڑھنے کے واسطے) بہت مشکل ہے لہذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ چکے تو چاہئے کہ دو رکعت (نفل) پڑھ لیا کرے کیونکہ اگر رات کو یہ اٹھ بیٹھا تو بہتر ہے ورنہ یہی دو رکعت اس کے لئے کافی ہو جائیں[سلہ] گی۔ یہ روایت ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۰۸) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر

سلہ یعنی دوسری رکعت میں بھی اول بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کے پڑھنے لگتے اور بعد ازاں رکوع و سجدہ میں جاتے۔ اس طرح نماز پڑھنی علماء نے جائز رکھی ہے ۱۲

سلہ یعنی انھیں پڑھ لینے سے رات کے پڑھنے کا ثواب اسے مل جائے گا ۱۲ مرقات

دو رکعت پڑھتے تھے ایک رکعت میں اذا زلزلت اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھتے تھے۔ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب (دعاء) قنوت پڑھنے کے بیان میں

پہلی فصل

(۱۲۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بد دعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرنی چاہتے تو اخیر رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہکر یہ دعا پکار کر پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ (ترجمہ) یا الٰہی تو ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (کفار کے پنجہ سے) چھڑا۔ یا الٰہی قبیلۂ مضر پر اپنا سخت غضب بھیج اور ان پر قحط سالی مانند حضرت یوسفؑ کے (عہد کی قحط سالی) ڈال۔ اور بعض نمازوں میں عرب کے چند قبیلوں پر بد دعا کرنے کے لئے یوں کہتے اللّٰھم العن فلاناً وفلاناً (ترجمہ) یا الٰہی فلاں فلاں آدمیوں پر لعنت بھیج۔ پھر اللہ نے یہ آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ آخر تک نازل فرما دی (اور آپ اسی کی وجہ سے بد دعا کرنے سے رک گئے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۱۱) عاصم احولؒ کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ بن مالک سے نماز میں دعاء قنوت پڑھنے کی بابت پوچھا کہ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے یا بعد میں وہ فرمانے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء قنوت بعد رکوع کے تو فقط ایک مہینے پڑھی تھی (اور وہ بھی) اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو جنہیں قراء (قاری) کہتے تھے کہیں (دعوت اسلام کے لئے) بھیجا

ف یہ تینوں مسلمان صحابی آنحضرتؐ کے کفار مکہ نے قید کر لئے تھے اور سخت تکلیف دیتے تھے اسلئے آنحضرتؐ نے انکے لئے دعا کی تھی۔ ف رسول اکرم صلعم کی اس بد دعا سے مکہ والوں پر سات برس ایسا قحط رہا کہ مردوں کی ہڈیاں تک کھانے لگے تھے ۱۲ ف مضر ایک قبیلہ کا نام ہے یہ قبیلہ کفار کا بڑا ظالم تھا مسلمانوں کو سخت تکلیف دیتا تھا ۱۲ ف یعنی ستر قاری یہ لوگ اصحاب صفہ میں تھے جو محض تعلیم دین کیلئے آنحضرتؐ کی خدمت میں رہتے تھے اور علم قرآن وغیرہ سے واقف ہو گئے تھے اسی لئے انہیں آنحضرتؐ نے ایک قوم کی طرف بھیجا تھا تاکہ نجد والوں کو دعوت اسلامی کر کے انہیں احکام دین سکھلائیں چنانچہ اس ارادہ سے یہ روانہ ہوئے اور جب بئر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل اور قبیلہ رعل و ذکوان اور عصیہ نے انہیں شہید کر دیا انہیں قاتلوں کیلئے آنحضرتؐ نے بد دعا کی ہے اور یہ واقعہ ۴ھ میں ہوا ہے ۱۲

بھیجا تھا (وہاں کے) لوگوں نے انھیں شہید کر دیا اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مارنے والے لوگوں پر ایک مہینے تک بعد رکوع کے دعاء قنوت پڑھکر بد دعا کی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل ۔ (۱۲۱۲) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے ظہر عصر مغرب عشاء فجر سب نمازوں کی آخر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد ایک مہینے تک بنی سلیم کے ان چند قبیلوں (یعنی) رعل اور ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کی اور پیچھے سب لوگ آمین کہتے تھے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعاء قنوت پڑھکر پھر چھوڑ دی۔ یہ روایت ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۴) ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ابا جی تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے یہیں کوفہ میں قریب پانچ سال کے نماز پڑھی ہے کیا یہ لوگ دعاء قنوت پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا اے میرے بچہ یہ تو بدعت ہے۔ یہ روایت ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ **تیسری فصل**

(۱۲۱۵) حسنؒ (بصری) کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے لوگوں کو جمع کرکے اُبی بن کعب کو ان کا امام بنایا[ملہ] اور اُبی بن کعب نے انھیں بیس رات تک نماز پڑھائی اور دعاء قنوت سوائے پچھلے پندرہ دنوں کے اور دنوں میں نہیں پڑھی اور جب آخر کے دس روز رہ گئے تو اُبی مسجد میں نہ آتے بلکہ مکان ہی میں نماز پڑھنے لگے اس لئے لوگ کہا کرتے تھے کہ اُبی بن کعب بھاگ گئے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ اور انسؓ بن مالک سے کسی نے دعاء قنوت کی بابت پوچھا (کہ رکوع کے بعد چاہئے یا پہلے) کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کے پڑھی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کبھی رکوع سے پہلے اور کبھی رکوع کے بعد پڑھی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

ملہ یہ اُبی بن کعب بڑے قاری بلکہ سید القراء ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں انھوں نے سارا قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اس لئے انھیں امام مقرر کیا ۱۲۔

باب ماہ رمضان میں عبادت کرنے (یعنی تراویح وغیرہ پڑھنے) کا (بیان)

پہلی فصل۔ (۱۲۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بوریہ کا مسجد میں بنا کر اس میں چند رات نماز پڑھی اور لوگ بھی جمع ہو کر (آپ کے پیچھے پڑھتے رہے) بعد ازاں ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی اس لئے لوگوں کا یہ گمان ہوا کہ شاید آپ سو گئے ہیں چنانچہ بعض نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ (جاگ کر) تشریف لے آویں (مگر آنحضرت تشریف نہ لائے) پھر (صبح کو) آپ نے یہ فرمایا میں تمہاری رات کی باتیں برابر دیکھتا رہا لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اگر فرض ہو جائے تو تم شاید نہ پڑھ سکو لہٰذا تم اپنے مکانوں میں پڑھ لیا کرو کیونکہ سوائے فرضوں کے مرد کی نماز وہی بہتر ہے جسے اپنے مکان میں پڑھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں عبادت کرنیکی بہت ترغیب دیتے تھے مگر اس کو واجب نہیں فرماتے تھے بلکہ یہ فرماتے کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر عبادت کرے تو اس کے پہلے گناہ سب بخشے جاتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور یہ عبادت (یعنی تراویح) ایسی ہی بے اہتمام رہی بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی حال رہا بعد ازاں شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں بھی یہی کیفیت رہی (پھر اس کا اہتمام کیا گیا)۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھ چکے تو اُسے چاہئے کہ کچھ نماز گھر میں بھی جا کر پڑھ لیا کرے کیونکہ گھر میں نماز پڑھنے سے

لہ یہ حجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے لئے بنایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بوریہ وغیرہ کا حجرہ بنا لینا جائز ہے لیکن یہ شرط ہے کہ وہاں تنگی نہ ہو جائے بلکہ ایسی جگہ بنانا چاہئے جسکی کسی وقت بھی ضرورت نہ پڑتی ہو اور اگر مسجد میں تنگی ہونے لگے تو جائز نہیں ہے ۱۲ سلہ مکان میں نماز پڑھنے سے چونکہ ریاء کا شبہہ نہیں ہوتا اور فرضوں میں چونکہ اعلان کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے بھی دیکھکر پڑھنے لگیں اس لئے ان کا مسجد ہی میں پڑھ لینا ضروری ہے ۱۲۔

سلہ یعنی اخیر خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی نے اس کا اہتمام کیا ۱۲۔

اللہ تعالیٰ برکت[ملہ] دیتا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۲۱۹) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم (رمضان شریف میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے آپ نے سارے مہینے میں ہمیں کوئی (اور علیحدہ) نماز نہیں پڑھائی جب ماہ مبارک کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں تہائی رات نماز (یعنی تراویح) پڑھائی پھر اس سے دوسرے روز نہیں پڑھائی اور جب پانچ دن باقی رہ گئے تو نصف رات تک ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش کہ اس نماز کو تو اور زیادہ رات تک پڑھایا کرتے آپ نے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنے گھر جاتا ہے تو اسے ساری رات ہی نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے خیر جب چوتھی رات (یعنی چھبیسویں تاریخ) ہوئی (تو ہم انتظام نماز پڑھانے کا دیکھتے رہے) آپ نے تہائی رات باقی رہنے تک نماز نہ پڑھائی اور جب تین دن (باقی) رہ گئے (یعنی ستائیسویں شب ہوئی) تو آپ نے اپنے گھر والوں اور اپنی عورتوں اور سب آدمیوں کو جمع کر کے نماز پڑھانی شروع کی (اور اس قدر رات تک پڑھاتے رہے) ہمیں اندیشہ تھا کہ شاید ہمیں فلاح ہی نہ ملے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا فلاح کیا ہے کہنے لگے سحری کھانا اور پھر باقی مہینے میں ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ یہ روایت ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح نقل کی ہے مگر ترمذی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ پھر ہمیں باقی مہینے[ملہ] میں نماز نہیں پڑھائی۔

(۱۲۲۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ اپنی باری میں) رات کو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ دیکھا میں جو (آپ کی تلاش میں) نکلی یکایک کیا دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع[ملہ] میں ہیں (مجھے دیکھ کر) فرمانے لگے کیا تجھے اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اللہ کا رسول تجھ پر ظلم[ملہ] کرینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو یہی گمان ہوا تھا کہ شاید آپ اپنی اور کسی بی بی کے پاس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا (یہ بات نہیں بلکہ میں اس لئے چلا آیا تھا کہ) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں

ملہ یعنی گھر [illegible] پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق اور عمر اور رزق میں برکت دیتا ہے ۱۲ ملہ باقی مہینے میں تراویح نہ پڑھانے کا سبب اور حدیثوں میں مذکور ہے آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے ۱۲ ملہ بقیع مدینہ منورہ میں ایک قبرستان کا نام ہے اسی کو جنت البقیع بھی کہتے ہیں ۱۲ ملہ یعنی رسول تیری باری کی رات میں اپنی کسی اور بی بی کے پاس چلے جائیں ایسا نہیں ہو سکتا ۱۲۔

اس آسمان دنیا پر آتا ہے اور جسکے قبیلۂ کلب[1] کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہ ہوتے ہیں انھیں بخشدیتا ہے۔ یہ روایت ترمذی نے اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور رزین نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ جو لوگ دوزخ کے مستحق ہیں (اُن کے اس قدر گناہ (بخشدیتا ہے) و ترمذی کہتے ہیں میں نے محمد یعنی امام بخاری سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

(۱۲۲۱) حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا سوائے فرضوں کے میری اس مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے[2]۔ یہ روایت ابو داؤد نے اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۲۲) حضرت عبدالرحمنؓ بن عبد القاری کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد جا رہا تھا وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی نماز پڑھ رہے ہیں اور چند آدمیوں کو ایک شخص جماعت سے پڑھا رہا ہے (یہ حال دیکھکر) حضرت عمرؓ فرمانے لگے میں ان سب لوگوں کو اگر ایک ہی پڑھنے والے کے پیچھے جمع کر دوں تو واقعی بہتر ہو (چنانچہ) پھر اسی ارادہ سے سب کو حضرت اُبی بن کعب کے پیچھے کیا (وہی سب کو نماز پڑھانے تھے) کہتے ہیں پھر جو میں ایک رات کو حضرت عمرؓ کے ساتھ گیا تو سب لوگ (ان کے حکم کے مطابق) اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور چونکہ وہ اول ہی رات میں نماز پڑھ رہے تھے اس لئے حضرت عمرؓ فرمانے لگے یہ کیا اچھی بدعت[3] ہے اور جس وقت یہ لوگ سوتے رہتے ہیں اسوقت یہ نماز پڑھنی اس (وقت کی) نماز سے بہتر ہے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۳) سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعب اور تمیم[4] داری کو یہ حکم دیا کہ یہ دونوں رمضان شریف میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھایا کریں (سائب کہتے ہیں) اور

---

[1] عرب میں اس قبیلہ بنو کلب کے ہاں سب سے زیادہ بکریاں تھیں کسی کی برابر اسوقت کوئی نہ تھا اس لئے آنحضرتؐ نے بالغہ کے لئے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ بندوں کو بخشدیتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے باوجودیکہ مسجد نبوی میں ایک نماز کے پڑھنے سے ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے لیکن بایں ہمہ نفلوں کا پڑھنا اپنے مکان ہی میں افضل ہے ۱۲ [3] یعنی یہ تقرر جماعت اچھی بدعت ہے اور یہاں بدعت کے معنے لغوی ہیں یعنی نئی بات ہے لیکن ناجائز نہیں ہے ۱۲ [4] یعنی کبھی یہ امام ہوں کبھی وہ اور باری باری سے نماز پڑھایا کریں ۱۲ -

امام اُن دنوں میں سو دو سو آیتوں کی سورت پڑھتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ لاٹھیوں[1] پر سہارا دیکر کھڑے ہوتے تھے اور صبح صادق کے قریب ہی نماز سے فارغ ہوتے تھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۳) اعرج تابعی سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نے رمضان شریف (کے وتروں) میں لوگوں کو کفار پر لعنت بھیجتے ہوئے دیکھتے تھے اور (اس زمانہ میں) امام سورہ بقرہ کو آٹھ رکعت میں پڑھتا تھا اور اگر کبھی بارہ میں پڑھ لیتا تھا تو لوگوں کو بہت ہلکی نماز معلوم ہوتی تھی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے

(۱۲۲۴) حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کہتے ہیں میں نے ابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم رمضان شریف میں جب نماز (تراویح) سے فارغ ہوتے تھے تو بوجہ اندیشہ سحری کے وقت جاتے رہنے کے خادموں سے جلدی کھانا منگوایا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ صبح صادق ہو جانے کے اندیشہ سے جلدی کھانا منگوایا کرتے تھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا تو جانتی ہے کہ اس رات یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے۔ کہتی ہیں (میں نے پوچھا) کیا ہوتا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا تمام اولاد آدم جو اس سال میں پیدا ہونے والی ہے سب لکھدی[2] جاتی ہے اور جتنے اون کی اولاد میں کے اس سال میں مرنے والے ہیں وہ بھی لکھدیئے جاتے ہیں اور اسی رات میں نیک اعمال (آسمان کو) اٹھائے جاتے ہیں اور رزق سب کے اتار دیئے جاتے ہیں۔ کہتی ہیں (میں نے کہا) یارسول اللہ پھر سب آدمی اللہ ہی کی رحمت سے جنت میں جائینگے آپ نے تین مرتبہ فرمایا (ہاں) سب اللہ ہی کی رحمت سے جنت میں جائیں گے میں نے کہا اور نہ آپ، یارسول اللہ (بغیر رحمت الٰہی کے جاسکیں گے) آپ نے اپنے سر پر[3] ہاتھ رکھکر تین مرتبہ فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ رحمت الٰہی (کا پلہ) مجھے ڈھک لے۔ یہ روایت بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۲۲۶) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتے تھے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نفلوں میں لاٹھیوں پر سہارا دیکر کھڑے ہونا اور پڑھنا جائز ہے ۱۲ [2] یعنی لوح محفوظ کے علاوہ پھر لکھدی جاتی ہے کیونکہ لوح محفوظ میں اول ہی لکھا گیا ہے ۱۲ [3] عرب میں تعجب کے وقت سر پر ہاتھ رکھتے ہیں ۱۲

کہ نصف شعبان کی رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور سوائے مشرک کے یا
کینہ رکھنے والے کے اپنی تمام مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور
امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ ہے کہ دو آدمیوں
کی (یعنی) مشرک اور کینہ رکھنے والے کی[1] (اپنے بھائی سے) مغفرت نہیں کرتا۔

(۱۲۲۸) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نصف شعبان کی
رات ہو تو تم رات کو نماز پڑھا کرو اور دن میں روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں
سورج کے چھپتے ہی آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور فجر کے ہونے تک یہ فرماتا ہے کہ کوئی ہے گناہ
بخشوانے والا میں اس کے گناہ بخشدوں کوئی ہے رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں کوئی
بیمار[2] ہے پکارنے والا کہ میں اسے تندرستی دوں کوئی ایسا اور ایسا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ
نے نقل کی ہے۔

باب نماز چاشت کے (بیان میں)

پہلی فصل۔ (۱۲۲۹) حضرت ام ہانی[3] فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز ہمارے
گھر تشریف لائے اور نہا دھو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی تو میں نے آپ کو ایسی ہلکی نماز پڑھتے ہوئے
کبھی نہیں دیکھا تھا ہاں رکوع سجدہ پورے کرتے تھے اور ایک دوسری روایت میں فرماتی ہیں
کہ یہ چاشت کے وقت کا قصہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۳۰) حضرت معاذہؓ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز چاشت کے وقت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے وہ بولیں کہ چار رکعت اور جو کبھی اللہ کو منظور ہوتا
زیادہ بھی کر دیتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۱) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح تمہارے ہر جوڑ پر

---

[1] یعنی اگر کوئی کسی کو قتل کر ڈالے تو اس کی بھی مغفرت نہیں ہوتی کیونکہ یہ حق العباد ہے بغیر بندوں کے معاف کئے
معاف نہیں ہوتا ۱۲ [2] یعنی ہر ضرورت اور ہر تکلیف کا نام لیکر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پکارتا ہے ۱۲ [3] ام ہانی بہن
ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اور ان کا نام فاختہ ہے ۱۲۔

صدقہ[1] لازم ہوتا ہے اور سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا اور اچھی بات کسیکو بتا دینی اور بری بات سے روکدینا یہ سب صدقہ ہے اور ان سب کے عوض چاشت کیوقت دو رکعت پڑھنی کافی ہوجاتی ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۲) حضرت زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو چاشت[2] کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھکر یہ کہا کہ اسوقت نماز پڑھنے سے ایک اور وقت نماز پڑھنی افضل ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والی لوگوں کی نماز اسوقت (عمدہ) ہوتی ہے کہ جب (گرمی کی وجہ سے) اونٹوں کے بچوں کے پاؤں تپنے لگیں[3]۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

۱/۱۲۳۳ حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابوذرؓ دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بزرگ و برتر سے نقل کرتے تھے کہ وہ فرماتا ہے اے اولاد آدم تم میرے لئے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لیا کرو میں تمھارے سارے دن کی حاجتیں پوری کروں گا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور امام احمد نے ان سب سے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۴) حضرت بریدہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (صحابہ سے) فرماتے تھے انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم[4] ہے صحابہ کہنے لگے یا نبی اللہ اسقدر صدقہ کرنیکی کس میں طاقت ہے آپ نے فرمایا کہ مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے کھرچکر پھینکدینا اور راستہ میں سے کوئی شے (تکلیف دینے والی) علیحدہ کر دینا (یہ سب صدقہ ہی ہیں) اور اگر کچھ بھی نہ ملے تو چاشت کے وقت دو رکعت پڑھ لینی کافی ہوسکتی ہیں یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی ہر جوڑ جو صحیح و سالم قابل کاروبار ہیں اُن پر شکرانہ کے لئے صدقہ لازم ہے اور اِن سبحان اللہ وغیرہ کے پڑھنے سے وہ شکرانہ ادا ہوجاتا ہے ۱۲ [2] یہ لوگ بہت تھوڑے دن چڑھے نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ مرقات [3] یہ وقت قریب ڈیڑھ پہر دن چڑھے ہوتا ہے اور وجہ افضلیت کی یہ ہے کہ یہ وقت سستی کا ہوتا ہے لہذا اسوقت نماز پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے ۱۲ [4] لازم سے مراد وجوب شرعی نہیں جس کا تارک گنہگار ہوتا ہے بلکہ مراد تاکید ہے ۱۲۔

(۱۲۳۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے بہشت میں ایک سونے کا محل بنا دیتا ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہم بجز اسی سند کے اور کسی سند سے اسے نہیں جانتے۔

(۱۲۳۶) حضرت معاذ بن انسؓ جہنی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھا رہے اور بجز بھلی بات کے اور کچھ نہ بولے یہاں تک کہ چاشت کے وقت دو رکعتیں[۱] پڑھ لے تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگوں سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۳۷) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چاشت کے وقت دو رکعت ہمیشہ پڑھتا رہا تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر کیوں نہ ہوں۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ چاشت کے وقت آٹھ رکعت پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگر میرے[۲] والدین بھی زندہ ہو کر آویں تو اُن کے (ملنے کے لئے بھی) میں انہیں نہیں چھوڑوں گی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۹) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب چاشت کی نماز پڑھنے لگتے تھے تو ہم یہ سمجھا کرتے تھے کہ اب آپ چھوڑیں گے نہیں اور جب چھوڑ دیتے تو ہم یہ سمجھتے کہ اب پڑھیں گے نہیں (یعنی کبھی ہمیشہ پڑھتے رہتے تھے اور کبھی چھوڑے ہی رکھتے تھے)۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۰) مورقؒ عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو

---

[۱] شیخ شہاب الدین سہروردی نے لکھا ہے کہ جس عمل کی جزا میں فی الحال ہی نورانیت باطن حاصل ہو وہی ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر وہیں بیٹھا رہے اور چاشت کی نماز پڑھ کر اُٹھے دنیا ہی میں اُسے یہ اجر عظیم ملجائیگا ۱۲ [۲] حضرت عائشہؓ کا مطلب اس طرح فرمانے سے اوروں کو اس نماز کے پڑھنے کا شوق و رغبت دلانا ہے ۱۲۔

(یا نہیں) کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا اور حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ بھی نہیں میں نے پوچھا اور حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے وہ بھی نہیں میں نے کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے میرے خیال میں تو آپ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

باب نماز نفل پڑھنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۴۱) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کے وقت حضرت بلال سے فرمایا اے بلال بتا تو سہی تو نے حالت اسلام میں ایسا کونسا عمل کیا ہے جس سے تجھے (بہشت میں جانیکی) زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے تو انھوں نے عرض کیا کہ میں نے تو اپنے نزدیک ایسی زیادہ امید کا کوئی عمل نہیں کیا ہاں یہ تو کیا ہے کہ جس وقت رات دن میں میں وضو کرتا ہوں تو اسی وضو سے جسقدر میرے مقدر میں ہے نماز ضرور پڑھتا رہتا ہوں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۴۲) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے تمام کاموں کے لئے (دعاء) استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے کلام مجید کی کوئی سورت سکھلاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کو کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں پڑھکر یہ دعا پڑھ لیا کرے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من

سلہ یعنی ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ مسجد میں التزام سے نہیں پڑھتے تھے یا یہ کہ نہیں پڑھتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم سے اس نماز کا پڑھنا اکثر احادیث سے ثابت ہے اور آنحضرت صلعم کا یہ سننا یا مکاشفہ سے تھا یا کہ شب معراج کا قصہ ہے۔ ۵۳ ترجمہ۔ یا الٰہی میں تجھسے بھلائی مانگتا ہوں تیرے ہی علم کے وسیلہ سے اور (نیک عمل کرنیکی) قدرت مانگتا ہوں تیری ہی قدرت کے واسطے سے اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں قادر نہیں تو سب چیز کو جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کا بھی جاننے والا ہے الٰہی اگر تو اس امر (یعنی میری مراد) کو میرے حق میں بہتر سمجھے (یعنی) میرے دین میں اور میری روزی میں اور میری آخرت میں یا کہا دنیا میں اور آخرت میں تو اس کام پر مجھے قدرت دے اور میرے واسطے اسے آسان کرکے پھر اس میں میرے واسطے برکت دے اور اگر تو اس امر کو میرے دین میں اور میری روزی میں اور میری آخرت میں یا کہا دنیا میں اور آخرت میں برا سمجھے تو اسے مجھسے پھیر اور مجھے اس سے پھیر اور جسجگہ (میرے حق میں) بھلائی ہو وہاں کی طاقت دے پھر اسکے ساتھ مجھے راضی کر دے

فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللّٰھم ان
کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری یا فرمایا فی عاجل امری
واٰجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شرٌّ
لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری یا فرمایا فی عاجل امری واٰجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی
عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ اور آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا بھی نام لیلے
یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۴۳) حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو بکرؓ نے ایک حدیث بیان
کی اور بہت ہی سچ بیان کی وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص
گناہ کرتا ہو اور پھر اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش
چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ضرور ہی معاف کر دیتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِیْنَ اِذَا
فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ (ترجمہ) جو لوگ بے حیائی
کی باتیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرکے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی اس سے بخشش چاہتے
ہیں (تو ان کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے
اور ابن ماجہ نے آیت نہیں ذکر کی۔

(۱۲۴۴) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت پیش آتی تو نماز[۵]
(زیادہ) پڑھا کرتے تھے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۵) حضرت بریدہؓ کہتے ہیں ایک روز صبح ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
بلال کو بلا کر یہ فرمایا کہ تم کونسے عمل کی وجہ سے مجھ سے بھی پہلے بہشت میں پہنچ گئے کیونکہ جب میں
بہشت میں گیا تو تمہارے جوتوں کی آواز اپنے سے بھی آگے سنی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت ضرور پڑھ لیتا ہوں اور جس وقت بے وضو ہو جاتا ہوں
تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ پر اللہ کے واسطے دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں۔

---

۵ نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے اس میں حکمت یہ ہے کہ جب آدمی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس پر عالم ربوبیت کھل جاتا ہے
جس کی [illegible] سے دنیا کی پروا نہیں رہتی خواہ کار دنیوی ہو یا نہ ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کی وجہ سے (تم بہشت میں پہلے پہنچ گئے ہو) - یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے -

(۱۲۴۶) حضرت عبداللہ بن اَوْفی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو کوئی حاجت اللہ یا کسی آدمی کی طرف ہو تو اسے چاہئے کہ خوب اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے اور اللہ کی تعریف کرکے نبی پر درود بھیجے بعد ازاں یہ دعا پڑھے۔ [۵۱] لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضی الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

صلوٰۃ تسبیح کا بیان

(۱۲۴۷) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے والد یعنی) عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے میرے چچا عباس کیا نہ بخشدوں میں کیا نہ دیدوں تمہیں کیا نہ بیان کروں تم سے کیا نہ کرنی بتاؤں دس عادتیں [۵۲] کہ جب انھیں تم کرلو تو تمہارے گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے

---

[۵۱] ترجمہ۔ سوائے اللہ بردبار بخشش کرنیوالے کے اور کوئی معبود نہیں اور وہ پاک اور عرش عظیم کا پروردگار ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان والوں کا (اے اللہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے اسباب کا اور ایسے عمل کا جن سے تیری بخشش لازم ہو اور ہر بھلائی سے فائدہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں تو میرے تمام گناہ معاف کر اور تمام غم دور کر اور میری حاجت جو تیری رضامندی کے موافق ہو اسے پوری کر اے بہت رحم کرنیوالے رحم کرنیوالوں سے ۱۲

[۵۲] یعنی اس سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ابوعثمان زاہد نے لکھا ہے کہ میں نے رنج سختی اور غم کیلئے صلوٰۃ تسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی اور ابن عباس بھی صلوٰۃ تسبیح ہر جمعہ کو پڑھتے اور انہیں سے یہ منقول ہے کہ پہلی رکعت میں الھکم التکاثر پڑھے اور دوسری میں والعصر اور تیسری میں قل یا اور چوتھی میں قل ھو اللہ اور بعض روایت میں یہ ہے کہ پہلی میں اذا زلزلت اور دوسری میں والعادیات اور تیسری میں اذا جاء اور چوتھی میں قل ھو اللہ اور کل تسبیحات تین سو مرتبہ ہوں گی لہٰذا اگر اتفاق سے سجدہ سہو واقع ہو جائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے ۱۲-

جو بھولکر ہو گئے اور جو جانکر کئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر کے سب ہی معاف ہو جائیں۔ (وہ یہ ہے کہ) تم کھڑے ہوکر چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سورت پڑھو۔ جب پہلی رکعت میں الحمد و سورت پڑھ چکو تو کھڑے ہی کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کہو سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر جب رکوع میں جاؤ تو رکوع میں دس مرتبہ یہی کہو اور رکوع سے سر اٹھا دس مرتبہ یہی کہو پھر سجدہ میں جاکر سجدہ میں دس مرتبہ کہو اور سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے ہوئے دس مرتبہ کہو پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ کہو پھر اُس سجدہ سے بھی سر اٹھاکر دس مرتبہ کہو (غرضکہ اس ترتیب سے) ہر رکعت میں یہ پچہتّر مرتبہ ہوگئے۔ چاروں رکعت میں اسی طرح پڑھو اگر ہر دن میں ایک دفعہ پڑھنے کی تم میں طاقت ہو تو یہ کرو ورنہ ہر جمعہ میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو (خیر ساری) عمر ہی میں ایک دفعہ پڑھ لینی چاہئے۔ یہ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے اور ایسی طرح ترمذی نے ابو رافع سے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن بندہ کے سب عملوں سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوگئی تو مراد حاصل ہوگی اور نجات ہو جائے گی اور اگر نماز میں کمی رہی تو نہایت نقصان اور ٹوٹا ناامیدی کا ہوگا اور اگر فرضوں ہی میں کچھ کمی رہی تو اللہ برکت و عزت والا (اپنے فرشتوں سے) فرمائے گا میرے بندے کی نفلیں دیکھو کہ پڑھی تھیں یا نہیں (اگر نفلیں ہوں گی) تو جو کچھ فرضوں میں کمی تھی اُن سے پوری کر دی جائیگی پھر باقی اور عملوں کا بھی اسی طرح حساب ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب اسیٰ[۱] طرح ہوگا پھر سب عملوں کا اسی طرح حساب لیا جائیگا۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور امام احمد نے کسی (اور) شخص سے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۹) حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ بندہ کی طرف ایسا زیادہ کسی عمل کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتا جیسا دو رکعت پڑھنے سے ہوتا ہے اور جب تک

[۱] یعنی اگر فرض روزے میں نقصان رہیگا تو نفلی روزے سے پورا کر دیا جائیگا اور اگر فرض حج میں نقصان ہوگا تو نفلی حج یا عمرے سے پورا کر دیا جائیگا اور اگر زکوٰۃ میں ہے تو صدقہ نفلی سے ۱۲۔

یہ نماز میں ہے اس کے سر پر رحمت نازل ہوتی رہتی ہے اور بندے اپنے اللہ تعالیٰ سے ایسے کسی وقت قریب نہیں ہوتے جیسے اسوقت ہوتے ہیں کہ جب ان کے منہ سے کلام مجید نکلتا رہے (یعنی قرآن شریف پڑھتے رہیں)۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

باب سفر کی نماز کا بیان

پہلی فصل - (۱۲۵۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی تھیں اور ذوالحلیفہ[۱] میں جا کر عصر کی دو رکعت پڑھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۱) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی کہتے ہیں کہ منیٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی باوجودیکہ ہم اسقدر زیادہ آدمی تھے[۲] کہ ایسے اور کبھی نہ تھے اور امن میں بھی تھے (یعنی کسی دشمن کا خوف بھی نہ تھا) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۲) یعلی بن امیہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (ترجمہ) اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں تکلیف دیں گے تو تم اپنی نمازوں میں قصر کر لیا کرو) اور اب ہم لوگوں کو کوئی اندیشہ نہیں سب لوگ امن میں ہیں (لہٰذا اس آیت کا اب کیا حکم ہے[۳]) انھوں نے فرمایا کہ جس بات کا تجھے (فکر اور) تعجب ہو رہا ہے اس کا مجھے بھی تعجب سا ہوا تھا اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی بابت پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر (یہ آسانی) صدقہ کی ہے لہٰذا تم بھی اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۵۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (روانہ ہوتے ہی) مدینہ واپس آنے تک ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے کسی نے انسؓ سے پوچھا کہ تم مکہ میں کچھ (دنوں) ٹھہرے بھی تھے کہنے لگے ہاں

[۱] ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین کوس پر ایک جگہ ہے ۱۲ [۲] یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے اسوقت صحابی بکثرت تھے ۱۲
[۳] کیونکہ اس آیت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کفار کا اندیشہ ہو تو نماز قصر پڑھو ورنہ نہیں ۱۲۔

دن[۵۱] روزہ ٹھیرے تھے - یہ روایت متفق علیہ ہے -

(۱۲۵۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور وہاں جا کر انیس ۱۹ دن ٹھیرے رہے (اور فرضوں کی) دو ہی دو رکعت پڑھتے رہے اور ابن عباسؓ کہتے ہیں ہم بھی جب مکہ اور اپنے (مدینہ کے) درمیان کہیں انیسؔ دن ٹھیرتے ہیں تو دو ہی دو رکعت (فرضوں کی) پڑھتے ہیں ہاں جب اس سے زیادہ ٹھیرتے ہیں تو پھر چار رکعت (پوری) پڑھتے ہیں یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے -

(۱۲۵۵) حفص بن عاصم کہتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے رستہ میں تھا انھوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعت پڑھائیں پھر اپنے خیمہ میں آ کر بیٹھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کے پوچھا کہ یہ لوگ کیا پڑھ رہے ہیں میں نے کہا کہ نفلیں پڑھ رہے ہیں کہنے لگے اگر مجھ کو نفلیں پڑھنی ہوتیں تو نماز ہی پوری نہ پڑھتے[۵۲] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ رہا ہوں سفر میں دو رکعت سے زیادہ کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا - یہ روایت متفق علیہ ہے -

(۱۲۵۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (دو دو نمازیں یعنی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھ لیتے تھے - یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے -

(۱۲۵۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کے وقت فرض نماز کے علاوہ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے اشاروں سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وتر بھی سواری کے اوپر پڑھ لیتے تھے - یہ روایت متفق علیہ ہے -

دوسری فصل

(۱۲۵۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ اگر دس دن ٹھیرنے کا قصد کرے تو نماز پوری پڑھنی لازم نہیں بلکہ قصر کرے یعنی جس وقت کے چار فرض ہوں دو پڑھے یہی معنی قصر کے ہیں ۱۲

[۵۲] یعنی اگر سفر میں نفلیں پڑھنی ضروری ہوتیں تو فرضوں کا پورا پڑھنا اولیٰ اور اہم ہوتا اور فرض ہی کم کر دئے گئے تو نفلوں کا ترک کرنا اولیٰ ہے کیونکہ فرضوں کا پورا پڑھنا اولیٰ ہے بہ نسبت نفلوں کے ۱۲ -

(یعنی) نماز قصر بھی کی ہے اور پوری بھی پڑھی ہو۔ یہ روایت شرح سنہ میں نقل کی ہو۔

(۱۲۵۹) عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور لڑائیوں میں بھی رہا ہوں اور فتح مکہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ (اس دفعہ) مکہ میں اٹھارہ روز ٹھیرے تھے اور سوائے دو رکعت کے اور نماز نہیں پڑھتے تھے (اور سلام پھیر کر یہ) فرمادیتے اے شہر والو تم اپنی چار رکعت پوری کرلو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہو۔

(۱۲۶۰) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعت ظہر کی پڑھی ہیں اور بعد ظہر کے (سنتیں بھی) دو ہی پڑھی ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میں نے سفر اور حضر[۵۲] میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہو حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعت پڑھی ہیں اور بعد میں بھی دو ہی رکعت اور سفر میں ظہر کی دو رکعت اور بعد میں بھی دو ہی رکعت اور دو ہی رکعت عصر کی پڑھی ہیں اور اس کے بعد (کوئی سنت وغیرہ) نہیں پڑھی اور مغرب کی حضر اور سفر میں برابر تین ہی پڑھتے تھے (اس نماز میں کچھ حضر سفر میں کمی زیادتی نہیں ہوتی اور یہی دن کے وتر (کہلاتے) ہیں اور اس کے بعد میں دو رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۱) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ تبوک کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح کرتے تھے کہ) اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل[۵۳] جاتا تو ظہر وعصر کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر سورج کے ڈھلنے سے پہلے کوچ ہو جاتا تو ظہر کے وقت میں تاخیر کرکے عصر کے لئے اترتے (اور اسوقت

---

۵۱ یعنی جن فرضوں کی چار رکعت ہیں ان میں قصر کیا اور جن کی تین مثل مغرب یا دو جیسے صبح تو اس کی پوری نماز پڑھی ہے حدیث کے اس معنے سے اور حدیثوں میں تعارض نہیں ہوتا اور صاحب سفر السعادت نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے چار فرضوں کا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا اور یہ حدیث راوی ابراہیم بن یحیٰی کی وجہ سے جو اس میں راوی ہیں ضعیف ہے ۱۲ ۵۲ حضر یعنی اپنے شہر میں ہو سفر میں نہ ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں سنتیں پڑھنی بھی جائز ہیں اگر جلدی سفر کی نہو ۱۲ ۵۳ ظاہرا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت سے پہلے ہی آپ نماز پڑھ لیتے تھے مگر یہ حدیث صحیحین کی حدیث کے چونکہ مخالف ہے اور ابوداؤد کا بھی یہی قول ہے کہ پہلے پڑھ لینے کی کوئی حدیث قوی نہیں ہے لہذا اب اس پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا ۱۲۔

دونوں کو پڑھ لیتے) اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے (یعنی) آپ کے کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج چھپ جاتا تو مغرب اور عشاء کو اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر سورج کے چھپنے سے پہلے کوچ ہو جاتا تو مغرب میں تاخیر کرکے عشاء کے لئے اُترتے پھر دونوں کو اکٹھی پڑھ لیتے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے اور نفلیں پڑھنی چاہتے تو اپنی اُونٹنی کا مونہ قبلہ کی طرف کرکے (نیت باندھنے کے لئے) اللہ اکبر کہتے پھر جس طرف سواری کا مونہ رہتا آپ اُسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تھا (جب میں لوٹکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آیا تو آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے مشرق کی طرف مونہ کئے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ[۱] جھکتے تھے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۶۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی اور بعد میں آپ کے حضرت ابوبکرؓ نے بھی۔ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ نے اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ بھی اپنی شروع[۲] خلافت میں دو ہی رکعت پڑھتے تھے بعد اس کے پھر چار رکعت پڑھنے لگے تھے اسی لئے (میں یعنی) ابن عمر بھی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو (امام کی تابعداری کی وجہ سے) چار رکعت پڑھتا ہے اور جب اکیلا پڑھتا ہے تو دو رکعت پڑھتا ہو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۶۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں (کہ اول لوگوں پر) دو دو رکعت پڑھنی فرض ہوئی تھیں (خواہ کوئی سفر میں ہو یا حضر میں) بعد اس کے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی چار چار رکعت پڑھنی فرض ہوگئیں لیکن سفر میں پہلے ہی دو رکعت فرض رہیں۔ زہری (راوی حدیث) کہتے ہیں میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہؓ کا کیا حال ہے کہ وہ (اب سفر میں)

---

[۱] یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشاروں ہی سے کرتے تھے مگر سجدہ کے لئے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے۔

[۲] یعنی قریب چھ برس کے بعد اتاں حضرت عثمانؓ منیٰ میں پوری نماز پڑھنے لگے تھے اور جب لوگوں نے اسکی بابت ان پر اعتراض کیا تو انھوں نے فرمایا کہ مکہ میں اب میرا کنبہ ہے اس لئے میں یہاں مسافر کے حکم میں نہیں ہوں ۱۲۔

پوری نماز چار رکعت پڑھتی ہیں عروہ بولے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کی طرح حدیث میں تاویل کرلی ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۶۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعت فرض کی ہیں اور سفر میں دو رکعت اور دشمن سے ڈر کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں دو ہی رکعت پڑھنی مقرر کی ہیں[۱] اور یہ پوری ہیں قصر نہیں ہیں اور سفر میں وتر پڑھنے سنت ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۸) حضرت امام مالکؒ کو یہ حدیث پہنچی کہ ابن عباسؓ درمیان مکہ اور طائف اور مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ جیسے سفر کے فاصلہ میں قصر نماز پڑھ لیا کرتے تھے امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جدہ مکہ سے اڑتالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ روایت امام مالک نے موطا میں نقل کی ہے۔

(۱۲۶۵) حضرت براءؓ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ روز سفر میں رہا میں نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعت چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (آپ برابر پڑھتے تھے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۲۷۰) نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے لڑکے عبیداللہ کو سفر میں نفلیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور منع نہیں کیا۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب جمعہ[۲] کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۷۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

---

[۱] سفر میں قصر نماز پڑھنا کتاب اللہ سے ثابت ہو لہٰذا حضرت ابن عمرؓ کی یہ مراد ہوگی کہ آنحضرتؐ نے اُسے واضح طور پر فرما دیا اور عمل کرکے دکھلا دیا ۱۲ [۲] اس روز کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ پیدائش حضرت آدم کی پوری اور جمع اسی میں کی گئی تھی اور یہ بھی کہ حضرت آدم اور حضرت حوا اسی روز اکٹھے ہوئے تھے ۱۲۔

ہم (دنیا میں اور امتوں سے) پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے فرق اتنا ہے کہ انھیں (اللہ کی طرف سے) پہلے کتاب مل گئی ہے اور ہمیں بعد میں ملی ہے پھر یہی دن جمعہ کا اُن پر بھی فرض ہوا تھا لیکن اُنھوں نے اس میں اختلاف کر لیا اور ہمیں اللہ نے اس کی ہدایت دیدی اب یہود ہم سے ایک روز پیچھے ہیں اور نصاریٰ دو روز۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم (دنیا میں اوروں سے) پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے اور جنت میں جانے والوں سے اول ہم ہی جائیں گے اور (اول ہونا) آگے اس بات میں ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی ہے اور باقی حدیث آخر تک پہلی ہی حدیث کی طرح ذکر کی ہے۔ اور ایک دوسری روایت ابوہریرہؓ اور حذیفہؓ سے نقل ہے دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کے آخر میں فرماتے تھے ہم (باعتبار دنیا میں آنے کے) یہاں آنے والوں سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن جن کی بابت ساری مخلوق سے پہلے حکم کیا جائے گا اون سے بھی اول ہوں گے۔

(۱۲۷۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب دنوں میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اسی دن بہشت میں پہنچائے گئے اور اسی دن میں بہشت سے نکالے گئے[۲] اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن ہوگی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جو مسلمان بندہ اُس میں اللہ سے کچھ اچھی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک تھوڑا سا وقت ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت[۳] ہے کہ اُس میں جو مسلمان نماز پڑھتا ہوا اللہ سے کسی اچھی بات کا سوال کرتا ہے تو

---

[۱] یہ امت محمدیہ کی فضیلت کا باعث ہے کیونکہ جو کتاب پیچھے ہوتی ہے وہ پہلی کتاب کو منسوخ کر دیتی ہے لہذا یہ امت افضل ہوئی ۱۲۔

[۲] یعنی یہ بھی باعث جمعہ کی فضیلت کا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے وہاں سے نکلنے کی وجہ سے اس قدر انبیاء اور اولیاء پیدا ہوئے اور حسنات بے شمار ان سے ظہور میں آئیں اور یہی حضرت آدمؑ بھی وفات کے بعد اسکے درگاہ خداوندی میں پہنچ گئے ۱۲۔ [۳] اس ساعت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے تاکہ لوگ بامید اس دعا کے تمام دن عبادت کرتے رہیں اور اجر عظیم کا اپنے لئے ذخیرہ کر لیں ۱۲۔

سال میں ایک ہی دن ایسا آتا ہو عبداللہ بن سلام بولے کہ کعب احبار جھوٹا ہی میں نے کہا کعب احبار نے توریت پڑھ کر پھر یہ کہا کہ واقعی ہر جمعہ ہی میں یہ ساعت ہوتی ہے عبداللہ بن سلام بولے خیر یہ کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ اُس ساعت کو میں خوب جانتا ہوں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے کہا تو بخل نکرو مجھے بھی بتادو وہ کہنے لگے یہ ساعت جمعہ کے دن کی آخیر ساعت ہوتی ہے (یعنی سورج چھپنے کے وقت کی) کہتے ہیں میں نے کہا جمعہ کے دن کی اخیر ساعت بھلا کس طرح ہوسکتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ اس ساعت میں نماز پڑھتا ہوا ہو (اور اخیر ساعت یعنی سورج چھپنے کے وقت تو نماز پڑھنا بھی جائز نہیں) عبداللہ کہنے لگے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں نماز کے پڑھنے تک بیٹھا رہے تو وہ نماز ہی میں (شمار) ہوتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا ہے اُنھوں نے کہا تو بس یہاں یہی مراد ہے[۵۱]۔ یہ روایت امام مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور امام احمد نے اس قول تک کہ کعب نے سچ کہا ہی نقل کی ہو۔

(۱۲۷۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم اس ساعت کو جس میں (دعا کے قبول ہونیکی زیادہ) امید کی جاتی ہے جمعہ کے روز عصر کے بعد سے سورج کے چھپنے تک ڈھونڈا کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہو۔

(۱۲۷۷) حضرت اوسؓ بن اوس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمھارے سب دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی میں اُن کی وفات ہوئی اور اسی میں سب کے اُٹھنے کا اور اسی میں سب کے مرجانے کا صور پھونکا جائے گا لہذا اس دن میں تم کثرت سے مجھپر درود بھیجا کرو تمھارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (یعنی فرشتوں کے ذریعہ سے پہنچا دیئے جاتے ہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ کے سامنے کس طرح پیش کئے جائیں گے قَدْ اَرِمْتَ راوی کہتے ہیں (اس سے مراد یہ ہے) کہ آپ کی ہڈیاں تو پرانی ہو جائیں گی (یعنی زمین کھالیگی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں[۵۲] کا بدن کھانا حرام کر دیا ہے (لہذا وہ نہیں

---

[۵۱] کہ خواہ حقیقتاً نماز پڑھتا ہو یا نماز کے حکم میں ہو یعنی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو یا دعا مانگتا ہو ۱۲ [۵۲] یہ مسئلہ سب علماء کا متفق علیہ ہو کہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں اُن کے بدن قبروں میں ویسے ہی ہیں جیسے دفن ہوئے تھے ۱۲۔

اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔

(۱۲۷۴) حضرت ابو بُردہ بن ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جمعہ کی اُس ساعت کی بابت (جس میں دعا مقبول ہوتی ہے) فرماتے تھے کہ وہ امام کے (خطبہ پڑھنے کے لئے) بیٹھنے اور نماز سے فارغ ہونے کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۷۵) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں کوہ طور کی طرف جا رہا تھا (راستہ میں) کعب احبار سے ملا[1] اور اُن کے پاس بیٹھ گیا وہ مجھے توریت کی باتیں سُنانے لگے میں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنانے لگا انھیں حدیثوں میں میں نے اُن سے یہ بھی ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے اور اسی میں بہشت سے دنیا میں اُتار دیئے گئے اور اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں اُن کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت آئے گی اور تمام جانور زمین پر چلنے والے سوائے جن[2] اور انسیوں کے جمعہ کے دن قیامت کے ہونے کی صبح سے سورج نکلنے تک[3] قیامت کے منتظر رہتے ہیں اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان بندہ اس میں نماز پڑھتا ہوا اللہ سے جو بات مانگے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے (یعنی اُس میں دعا ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے) کعب احبار یہ سُنکر کہنے لگے کہ یہ ساعت تو سارے سال کے کسی دن میں ہوتی ہے (جمعہ کی تعیین نہیں)۔ میں نے کہا نہیں بلکہ ہر ہفتہ میں یہ گھڑی ہے (میرے کہنے پر) کعب نے توریت پڑھی اور کہنے لگے (درست ہے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں (بعد اسکے) میں عبداللہ بن سلام سے ملا اور کعب احبار کے ساتھ اپنے بیٹھنے اور جمعہ کی بابت حدیثیں سنانے کا حال ان سے بیان کیا اور یہ بھی میں نے کہدیا کہ کعب احبار کہتے تھے کہ سارے

---

[1] کعب احبار بڑے عقلمند ... تھے لیکن آنحضرت صلعم کی خدمت میں یہ حاضر نہیں ہوئے بعد وفات رسول اکرم صلعم کے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں یہ مسلمان ہو گئے اور عبداللہ بن سلام بھی اول یہودی اور اپنے مذہب کے بڑے عالموں میں تھے اور یہ آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ [2] یعنی انھیں اس واسطے غافل کر دیا ہے تاکہ سلسلہ معیشت کا منقطع نہ ہو جائے ۱۲

[3] کیونکہ قیامت جمعہ کے دن صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ہوگی ۱۲

سال میں ایک ہی دن ایسا آتا ہے عبداللہ بن سلام بولے کہ کعب احبار [illegible]
احبار نے توریت پڑھ کر کہا یہ کہا کہ واقعی ہر جمعہ ہی میں یہ ساعت ہوتی ہے [illegible]
خبر دی کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ اس ساعت کو میں جانتا ہوں [illegible]
کہتے ہیں میں نے کہا تو بخل نہ کرو مجھ سے بھی بتا دو وہ کہنے لگے یہ ساعت جمعہ [illegible]
(یعنی سورج چھپنے کے وقت کی) کہتے ہیں میں نے کہا جمعہ کے دن [illegible] ساعت [illegible]
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ [illegible] ہوا ہو
(اور اخیر ساعت یعنی سورج چھپنے کے وقت تو نماز پڑھنا ہی منع ہے [illegible]
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں [illegible]
نماز ہی میں شمار ہوتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا ہے [illegible]
روایت امام مالک اور ابوداؤد [illegible] ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے [illegible]
تک کہ کعب نے سچ کہا نقل کی ہے۔

(۱۲۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ساعت [illegible]
(دعا کے قبول ہونے کی زیادہ) امید کی جاتی ہے جمعہ کے روز عصر کے بعد سے [illegible] چھپنے تک ہے اس کو تلاش
کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۷) حضرت اوس بن اوس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے [illegible]
میں افضل جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے اور اسی میں [illegible] ہوئی اور اسی
میں سب کے اٹھنے کا اور اسی میں سب کے مرنے کا صور پھونکا جائے گا [illegible] مجھ پر
درود بھیجا کرو تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں [illegible]
جاتے ہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] جاتے
قَدْ اَرِمْتَ راوی کہتے ہیں [illegible] کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر [illegible]

ف کہ خود حقیقتاً [illegible] علم میں [illegible]
متفق علیہ ہو کہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں ان کے بدن قبروں میں ویسے ہی ہیں جیسے دفن ہوئے تھے۔

کہا سکتی ہو) یہ روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۲۷۸) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یوم موعود[سلہ] قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور ان دنوں میں جن میں سورج نکلتا ہے اور چھپتا ہے سب میں افضل جمعہ کا دن ہے اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مومن بندہ اس میں اپنے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہی قبول کر لیتا ہے اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے پناہ دیدیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (کیونکہ) سوائے ایک سند حدیث موسیٰ بن عبیدہ کے اور کسی سے (اس کا نقل ہونا) معلوم نہیں ہوتا اور یہ موسےٰ (محدثین کے نزدیک) ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۷۹) حضرت ابو لبابہ بن عبدالمنذر رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب دنوں میں سردار جمعہ کا دن ہے اور یہی اللہ کے نزدیک سب دنوں سے بڑا (یعنی بزرگ ہے) بلکہ یہ دن اللہ کے نزدیک عید و بقر عید کے دن سے بھی بڑا ہے اور اس میں پانچ باتیں (بڑی) ہیں (یعنی) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اسی دن میں پیدا کیا ہے اور اسی دن انھیں بہشت سے زمین پر اتارا ہے اور اسی میں اللہ نے انھیں وفات دی تھی اور اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو بندہ اس میں حرام شے کے سوا[سلہ] اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیدیتا ہے اور اسی دن قیامت آئے گی اور تمام مقرب فرشتے اور آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور دریا اس جمعہ کے دن (قیامت کے آنے کی وجہ سے) ڈرتے[سلہ] رہتے ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام احمد نے سعد بن معاذ سے اس طرح نقل کی ہے کہ ایک انصاری آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی خوبیاں بتلائیے آپ نے فرمایا کہ اس میں پانچ باتیں ہیں اور باقی حدیث آخر تک (اسی طرح ذکر کی ہے۔

سلہ یعنی سورۂ بروج میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے " والیوم الموعود وشاہد ومشہود ۱۲ سلہ یعنی حرام شے کی دعا کرنی مقبول نہیں ہوتی ۱۲ سلہ کیونکہ قیامت جمعہ کے روز آنی ہے لہٰذا یہ سب ڈرتے ہیں کہ مبادا کہیں اسی جمعہ ہر جمعہ کو ان سب کی یہی کیفیت رہتی ہو۔

(۱۲۸۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جمعہ کا) جمعہ کس واسطے نام رکھا گیا آپ نے فرمایاؐ اس میں تمہارے باپ آدمؑ کی مٹی کا خمیر بنایا گیا تھا اور اسی دن مرنے کا اور جینے کا صور پھنکے گا اور اسی دن بڑی دار وگیر ہوگی اور اس کے اخیر کی تین گھڑیوں میں ایک ایسی ساعت ہے جو کوئی اسوقت دعا کرے ضرور قبول ہوگی۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہو۔

(۱۲۸۱) ابودرداؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھپر درود بکثرت بھیجا کرو کیونکہ وہ دن حاضر ہونے کا ہے اُس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے اُس کا درود ختم ہونے سے پہلے میرے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔ ابودرداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد (بھی کیا یہی حکم باقی رہے گا) آپنے جواب دیا اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانے حرام کردیئے ہیں اللہ کے نبی زندہؐ ہیں اُنھیں رزق دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہو۔

(۱۲۸۲) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہو اُسے اللہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہو۔ یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو اور اسکی سند متصل نہیں ہے۔

(۱۲۸۳) حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہو کہ اُنھوں نے "الیوم اکملت لکم دینکم"ؐ اخیر آیت تک پڑھی۔ ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا وہ بولا اگر یہ آیت ہمپر اُترتی تو ہم اُس دن عید مقرر کرلیتے۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا یہ آیت ایسے دن اُتری ہے جس دن دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کا دن تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہو اور کہا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۲۸۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب رجب کا مہینہ آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اللھمؐ بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان پڑھتے تھے اور آپ فرماتے تھے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا ہوا دن ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

ؐ یعنی اس میں بڑے بڑے کتنے ہی کام جمع ہوئے ہیں اس لئے اسے جمعہ کہتے ہیں ۱۲ ؐ مراد یہ ہے کہ ان کی ... میں بھی درود میرے روبرو پیش ہوتا رہیگا ۱۲ ؐ یعنی آج میں نے تمہارا دین اسلام تمہارے واسطے کامل کر دیا ۱۲

ؐ اے بار خدایا ہمیں رجب و شعبان میں برکت دے اور رمضان تک ہمیں پہنچا دے۔

باب جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۸۵) ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ دونوں فرماتے ہیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر (یعنی منبر پر) بیٹھے فرما رہے تھے یا تو لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجاویں ورنہ اللہ اُن کے دلوں پر مُہر کردے گا اور یہ لوگ غافلوں میں شمار ہو جائینگے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۸۶) ابوجعد ضمریؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہلی اور سستی سے تین جمعے[1] چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہو اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ سے نقل کی ہے۔

(۱۲۸۷) سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بے عذر جمعہ کی نماز چھوڑ دے اُسے ایک دینار صدقہ[2] کرنا چاہیئے اگر نہ ہو سکے تو آدھا دینار سہی یہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہو۔

(۱۲۸۸) عبداللہ بن عمروؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپنے فرمایا جو کوئی جمعہ کی اذان سُنے اُسپر جمعہ واجب ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہو۔

(۱۲۸۹) حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا جس نے رات اپنے گھر میں بسر[3] کی ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہو اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

(۱۲۹۰) طارق بن شہابؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن چار آدمیوں (یعنی) غلام مملوک اور عورت اور بچے اور بیمار کے علاوہ تمام مسلمانوں پر جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھنی واجب اور

---

[1] یعنی جو تین جمعوں تک نماز نہ پڑھے اللہ اُس کے دل پر مُہر کر دیتا ہو۔ [2] ابن حجر کہتے ہیں اس سے جمعہ ترک کر دینے کا گناہ بالکل نہیں اُٹھ جاتا ورنہ اس حدیث کا خلاف لازم آویگا جسمیں مذکور ہے کہ جو جمعہ کی نماز بے عذر چھوڑ دے اسکا بدلا تمام عمر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ یہ امید ہو کہ اس صدقے سے عذاب میں کچھ کمی ہو جائے دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہو۔ [3] یعنی جو شخص مسافر نہ

لازم ہے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں سے اس طرح نقل ہے کہ ایک بنی وائل کے مرد سے روایت ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۲۹۱) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے حق میں جو نماز جمعہ (بے عذر) چھوڑ دیتے ہیں فرماتے تھے میں سوچتا ہوں کہ کسی مرد سے[۵۱] کہوں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے اور میں (جاکر) اُن لوگوں کے گھر بار جلادوں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۲) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی نماز بے ضرورت چھوڑ دے وہ شخص ایسی کتاب میں[۵۲] منافق لکھ دیا جاتا ہے جو کبھی نہیں مٹے گی اور نہ بدلیگی اور بعض روایت میں تین جمعے (چھوڑنے) کا ذکر ہے۔ یہ حدیث امام شافعیؒ نے روایت کی ہے۔

(۱۲۹۳) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی اللہ اور آخر دن (یعنی قیامت کے دن) پر ایمان رکھتا ہو اُس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنی واجب ہے ہاں بیمار اور مسافر اور عورت اور بچے اور غلام پر (نہیں ہے) جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہجائے اُس سے اللہ بھی بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اللہ بے پرواہ بزرگ ہے۔ یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے۔

باب (نماز جمعہ کے واسطے) غسل وغیرہ کرنے اور سویرے جانے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۹۴) سلمانؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہوسکے صاف وستھرا ہو کے تیل ڈال کے یا اپنے گھر سے عطر مل کے چلے اور دو آدمیوں کو نہ چیرے[۵۳] پھر جتنی اُسکی قسمت کی نماز ہو پڑھے اور امام کے خطبہ پڑھتے وقت خاموش بیٹھا رہے اسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے معاف ہو جاویں گے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو اپنی جگہ امام بنا جاؤں اور خود جا کے اُن لوگوں کے گھر جلادوں جو نماز جمعہ نہیں پڑھتے ۱۲ [۵۲] یعنی دفتر خداوندی میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ کبھی مٹے گا اور نہ بدلے گا ۱۲ [۵۳] یعنی دو آدمیوں کو چیرتا پھلانگتا نہ جاوے ۱۲۔

(۱۲۹۵) حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو کوئی نہا دھو کے نماز جمعہ کے واسطے آوے پھر جتنی اس کی مقدر کی ہو نماز پڑھے پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک چپکا بیٹھا رہے اور امام کے ساتھ نماز پڑھے اُس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین دن زیادہ کے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۶) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اچھی طرح وضو کرکے پھر جمعہ کی نماز کو آوے اور امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک کان لگا کے چپکا بیٹھا خطبہ سنتا رہے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے معاف ہو جاتے ہیں اور اگر کنکروں کو[۵۱] بھی ہاتھ لگائے تو اس نے خطبہ کا ثواب برباد کر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۷) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر یہ لکھنے بیٹھ جاتے ہیں کہ اول کون آیا پھر کون آیا اور جو کوئی سویرے دوپہر کے وقت آوے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ مکہ میں قربانی کے واسطے بھیجے پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے گائے قربانی کے واسطے بھیجی اس کے بعد دُنبہ بھیجنے اور پھر مرغی اور پھر انڈا بھیجنے کا ثواب ہوتا ہے اور جب امام آجاتا ہے وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور اللہ کا ذکر کان لگا کے[۵۲] سنتے ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۹۸) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور تو کسی سے کہدے چپکا رہ تو تیرا خطبہ بھی لغو ہو جاوے گا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۲۹۹) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اپنے (مسلمان) بھائی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں اسکی جگہ بیٹھ جاؤں ہاں یہ کہدے کہ (بھائیو!) جگہ کھول دو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۳۰۰) ابو سعید اور ابو ہریرہؓ دونوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[۵۳] فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن نہا دھو کے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو ملے بشرطیکہ اس کے پاس ہو پھر جمعہ کی نماز

---

[۵۱] لغو و بیہودہ بات سے خطبہ کا ثواب جاتا رہتا ہے اگرچہ کنکروں ہی سے کھیل کرے ۱۲ [۵۲] اس حدیث سے جمعہ کی نماز کو سویرے جانیکی فضیلت نکلتی ہے اور خطبہ سننے کا واجب ہونا بھی ثابت ہوتا ہے ۱۲

پڑھتا جاوے اور لوگوں کی گردنوں پر نہ پھلانگے پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام آجاوے تو نماز سے فارغ ہونے تک چپکا بیٹھا رہے یہ اُس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہو جاوے گا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۱) اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن خود غسل کیا اور غسل کرادیا[۱] اور سویرے نماز پڑھی اور شروع سے خطبہ سنا اور پیدل گیا سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کے خطبہ سنا اور بولا چالا نہیں اُسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت اور روزوں کا ثواب ملے گا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۲) عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جسے مقدور ہو اگر نماز جمعہ کے واسطے کاروبار کے کپڑوں سے الگ دو کپڑے بنا رکھے تو کچھ برا نہیں ہے[۲]۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے۔

(۱۳۰۳) سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ جتنا آدمی دور ہوتا جاتا ہے وہ جنت میں پیچھے رہ جاوے گا اگرچہ جنت میں چلا بھی جاوے[۳]۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۴) معاذ بن انس جہنیؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے گا وہ جہنم کا پل بنایا[۴] جاوے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۳۰۵) معاذ بن انسؓ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن امام کے خطبہ

---

[۱] یعنی اپنی بیوی کو نہلوایا مراد یہ ہے کہ جو جمعہ کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور صبح کو دونوں میاں بیوی نہائیں اور سویرے نماز پڑھنے جاوے اُسے ایک سال کی عبادت اور روزوں کا ثواب ملیگا ۱۲

[۲] غرض یہ ہے کہ بعض لوگ اسے برا جانتے ہیں تو یہ برا نہیں ہے بلکہ اگر بنا رکھے تو بہتر ہے ۱۲

[۳] یعنی باوجود جنت میں داخل ہو جانیکے اللہ کی رحمت سے دور پڑا رہیگا ۱۲

[۴] چونکہ یہ لوگوں پر گزرتا تھا اسواسطے اسے دوزخ کا پل بنا دیا جائیگا تاکہ لوگ اسپر سے گزریں ۱۲

پڑھتے وقت گھٹنوں میں سر دیکے[1] بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۶) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے جمعہ کے دن کسی کو اونگھ آجاوے اُسے چاہئیے کہ اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۳۰۷) نافع کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتے تھے کہ کوئی مرد دوسرے کو[2] اٹھا کے اُس کی جگہ خود بیٹھ جاوے۔ کسی نے نافع سے پوچھا یہ حکم جمعہ میں ہے انہوں نے جواب دیا جمعہ وغیرہ (سب) میں ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۰۸) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں تین (طرح کے) آدمی آتے ہیں ایک وہ مرد جو آکے لغو بکتا رہا اُس کا یہی حصہ ہوا اور ایک آکے دعا میں (مشغول) رہا یہ ایک مرد ہے کہ اس نے اللہ سے دعا کی ہے وہ چاہے اُسے دے اور چاہے نہ دے اور ایک مرد حاضر ہو کے خاموش چپکا بیٹھا رہا اور نہ کسی مسلمان کی گردن روندی نہ کسی کو ایذا پہنچائی اسکے واسطے یہ جمعہ دوسرے جمعہ تک جو اس سے لاہوا ہے اور تین دن زیادہ تک کا کفارہ ہو جائے گا کیونکہ اللہ برتر ارشاد فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا۔ ترجمہ۔ جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسے اُسکی دس مثل ثواب ملیگا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھتے وقت بات کرے وہ گدھے کی طرح ہے کہ اُسپر دفتر لدے ہوئے ہیں اور جو اس سے[3] کہے خاموش رہ اُس کا بھی جمعہ قبول نہ ہوگا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۰) عبید بن سباقؓ مرسلاً کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا۔ اے جماعت مسلمانوں کی! یہ دن ایسا ہے کہ اسے اللہ نے عید مقرر کیا ہے۔ (اس دن) تم نہایا کرو اور جسکے پاس عطر ہو اور وہ مل لے تو کچھ حرج نہیں (بلکہ ملنا بہتر ہے) اور تم مسواک ضرور کیا کرو۔ یہ حدیث امام مالک نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث عبید بن سباق سے اس نے ابن عباس سے

---

[1] کیونکہ اس صورت میں نیند آجاتی ہو اور وضو کا خیال نہیں رہتا اکثر اوقات وضو ٹوٹ جاتا ہے ۱۲۔

[2] یعنی دوسرے مرد کو ہٹا کے خود بیٹھ جائے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ۱۲۔

[3] یعنی جو دوسرے کو بات کرنے سے منع کرے اُسکے خطبہ کا ثواب بھی باطل ہو جاتا ہے ۱۲۔

مستقلاً نقل کی ہے۔

(۱۳۱۱) براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر جمعہ کے دن نہانا واجب ہے اور چاہیے کہ تم اپنے گھر کا عطر لیا کرو اگر عطر نہ ملے تو اس کے واسطے پانی (سے نہانا) ہی عطر ہے یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب جمعہ کے خطبہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۱۲) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۱۳) سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں ہم جمعہ سے پہلے نہ صبح کا کھانا کھاتے تھے اور نہ دوپہر کو سوتے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۱۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سویرے[۵۲] پڑھتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے یعنی جمعہ کی نماز۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے

(۱۳۱۵) سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی ہی اذان ہوتی تھی جب کہ امام منبر پر بیٹھتا بعد ازاں جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ ہوا تو تیسری اذان زوراء[۵۳] پر ہونے لگی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۶) جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے بیچ میں بیٹھتے قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے آپ کی نماز اور خطبہ اوسط درجہ کا ہوتا تھا۔ یہ حدیث

---

[۵۱] یعنی پہلی سند میں مرسل تھی اس سند میں متصل ہو کسی راوی اور صحابی کا نام چھوڑا نہیں گیا ۱۲ [۵۲] یعنی سردی میں اول وقت اور گرمی میں ذرا دیر کرکے پڑھتے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرمیوں میں جمعہ اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنی چاہیے ۱۲ [۵۳] زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ کا نام ہے حضرت عثمانؓ نے اہل مدینہ کی کثرت دیکھ کر یہ خیال کیا کہ لوگ مسجد نبویؐ سے بہت دور رہتے ہیں تا جمعہ کے خطبہ میں اکثر شریک نہیں ہو سکتے اس واسطے آپ نے تیسری اذان زیادہ کر دی تاکہ لوگ سن کے آجایا کریں ۱۲ تاکہ خطبہ میں شریک ہو جایا کریں تیسری اذان اسے اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ پیچھے مقرر ہوئی پہلے دو ہی مقرر تھیں ایک تو جو خطبہ کے وقت ہوتی دوسرے تکبیر۔ آنحضرتؐ و حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ میں لوگ قریب قریب بستے تھے اس وجہ سے اس اذان کی ضرورت نہ تھی ۱۲ منہ

مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۷) حضرت عمارؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لمبی نماز پڑھنی اور خطبہ تھوڑا پڑھنا آدمی کی سمجھداری کی علامت ہے لہٰذا تم نماز لمبی پڑھا کرو اور خطبہ کم پڑھا کرو اور بعضے بیان میں جادو (کا اثر) ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۸) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں خطبہ پڑھتے وقت سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ کی آواز اونچی ہوتی اور غصہ زیادہ ہوتا تھا جیسے کوئی لشکر کو ڈرانے کے واسطے کچھ کہہ رہا ہو کہ صبح و شام میں تم پر دشمن چڑھائی کرنے والا ہے اور ساتھی کلمہ کی اور بیچ کی دونوں انگلیوں کو ملا کے فرماتے تھے میں بھیجا گیا ہوں اور مجھ میںؔ اور قیامت میں اتنا فاصلہ ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۹) یعلی بن امیہؓ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۲۰) ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان کہتی ہیں میں نے سورۂ قٓ والقرآن المجید رسول اللہ ہی کی زبان سے یاد کی ہے آپؐ لوگوں کو خطبہ سناتے وقت ہر جمعہ کے دن اسے پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۱) عمرو بن حریثؓ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ چادر اوڑھے ہوئے جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اس کے دونوں آنچل مونڈھوں پر ڈال رکھے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۱۳۲۲) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے وقت فرما رہے تھے جب تم جمعہ کے دن آیا کرو اور امام خطبہ پڑھتا ہوا کرے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرو اور ان میں بہت اختصار کیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے امام کے ساتھ نماز

سلہ یعنی مجھ میں اور قیامت میں کچھ فاصلہ نہیں ہے بہت جلد آنیوالی ہے سلہ دوزخی چلائیں گے اے مالک تو اپنے پروردگار سے کہہ کر وہ ہمارا کام تمام کرے (تاکہ ہم اس عذاب سے نجات پائیں) ۱۲ سلہ چونکہ ابتدائے اسلام میں اور اکثر احادیث سے خطبہ کیوقت کچھ کلام کرنا اور نماز پڑھنا ممنوع ہے اسواسطے یہ حدیث ایسے موقع پر حمل کی جاویگی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کا ارادہ کرے مگر ابھی شروع نہ کیا ہو اسوقت کا یہ حکم ہے یا یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے ۱۲۔

(جمعہ) کی ایک رکعت پالی اُس نے تمام نماز پالی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۲۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے منبر پر چڑھ کے مؤذن کے اذان سے فارغ ہوجانے تک بیٹھے رہتے تھے[1] پھر کھڑے ہوکے خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور کچھ بات چیت نہ کرتے پھر کھڑے ہوکے (دوسرا) خطبہ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۳۲۵) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے ہم اپنے منہ آپ کی طرف کرلیتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے اس حدیث کو ہم بجز محمد بن فضل کے طریق کے کسی سند سے نہیں جانتے اور وہ ضعیف ہے اُسے حدیث یاد نہیں رہتی تھی۔

تیسری فصل۔ (۱۳۲۶) جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہوکے پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوکے (دوسرا) خطبہ پڑھتے تھے اگر تجھ سے کوئی یہ بیان کرے کہ آپ بیٹھ کے خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے میں نے اللہ کی قسم دو ہزار سے زیادہ نمازیں آپ کے ساتھ پڑھی ہیں (آپ کبھی خطبہ بیٹھ کے نہ پڑھتے تھے) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۷) کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ یہ مسجد میں گئے تو (دیکھا کہ) عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے کعب بولے دیکھو یہ خبیث بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے[2] واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما (جب سے خطبہ کھڑے ہوکے پڑھنا ثابت ہوتا ہے) ترجمہ۔ جب لوگ سوداگری یا کھیل دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۸) عمارہ بن رُویبہؓ سے نقل ہے کہ اُنھوں نے مروان کو منبر پہ دونوں ہاتھ اُٹھاتے دیکھ کے فرمایا اللہ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے دیکھا ہے پھر کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی جب تک مؤذن اذان کہتا آپ منبر پر بیٹھے رہتے جب وہ اذان کہہ چکتا تو خطبہ پڑھتے ۱۲

[2] یعنی اللہ برتر کے اس قول سے نکلتا ہے کہ خطبہ کھڑے ہوکے پڑھا جاتا ہے اور صحیح حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہے باوجود اس کے یہ خبیث بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے ۱۲

(۱۳۲۹) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوتے تو فرماتے بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعودؓ نے سنا کہ مسجد کے دروازہ ہی پر بیٹھ گئے[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کے فرمایا اے عبد اللہ بن مسعود اندر آجاؤ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۳۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت پائی وہ دوسری ملا کے پوری پڑھ لے اور جس کی دونوں رکعتیں جاتی رہیں وہ چار رکعتیں[۲] یا یہ کہا ظہر کی نماز پڑھ لے۔ یہ حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے۔

باب نماز خوف کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۳۱) سالمؒ بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے نجد کی طرف چڑھائی کی تھی ہم دشمنوں کے سامنے گئے تو ہم نے صفیں باندھ لیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور ایک دشمن کے سامنے کھڑی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہ پڑھی تھی اور انھوں نے آکے آپ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر آنحضرتؐ نے سلام پھیر دیا پھر ہر ایک نے اپنا اپنا ایک ایک رکوع اور دو سجدے کر لئے[۳] اسی طرح نافع نے روایت کی ہے اور اتنا زیادہ بیان کیا ہے اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو پیادے کھڑے ہی کھڑے نماز پڑھ لیں اور سوار (اگر ہو سکے تو) قبلہ کی طرف مونہ کر کے یا (نہ ہو سکے تو) جدھر مونہ ہو اُدھر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں میں تو یہی جانتا ہوں کہ ابن عمرؓ نے جو یہ ذکر کیا تو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی

---

[۱] عبد اللہ بن مسعود نے جو یہ سنا کہ آنحضرت صلعم فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ تو یہ دروازہ پر کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے آنحضرتؐ نے جو انھیں دروازہ پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا اے عبد اللہ اندر کیوں نہیں آجاتے میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ دروازہ ہی پر بیٹھ جاؤ ۱۲ [۲] یعنی وہ اپنی ظہر کی نماز الگ پڑھ لے ۱۲ [۳] اپنی طرف سے نہ کہا ہوگا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا وہی ہم سے بیان کر دیا ۱۲۔

نقل کیا ہوگا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے

(۱۳۳۲) یزید بن رومانؒ صالح بن خوات سے روایت کرتے ہیں وہ ایک ایسے شخص سے جس نے جنگ ذات الرقاع[1] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ صف باندھ کے (نماز پڑھنے) کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے سامنے کھڑی رہی آپ نے اپنے ساتھ والی جماعت کو ایک رکعت پڑھادی پھر یونہی کھڑے رہے اور اُن سب نے اپنی اپنی نماز سے فارغ ہو کے دشمن کے سامنے پرا باندھ لیا اور دوسری جماعت آگئی آپ نے نماز کی دوسری رکعت جو باقی تھی انھیں پڑھا دی پھر یونہی بیٹھے رہے اور اُن سب نے اپنی اپنی نماز پوری کرلی تو آپ نے ان لوگوں کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری نے ایک اور سند سے بھی اس طرح نقل کیا ہے کہ قاسم صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۱۳۳۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور ہمارا یہ قاعدہ تھا کہ جب ہمیں کوئی سایہ دار درخت ملتا اُسے آنحضرتؐ کے واسطے چھوڑ دیتے (تاکہ اسکے نیچے آپ آرام لیں) جب ہم ذات الرقاع میں پہنچے ایک مشرک مرد نے آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو درخت میں لٹکی ہوئی تھی لیکے (میان سے) کھینچ لی۔ اور رسول اللہؐ سے کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہیں وہ بولا پھر اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا میرا اللہ تجھ سے بچائیگا جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے اُسے ڈرایا تو اُس نے تلوار کو میان کرکے وہیں لٹکا دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں پھر نماز کے واسطے اذان دی گئی آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھا دیں پھر یہ پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھا دیں جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں[2] ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] ذات الرقاع ایک لڑائی کا نام ہے جس میں مسلمانوں نے زمین گرم ہونیکی وجہ سے پیروں پر دھجیاں چیتھڑے باندھ لئے تھے اسی وجہ سے اسکا نام ذات الرقاع ہوا کہ رقاع رقعہ کی جمع ہے جسکے معنے چیتھڑے کے ہیں یعنی وہ لڑائی جسمیں چیتھڑے باندھے تھے یہ لڑائی شسنہ ہجری میں ہوئی ہے ۱۲

[2] یا تو رسول اللہ اس لڑائی میں مسافر نہ ہوں گے یا یہ حکم نماز کے قصر ہونے سے پہلے کا ہوگا ۱۲۔

(۱۳۳۴) حضرت جابرؓ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں باندھ لیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آنحضرتؐ اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے اور پچھلی صف والے دشمن کے سامنے کھڑے رہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ کی برابر والی صف کے لوگ کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والے سجدے میں چلے گئے پھر یہ کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والے آگے بڑھ گئے اور اگلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب رکوع میں گئے پھر آپ نے اور ہم سب نے ساتھ رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے جو پہلی رکعت میں پیچھے کھڑے تھے اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدہ کر چکے تو پچھلی صف والے سجدہ میں چلے گئے وہ سجدہ کر چکے تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۳۵) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موضع بطن نخلہ[1] میں خوف کے وقت لوگوں کو ظہر کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کے سلام پھیر دیا پھر دوسری جماعت آئی تو انھیں دو رکعتیں پڑھا کے سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث شرح السنہ میں نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۳۶) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان[2] اور عسفان کے درمیان اترے تو مشرک (مشورۃً) کہنے لگے مسلمانوں کو ایک نماز اپنے باپ اور بیٹوں سے زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے تم تیار بیٹھے رہو مسلمانوں پر ایک دفعہ ہی ہلہ کر دینا جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کے فرمایا اپنے یاروں کے دو حصے کر کے ایک کو نماز پڑھاؤ اور دوسری جماعت پیچھے ڈھال وغیرہ اور ہتیار لئے کھڑی رہیں (اسی طرح دوسری جماعت کو پڑھاؤ) انکی ایک ایک رکعت[3] ہو جائیگی اور

---

[1] بطن نخلہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے ۱۲ [2] ضجنان ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ کے قریب ہے اور عسفان مکہ سے دو منزل پر ایک مقام ہے ۱۲ مرقات [3] یعنی امام کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی نماز خوف جو کئی طریقوں سے منقول ہے یہ باعتبار وقت اور موقعے کے ہے ۱۲ منہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہونگی۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب عید اور بقر عید کی نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۳۷) حضرت ابو سعیدؓ خدری فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرعید کے دن عیدگاہ جاتے اور سب سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر نماز سے فارغ ہوکے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ صفیں باندھے ہوئے اسی طرح بیٹھے رہتے آپ انھیں نصیحت کرتے اور تقویٰ کی وصیت اور تاکید کرتے تھے اور اگر کوئی لشکر روانہ کرنا چاہتے تو بھیج دیتے یا کسی بات کا حکم فرماتے تو وہ بیان کردیتے پھر واپس چلے جاتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۳۸) جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید بقرعید کی نماز (بہت دفعہ) پڑھی ہے ایک دو دفعہ ہی نہیں پڑھی اس میں نہ اذان ہوتی تھی اور نہ تکبیر ہوتی تھی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۳۹) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ کسی نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شریک تھے وہ بولے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاکے نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا ابن عباسؓ نے نہ اذان کا ذکر کیا اور نہ تکبیر کا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے پاس جاکے انھیں نصیحت کی اور انھیں (دین کے احکام) یاد دلائے اور صدقہ کرنے کو ارشاد فرمایا میں نے عورتوں کو دیکھا کہ اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کے بلال کو (کچھ زیور وغیرہ) دے رہی تھیں پھر آنحضرتؐ اور بلالؓ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۰) حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کچھ نماز پڑھی اور نہ پیچھے پڑھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۱) ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید اور بقرعید کے دن[سلہ] پردہ نشین اور ایام والی عورتوں کو

سلہ یہ ابتداء اسلام کا حال ہے آنحضرت کو لشکر کہیں لڑائی پر روانہ کرنا تھا اسواسطے صدقہ لینے کی غرض سے عورتوں کو بھی بلوایا تھا ۱۲۔

بھی عیدگاہ لیچلیں اور یہ سب مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور جو عورتیں ایام سے ہوں وہ عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں ایک عورت بولی یا رسول اللہ ہم میں سے جس کے پاس چادر نہ ہو (وہ کیا کرے) آپ نے فرمایا اُسے ساتھ والی اپنی چادر اوڑھا دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکرؓ ایام تشریق[1] میں ان کے پاس آئے اور ان کے پاس دو چھوکریاں، اشعار گا بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے انصار جو کچھ جنگ بعاث کے دن (فخریہ اشعار وغیرہ) پڑھتے تھے وہ گا رہی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا منہ پر ڈالے لیٹے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کو دھمکانے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹا کے فرمایا اے ابوبکر انھیں چھوڑ دے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے (آپ نے یہ فرمایا) ہر قوم کی عید ہوتی ہے ہماری عید یہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں نوش فرمائے بغیر عیدگاہ تشریف نہ لیجاتے تھے اور کھجوریں طاق[2] کھاتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۴۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب عید کا روز ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے رستہ سے آتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۴۵) حضرت براءؓ فرماتے ہیں یوم النحر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطبہ میں فرمایا اس دن ہمیں سب سے پہلے نماز پڑھنی لازم ہے بعد ازاں واپس جاکے ہمیں قربانی کرنی چاہئے جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریق کے موافق عملدرآمد کیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی وہ قربانی میں

---

[1] جن دنوں میں تکبیرات تشریق کہتا ہیں انہیں ایام تشریق کہتے ہیں نویں کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک۔ اس سے بہت سی احادیث رسول اللہ اور آثار صحابہ سے گانے بجانے کی حرمت ثابت ہوا اگر کوئی ان چھوکریوں کے فعل سے حجت پکڑ کے ان حدیثوں کا خلاف کریگا تو وہ مرتکب حرام ہوگا اور آنحضرت کا بچیوں کو منع نہ کرنا اس سبب جواز نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ لڑکیاں نا سمجھ تھیں پھر کسی بہلاوے ہی گا رہی تھیں کوئی عاشقانہ مضمون اور ڈھولک وغیرہ نہ تھی ۱۲ مرقات ص۴۲ مدینہ سے دور یا پر ایک منزل پر قلعہ ہو ۱۲ مرقات [2] یعنی شیرینی کھائے بغیر عیدگاہ نہیں جاتے تھے اور کھجوریں ایک یا تین یا پانچ یا سات طاق کھاتے تھے جفت نہیں کھاتے تھے ۱۲

بالکل شمار نہ ہوگی بلکہ وہ (ایک) گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے واسطے جلد ذبح کر لیا ہے
یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۶) جندب بن عبدالرحمٰن بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کر دے اسے اُسکے بدلے دوسری قربانی کرنی چاہیئے اور جو نماز پڑھنے تک ذبح نہ کرے اُسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لیکے ذبح کر دے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے گویا اپنے واسطے ذبح کیا (اللہ کے واسطے نہ کیا) اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اُسکی قربانی ادا ہوگئی اور اُس نے طریقہ مُسلمانوں کی موافقت کی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح کرتے اور وہیں اُونٹ کے ہالا مارتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۳۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن (یعنے نوروز اور مہرجان[1]) مقرر کر رکھے تھے اُن میں لہو و لعب کرتے تھے آپ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں وہ بولے ان دونوں دنوں میں ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برتر نے تمہیں ان کے بدلے اُن سے بہتر دو دن عنایت کر دیئے ہیں اور وہ عید اور بقر عید کے دن ہیں۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۰) حضرت بریدہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید کے دن بے کھائے عیدگاہ نہ جاتے تھے اور بقر عید کے دن نماز پڑھنے سے پہلے کھانا نہ کھاتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے

(۱۳۵۱) جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ عید و بقر عید اور استسقا کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور قرأۃ

---

[1] یعنے نماز سے پہلے قربانی کر دینے کا ثواب نہیں ہوتا بلکہ وہ معمولی گوشت میں شمار ہو جاویگا جو روزانہ گھر والے کھاتے ہیں۔ [2] نوروز کے دن آفتاب برج حمل میں جاتا ہے اور مہرجان کے دن برج میزان میں چونکہ ان دونوں دنوں کی آب و ہوا معتدل ہوتی ہے اس واسطے انہیں لوگوں نے عید مقرر کر رکھا تھا۔

پکار کے پڑھتے تھے۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۲) سعید بن عاصؓ فرماتے ہیں میں نے ابو موسیٰؓ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اور بقر عید کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے ابو موسیٰؓ نے جواب دیا نماز جنازہ جیسی چار تکبیریں کہتے تھے حذیفہؓ بولے درست ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۳۵۳) براءؓ نقل کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے کمان دی آپ نے اُس پر سہارا لگا کر خطبہ پڑھا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۴) عطاءؓ بلا واسطہ صحابی نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے وقت نیزہ پر ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۵) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں عید کے دن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں شریک تھا آپ نے اذان و تکبیر کہوائے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی جب نماز پڑھا چکے تو بلال سے سہارا[۱] لگا کے کھڑے ہو گئے پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور اللہ کے احکام یاد دلائے اور بندگی کی اور نیکی کی رغبت دلائی پھر عورتوں کے پاس تشریف لیگئے اور آپ کے ساتھ ساتھ بلال تھے آپ نے عورتوں کو اللہ سے ڈرنے کا ارشاد فرمایا اور انہیں نصیحت کر کے اللہ کے احکام بتائے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں عید کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس رستے سے جاتے تھے (اُس سے نہ آتے بلکہ) اور رستہ سے آتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۷) حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ عید کے روز بارش ہونے لگی آنحضرت نے مسجد[۲] ہی میں لوگوں کو عید کی نماز پڑھا دی۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۸) ابو الحویرثؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے یہ خط لکھا کہ بقر عید کی نماز جلد پڑھایا کرو اور عید کی نماز دیر کر کے اور لوگوں سے احکام الٰہی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

---

[۱] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عصا وغیرہ پر سہارا ضرور لگائے ۱۲ [۲] اگر عید کے روز بارش وغیرہ ہو تو شہر ہی میں نماز پڑھ لینی چاہیئے ۱۲۔

(۱۳۵۹) ابوعمیر بن انسؓ اپنے چچاؤں سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے نقل کرتے ہیں کہ چند سواروں نے آکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو گواہی دی ہمنے کل چاند دیکھا تھا آپنے سب کو روزہ کھولنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کل صبح عیدگاہ چل کے نماز پڑھنا۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۳۶۰) ابن جریجؒ فرماتے ہیں مجھ سے عطاؒ نے بیان کیا وہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں کہتے تھے عید اور بقرعید کے دن نماز عید کے واسطے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریج کہتے ہیں اس سے تھوڑے زمانہ کے بعد میں نے عطاء سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ بیان کرتے تھے عیدالفطر کے دن امام کے آنے سے پہلے اور پیچھے نہ نماز کی اذان ہوتی اور نہ تکبیر ہوتی اور نہ آواز دی جاتی اور نہ کچھ اور ہوتا اُس دن نہ اذان ہوتی اور نہ تکبیر ہوتی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۱) ابوسعید خدریؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اور بقرعید کے دن عیدگاہ جاتے تو پہلے نماز پڑھتے اور جب نماز پڑھ چکتے تو لوگوں کی طرف مونہ کرکے کھڑے ہوتے اور وہ سب عیدگاہ ہی میں بیٹھے رہتے اگر آپ کو کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کردیتے یا اُس کے علاوہ اور کچھ ضرورت ہوتی تو بیان کرتے۔ اور آپ یہ فرماتے تھے لوگو! صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور عورتیں زیادہ صدقہ دیتی تھیں پھر آپ واپس چلے جاتے یہ بات یوں ہی جاری رہی جبکہ مروان بن حکم کا زمانہ ہوا تو (ایک دفعہ) میں مروان کے ساتھ اس طرح (عیدگاہ کی طرف) روانہ ہوا کہ میرا ہاتھ اُسکی کمر پر اور اسکا ہاتھ میری کمر پر رکھا تھا جبکہ ہم عیدگاہ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا رکھا ہے مروان مجھے منبر کی طرف گھسیٹنے لگا اور میں اسے نماز کے واسطے کھینچ رہا تھا جب میں نے اُسکا یہ اصرار دیکھا تو میںؓ نے پوچھا نماز سے پہلے خطبہ جائز کہاں ہے وہ بولا نہیں (نہیں) ابوسعید جو تجھے معلوم ہے وہ اب متروک ہوگیا۔ میں نے جواب دیا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جو مجھے معلوم ہے اس سے بہتر تم کر ہی نہیں سکتے

سلہ چونکہ یہ لوگ دوپہر کے بعد آئے تھے اسوقت نماز کا وقت نہ رہا تھا اسواسطے آپنے فرمایا نماز کل صبح پڑھنا۔

سلہ مروان نماز سے پہلے خطبہ اس غرض سے پڑھتا تھا کہ نماز کے بعد سب چلے جاتے تھے اُسکے خطبہ سننے سے کوئی راضی نہ تھا۔

(یہ) تین بار (کہا) پھر ابو سعید واپس چلے گئے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب قربانی کا بیان

پہلی فصل

(۱۳۶۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے سینگوں والے جو سیاہ اور سپید رنگ کے تھے قربانی کئے اور بسم اللہ و اللہ اکبر کہہ کے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا انسؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر اپنا قدم رکھ کے بسم اللہ و اللہ اکبر کہتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۳۶۳) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا دنبہ (منگانے کا) حکم دیا جو کہ سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں بیٹھتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی) اسکے پاؤں اور سینہ و پشت اور آنکھیں سب سیاہ تھیں) چنانچہ دنبہ قربانی کرنیکے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا اے عائشہؓ مجھے چھری دیدے پھر فرمایا اُسے پتھر پر تیز کرلے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لیلی اور دنبے کو پکڑ کے پچھاڑ کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام پر میں ذبح کرتا ہوں اے اللہ اسے محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول کر۔ پھر اُسے ذبح کر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۴) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسنہ[۱] کے سوا کم نہ ذبح کیا کرو ہاں اگر نہ ہو سکے تو بھیڑ کا بچہ جو چھ ماہ سے زیادہ کا ہو ذبح کر دیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۵) عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریاں دیں تاکہ میں انہیں قربانی کے واسطے بانٹ دوں انہیں تقسیم کر دینے کے بعد ایک بکری کا بچہ بچ رہا اس کا میں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اسے تو ذبح کر دے ایک روایت میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دنبہ کا بچہ ملا ہے آپ نے فرمایا اسی کو ذبح کر دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۱] جو اونٹ پانچ برس کا ہو کے چھٹے میں لگے اُسے مسنہ کہتے ہیں اور گائے بھینس جو دو برس کی ہو کے تیسرے میں لگے اور بھیڑ بکری دنبہ جو سال بھر کا ہو کے دوسرے میں لگے اسکو مسنہ کہتے ہیں ہاں بھیڑ اور دنبہ کا چھ ماہ سے اور زیادہ کا بچہ اگر موٹا تازہ ایسا دکھائی دے جو سال بھر والے کے برابر ہو تو اُسے ذبح کر دینا جائز ہے ۱۲ منہ

(۱۳۶۶) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید گاہ ہی میں قربانی[1] کرتے اور وہیں اُونٹ کے بھالا مارتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۷) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گائے اور اُونٹ سات[2] آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔ یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ لفظ (ہوبہو) ابوداؤد کے ہیں۔

(۱۳۶۸) ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بقرعید کے دس دن ہوں تو تم میں جو کوئی قربانی کرنی چاہے تو وہ اپنے ناخون وغیرہ کچھ نہ کترواے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نہ بال منڈوائے اور نہ ناخن کتروائے۔ ایک روایت میں ہے جو کوئی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہ اپنے بال منڈوائے اور نہ ناخن کتروائے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن نیک عمل کرنا زیادہ محبوب نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ خدا میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک عمل کرنے سے) زیادہ نہیں ہے آپ نے فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا بھی (ان سے زیادہ) نہیں ہے ہاں جو مرد اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں نکلے اور پھر کچھ لیکے واپس نہ آئے (یعنے جو شہید ہو جائے وہ ان سے زیادہ ہے)۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۳۷۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں قربانی کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے سینگوں والے ابلق خصی[3] ذبح کئے جبکہ ان کا مونہ قبلہ کی طرف کیا تو یہ پڑھا[4] انی وجھت وجھی للذی

---

[1] عید گاہ میں قربانی کرنا افضل ہے ۱۲ منہ [2] یعنے سات آدمی ملکے اونٹ یا گائے ذبح کردیں تو جائز ہے ۱۲ [3] خصی سے مراد یہ کہ اسکے بیضے کوٹ کے شہوت کھودی تھی ایسا ہی خصی بالاتفاق جائز ہے اور جسکے بیضے نکالدیئے گئے ہوں اسکی قربانی کرنی منع ہے ۱۲ [4] میں نے اپنا مونہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین پیدا کیا ہے حالانکہ میں ملت ابراہیم حنیف پر ہوں اور مشرک نہیں ہوں میری نماز اور ساری عبادتیں اور مرنا جینا اللہ رب العالمین ہی کے واسطے ہے جس کا کوئی شریک نہیں یہی مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں فرمانبردار ہوں اے اللہ تیری ہی توفیق سے تیرے واسطے یہ محمد اور محمد کی امت کی طرف سے ہے۔

فطر السموات والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوٰتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین ــــ
اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ اللہ اکبر پھر ذبح کر دیا۔ یہ حدیث احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے
آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور یہ پڑھا بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا عنی وعن لم یضح من امتی ۔[1]

(۱۳۷۱) حنش فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کو دو دنبے ذبح کرتے دیکھ کے عرض کیا یہ کیا بات
ہے (جو تم دو دنبے کرتے ہو) وہ بولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کر دی ہے کہ میں آپ کی
طرف سے قربانی کر دیا کروں اس واسطے میں (ایک) آپ کی طرف سے ذبح کرتا ہوں حدیث
ابو داؤد نے اور اسی طرح ترمذی نے نقل کی ہے ۔

(۱۳۷۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے ہمیں فرما دیا ہے کہ ہم آنکھ اور
کان (قربانی کے جانور کے) اچھی طرح دیکھ بھال لیا کریں اور یہ (فرمایا ہے) کہ ہم انہیں ذبح نہ کریں
جن کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوں[2] یا چرے پھٹے ہوں[3]۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور
نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ کی روایت "آنکھ کان اچھی طرح دیکھ
لیں" تک ختم ہو گئی ۔

(۱۳۷۳) حضرت علیؓ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سینگ ٹوٹے اور کان
کٹے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۴) براء بن عازبؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کونسی
قربانی[4] کرنے سے بچنا چاہیئے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا ان چار سے (اول) لنگڑا جو ظاہر لنگڑاتا
ہو اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اور بیمار جس کا مرض ظاہر ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا
بھی نہ ہو ــــ یہ حدیث امام مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے نقل کیا ہے ـــ

[1] اے اللہ یہ میری طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے جو میرے امتی قربانی نہ کریں ۱۲ [2] یعنی جن جانوروں کے کان آگے یا
پیچھے سے کٹے ہوں ۱۲ [3] لمبان میں سے چیرے ہوں یعنی جو دو ٹکڑے نہیں سے کٹے ہوں ایسے جانوروں کا ذبح کرنا منع ہے ۱۲ [4] یعنی کیسے کیسے جانوروں کی قربانی کرنا چاہیئے

(۱۳۷۵) ابو سعید فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سینگوں والا فربہ دنبہ ذبح کرتے تھے جسکی آنکھیں اور منہ سیاہ ہوتا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۶) بنی سلیم کے (ایک مرد) مجاشع نام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھیڑ اور دنبہ کا بچہ جو چھ ماہ سے زیادہ ہو مُسنہ[1] کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۷) ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے اچھا جانور قربانی کا دنبہ کا بچہ ہے جو چھ ماہ سے زیادہ ہو۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۱۳۷۸) ابن عباس فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید الضحےٰ آگئی ہم ایک گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۳۷۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن [illegible] اللہ کو خون گرانے سے زیادہ ابن آدم کا کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے اور قربانی کے جانور اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت قیامت کے دن آویں گے اور قربانی زمین پر خون گرنے سے پہلے اللہ قبول کر لیتا ہے تم اُس سے اپنا جی خوش کیا کرو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۸۰) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کوئی دن اللہ کو پسندیدہ نہیں ہے جن میں اسکی عبادت کی جاوے اس کا ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اسکی ایک رات کو عبادت کے لئے کھڑا رہنا لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ترمذی نے کہا ہے اسکی سند ضعیف ہے۔

تیسری فصل

(۱۳۸۱) جندب بن عبد اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

[1] یعنی بھیڑ دنبہ کا چھ ماہ سے زیادہ کا بچہ مسنہ کے برابر ہے اسکی قربانی بھی جائز ہے ۱۲ بعض علما کا یہ مذہب ہے [illegible]

ہمراہ یوم النحر میں میں نماز بقر عید میں شریک تھا آپ نماز پڑھ کے فارغ نہ ہوتے پائے اور نہ سلام پھیرنے پائے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ قربانیوں کا گوشت کٹا رکھا ہے اور نماز پڑھنے سے پہلے ہی قربانی ہو گئی ہے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی اُسے اُس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیئے ایک روایت میں ہے یوم النحر کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کے خطبہ پڑھا بعد ازاں قربانی کی اور فرمایا جو نماز سے پہلے قربانی کر دے اُسے دوسری قربانی کرنی چاہیئے اور جس نے نہ کی ہو وہ اللہ کا نام لیکے ذبح کر دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۸۲) نافعؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے عید الضحےٰ کے دو روز بعد تک قربانی کے دن[1] ہیں۔ یہ حدیث امام مالک نے نقل کی ہے اور کہتے ہیں اسی طرح مجھے حضرت علیؓ سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

(۱۳۸۳) ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام کیا اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۳۸۴) زید [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے آپ [illegible] باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہمیں اس میں کیا (ثواب) ملے گا آپ نے جواب دیا کہ ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی (کا ثواب) ملے گا لوگوں نے عرض کیا صوف[2] کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا صوف کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا اجر ملے گا۔ یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں دسویں گیارہویں بارہویں اسکے بعد جائز نہیں یہی امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیرہویں کو بھی قربانی جائز ہے بعض لوگوں کے نزدیک اخیر ذی الحجہ تک درست ہے ۱۲ مرقات

[2] لوگوں نے پوچھا جن جانوروں کے بال نہ ہوں بلکہ صوف ہو جیسے دنبہ بھیڑ ان کا کیا حکم ہے آپ نے جواب دیا انکا بھی یہی حکم ہے ۱۲

باب عتیرہ کا بیان

عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جو ماہ رجب میں لوگ تقرب الی اللہ سمجھ کے ذبح کرتے ہیں۔

پہلی فصل۔ (۱۳۸۵) ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے[1] (راوی حدیث) کہتے ہیں فرع اُس اونٹ کے بچے کو کہتے تھے جو سب سے پہلے پیدا ہوتا اور اُسے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ ماہ رجب میں جو ایک بکری کرتے تھے اس کا نام ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۸۶) مخنف بن سُلیمؓ فرماتے ہیں مقام عرفہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے کہ میں نے سنا آپ فرما رہے ہیں اے لوگو! تمام گھر والوں پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ[2] واجب ہے کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے وہ اس قربانی کا نام ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب اور ضعیف الاسناد ہے ابوداؤد کہتے کہ ابھی عتیرہ منسوخ ہے

تیسری فصل۔ (۱۳۸۷) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن (نماز) عید کا ارشاد ہوا ہے ۱۲

ایک مرد بولا یارسول اللہ بتائیے اگر میرے پاس بجز مادہ اونٹنی (وغیرہ) کے جو کسی نے بہ دودھ وغیرہ کے فائدہ کے واسطے دی ہو اور جانور نہ ہو تو میں اُسے قربانی کردوں (یا نہیں) آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں تو اپنے بال منڈوا یا کتروا اور ناخن اور مونچھیں کتروا اور زیر ناف بال صاف کر اللہ کے نزدیک تیری پوری قربانی یہی ہو جاوے گی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[1] چونکہ اس میں بت پرستوں کی مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ لوگ بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اسواسطے مسلمانوں کو بھی منع کر دیا گیا ۱۲ منہ [2] یعنی ماہ رجب میں بکری ذبح کرنا یہ ابتدائے اسلام کا ذکر ہے بعد ازاں منسوخ ہو گیا ۱۲ [3] یعنی اگر کسی نے مجھے مادہ اونٹنی وغیرہ اس غرض سے دی ہو کہ تو اس کا دودھ وغیرہ کا نفع اٹھاتا رہ اگر میرے پاس اسکے علاوہ اور نہ ہو تو کیا اسی کو میں ذبح کردوں آپ نے فرمایا نہیں فقط تو اپنی حجامت وغیرہ بنوالیا کر تجھے قربانی کا ثواب ملجایا کرے گا ۱۲۔

باب چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۸۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ پکار دے "الصلوٰۃ جامعۃ" یعنے نماز کے واسطے جمع ہو جاؤ (سب لوگ جمع ہو گئے) تو آپ آگے جا کھڑے ہوئے پھر دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس سے زیادہ دراز میں نے نہ کبھی رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۸۹) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں قرأۃ پکار کے پڑھی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۰) عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ شریک تھے آپ سورۂ بقر پڑھنے کے قریب قریب بہت دیر تک کھڑے رہے پھر بہت بڑا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت دیر تک کھڑے رہے (لیکن) یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر ایک بڑا رکوع کیا مگر یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا بعد ازاں سجدے میں گئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر بڑا لمبا رکوع کیا یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھا کے بڑی دیر تک کھڑے رہے مگر یہ کھڑا رہنا پہلے کھڑے رہنے سے کم تھا پھر بڑا لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سر اٹھایا بعد ازاں سجدے میں گئے پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو گیا تھا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے[1] جب تم انہیں دیکھو (کہ یہ گہنا گئے) تو اللہ کا ذکر کیا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اسی جگہ سے کچھ چیز لی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پچھلے پاؤں ہٹے آپ نے فرمایا

---

[1] بعض لوگ کہتے تھے کہ اگر کوئی بڑا آدمی مر جاتا ہے تو سورج گرہن ہوتا ہے اس واسطے آپ نے فرمایا یہ غلط ہے بلکہ یہ اللہ کی نشانی ہے اللہ بندوں کو اس سے ڈراتا ہے ۱۲۔

میں نے جنت کو دیکھا تھا میں اس میں سے خوشہ انگور لیتا تھا اگر میں لے لیتا تو تم اس میں سے جب تک دنیا باقی ہے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے جہنم کو دیکھا اس سے زیادہ گھبراہٹ کا مقام میں نے کبھی نہیں دیکھا جیسے آج دیکھا اور اکثر اس میں رہنے والی[1] میں نے عورتوں کو دیکھا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کس وجہ سے (عورتیں بکثرت جہنمی ہیں) آپ نے جواب دیا اس وجہ سے کہ وہ ناشکری کرتی ہیں کسی نے پوچھا کیا اللہ کی ناشکری کرتی ہیں آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کچھ تکلیف دیکھے تو کہنے لگے گی میں نے تیرے ہاں کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۱) حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ابن عباسؓ کی حدیث کے مانند روایت ہے اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر سجدے میں گئے تو بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اس میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے جب تم دیکھو (کہ یہ گہنا گئے) تو اللہ سے دعا کیا کرو اور تکبیر کہا کرو نماز پڑھا کرو خیرات کیا کرو پھر فرمایا اے امت محمد! اللہ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے جبکہ اس کا کوئی بندہ زنا کرتا ہے یا کوئی بندی زنا کرتی ہے اور اے امت محمد! جو کچھ مجھے[2] معلوم ہے اگر تم جان لو تو بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۲) ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کے کھڑے ہو گئے آپ ڈر رہے تھے کہ کہیں[3] قیامت نہ ہو گئی ہو آپ نے مسجد میں آ کے لمبے قیام اور رکوع و سجود سے نماز پڑھائی اس طرح میں نے کبھی آپ کو (دراز) رکوع و سجود کرتے نہ دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا یہ نشانیاں ہیں جو اللہ بندوں پر بھیجتا ہے کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے نہیں ہوتا

---

[1] یعنی دوزخ میں بکثرت عورتیں تھیں ۱۲ [2] اگر تمہیں یہ معلوم ہو جاوے کہ امر کا قیامت کے دن کس قدر غصہ ہوگا تو ہنسنا بالکل چھوڑ دو اور رویا زیادہ کرو ۱۲ [3] یعنی آپ نے یہ خیال کیا کہیں قیامت نہ آ گئی ہو کیونکہ چاند سورج گرہن وغیرہ قیامت کی علامت ہیں ۱۲۔

ولیکن اس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ایسا دیکھا کرو تو گھبرا کے اللہ کے ذکر اور اس سے دعا اور استغفار کرنے میں مصروف ہو جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا جس روز ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا آپ نے لوگوں کو (دو رکعتیں) چھ رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۹۴) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت (دو رکعتیں) آٹھ رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں اسی طرح حضرت علی سے منقول ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۹۵) عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ زندگی میں مدینہ[۵۱] میں اپنے تیروں سے تیراندازی کرتا تھا جب سورج گرہن ہوا تو میں نے تیروں کو پھینک کے خیال کیا واللہ میں دیکھوں گا کہ سورج کے گہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت پیدا ہوئی عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں آپ کے پاس آیا تو آپ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے اور سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر الحمد للہ پڑھ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ سورج گہن سے نکل آیا جب گرہن جاتا رہا تو دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ حدیث مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں نقل کی ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔ اور مصابیح کے نسخہ میں جابر بن سمرہ سے منقول ہے۔

(۱۳۹۶) اسماء دختر ابوبکرؓ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں آزاد کرنیکا ارشاد[۵۲] فرمایا تھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۹۷) سمرہ بن جندب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گرہن میں نماز پڑھائی اس طرح کہ آپ کی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

۵۱ یعنی مدینہ میں میں تیراندازی کرتا تھا ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو تیر پھینک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے چلا یا ۱۲ ۵۲ سورج گرہن میں غلام وغیرہ آزاد کرنا اور صدقہ دینا مسنون ہے ۱۲۔

(۱۳۹۸) عکرمہؓ فرماتے ہیں کسی نے ابن عباسؓ سے کہا فلاں (یعنی صفیہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا انتقال ہو گیا ابن عباسؓ سجدہ میں گر پڑے کسی نے اُن سے کہا تم ایسے وقت[سلہ] سجدہ کرتے ہو وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کوئی نشانی دیکھا کرو تو سجدہ میں چلے جایا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے انتقال کر جانے سے بڑی نشانی اور کونسی ہوگی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۹۹) اُبی بن کعب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اس میں ایک بڑی سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے واسطے کھڑے ہوئے تو ایک بڑی سورت پڑھ کے پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج کا گرہن جاتا رہا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۰۰) نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ دو دو رکعتیں پڑھنے لگے اور آپ سورج کے روشن ہونے کی دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری (روزانہ) نماز کی طرح نماز پڑھائی اور رکوع و سجدہ کیا اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد جلد مسجد کی طرف جا رہے تھے اسوقت سورج گہنا یا ہوا تھا آپ یہاں تک نماز پڑھاتے رہے کہ سورج روشن ہو گیا پھر فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے سورج[سلہ] اور چاند گرہن صرف زمین کے بڑے رہنے والے کے مر جانے سے ہوتا ہے حالانکہ کسی کے مرنے جینے سے چاند سورج نہیں گہنتے ولیکن یہ دونوں بھی اللہ کی مخلوق ہیں اللہ اپنی مخلوق میں جو بات چاہتا ہے نئی نکالتا ہے چاند اور سورج میں سے جو گہہ جاوے تم اُسکے صاف ہو جانے تک نماز پڑھا کرو

سلہ یعنی یہ تو غم کا وقت ہے اور تم سجدہ کرتے ہو ۱۲

سلہ اُن کا یہی عقیدہ تھا کہ سورج گہن اور چاند گہن کا یہی سبب ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مر جاتا ہے اُس وقت گرہن ہوتا ہے ۱۲۔

یا کوئی امر[51] اللہ پیدا کر دے (یعنی عذاب یا قیامت قائم کر دے)۔

باب شکر کے سجدوں کا بیان

یہ باب پہلی اور تیسری فصل سے خالی ہے (یعنی اس میں وہ حدیثیں نہیں ہیں جو پہلی اور تیسری فصل میں لکھی جاتی ہیں۔

دوسری فصل۔ (۱۴۰۱) ابوبکرہؓ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوش کرنے والا امر پیش آتا تو اللہ برتر کا شکر کرنے کے ارادے سے سجدہ میں گر پڑتے تھے یا (یہ ہے کہ ایسا امر در پیش ہوتا) کہ جس سے آپ خوش ہوتے (راوی کا شک ہے) یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور یہ کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۴۰۲) ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بونے مرد کو دیکھ کے سجدہ میں گر پڑے دارقطنی نے اسے مرسلاً نقل کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ (منقول) ہیں۔

(۱۴۰۳) سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے جبکہ ہم موضع عزوزا کے قریب پہنچے تو اترے پھر دونوں ہاتھ اٹھا کے ایک گھڑی تک دعا کی پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے پھر کھڑے ہوئے تو ایک گھڑی تک دونوں ہاتھ اٹھائے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک (سجدہ میں) ٹھہرے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی امت کے واسطے شفاعت کی اللہ نے مجھے تہائی امت کی مغفرت[52] عطا کر دی۔ میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا پھر میں نے سر اٹھا کے اپنے پروردگار سے امت کے واسطے دعا مانگی تو اللہ نے اور تہائی امت کی مغفرت مجھے عطا کی پھر میں اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا پھر میں نے سر اوٹھا کے

---

[51] یعنی تم عبادت کرتے رہا کرو جب تک سورج گرہن سے نہ چھٹ جاوے یا اگر عذاب و قیامت آنے والا ہو تو وہ آ جاوے ۱۲ [52] یعنی تہائی امت کی مغفرت اول کر دی پھر دوسری دفعہ اور تہائی اور تیسری دفعہ باقی امت کی شفاعت قبول کر کے ساری امت بخش دی ۱۲۔

اپنے پروردگار سے امت کے واسطے دعا کی تو مجھے باقی تہائی امت کی مغفرت دیدی گئی پھر (فوراً) اپنے پروردگار کا شکر یہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا - یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے -

باب نماز استسقاء کا بیان

پہلی فصل - (۱۴۰۴) عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ مینہ کے واسطے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز پڑھائی جن میں قرأۃ پکار کر پڑھی تھی اور قبلہ کی طرف مونہ کرکے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرتے رہے اور قبلہ کی طرف مونہ کرتے وقت چادر کو پلٹا تھا[۱] - یہ روایت متفق علیہ ہے -

(۱۴۰۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ کسی دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے آپ ہاتھ اس طرح اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سپیدی دکھائی دیتی تھی - یہ روایت متفق علیہ ہے -

(۱۴۰۶) حضرت انسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا مانگی تو دونوں ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف تھی - یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے -

(۱۴۰۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم صیباً نافعاً" - ترجمہ اے اللہ مینہ نفع پہنچانے والا برسا - یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے -

(۱۴۰۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش نے ہمیں آلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بدن مبارک کپڑے سے کھول دیا یہاں تک کہ آپ کے بدن پر خوب مینہ برسا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام آپ نے کیوں کیا آپ نے جواب دیا

---

[۱] چادر کے پلٹنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پیچھے لیجا کے چادر کا بایاں پلہ نیچے کا داہنے ہاتھ سے اور دایاں پلہ نیچے کا بائیں ہاتھ سے پکڑ کے اپنے پیچھے اس طرح پلٹے کہ داہنے ہاتھ کا پلہ دائیں کندھے پر اور بائیں ہاتھ کا پلہ بائیں کندھے پر ہو جاوے اس صورت میں سب طرح چادر کے رُخ پلٹ جاویں گے ۱۲ -

یہ اپنے پروردگار سے تازہ تازہ الگ ہو کے آیا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۴۰۹) عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں جا کے نماز استسقاء پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کرتے وقت چادر کا رُخ پلٹا[1] اس کا دایاں پلّہ بائیں کندھے پر اور بایاں پلّہ دائیں کندھے پر کر لیا پھر اللہ سے دعا مانگی۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۰) عبداللہ بن زیدؓ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ کی دعا مانگی تو آپ سیاہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے آپ نے چاہا کہ نیچے کا سرا پکڑ کے اُوپر کر لیں مگر جب یہ دشوار معلوم ہوا تو اُسے اپنے مونڈھوں پر پلٹ لیا۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۱) عُمیرؓ ابی اللحم کے غلام سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موضع احجار زیت کے پاس جو زوراء کے قریب ہے مینہ کی دعا مانگتے دیکھا کہ کھڑے ہوئے مینہ کی دعا مانگ رہے ہیں اور اپنے منہ کی طرف دونوں ہاتھ اُونچے کئے ہیں جو سر سے اُونچے نہیں تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۲) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے واسطے روز کے کپڑے پہنے ہوئے عاجزی اور خشوع وزاری کرتے ہوئے باہر تشریف لیگئے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۴۱۳) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہ کی دعا مانگتے تو یہ پڑھتے "اللّٰھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت"[2] یہ حدیث امام مالک اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ "اللّٰھم اسقنا غیثاً مغیثاً مریئاً مریعاً نافعاً غیر ضار عاجلاً غیر آجل"[3]۔ جابر کہتے ہیں اُسی وقت

---

[1] چادر کا رخ اس واسطے پلٹتے ہیں کہ اللہ اسی طرح حالت زمانہ بدل دے یعنی اب قحط ہو اسکے بدلے بارش کر کے ارزانی کر دے ۱۲ [2] ترجمہ اے بار خدایا اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت برسا دے اور مردہ زمینوں کو زندہ کر دے ۱۲ [3] یا الٰہی تو پھر ایسا مینہ برسا جو ہماری فریاد رسی کرے اور جس کا انجام بہتر ہو تازگی کرنے والا نفع پہنچانے والا ہو کسی کو ضرر نہ پہنچائے جلد آنے والا ہو دیر نہ کرے ۱۲۔

آسمان ایک پاٹ ہوگیا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۴۱۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینھ نہ برسنے کی شکایت کی آپ کے حکم سے منبر عیدگاہ میں رکھا گیا آپ نے لوگوں سے ایک دن عیدگاہ چلنے کا وعدہ کیا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی کرن ظاہر ہوتے ہی روانہ ہوگئے اور منبر پر بیٹھ کے اللہ کی بزرگی وحمد وثنا بیان کی پھر فرمایا تم نے اپنے شہروں کی قحط سالی اور مینھ کے وقت پر نہ برسنے کی شکایت کی تھی اب اللہ تعالیٰ تمہیں ارشاد کرتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی پھر فرمایا سب تعریف اس اللہ کے واسطے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور مہربان بخشش کرنے والا ہے انصاف کے دن کا مالک ہے۔ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے بارخدایا تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے پرواہ ہے ہم فقیر ہیں ہم پر مینھ برسا اور اسے ہماری قوت[1] اور ایک مدت تک نفع کا سبب بنا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کے آپ نے اتنے اونچے کئے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھائی دینے لگی پھر اپنی پشت لوگوں کی طرف پھیری پھر چادر پھیری یا الٹی اور ہاتھ یونہی اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے (منبر سے) اتر آئے اور دو رکعتیں پڑھیں بعد ازاں اللہ نے ابر پیدا کیا کہ گرج اور بجلی کوندنے لگی پھر اللہ کے حکم سے مینھ برسنے لگا آپ اپنی مسجد تک نہ آنے پائے کہ نالیاں بہنے لگیں[2] جب آپ نے لوگوں کو سائے میں جلدی کرتے دیکھا تو آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں پھر آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سب چیزوں پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۱۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں جب قحط سالی ہوتی حضرت عمرؓ بن خطاب عباسؓ بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے مینھ کی دعا مانگتے تھے اور فرماتے اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو ہم پر مینھ برساتا تھا اب ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتے ہیں تو ہم پر مینھ برسا (اس دعا مانگنے سے) ضرور بارش ہوتی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی مینھ سے غلہ پیدا کر جو ہماری قوت مفید ہو ۱۲ [2] یعنی نالیوں میں پانی بہنے لگا اس قدر مینھ برسا تھا ۱۲

(۱۴۱۷) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک نبی لوگوں کے ہمراہ بارش کے واسطے دعا مانگنے نکلے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں ایک چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (کھڑی) ہے وہ نبی بولے واپس چلے چلو کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول ہوگئی۔ یہ حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے۔

باب ہواؤں کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۴۱۸) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروا ہوا سے میری مدد کی گئی ہے اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۱۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ مجھے آپ کا کوا دکھائی دیگیا ہو آپ صرف مسکرایا کرتے تھے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے تو آپ کے چہرہ پر ڈر کے آثار پائے جاتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۲۰) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ" اور جب مینہ تلا کھڑا ہوتا تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا اور (کبھی) باہر جاتے (کبھی) اندر آتے اور آگے جاتے پیچھے ہٹتے جب برسنے لگتا تو یہ خوف آپ سے جاتا رہتا حضرت عائشہؓ نے یہ بات معلوم کرکے آپ سے (اسکا سبب) دریافت کیا آپ نے جواب دیا اے عائشہؓ میں جانتا ہوں کہیں یہ ابر ایسا نہ ہو جس کے حق میں قوم عاد نے کہا تھا "فلما رأوہ عارضا مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا" ایک روایت میں ہے جب آپ مینہ برستے دیکھتے تو فرماتے تھے یہ (اللہ کی) رحمت ہے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

---

۱۵۰ ۔ ہر تیز ہوا چلنے سے ہی پناہ مانگنی چاہیے ۱۲ ۔ اے اللہ میں تجھ سے اسکی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اسمیں ہوا وہ بہتر ہو اور جس غرض سے بھیجا ہے اسکی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں برائی ہو اور جو تو نے اس میں بھیجا ہو اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲ ۔ جب انھوں نے ابر کو اپنے شہروں پر آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر جو اوپر ہے ہم پر برسے گا ۱۲۔

(۱۴۲۱) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے[۵۱] پانچ ہیں (جنہیں اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں پھر استدلالاً) یہ آیت پڑھی "ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث" آخر آیت تک۔ ترجمہ۔ قیامت کا علم خدا ہی کے پاس ہے وہی مینھ برساتا ہے (اور وہی پیٹ کے بچہ[۵۲] کو جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل میں کیا کمائی کروں گا اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ میں کونسی زمین پر مروں گا۔ اللہ جاننے والا خبردار ہے) یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۴۲۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط سالی اسی کا نام نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (نہیں) بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ مینھ پر مینھ برسے اور زمین میں کچھ نہ پیدا ہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۴۲۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کی رحمت ہے وہی رحمت اور عذاب لاتی ہے تم اسے برا نہ کہا کرو اور اللہ سے ہوا کی بھلائی کی دعا کیا کرو اور ہوا کی شر سے اس کی پناہ مانگا کرو۔ یہ حدیث امام شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۴۲۴) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا پر لعنت کی آپ نے فرمایا تم ہوا کو لعنتی نہ دو کیونکہ وہ اللہ کے کام پر مقرر ہے۔ جو کوئی ایسے پر لعنت کرے گا جو لعنت کا مستحق[۵۳] نہ ہوگا وہ لعنت اسی پر لوٹ پڑے گی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۲۵) ابی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا نہ کہا کرو جب تم ناگوار (ہوا) دیکھا کرو تو یہ دعا کیا کرو[۵۴] "اللہم انا نسئلک من خیر ہذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما امرت بہ" یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

---

۵۱ یعنی پانچ باتیں غیب کا خزانہ ہیں جنہیں بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ۱۲ ۵۲ یعنی یہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی ۱۲ ۵۳ یعنی جو کسی کو ناحق لعنت کرے گا وہ لعنت اسی پر لوٹ پڑے گی ۱۲

۵۴ ترجمہ۔ یاالٰہی ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں ہے بہتری ہو اور جو کچھ اسے حکم ہوا ہو اس کی بہتری کی دعا مانگتے ہیں اور اسکی برائی سے پناہ مانگتے ہیں ۱۲

(۱۴۲۶) ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب کبھی ہوا چلتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھ جاتے اور یہ پڑھتے "اللھم اجعلہا رحمۃ ولا تجعلہا عذابا اللھم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا" ابن عباسؓ کہتے ہیں کتاب اللہ میں (وارد ہے) انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا۔ ارسلنا علیہم الریح العقیم۔ وارسلنا الریاح لواقح۔ وان یرسل الریاح مبشرات۔ یہ حدیث امام شافعی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۴۲۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان سے بدلی اٹھتی دیکھتے تو اپنا کام کاج چھوڑ کے اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور یہ پڑھتے اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ۔ ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو کچھ اس میں برائی ہو۔ اگر آسمان کھل جاتا تو اللہ کی حمد بیان کرتے اور اگر برسنے لگتا تو یہ کہتے اے اللہ نفع دینے والا پانی برسا۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے نقل کی ہے اور یہ لفظ روایت شافعی کے ہیں۔

(۱۴۲۸) ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بجلی اور گرج کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے ترمذی نے کہا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۴۲۹) عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب گرج کی آواز سنتے تو بات کرنی چھوڑ دیتے اور یہ پڑھتے سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ۔ یہ حدیث امام مالک نے روایت کی ہے۔

کتاب جنازوں کے بیان میں

باب بیماروں کی مزاج پرسی کا بیان اور بیماری کے ثواب کا بیان

سلہ اے اللہ تو اسے (ہوا کو) رحمت کر دے (عذاب کی) ہوا نہ کر [illegible] قوم عاد پر بادِ صرصر اللہ نے بھیجی اور [illegible] بہت سی ہوائیں بھیجی [illegible] جو نفع دینے والی ہوائیں ہیں اور ایک ہی ہوا سے مراد یہ ہے کہ جس سے پھل وغیرہ نہیں پیدا ہوتے ۱۲

سلہ اے اللہ میں اپنے غضب سے [illegible] اور اپنے عذاب سے ہلاک کر [illegible] پہلے عافیت دے یعنی عافیت سے مار ۱۲

سلہ پاک ہے وہ ذات جس کی [illegible] تمام فرشتے ڈر کے مارے تسبیح کرتے ہیں۔ رعد اس فرشتہ کا نام ہے جو بادل ہانکنے پر مقرر ہے ۱۲

سلہ یعنی بیماری کچھ بری چیز نہیں ہے بلکہ [illegible] بزرگی ہے کیونکہ بیماری سے آدمی کے گناہ [illegible] جاتے ہیں ۱۲

پہلی فصل - (۱۴۳۰) ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو اور بیمار کا حال پوچھا کرو اور قیدی کو رہا کرا دیا کرو۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر یہ پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا۔ بیمار کا حال پوچھنا۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ جانا۔ دعوت قبول کرنا۔ چھینک لینے والے کو جواب دینا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۲) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا کیا ہیں آپ نے جواب دیا جب تو کسی (مسلمان) سے ملے تو اسے سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے ہنسی کرے[1] تو اُسے نصیحت کر دے اور جب چھینک لیکے الحمد للہ کہے تو تو (یرحمک اللہ کہہ کے) اُسے جواب دے اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر اور جب مر جاوے تو اس کے ساتھ ساتھ جا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۳) براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں (کے کرنے) کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے۔ ان ان باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیمار کا حال پوچھنا۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ جانا۔ اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ اور سلام کا جواب دینا۔ اور دعوت کرنیوالوں کی بات[2] قبول کرنا۔ اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ اور ان ان باتوں سے منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی اور حریرا اور استبرق اور دیباج[3] اور قسی پہننے اور میثرہ[4] بچھانے سے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے (منع فرمایا ہے) ایک روایت میں ہے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے (منع کیا ہے) کیونکہ جو چاندی کے برتن میں دنیا میں پانی پئے گا اُسے آخرت میں چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۴) ثوبانؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی بیمار پرسی کو جاتا ہے وہ واپس لوٹنے تک جنت کی میوے چننے میں رہتا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی وہ چاہے تجھ سے ہنسی کرے یا مشورہ کرے تو اُسے نصیحت کی بات بتا اور تو بھی اسکی طرح نادان نہ بن ۱۲ [2] یعنی جو دعوت کرے اسکی دعوت قبول کرنا بہتر ہے انکار نکرنا چاہئیے کیونکہ انکار کرنے سے اُسے رنج پہنچیگا ۱۲ [3] استبرق اور دیباج اور قسی ریشمی کپڑوں کے نام ہیں ۱۲ [4] یہ میثرہ کا ترجمہ ہے میثرہ ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جو نیچے بچھاتے ہیں ۱۲ منہ

(۱۴۳۵) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر قیامت کے دن کہے گا اے آدم کی اولاد میں بیمار ہوا تو نے میرا حال نہ پوچھا وہ کہے گا اے پروردگار میں تیرا مزاج کیونکر پوچھتا حالانکہ تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ جواب دیگا تجھے نہیں معلوم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کا حال نہیں پوچھا لیا تو نہیں جانتا اگر تو اسکی عیادت کو جاتا تو اس کے پاس مجھے پا لیتا۔ اور اے اولاد آدم میں نے کھانا مانگا تو نے مجھے نہیں کھلایا بندہ جواب دیگا میں تجھے کیونکر کھلاتا حالانکہ تو ہی تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے اللہ برتر فرمائے گا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسے نہ کھلایا کیا تجھے نہیں معلوم اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس ضرور پاتا۔ اے اولاد آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے نہ پلایا وہ کہے گا میں تجھے کیونکر پانی پلاتا حالانکہ تو تمام جہان کا پرورش کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا تو نے اسے نہ پلایا خبردار رہو اگر تو اسے پلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس آ کے لے لیتا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۳۶) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کو تشریف لیگئے اور آپ جسکی عیادت کو جاتے تو فرماتے تھے کچھ خوف نہیں اللہ چاہے تو بیماری گناہوں سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے (چنانچہ) آپ نے اس دیہاتی سے بھی فرمایا کچھ خوف کی بات نہیں ہے اللہ چاہے تو پاک کرنے والی بیماری ہے وہ بولا ہرگز نہیں بلکہ یہ اس طرح کا بخار ہے کہ بڑے بوڑھے پر چڑھ آیا اسے قبر میں پہنچا دیگا آپ نے فرمایا اچھا[۱] (یوں تو) یونہی سہی یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اسپر پھیر کے یہ پڑھتے تھے[۲] اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنی اگر تو میری بات غلط جانتا ہے اور تجھے یہ خیال ہے کہ میں مر ہی جاؤں گا تو یہی ہو جاویگا ۱۲ [۲] اے لوگوں کے پروردگار۔ خوف دور کر دے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفا نہیں جو بیماری دور کرے ۱۲

(۱۴۳۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں جب کسی آدمی کی کوئی چیز دُکھتی یا کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرکے پڑھتے بسم اللہ[1] تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفٰی سقیمنا باذن ربنا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۹) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات[2] پڑھ کے دم کرتے اور اپنا ہاتھ بدن پر پھیرتے تھے جب آپ کو اس درد کی شکایت ہوئی جس میں آپ نے وفات پائی تو میں معوذات پڑھ کے دم کرتی تھی جو آپ دم کرتے تھے اور آپ ہی کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیر دیا کرتی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے جب کوئی گھر والوں میں سے بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کے دم کرتے تھے۔

(۱۴۴۰) عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جو انہیں اپنے بدن میں معلوم ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو اس مقام پر جہاں درد ہے اپنا ہاتھ رکھ کے تین بار بسم اللہ پڑھ اور سات بار اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر[3]۔ عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں میں نے یہ کیا تو اللہ نے میری بیماری جو کچھ مجھے تھی دور کر دی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۱) ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے محمد کیا تم بیمار ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں جبرئیل یہ دعا پڑھنے لگے بسم اللہ[4] ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۱۴۴۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم حسنؓ اور حسینؓ کے واسطے (ہر آفت سے بچنے کی) ان لفظوں سے دعا مانگتے تھے "اعیذکما[5] بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ"

---

[1] اللہ کے نام پر ہماری زمین کی مٹی کیسے لعاب میں (ملی ہوئی) ہے تاکہ پروردگار کے حکم سے بیمار تندرست ہو جاوے ۱۲ [2] یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وغیرہ پڑھ کے دم کرتے تھے ۱۲ [3] جن چیزوں کو میں پاتا اور ڈرتا ہوں ان سے اور انکی برائی سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲ [4] ہر ایذا دینے والی چیز سے ہر ایک کی برائی اور دشمن کی بری نظر سے تجھ پر منتر کرتا ہوں اللہ ہی تجھے شفا دیگا اللہ کے نام سے تیرے واسطے منتر پڑھتا ہوں ۱۲ [5] اللہ کے پورے کلموں سے تمہیں اللہ کی امان میں دیتا ہوں تاکہ وہ ہر شیطان اور موذی جانوروں اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے بچائے ۱۲

اور فرماتے تھے تم دونوں کے باپ[۱] (یعنی حضرت ابراہیم) ان کلموں کے ساتھ اسمٰعیل اور اسحٰق کے واسطے آفت سے بچنے کی دعا مانگتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور مصابیح کے نسخہ میں (بجائے بہا کے) بہما لفظ تثنیہ ہے[۲] (یعنی ان دو کلموں کے ساتھ دعا کرتے تھے)۔

(۱۴۴۳) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ بھلائی پہنچانیکا ارادہ کرتا ہے اُسے تکلیف دیتا ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۴) ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا مسلمانوں کو جو تکلیف اور مشقت اور رنج و غم اور ملال وایذا پہنچتی ہے اُس کے بدلے اللہ اس کے گناہ بخشدیتا ہی حتے کہ اگر کوئی کانٹا بھی لگ جاوے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۵) عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا میں نے آپ پر ہاتھ پھیر کے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو بڑے لرزہ کا بخار چڑھا ہوا ہے آپنے جواب دیا ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو (ہر کام کے) دوہی اجر بھی ملیں گے آپنے فرمایا ہاں پھر فرمایا جس مسلمان کو بیماری کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے اُس کے بدلے اللہ اُس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف کسیکی نہیں دیکھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۷) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ اور گردن[۳] کے درمیان وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی کی موت کی سختی کو بُرا نہیں سمجھتی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۸) کعب بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن کی مثال کچی کھیتی کی سی ہے کہ جسے ہوائیں دائیں بائیں گراتی ہیں کبھی گرا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں۔ اسی طرح

[۱] یعنی جدّ اور بڑے سلسلے سے تم دونوں کے باپ ہیں ۱۲ [۲] یعنی ایک نسخہ میں بہما لفظ تثنیہ ہر جگہ کے قائم مقام ہے اور دوسرے نسخہ میں بہا ہے ۱۲ [۳] یعنی جب آپکا دم نکلا تو آپ کا سر میرے سینہ اور گردن کے بیچ میں رکھا ہوا تھا ۱۲۔

مرتے دم تک (سلسلہ جاری رہتا ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ اُسے کچھہ صدمہ نہیں پہنچتا اور ایک دفعہ ہی اُکھڑ جاتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۹) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوا اُسے ہمیشہ جھکولے دیتی رہتی ہے چنانچہ مومن ہمیشہ مصیبت و بلا میں مبتلا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو ہلتا ہی نہیں ہاں ایک دفعہ ہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ یہہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۰) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سائب کی ماں کے ہاں تشریف لے گئے تو اُس سے پوچھا تجھے کیا ہوا جو تو کانپ رہی ہے وہ بولی بخار ہے اللہ اسے کھوئے آپؐ نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ اس سے اولاد آدم کی خطائیں معاف ہوتی ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۱) ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار[۱] ہوتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اس کے اُتنے ہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ حالت قیام اور تندرستی میں کرتا تھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۲) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (میں مرنا) ہر مسلمان کے واسطے شہادت کا درجہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ آدمی شہید ہیں طاعون والا۔ دستوں والا۔ ڈوبا ہوا۔ دبا[۲] ہوا۔ اور جو راہِ خدا میں مارا جاوے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کا ماجرا دریافت کیا آپ نے مجھ سے بیان کیا یہ اللہ کا عذاب ہے جس پر چاہتا ہے اُسے بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے حق میں اُسے اللہ نے رحمت بنا دیا ہے جو کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اپنی

---

[۱] یعنی چونکہ سفر اور بیماری میں عمل کم ہوتے ہیں اسواسطے اُسے اسی قدر ثواب ملیگا جتنا حالت قیام اور تندرستی میں اچھے عمل کرنے سے اجر ملیگا ۱۲ [۲] یعنی جو کوئی مرض طاعون اور دَبّ تو نہیں یا دیکے یاد دبکے مر جاوے وہ بھی شہید ہے ۱۲۔

شہر میں صبر کرکے ثواب جانکے رُکا رہے اور یہ جانے کہ جو کچھ اللہ نے میرے حق میں لکھدیا ہو اسکے سوا کچھ تکلیف مجھے نہیں پہنچیگی ایسے شخص کو شہید جیسا اجر ملیگا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہو۔

(۱۴۵۵) اُسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب ہے اسے اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر یا اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے بھیجا تھا جب تم کسی زمین میں اُس کا ذکر سنو تو وہاں نہ جایا کرو اور اگر جس زمین پر تم ہو وہیں طاعون واقع ہو جاوے تو وہاں سے بھاگ کر نہ جاؤ۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ پاک و برتر فرماتا ہے جب میں کسی بندے کی پیاری آنکھیں لیکے آزماتا ہوں[۱] اور وہ صابر نکلتا ہو ان کے بدلے میں جنت دیدوں گا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہو۔

دوسری فصل۔ (۱۴۵۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو بیمار پُرسی کرتا ہو شام تک ستر ہزار فرشتے اُس کے واسطے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پُرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے واسطے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں باغ ملے گا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۵۸) زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے جسکہ میری آنکھ میں درد تھا۔ یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۹) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کرے اور ثواب سمجھ کے اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کرے وہ شخص جہنم سے ساٹھ برس کے راستہ کے مقدار[۲] دور رہے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہو۔

(۱۴۶۰) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان مسلمان کی بیمار پرسی کو جاکے سات بار اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک[۳] پڑھے اللہ اُسے ضرور شفا دے گا

[۱] یعنی جسے میں دنیا میں اندھا کر دیتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہو اُسے جنت میں بڑا اجر دوں گا ۱۲ [۲] یعنی جہنم سے ساٹھ برس کے راستہ کے برابر دور رہیگا جہنم میں جانا تو کیا ہو ۱۲ [۳] میں اللہ بزرگ سے جو عرش عظیم کا مالک ہو سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا کرے ۱۲

ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو گی (تو کچھ علاج ہی نہیں) یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۱) ابن عباسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک بخار اور تمام دردوں کے واسطے بتاتے تھے کہ یہ پڑھا کرو "بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار" یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے جو صرف ابراہیم بن اسمٰعیل کی سند سے مشہور ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

(۱۴۶۲) ابو درداءؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسے کچھ تکلیف ہو یا اس کا بھائی (مسلمان) بیمار ہو تو وہ دعا پڑھے "ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع" یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۳) عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی بیمار کی عیادت کو آوے تو یہ پڑھے "اللھم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ" یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۴) علی بن زیدؓ (بصری) امیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عائشہؓ سے اللہ بزرگ وبرتر کے اس قول "ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ" اور اس قول "ومن یعمل سوءً"

ف۱ اللہ برتر کے نام سے شروع کرتا ہوں میں ہر رگ کی برائی سے جو خون سے بھری ہو اور گرمی دوزخ کی برائی سے اللہ بزرگ کی امان مانگتا ہوں ۱۲ ف۲ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہے تیری حکومت آسمان و زمین (دونوں) میں ہے جیسے تیری رحمت آسمان پر ہے ویسی ہی اپنی رحمت زمین پر کر دے تو ہمارے گناہ اور خطائیں بخشدے تو ہی پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت اور اس بیمار پر اپنی شفا نازل کر ۱۲ ف۳ اے اللہ اپنے بندے کو تندرستی عطا کر تاکہ وہ دشمنوں سے تیرے واسطے لڑے اور تیری مرضی کے واسطے دوسروں کے جنازہ کے ساتھ جاوے

ف۴ اگر تم دل کی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے لیگا ۱۲

ف۵ جو برائی کرے گا اس کی سزا پاوے گا ۱۲۔

یعجز بہ کی تفسیر دریافت کی وہ بولیں جب سے میں نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا ہے اسوقت
سے مجھ سے کسی نے اس آیت کی تفسیر نہیں پوچھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ
محاسبہ کرنا اللہ کا عذاب ہو جو کہ (دنیا میں) بندہ کو بخار و مصیبت کی تکلیف پہنچاتا ہے حتٰے
کہ کچھ مال کرتے کی آستین میں رکھدے اور وہ گم ہو جاوے اور اس کے واسطے گھبرا جاوے
(تو یہ بھی تکلیف میں داخل ہے) یہانتک کہ بندہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ خالص
سونا بھٹی سے سرخ نکلتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۵) ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں بندہ کو جو تکلیف بڑی یا چھوٹی پہنچتی ہے وہ اسی کے
گناہ کے سبب سے ہوتی ہے اور بہت سی اللہ معاف کر دیتا ہے پھر (استدلالاً) یہ آیت پڑھی
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۶) عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بندگی کے
اچھے راستہ پر ہوتا ہے اور بیمار ہو جاتا ہے تو اس فرشتے سے کہدیا جاتا ہے جو اس پر مقرر ہوتا ہے
کہ اس کا ثواب ان عملوں کے برابر لکھے جا جو یہ حالت تندرستی میں کرتا تھا جب تک میں اسے
تندرست نہ کر دوں۔ یا اپنی طرف بلا لوں۔

(۱۴۶۷) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان
کسی جسمانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو ارشاد ہوتا ہے اس کے نیک عمل لکھے جاؤ جو وہ
(تندرستی میں) کرتا تھا اگر وہ تندرست ہو جاتا ہے تو وہ (گناہوں سے) صاف ستھرا ہو جاتا
ہے اور اگر اللہ اسے مار ڈالتا ہے تو اسے بخشدیتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو
شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۶۸) جابر بن عتیکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ خدا میں مارے جانے
کے علاوہ شہادت کے سات درجے (اور) ہیں طاعون والا شہید ہے۔ اور ڈوبا ہوا شہید ہے
اور ذات الجنب والا شہید ہے۔ اور جو دست آنے سے مرجاوے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو جلکر مرے

ف۱ یعنی حساب لینے سے یہ مراد ہے کہ برائیوں کا بدلا دنیا ہی میں دیا گیا یہ بخار وغیرہ اسی سبب سے ہوتا ہے ف۲ جو
تمہیں مصیبت پہنچی ہے یہ تمہارے ہی کرتوتوں کے سبب سے ہے اور بہت برائیاں معاف کر دیتا ہے ف۳ ذات الجنب پسلی کے درد کا نام ہے۔

وہ بھی شہید ہے۔ اور جو دیوار وغیرہ کے نیچے دب کے مرجاوے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو عورت جننے کے مرجاوے وہ بھی شہید ہے۔ یہ حدیث امام مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۹) سعدؓ فرماتے ہیں کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سب سے زیادہ تکلیف کن لوگوں کو ہوتی ہے آپ نے فرمایا نبیوں کو پھر جو انکے بعد افضل ہو[1] اور پھر جو ان کے بعد افضل ہو۔ بقدر دین کے مرد کی آزمایش کیجاتی ہے جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اُسے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جس کا ایمان ضعیف ہوتا ہے اُسے تکلیف کم ہوتی ہے آدمی یونہی تکلیفیں پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ بیگناہ ہوکے زمین پر چلنے[2] پھرنے لگتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی ابن ماجہ دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۴۷۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی دیکھی ہے اسوقت سے کسی کی آسان موت[3] پر میں نے رشک نہیں کیا۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۱) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ مر رہے تھے آپ کے پاس ایک پیالہ میں پانی بھرا رکھا تھا اور آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کے اپنے مونہہ پر مل رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اللھم اعنی[4] علی منکرات الموت او سکرات الموت"۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۲) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اُسے دنیا ہی میں جلدی سزا دیدیتا ہے اور جس بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے اُس کے گناہوں کو روکے رکھتا ہے اسے قیامت کے دن پوری پوری سزا دے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۳) حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا ثواب[5] بڑی مصیبتوں کے

---

[1] انبیاء کے بعد ان لوگوں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہے جو ان کے بعد تمام لوگوں سے بزرگ ہیں پھر جو انکے بعد سب سے زیادہ بزرگ ہیں ۱۲ [2] جو بیماری کے بعد تندرست ہوتا ہو تو بیگناہ و پاک صاف ہو جاتا ہے ۱۲ [3] رسول اللہ کی موت کو دیکھ کے جانا کہ موت کی سختی بھی بہتر ہوتی ہے اس سے پہلے میں آسان موت کو اچھا جانتی تھی ۱۲ [4] اے بار خدایا مجھے موت کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر دے اور مدد کر ۱۲ [5] جتنی مصیبت دنیا میں زیادہ ہوگی اسی قدر ثواب زیادہ ملیگا ۱۲۔

بدلے ملیگا اور اللہ بزرگ و برتر جس قوم کو چاہتا ہے اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا اُس سے اللہ بھی راضی ہوگا اور جسے برا معلوم ہوا اُس سے اللہ ناراض ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کے جان اور مال اور اولاد میں ہمیشہ تباہی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ سے ملتا ہے[1] تو اُس کے ذمہ کچھ برائی نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور اسی طرح امام مالک نے نقل کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۴۷۵) محمد بن خالد سلمی اپنے باپ سے وہ اُس کے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طرف سے جو درجہ بندہ کی تقدیر میں ہوتا ہے اور اُسے عمل کے سبب سے وہ میسر نہیں ہوتا اللہ اُس کے جسم اور مال اور اولاد کو بلا میں مبتلا کرتا ہے۔ جبکہ وہ اُس پر صبر کرتا ہے اللہ اُسے اُس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے واسطے اللہ کی طرف سے پہلے سے مقرر ہو چکا تھا۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۶) عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم کی صورت بنائی گئی تو اُس کے پہلو میں ننانوے موتیں (یعنی بلائیں[2]) تھیں اگر وہ موتیں اسے چھوڑ دیتی ہیں تو بڑھاپے میں پڑ کے مر جاتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۷۷) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام[3] پانیوالے لوگ جب قیامت کے دن مصیبت زدوں کو اجر ملتے دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کاشکے ہماری کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں (تو ہمیں بھی اب بڑے بڑے اجر ملتے) یہ حدیث ترمذی نے روایت کر کے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۷۸) عامر[4] رامؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کر کے فرمایا مومن

---

[1] یعنی جب وہ مرتا ہے تو گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ۱۲ [2] بلاؤں کو موت اس واسطے کہا گیا ہو کہ یہ موت کی لین ڈوری ہوتی ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی جو لوگ دنیا میں آرام و چین سے گزران کر رہے ہیں وہ لوگ محتاجوں کو اجر ملتے دیکھ کے پشیمان ہوں گے [4] عامر ایک صحابی ہیں جن سے یہی ایک حدیث منقول ہو اور اسکی بھی سند مجہول ہے ۱۲

جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ بزرگ و برتر اُسے عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ اور آیندہ کو اُس کے واسطے نصیحت ہو جاتی ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور پھر تندرست ہو جاتا ہے تو وہ اونٹ کی طرح ہے کہ اُسے اس کے مالک نے باندھ دیا پھر اُسے کھول دیا اُسے نہیں معلوم کہ اُسے کیوں باندھا تھا اور پھر کیوں کھول دیا ایک مرد بولا یا رسول اللہ بیماریاں کیا چیز ہیں بخدا میں کبھی بیمار نہیں ہوا آپ نے جواب دیا تو ہمارے پاس سے کھڑا ہو جا تو ہم میں سے نہیں[سلہ] ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۹) ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس جایا کرو اسکی زندگی کی متعلق[سلہ] اُس سے اچھی باتیں کہا کرو کیونکہ ایسی باتیں ٹال تو کچھ نہیں سکتیں (مگر) اسکا دل خوش ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے

(۱۴۸۰) سلیمان بن صُرد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پیٹ[سلہ] (یعنی دست) مار ڈالیں اُسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

(۱۴۸۱) حضرت انس فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو آئے اور اُس کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور اُس سے فرمایا تو مسلمان ہو جا اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے قریب بیٹھا تھا وہ بولا (بیٹا!) ابو القاسم کی اطاعت اختیار کر چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے اُس اللہ کا شکر ہے جس نے اسے آتش جہنم سے نجات دی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۸۲) ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیمار کی مزاج پرسی کو

سلہ یعنی چونکہ تو بیماری میں مبتلا نہیں ہوا اسواسطے تو ہمارے طریق والوں میں سے نہیں ہے ۱۲

سلہ یعنی اس سے تندرست ہونے اور بچ جانے کا ذکر کیا کرو اور تسلی دیتے رہا کرو تمہاری تسلی سے گو وہ بچ نہیں سکتا مگر اس سے اُسے اطمینان اور خوشی رہے گی ۱۲۔

سلہ یعنی جو کوئی دستوں کی بیماری میں مر جاوے وہ شہید لکھا جاتا ہے اُسے کچھ عذاب نہ ہوگا ۱۲۔

جاتا ہے منادی آسمان سے پکارتا ہے (اے شخص) تو اچھا ہے اور تیرا چلنا[1] بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا مکان بنالیا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۳) ابن عباس فرماتے ہیں جس مرض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اسوقت حضرت علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک کیسے رہے وہ بولے اللہ کے شکر سے صبح تک اچھے رہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۸۴) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا ہاں (ضرور دکھائیے) وہ بولے اس کالی سی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرگی اٹھتی ہے تو میں بے پردہ ہو جاتی[3] ہوں آپ (میرے واسطے) اللہ سے دعا فرمائیے (کہ میری بیماری جاتی رہے) آپ نے جواب دیا اگر تو صبر کرنا چاہے[4] تو تجھے جنت ملیگی اور جو تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجھے تندرست کر دیگا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر اس نے کہا میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں آپ نے اسکے واسطے دعا کی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۸۵) یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی (دفعۃً) مرگیا دوسرے آدمی نے کہا اسے مبارک ہو کہ یہ مرا اور بیماری میں مبتلا نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھے کیا معلوم ہے کہ اگر اللہ اسے بیماری میں مبتلا کرتا تو اسے اسکے[5] گناہوں کا کفارہ کر دیتا۔ اسے امام مالک نے مرسلاً نقل کیا ہے۔

(۱۴۸۶) شداد بن اوسؓ اور صنابحیؓ سے روایت ہے کہ یہ دونوں ایک بیمار مرد کی عیادت کو گئے ان دونوں نے اس سے پوچھا تو کس طرح ہے وہ بولا میں اچھا ہوں شداد نے کہا تجھے گناہوں کے کفارہ اور خطاؤں کے مٹنے کی (مبارکی و) خوشی ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

---

[1] یعنی جب تو جا رہا ہو وہ کام خیر ہے اس سے بیمار کے حال پوچھنے کی فضیلت نکلتی ہے ۱۲ [2] ترجمہ ای حسن کے والد یا یہ حضرت علی کی کنیت ہے ۱۲ [3] یعنی بیہوش ہو جاتی ہوں اور کپڑے وغیرہ اتر جاتا ہے ۱۲ [4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری پہ صبر کرنا اچھا جانے سے بہت بہتر ہے ۱۲ [5] اگر وہ بیمار ہوتا تو اللہ بیماری کی وجہ سے اسکے گناہ معاف کر دیتا ۱۲

آپ فرماتے تھے اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو بلا میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری بلا پر جس سے میں اس کا امتحان لیتا ہوں میری حمد کرتا ہے وہ اس جگہ سے گناہوں سے اس طرح (پاک صاف) ہوکے اٹھے گا جیسے اس دن تھا جس روز اسکی ماں نے جنا تھا پھر پروردگار بزرگ و برتر فرماتا ہے (اسے فرشتو) میں نے اپنے بندے کو (بیماری میں) قید کرکے اس کا امتحان لیا تھا لہذا جو تم اس کی تندرستی کی حالت[1] میں (نیک عملوں کے) اجر لکھتے تھے اسی قدر اجر اب بھی لکھو۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور اسکا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو اس کا کفارہ ہوسکے اللہ اسے غم میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کے گناہ دور کردے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۸) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیمار کی مزاج پرسی کو جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں داخل رہتا ہے جب[2] تک جاکے بیٹھ نہ جاوے اور جب (جاکے) بیٹھ جاتا ہے رحمت خدا میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ حدیث امام مالک اور احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۹) ثوبانؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو بخار آوے جو کہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اسے چاہئے اپنے بخار کو (ٹھنڈے) پانی سے بجھاوے اور چاہئے کہ بہتی نہر میں کود پڑے اور اس کے چڑھاؤ کی طرف جاوے اور یہ پڑھے بسم[3] اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک" یہ کام طلوع صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور تین دن تک پانی میں تین غوطے لگائے۔ اگر تین روز میں آرام نہ ہو تو پانچ روز (کرے) اور اگر پانچ دن میں (بھی) آرام نہ ہو تو سات دن (نہائے) اگر سات روز میں بھی آرام نہ ہو تو نو دن

---

[1] یعنی یہ بندہ بیماری کی وجہ سے نیک عمل نہ کرسکا لہذا تم اسکے نامۂ اعمال میں ان عملوں کا ثواب لکھو جو یہ تندرستی میں کرتا تھا ۱۲

[2] جب تک رستہ چلتا رہتا ہے تو رحمت خدا میں رستہ چلتا ہے اور جب بیمار کے پاس جاکے بیٹھ جاتا ہو تو سرتاپا رحمت میں مستغرق ہو جاتا ہو ۱۲

[3] اللہ کے نام سے ابتدا ہو اے اللہ اپنے بندہ کو صحت عطا کراور اپنے رسول کی تصدیق کر یعنی چونکہ رسول نے فرمادیا ہو کہ اس طرح کرنے سے بیمار تندرست ہوجاویگا تو اے اللہ تو اپنے نبی کو سچا کردکھا ۱۲

(نہائے) کیونکہ اللہ کے حکم سے نو روز [۱] سے پھر بخار تجاوز نہ کرے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۹۰) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بخار کا ذکر تھا کہ ایک مرد نے بخار کو بُرا (بھلا) کہا آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہہ کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے آگ لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۱) حضرت ابوہریرہؓ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی مزاج پرسی کو تشریف لیگئے تو فرمایا تو خوش ہو کیونکہ اللہ برتر فرماتا ہے یہ (بخار) میری آگ ہے میں اسے بندہ مومن پر دنیا میں اس غرض سے مسلط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن یہ (بخار) آتش جہنم کے بدلے [۲] (شمار) ہو جاوے۔ یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۴۹۲) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک و برتر فرماتا ہے میری عزت و بزرگی کی قسم جس بندہ کو میں بخشنا چاہتا ہوں اُسے میں دنیا سے نہیں [۳] اُٹھاتا جب تک ہر گناہ کے بدلے جو اس کے ذمہ ہوں بیماری بدن اور تنگی رزق کی بھرپور سزا نہیں دیتا۔ یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۱۴۹۳) شقیقؓ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود بیمار ہوئے اور ہم اُن کی عیادت کو گئے تو وہ رونے لگے اسپر لوگوں نے انھیں ملامت کی وہ بولے میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں [۴] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بیماری گناہوں کی مٹانے والی ہے بس تو اسواسطے روتا ہوں کہ مجھے ضعیفی کے زمانہ میں بیماری آئی جہاد اور کوشش کے زمانہ میں نہ آئی کیونکہ بندہ کے حالت بیماری میں اسی قدر اجر لکھے جاتے ہیں جو بیمار ہونے سے پہلے اسکے لکھے جاتے [۵] اور اب وہ کام بیماری کی وجہ سے نہ کر سکا۔ یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے۔

---

[۱] یعنی نو روز کے اندر ہی بخار جاتا رہے گا آگے نہیں بڑھ سکے گا ۱۲ [۲] یعنی وہ بیمار آتش جہنم سے نجات پانے اور بخار کے بدلے وہ آگ سے بچا رہے ۱۲ [۳] یعنی پہلے میں اسے بیماری اور محتاجی میں مبتلا کرکے اُسکے گناہ مٹا دیتا ہوں پھر اُسے موت دیکے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ بیماری اور مفلسی سے گناہ جھڑ جاتے ہیں ۱۲

(۱۴۹۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی تین دن کے بعد[۵۱] مزاج پرسی کو جایا کرتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۹۵) حضرت عمر بن خطاب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی بیمار کے پاس جایا کرے تو اس سے کہا کر کہ وہ تیرے واسطے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعاء جیسی ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۶) ابن عباسؓ فرماتے ہیں بیمار پرسی کے وقت کم بیٹھنا اور بیمار کے پاس کم غل مچانا سنت ہے ابن عباس کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کا غل اور جھگڑا زیادہ ہوا تو فرمایا میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۷) حضرت انسؓ کہتے ہیں بیمار کے پاس مزاج پرسی کو اتنی دیر[۵۲] بیٹھنا چاہئے جتنا کہ اونٹنی کے دودھ دوھنے کے درمیان ٹھیرتے ہیں اور سعید بن مسیب کی مرسل روایت میں ہے بہتر مزاج پرسی وہ ہے جس میں جلدی کھڑا ہو جاوے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۹۸) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کو گئے تو اس سے پوچھا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے وہ بولا گیہوں کی روٹی کو میرا جی چاہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے (اس مسلمان) بھائی کے واسطے بھیجدے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بیمار کا تم میں سے کسی چیز کو دل چاہے تو اسے وہ چیز کھلادے یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۹) عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں ایک شخص کا مدینہ میں انتقال ہوا جو وہیں پیدا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز (جنازہ) پڑھ کے فرمایا کاش کہ یہ اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ (کہیں) ...

---

[۵۱] ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث موضوع (یعنی بنائی ہوئی) ہے کیونکہ بالاتفاق مزاج پرسی کو جانا ابتداء مرض میں سنت ہے تین دن کے بعد پہنچ کا اسقدر ثواب نہیں ۱۲ [۵۲] یعنی بہت تھوڑی دیر مزاج پرسی کیواسطے بیٹھنا چاہئے جسقدر اونٹنی کے دودھ دوہنے میں ٹھیر جاتے ہیں عرب والے اونٹنی کے دودھ دوہنے میں تھوڑی دیر ٹھیر جاتے ہیں اور بچہ کو تھن سے لگا دیتے ہیں تاکہ دودھ اچھی طرح اتر آوے پھر دوبارہ دوہنے لگتے ہیں اسی طرح دوبار یا تین بار کرتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ بیمار کی مزاج پرسی کو جاوے تو زیادہ نہ ٹھیرے ۱۲۔

مرتا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں ؟ آپ نے جواب دیا کیونکہ آدمی جب اپنی پیدایش کی جگہ کے سوا (کہیں اور) مریگا اسکی پیدایش کی جگہ سے لیکے اُس جگہ تک جہاں قدموں کے نشان ختم ہوتے ہیں اس قدر جنت میں جگہ ملیگی۔ [له]

(۱۵۰۰) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کی موت شہادت ہے [٢] یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۰۱) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیماری کی حالت میں جاویگا وہ شہید مریگا یا فتنۂ قبر سے بچا رہیگا اور صبح و شام اُسے جنت کا رزق دیا جاتا رہے گا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے اور نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے

(۱۵۰۲) عرباض بن ساریہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جو اپنے بچھونوں پر مرے ہوں گے پروردگار بزرگ و برتر کے حضور طاعون میں مرنے والوں کے حق میں جھگڑا کریں گے [سه] شہید کہیں گے ہمارے بھائی ہماری طرح مارے گئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے ہمارے بھائی اپنے بچھونوں پر مرگئے ہیں جیسے ہم مرگئے تھے پروردگار فرمائیگا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم راہ خدا میں مارے ہوؤں کے مثل ہوں تو یہ بھی انہی میں سے ہیں اور انہی کے ساتھ (رہیں گے) بعد ازاں (دیکھا جاویگا تو ثابت ہوگا) کہ ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہوں گے۔ یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۵۰۳) جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے (ڈرکے) بھاگنے والا لڑائی سے بھاگنے والے کے برابر ہے [سله] اور اس میں صبر کرنے والے کے واسطے شہید کا سا ثواب ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

[له] جتنی دور سفر میں مرے گا اسی قدر جنت میں زمین ملے گی ۱۲ [٢] حالت سفر میں مرنا شہادت کا درجہ رکھتا ہے ۱۲ [سه] یعنی طاعون کے مرے ہوؤں کے بارے میں شہید اور اپنی موت سے مرنے والے جھگڑیں گے ہر ایک یہ کہے گا کہ یہ ہماری طرح مرے ہیں لہذا ہم میں ہیں آخر فیصلہ میں لوگ شہیدوں کے ساتھی قرار دیئے جاوینگے ۱۲ [سله] یعنی طاعون سے ڈرکے بھاگنا میدان جنگ سے بھاگنے کے برابر ہے اور طاعون کی جگہ صبر سے رہنا میدان جنگ میں صبر کرنے کے برابر ہے ۱۲۔

باب موت کی آرزو کرنے (کی برائی) اور موت کو یاد رکھنے (کی فضیلت) کا بیان

پہلی فصل - (۱۵۰۴) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیکبخت ہوگا تو شاید اللہ اسکی نیکیاں زیادہ کرے اور اگر برا ہوگا تو شاید اللہ اُسے توبہ نصیب کرے - یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے -

(۱۵۰۵) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت کے وقت آنے سے پہلے موت کی دعا مانگے کیونکہ جب آدمی مر جاتا ہے اُسکے عمل (یا امید) منقطع ہو جاتی ہیں اور مومن[۱] کی عمر نیکی ہی زیادہ کرتی ہے - یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے -

(۱۵۰۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مصیبت پہنچنے سے موت کی خواہش نہ کرے اگر خواہش کرنی ضروری ہو تو یہ کہے اے اللہ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے واسطے مرنا بہتر ہو مجھے موت دیجیو - یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۵۰۷) عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے ملنے کو اچھا سمجھتا ہے اللہ اس سے ملنے کو اچھا جانتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانتا ہے اللہ اس سے ملنے کو برا جانتا ہے حضرت عائشہؓ یا کوئی اور آپ کی بیوی بولیں ہم تو مرنے کو برا ہی سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مراد نہیں ہے[۲] ولیکن (مراد یہ ہے کہ) جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ اللہ کی رضامندی اور بزرگی کی بہ خوش ہوتا ہے اور اُسے کوئی چیز اُن چیزوں سے جو اسکے آگے معلوم ہوتی ہے اچھی نہ معلوم ہوگی وہ اللہ سے ملنا چاہے گا اور اللہ اس سے ملنا چاہے گا اور کافر کا جب مرنیکا وقت ہوتا ہے تو اللہ کے عذاب اور سزا کی اُسے خبر سنائی جاتی ہے اسے آگے والی چیزوں سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں معلوم ہوتی وہ اللہ سے ملنے کو برا جانے گا اللہ اس سے ملنے کو برا

---

[۱] یعنی ایماندار بندے کی جتنی عمر زیادہ ہوگی اسیقدر نیکیاں زیادہ ہوں گی اسواسطے موت کی دعا نہیں کرنی چاہئیے ۱۲

[۲] یعنی موت کی سختیوں کو برا سمجھنے میں کچھ حرج نہیں ہے ہاں جو کوئی دنیا سے جانیکو اور اللہ سے ملنے کو برا جانے اُسے اللہ بھی برا جانتا ہے ۱۲

جائیگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ موت اللہ کے ملاقات سے پہلے ہے۔ (یعنی ملاقات کا وسیلہ ہے)

(۱۵۰۸) ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے لوگ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ نکلا آپ نے فرمایا یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے لوگ بولے یا رسول اللہ مستریح اور مستراح منہ کون ہے آپ نے فرمایا مومن بندہ تو دنیا کے رنج اور تکلیفوں سے چھوٹ کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے (وہ مستریح ہے) اور بندہ بدکار سے آدمی اور شہر اور درخت اور چوپایہ راحت پاتے ہیں (یعنی اسکی برائیوں سے نجات پاتے ہیں وہ مستراح منہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۰۹) عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کے فرمایا تو دنیا میں اس طرح رہ جیسے کہ تو مسافر ہے بلکہ رستہ چلنے والا ہے اور ابن عمرؓ فرماتے تھے جب شام ہوا کرے تو صبح کی امید نہ رکھا کر اور جب صبح ہو تو شام کی امید نہ رکھا کر اور تندرستی میں بیماری کے واسطے عمل کر لیا کر اور زندگی میں موت کے واسطے عمل کر لیا کر۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱۰) حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین روز پہلے سنا آپ فرمارہے تھے کوئی تم میں سے اس طرح نہ مرے جبکا اللہ کے ساتھ نیک گمان نہ ہو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۵۱۱) معاذ بن جبل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ قیامت کے روز اللہ مومنوں سے اول کیا پوچھے گا اور لوگ اول کیا جواب دیں گے ہمنے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا اول اللہ ایمانداروں سے کہے گا کیا تم مجھ سے ملنے کو

لہ مستریح کے معنے خود آرام پانے والا مستراح منہ جس سے اور لوگ آرام پائیں یعنی مومن بندہ تو خود دنیا کی تکلیفوں سے چھوٹ کے آرام پاتا ہے اور کافر کی برائیوں سے اور لوگ چھوٹ کے آرام پاتے ہیں ۱۲ لمعات ۔ ہ دنیا کو سفرگاہ سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ خیال کرنا چاہیئے کہ رستہ ہی چل رہا ہوں نہ وطن میں ہوں نہ کہیں حالت سفر ہی میں ٹھیرا ہوا ہوں ۱۲ ۔ ۵ یعنی اللہ کے ساتھ ہر وقت اچھا گمان رکھے کہیں ایسا نہ ہو کہ بدگمانی کی حالت میں مرجاوے اور وہ مبتلا قہر خداوندی ہو ۱۲

اچھا سمجھتے تھے وہ جواب دیں گے ہاں اے پروردگار! اللہ برتر پوچھے گا (تم) کیوں (اچھا جانتے تھے) وہ جواب دیں گے ہمیں تیرے معاف کرنے اور گناہ بخشنے کی امید تھی اللہ تعالیٰ فرما دے گا میں نے تمہارے واسطے اپنی مغفرت لازمی کر دی۔ اسے شرح السنہ میں نقل کیا ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

(۱۵۱۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو لذتوں کی قطع کرنے والی ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱۳) ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں سے فرمایا تم اللہ سے شرم کرو جتنا اُس سے شرم کرنے کا حق ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم تو اللہ سے شرم کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ جو اللہ سے اتنی شرم ہے جتنی شرم کرنی چاہیے وہ اپنے سر[۱] اور اُن چیزوں کی جو سر کی اندر ہوں حفاظت رکھے نیز پیٹ کی اور جو چیز پیٹ سے لی ہوئی ہے اُس کی نگہبانی کرے اور مرنے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہے وہ دنیا کی آرائش چھوڑ دے جس نے یہ کام کیا اُس نے اللہ سے شرم کی جتنی شرم کرنی چاہیے تھی۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۵۱۴) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کے واسطے تحفہ[۲] ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے۔

(۱۵۱۵) بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ[۳] آجاتا ہے

---

[۱] یعنی شرم سے معمولی شرم مقصود نہیں ہے بلکہ مراد ہے کہ اللہ سے شرم کرکے اپنے کان آنکھ زبان شرم گاہ بری باتوں سے محفوظ رکھے پیٹ کو حرام کھانوں سے بچائے سر کو غیر کے آگے جھکانے سے روکے رہے ۱۲ [۲] کیونکہ بلند درجے کے حصول اور اللہ تعالیٰ ملنے کا وسیلہ موت ہی ہے جب تک آدمی مرتا نہیں اللہ تعالیٰ سے نہیں مل سکتا اور نہ اسکی نعمتیں اور عالی مراتب حاصل کر سکتا ہے ۱۲ [۳] یعنی مومن پر گناہ معاف کرینگی وجہ سے موت کی زیادہ سختی ہوتی ہے جس سے اُسکی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے بعض نے کہا ہے اس سے سہولتِ موت مراد ہے یعنی مومن کو اس سے زیادہ کچھ تکلیف نہیں ہوتی کہ اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے ۱۲ لمعات۔

یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۱۶) عبید اللہ بن خالدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت اللہ کے غضب کی نشانی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ کافر کے حق میں غضب کی نشانی ہے اور مومن کے واسطے رحمت ہے۔

(۱۵۱۷) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لیگئے جو کہ مرنیکو تھا آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے وہ بولا یا رسول اللہ میں اللہ کی ذات سے تو امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے دل میں اس جیسی[۱]... دونوں باتیں جمع ہونگی اللہ اُسے وہ چیز ضرور عنایت کریگا جسکی اُسے امید تھی اور جس چیز سے وہ ڈرتا تھا اُس سے امن دیگا یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہو اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہو۔

تیسری فصل۔ (۱۵۱۸) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کی آرزو نہ کیا کرو کیونکہ اسکی گھاٹی (یعنی جانکنی) کا سخت ہول ہے اور بندہ کی عمر ہی بڑی ہونی نیکبختی میں داخل ہے اللہ بزرگ و برتر اسے توبہ نصیب کرے گا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۱۹) ابوامامہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپنے ہمیں نصیحت کی اور رقت دلائی سعد بن ابی وقاص رونے لگے اور بہت روئے اور کہنے لگے کاش کہ میں مرجاتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد کیا میرے ہوتے ہی[۲] تو موت کی آرزو کرتا ہے یہ بات تین مرتبہ آپنے فرمائی۔ پھر فرمایا اے سعد اگر تو جنت کے واسطے پیدا کیا گیا ہو تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی اور عمل اچھے ہوں گے اُسی قدر تیرے واسطے بہتر ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

---

[۱] یعنی جس کے دل میں یہ دونوں باتیں ہوں گی اسکی امید بر آئے گی اور جس بات کا ڈر ہے اوس سے محفوظ رہیگا ۱۲ [۲] یعنی میرے مر جانیکے بعد تو موت کی آرزو کرنیکی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہو اور میرے ہوتے ہوئے آرزو نکرنا چاہئے ۱۲

(۱۵۲۰) حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں میں خباب کے پاس گیا جنہوں نے (اپنے بدن پر) سات داغ لگوائے تھے وہ بولے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سُنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے "تم موت کی آرزو نہ کیا کرو"۔ تو میں موت کی آرزو کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں اپنے تئیں دیکھتا تھا کہ ایک درہم کا بھی مالک نہ تھا اور اس وقت میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم (پڑے) ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ اُن کا کفن لائے تو سعد آسے دیکھ کر رونے لگے اور کہا کہ امیر حمزہ کو کفن بھی (پورا) نہ ملا صرف ایک سفید و سیاہ خطوط والی چادر تھی جب اُن کے سر پر اُڑھائی جاتی تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں پر ڈالی جاتی تو سر کھل جاتا بعد ازاں وہ چادر سر پر ڈال دی گئی اور پیروں پر اذخر یعنی ملہ کی گھاس ڈالدی گئی۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی مگر ترمذی نے اُن کے کفن لائے جانے سے اخیر حدیث تک نہیں بیان کیا۔

باب جس شخص کے مرنے کا وقت ہو اُسکے پاس کیا پڑھنا چاہیے

پہلی فصل۔ (۱۵۲۱) ابو سعید اور ابو ہریرہؓ دونوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردوں کو (یعنی جو لوگ مرنیکو ہوں) لا الہ الا اللہ کی تلقین[۱] کیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۲) حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس موجود ہو تو اچھی باتیں کہا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۳) حضرت ام سلمہؓ ہی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کو مصیبت پہنچے پھر اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون[۲]۔ اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا[۳] پڑھتا ہو تو

[۱] یعنی اسکے پاس بیٹھے ہوئے خود لا الہ الا اللہ پڑھا کرو تاکہ تمہیں دیکھ کے وہ بھی پڑھنے لگے اور اسکا خاتمہ لا الہ الا اللہ پر ہو جاوے ۱۲ [۲] ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کے پاس جاویں گے ۱۲ [۳] اے بار خدایا مجھے مصیبت کا اجر دے اور اس کے بدلے مجھے اس سے بہتر عطا کر ۱۲۔

جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا ہے اللہ اُس کے عوض اس سے بہتر دیدیتا ہے جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ابوسلمہ سے کونسا مسلمان اچھا ہوتا[1] کیونکہ اُس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تہی پھر بھی میں نے یہ کلمے پڑھے تو اللہ نے ابوسلمہ کے بعد مجھے رسول اللہ (جیسے شوہر) عطا کر دیئے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۴) اُم سلمہؓ ہی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے تو ابوسلمہ کی نگاہ ٹہیری ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکہیں بند کر دیں پھر فرمایا جب روح نکلتی ہے تو نگاہ بہی اُس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے اُن کے گھر والے شور کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اپنے واسطے بجز نیکی کے اور کچھ دعا نہ کیا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں پھر فرمایا اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت کر اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر اور اس کے پیچھے باقی[2] ماندوں میں تو خلیفہ ہوجا اور اے رب العالمین ہمارے اور ابوسلمہ کے گناہ بخشدے اور اُس کی قبر کشادہ اور روشن کر دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپ پر یمنی چادر ڈالدی گئی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۵۲۶) معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا اخیر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث [illegible] نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۷) معقل بن یسارؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کو سورۃ یٰسین[3] سنایا کرو۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۱۵۲۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کا۔ [illegible]

---

[1] یہ سمجھ انا للہ کیوں پڑہوں لیکن بعد ازاں میں نے کلمے پڑھ لئے تو واقعی اللہ نے مجھے پہلے شوہر ابوسلمہ سے بہتر رسول اللہ جیسے شوہر عطا کئے ۱۲ [2] یعنی جو لوگ ابوسلمہ کے بے وارث ہوگئے ہیں اُن کا مددگار اور کارساز تو ہوجا ۱۲ [3] اس سورت کی تخصیص کرنے کی وجہ علم نبوت پر موقوف ہے ہر ایک نہیں جان سکتا ۱۲ لمعات [4] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کا مردہ ناپاک نہیں ہوتا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مردہ کا بوسہ ہرگز نہ لیتے سب سے پہلے مدینہ میں ان ہی صحابی کا انتقال ہوا ہے ۱۲۔

جبکہ وہ مر چکے تھے اور آپ اسقدر روئے کہ آپ کے آنسو عثمان کے موہ پر بہنے لگے یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوقت بوسہ لیا جبکہ آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳۰) حصین بن وحوح روایت کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی مزاج پرسی کو اُن کے ہاں تشریف لیگئے اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ کی موت کا وقت آگیا ہے تم مجھے ان (کے مرنے) کی اطلاع دیدینا اور جلدی کرنا کیونکہ مسلمان مردہ کی لاش کو اسکے گھر والوں میں روکے رکھنا بہتر نہیں ہے[۱]۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے

تیسری فصل

(۱۵۳۱) عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کے روبرو لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین پڑھا کرو[۲] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ زندہ لوگوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے بہت اچھا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۳۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں اگر مرد نیکبخت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو کہ پاک جسم میں تھی باہر آ اور خوشی خوشی نکل اور راحت و روزی اور پروردگار کے غصہ نہ ہونیکی خوشی حاصل کر فرشتہ یہی کہتا رہیگا یہاں تک کہ وہ روح جسم سے نکل آئے گی پھر آسمان پر وہ روح چڑھائی جائے گی آسمان کے دروازے اُس کے واسطے کھل جائیں گے۔ پوچھا جاوے گا یہ کون ہے فرشتے کہیں گے فلاں شخص ہو دیگر فرشتے کہیں گے اس جان پاک کو جو کہ جسم پاک میں تھی مرحبا ہو ہیوا اور اے جان اچھی طرح اندر آ اور آرام و روزی اور مالک کی خوشنودی کی بشارت حاصل کر[۳] فرشتے اُس سے اسی طرح کہتے رہیں گے جب تک وہ

---

[۱] اگر گھر ہی میں رہنے دیگے مردہ سڑجاویگا تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس سے مردہ کی بیعزتی ہوگی ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار و بزرگ ہے جو کہ عرش بزرگ کا پروردگار ہے اللہ پاک ہے سب تعریف اس اللہ کیواسطے زیبا ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۱۲ [۳] یعنی تجھے خوشی اور مبارکی ہو کہ اللہ تجھ سے ناراض نہیں ہے اور تو آرام و چین سے روزی پاتا رہے گا ۱۲

اُس آسمان پر نہ پہنچ لیگا جس پر اللہ ہے اور اگر مرد گنہگار ہوتا ہے اُس سے فرشتہ کہتا ہے ای خبیث نفس جو کہ پلید جسم میں تھا باہر نکل اور بُری طرح باہر آ اور گرم پانی اور پیپ (پینے) کی خبر سُنلے[1] اور اس کے بعد ایسے ہی طرح کے اور عذاب ہوں گے فرشتے اس سے روح نکلنے تک یہی کہتے رہتے ہیں پھر وہ روح آسمان پر چڑھائی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے اس کے واسطے کھلوائے جاتے ہیں فرشتے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہے انہیں جواب ملتا ہے کہ فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں اس پلید نفس کو جو کہ پلید جسم میں تھا مرحبا نہ ہو (اور اے روح) چونکہ تو بُری ہے واپس چلی جا کیونکہ تیرے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کُھلیں گے وہ روح آسمان سے پھینکدی جاتی ہے اور قبر میں آجاتی ہے یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳۴) ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی روح نکلتی ہے دو فرشتے اُسے آسمان پر لیجانے کے واسطے آتے ہیں حماد (راوی حدیث) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردے کی خوشبو اور بوئے مشک کا ذکر کیا (جو کہ مرتے وقت مُردے میں آتی ہے) پھر فرمایا آسمان والے کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے (اے روح) اللہ تجھ پر اور اس جسم پر جس میں تو آباد تھی رحمت نازل کرے پھر وہ روح اپنے پروردگار کے پاس جاتی ہے وہ فرماتا ہے اس روح کو (اسی جگہ) لیجاؤ جو کہ اخیر مدت تک اسکے واسطے مقرر ہے (ابوہریرہ کہتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی جب روح نکلتی ہے آسمانی فرشتے کہتے ہیں یہ گندی روح ہے جو کہ زمین سے آئی ہے حماد راوی حدیث کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بدبو[2] اور فرشتوں کے لعنت کرنے کا ذکر کیا پس فرشتوں کو جواب دیا جاتا ہے اسے قیامت تک کے واسطے لیجاؤ[3] ابوہریرۃؓ کہتے ہیں (بدبوئے کافر کا ذکر کرتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا ناک پر رکھ لیا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

[1] یعنی تجھے جہنم میں گرم پانی اور پیپ پینی پڑے گی ۱۲ منہ [2] حماد راوی حدیث کو چونکہ حدیث کے لفظ یاد نہ تھے اس واسطے یہ کہدیا کہ آپ نے مُردے کی بدبو اور فرشتوں کی لعنت کا ذکر کیا یعنی مرتے وقت جو گنہگار بندہ سے بدبو آتی ہے اور فرشتے لعنت کرتے ہیں اسکا آنحضرتؐ نے ذکر کیا ۱۲ [3] یعنی قیامت تک میرے پاس نہ لاؤ قیامت کے دن اسے میں دوزخ میں بھیجوں گا اب اسے قبر کی سختیوں اور اندھیریوں میں پڑا رہنے دو ۱۲ منہ

(۱۵۳۴) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا ٹکڑا لا کے کہتے ہیں تو راضی بخوشی اللہ کی رحمت و مہربانی اور اُس پروردگار کی طرف چل جو تجھ پر ناراض نہیں بلکہ تجھ سے خوش ہے وہ روح بہت عمدہ مشک کی بو دیتی ہوئی نکلے گی اس طرح پر کہ اُسے ایک سے ایک ہاتھ بہ ہاتھ لیتا جائے گا اور اسی طرح اُسے آسمان کے دروازوں تک لیجاویں گے آسمان والے کہینگے یہ کیا اچھی خوشبو ہے جو زمین سے آرہی ہے پھر اُس کے پاس ایمانداروں کی روحیں آویں گی انھیں اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ تمہیں کسی غائب کے آنیکی خوشی ہوتی ہے پھر وہ روحیں اُس سے پوچھتی ہیں فلاں کیا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے[۱] کہتی ہیں اس بیچارے کو چھوڑ دو کیونکہ یہ دنیا کے غم میں تھا بعد اس کے وہ کہتا ہے کہ وہ تو مرگیا کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں شاید اپنی ماں ہاویہ[۲] میں چلا گیا اور کافر کی جب موت کا وقت آتا ہے اُس کے پاس عذاب کے فرشتے ٹاٹ لیکے آتے ہیں اور کہتے ہیں تو ناراض بزندگی دیتا ہوا عذاب کی طرف چل تو بھی ناخوش ہے اور اللہ بھی تجھ سے ناخوش ہے وہ روح سب سے زیادہ بدبودار مردار کی طرح نکلے گی فرشتے کہیں گے یہ کس قدر بدبودار ہوا ہے پھر اُسے کافروں کی روحوں پاس لیجاتے ہیں۔ یہ حدیث امام احمد اور نسائی نے روایت کی ہو۔

(۱۵۳۵) براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری مرد کے جنازہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو قبر تیار نہونے پائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپکے گرد ہم بھی اس طرح بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے[۳] ہیں (یعنی ہم بالکل خاموش تھے) آپکے ہاتھ میں لکڑی تھی اُس سے زمین کرید رہے تھے پھر آپنے فرمایا سر اُٹھا کے فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو دو بار یا تین بار (یہ فرمایا) بعد ازاں فرمایا مومن بندہ جب دنیا سے الگ ہونیکو

[۱] یعنی ایمانداروں کی روحیں انہیں کہتی ہیں کہ ذرا اسے دم تو لے لینے دو یہ بیچارہ موت کی تکلیف اور دنیا کے غم اٹھاتا آیا ہے جب کچھ دم لے لیگا تب ہی کچھ پوچھنا ۱۲ [۲] ہاویہ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے اسے ماں اس لیے کہا گیا کہ جیسے ماں بیٹوں میں اول درجہ کا قرب اور اتصال ہوتا ہے ویسے ہی اس میں اور گنہگاروں میں قرب ہوگا ۱۲ [۳] یعنی ایسے چپ چاپ بیٹھ گئے جیسے کسی کے سر پر پرند بیٹھے ہوں اور ڈرتے ہیں کہ ذرا حرکت نہیں یا کوئی بات کرنے سے یہ اُڑ نہ جاویں ۱۲

ہوتا ہے اور آخرت میں جانیکو ہوتا ہوا آسمان سے اس کے پاس سفید پیشانی والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ اُن کے مونہ سورج ہیں[سلہ] اُن کے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اور وہ جہاں تک نگاہ پہنچ سکے اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کا فرشتہ آکے اسکے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک نفس اللہ برتر کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف چل۔ فرماتے ہیں اُسکی روح (جسم سے) اس طرح نکل آتی ہے جیسے مشک سے قطرہ بہتا ہے موت کا فرشتہ اُسے لے لیتا ہے جب وہ اُسے لے چکتا ہے تو اور فرشتے اس کے ہاتھ میں ایک پل بھر نہیں رہنے دیتے بلکہ اُسے لیکے اس کفن اور خوشبو میں کفنا دیتے ہیں اس مُردے میں سے تمام روئے زمین کے مشک سے بہتر خوشبو آنے لگتی ہے فرشتے اُسے آسمان پر لیکے چڑھ جاتے ہیں اُسے لیکے فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ روح پاک کون ہے وہ جواب دیتے ہیں فلاں پسر فلاں ہے۔ اُس کا سب سے بہتر نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں پکارتے تھے پھر آسمانِ دنیا[سلہ] تک اُسے لیجاکے اُسکے واسطے دروازہ کھلواتے ہیں۔ دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور اس آسمان کے مقرب فرشتے برابر والے آسمان تک اُس کے ساتھ ساتھ جاتے ہیں اور اسی طرح ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے اے میرے فرشتو بندہ کا نامۂ اعمال علیین میں لکھ دو اور اُسے زمین پر واپس کیونکہ میں نے انھیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور دوبارہ وہیں[سلہ] بھیجتا ہوں اور دوبارہ وہیں اُٹھاؤں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی روح جسم میں واپس آجاتی ہے اس کے پاس دو فرشتے[سلہ] آتے ہیں اور اُسے بٹھاکے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ دونوں اُس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے اسلام میرا دین ہے پھر پوچھتے ہیں یہ مرد کون[سلہ] ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں وہ اس سے پوچھیں گے تیری دلیل کیا ہے وہ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تھی اس پر میں ایمان لایا تھا اور

سلہ یعنی اُن کے مونہ سورج کی طرح چمکتے ہوں گے ۱۲ سلہ آسمان دنیا اس آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ قریب ہے ۱۲ سلہ اس سے روح کا قبر میں آنا مراد ہے قیامت کے دن مُردہ قبر ہی سے اُٹھے گا ۱۲ سلہ ان میں سے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر ہے ۱۲ سلہ اُس وقت اسکا اشارہ آنحضرت کی شبیہ مبارک ہوتی ہے اسلئے پوچھتے ہیں یہ کون ہیں تب مومن مرد فوراً پہچان لیتا ہے اور کہتا ہے یہ اللہ کے رسول اور اسکے بندے ہیں ۱۲

تصدیق کی۔ بعد ازاں منادی آسمان سے پکارے گا میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکے نیچے جنت کا
فرش بچھا دو اور اُسے جنت ہی کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف اس کا دروازہ کھول دیں
اسکے پاس جنت کی ہوا اور بُو آتی رہتی ہے پھر اُسکی قبر جتنی دور تک نگاہ پہنچے فراخ ہوجاتی
ہے پھر اس کے پاس ایک خوبصورت مرد عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اچھی خوشبو ملے ہوئے آئیگا
اور کہے گا تو ایسی بات کی خوشخبری سُن جو تجھے خوش کرنے والی بات ہے یہ وہ دن ہے جس کا
تجھسے وعدہ کیا گیا تھا وہ مرد اُس سے پوچھے گا تو کون ہے تیرا مونہ اسی لایق ہے کہ بہتر بات سنائے
(یعنی تیری صورت سے یہی ٹپکتا ہے کہ بھلی بات سنائے) وہ جواب دے گا میں تیرا نیک عمل
ہوں۔ پھر مُردہ کہے گا اے پروردگار[1] قیامت قائم کردے اے پروردگار قیامت قائم کردے
تاکہ میں اپنے گھر بار سے ملجاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کافر بندہ جب دنیا سے
جدا ہونے کو اور آخرت میں جانے کو ہوتا ہے اُس کے پاس کالے مونہ کے فرشتے آسمان سے
آتے ہیں اُن کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے جہاں تک نگاہ پہنچے وہاں تک فرشتے بیٹھ جاتے
پھر موت کا فرشتہ آکے اُس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پلید نفس اللہ کے
[illegible] کی طرف چل پھر فرمایا اُس کی روح بدن میں پھیل جاتی ہے فرشتہ اسے اس طرح
کھینچتا ہے جیسے کوئی تر صوف[2] سے گرم سیخ نکالتا ہے پھر فرشتہ اُسے لے لیتا ہے جب
اُسے پکڑ لیتا ہے تو اور فرشتے اُس کے ہاتھ میں ایک پلک جھپکنے تک نہیں رہنے دیتے
بلکہ اُسے لیکے اس ٹاٹ میں لپٹا دیتے ہیں اُس میں سے ایسے مردار کی بدبو آنے لگتی ہے
کہ اُس سے زیادہ روئے زمین پر کوئی سڑا ہوا مردار نہیں ہوتا۔ بعد ازاں اُسے لیکے چڑھ جاتے
ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں یہ پلید روح کس کی ہے وہ جواب
دیتے ہیں یہ فلاں فلاں کا بیٹا ہے اس کا سب سے بُرا نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دُنیا میں
پکارا جاتا تھا جب اُسے آسمانِ دنیا پر لیکے پہنچتے ہیں اور اسکے لئے دروازہ کھلواتے ہیں
تو اُسکے واسطے دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر (استدلالاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یعنی اپنے بلند درجوں کو دیکھکے خدا سے دعا کرے گا کہ الٰہی جلد قیامت برپا کردے ۱۲ [2] یعنے
جس طرح تر صوف سے گرم سیخ سختی اور مشکل سے نکلتی ہے اسیطرح کافر کی روح بدن سے مشکل و سختی نکلے گی ۱۲۔

یہ آیت پڑھی "لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط" ترجمہ۔ اُن کے
واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے اور نہ وہ جنت میں جاویں گے جب تک کہ اونٹ
سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جاوے[1] پھر اللہ بزرگ و برتر فرماوے گا اس کا اعمال نامہ
سجین میں لکھدو جو سب سے نیچے کی زمین پر ہے پھر اُسکی روح پھینکدی جاتی ہے۔ بعد ازاں
(استدلالاً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی "ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء
فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق" ترجمہ۔ جو اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ ایسا ہے
جیسے کوئی آسمان سے گر پڑا اور اس کے پرند جانور ٹھونگیں مارتے ہیں یا ہوا اُسے اُڑا کے
دور ڈالدیتی ہے[2]۔ بعد ازاں اُسکی روح جسم میں آجاتی ہے اور دو فرشتے اُسے آکے بٹھاتے
ہیں اور اُس سے پوچھتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے نہیں معلوم
پھر وہ اُس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ
اُس سے پوچھیں گے یہ مرد جو تم میں بھیجے گئے تھے کون ہیں وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں
جانتا۔ پکارنے والا آسمان سے پکارے گا یہ جھوٹا ہے اس کے نیچے آگ کا فرش کردو اور دوزخ
کی طرف اس کے واسطے دروازہ کھولدو اُس کے پاس اس کی لپٹیں اور اُمس آتی رہیں گی اور
قبر اُس کی اس قدر تنگ ہو جائے گی کہ اس کی پسلیاں قبر میں اِدہر کی اُدہر
اور اُدہر کی اِدہر ہو جاویں گی اور اس کے پاس ایک مرد بدصورت برے کپڑے پہنے ہوئے بدبو والا
آکے کہے گا تجھے رنج و غم کی خوشخبری ہو یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ
پوچھے گا تو کون ہے تیرا مونہ اسی لائق ہے کہ بُری بات سنا دے وہ جواب دے گا میں تیرا
برا عمل ہوں مردہ کہے گا اے پروردگار قیامت قائم نہ کر[3] ایک اور روایت میں بھی اسی طرح
ہے (مگر) اس میں یہ زیادہ کیا ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تمام فرشتے جو آسمان و زمین کے

---

[1] یہ تعلیق بالمحال ہے یعنی ایک کام کو دوسری محال بات پر موقوف کرنا جیسے اس مثال میں فرمایا ہے کہ جبتک اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ نکلے گا کافر جنت میں نہیں جا سکتا یہ ظاہر ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکلنا ناممکن ہے اس واسطے کافر کا جنت میں جانا بھی ناممکن ہے ۱۲ [2] یعنی مشرک کا مرنے کے بعد بالکل ذلیل و خوار ہوگا کوئی اسکا خبر گیراں نہ ہوگا ۱۲ [3] تاکہ مجھے اُن برے عملوں کی سزا نہ ملے ۱۲

درمیان ہیں اُس کے واسطے دعائے مغفرت مانگتے ہیں نیز تمام فرشتے آسمان کے بھی (دعا کرتے ہیں) اور اسکے لئے آسمان کے اُس کے واسطے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جسکے دربان اللہ سے یہ دعا نہ کریں کہ اے اللہ اسکی روح کو ہماری طرف سے چڑھا اور کافروں کی جان رگوں کے ساتھ نکلتی ہے اُس پر تمام فرشتے آسمان و زمین کے درمیان والے اور آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کسی دروازہ کے فرشتے ایسے نہ ہوں گے جو اللہ سے یہ دعا نہ کریں کہ اے اللہ اسے ہماری طرف سے نہ چڑھائیو۔[1] یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۳۸) عبدالرحمٰن بن کعبؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جب (میرے والد) کعب کے مرنے کا وقت ہوا تو اُن کے پاس بشر کی ماں آئیں جو براء بن معرور کی بیٹی تھیں اُس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن[2] اگر تو فلاں سے ملے تو اُسے میری طرف سے سلام کہہ دیجیو۔ انھوں نے جواب دیا اے اُم بشر اللہ تجھ پر رحم کرے ہمیں اُس[3] کا وقت کہاں ملیگا وہ بولی اے ابو عبدالرحمٰن کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے مومنوں کی روحیں سبز جانوروں کے قالب میں ہوں گی جنت کے میوے کھاتے ہوں گے۔ ابوعبدالرحمٰن بولے ہاں (سنا تو ہے) اُم بشر نے کہا یہی میری مراد ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے نیز بیہقی نے قیامت کے دن اُٹھنے اور جمع ہونے کے باب میں روایت کیا ہے۔

(۱۵۳۹) عبدالرحمٰنؓ ہی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ (میرے والد) کعب بیان کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن کی روح پرندہ[4] جانور (کے قالب) میں ہوگی جنت کے میوے کھاتی ہوگی۔ پھر جس دن اللہ اُسے اُٹھاوے گا روح کو دوبارہ اُس کے جسم میں ڈال دے گا۔ یہ حدیث امام مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے قیامت کے دن اُٹھنے اور جمع ہونے کی کتاب میں روایت کی ہے۔

[1] تاکہ ہم اس کی بدبو اور خباثت سے محفوظ رہیں ۱۲ [2] ابوعبدالرحمٰن کعب کی کنیت ہے ۱۲ [3] یعنی ہم اپنے عملوں میں گرفتار ہوں گے دوسروں سے کیونکر مل جل سکتے ہیں ۱۲ [4] بعض لوگ کہتے ہیں پرندہ جانور جنکے قالب میں مومنوں کی روحیں ہوں گی طوطے ہوں گے ۱۲۔

(۱۵۴۰) محمد بن منکدرؒ[1] فرماتے ہیں میں جابر بن عبد اللہ کے پاس ایسے حال میں گیا کہ وہ مرنے کو تھے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کہدینا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

باب مُردے کو نہلانے اور کفنانے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۵۴۱) اُم عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹیؓ[2] کو نہلا رہے تھے آپ نے فرمایا تم تین بار یا پانچ بار اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلانا اگر تم مناسب جانو تو اس سے بھی زیادہ نہلا دینا اور اخیر میں[3] کافور یا کچھ کافور[4] ڈال دینا۔ جب تم (نہلانے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دیدی آپ نے ہماری طرف اپنا تہ بند پھینکدیا اور فرمایا اسے اسکے کفن کے نیچے[5] لگا دو ایک روایت میں ہے اسے طاق یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات غسل دو اور دائیں طرف سے شروع کرنا اور اس کی وضو کی جگہ دھونا۔ ام عطیہ کہتی ہیں ہم نے اُن کے بالوں کی تین مینڈھیاں گوندھ کے اُن کے پیچھے ڈالدیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۴۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن میں تین دھلے ہوئے سفید یمنی کپڑے دیئے گئے جو بے روئی سکے تھے اُن میں نہ کرتا تھا اور نہ عمامہ[6] تھا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۴۳) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

[1] محمد بن منکدر ایک بڑے تابعی ہیں جنہوں نے اکثر صحابہ سے شرف ملاقات حاصل کی ہے ۱۲۔ [2] آپ کی یہ بیٹی زینب الی العاص کی بیوی تھیں آپکی چار صاحبزادیاں تھیں ایک حضرت زینب دوسری ام کلثوم تیسری رقیہ چوتھی حضرت فاطمہ۔ حضرت رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ہی سے ہوا تھا ۱۲۔ [3] یعنی جب غسل ختم ہونے کو ہو تو کچھ کافور ڈالدیں ۱۲۔ [5] اس سے بزرگوں کی چیز سے برکت حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲۔ [6] بعض کہتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کے کفن میں ان تین کے علاوہ کرتا عمامہ بالکل نہ تھا۔ بعض کہتے ہیں یہ مراد ہے کہ ان تین میں کرتا اور عمامہ نہ تھا بلکہ کرتا اور عمامہ ان کے علاوہ تھا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔

(۱۵۴۴) عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ اُسے اُونٹنی نے گرا دیا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اسی طرح وہ مرگیا آپ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفناؤ اور نہ عطر ملو اور نہ سر ڈھانکو کیونکہ اسے قیامت کے دن لبّیک کہنے کی حالت میں اُٹھایا جاوے گا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور خباب کی حدیث میں مصعب بن عمیر کے قتل کا بیان ہے ہم عنقریب باب جامع المناقب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

دوسری فصل۔ (۱۵۴۵) ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے واسطے یہی اچھے ہیں[1] اور انہی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو اور تمہارا بہتر سُرمہ اصفہانی سرمہ ہے کیونکہ اس سے بال اُگتے ہیں اور آنکھوں میں اُجالا ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے "اپنے مُردوں کو کفنایا کرو" تک اسے نقل کیا ہے (آگے سرمہ کا ذکر نہیں کیا)

(۱۵۴۶) حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن بیش قیمت نہ دیا کرو کیونکہ وہ جلدی پُرانا ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۵۴۷) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب اُن کی موت کا وقت آیا تو اپنے نئے کپڑے منگا کے پہن لئے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن مُردہ وہی کپڑے پہنے ہوئے اُٹھے گا جو کپڑے پہنے ہوئے مرا تھا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے

(۱۵۴۸) عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہتر کفن حُلّہ[2] ہے اور اچھی قربانی سینگوں والا دُنبہ ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ یہ حدیث ابوامامہ سے روایت کی ہے۔

(۱۵۴۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مقتولین جنگ سے لوہے کے ہتھیار اور زرہ اُتار لئے جاویں اور انہیں کپڑوں[3] میں خون میں سنا ہوا انہیں گاڑ دینا

---

[1] اس سے سفید کپڑے پہننے کی فضیلت نکلتی ہے ۱۲ [2] یعنی ایک چادر اور ایک تہ بند ہونا بہتر ہے اس سے کم بہتر نہیں حُلّہ کے معنے جوڑہ کے ہیں یعنی دو کپڑے ہوں ۱۲ [3] یعنی ہتھیار وغیرہ کھول لو اور یہی کپڑے پہنے انہیں خون میں بھرا ہوا یوں ہی دفن کر دو ۱۲

چاہیئے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہو۔

تیسری فصل۔ (۱۵۵۰) سعد بن ابراہیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے روبرو کھانا رکھا گیا جو کہ (دن بھر کے) روزہ سے تھے اُس وقت وہ کہنے لگے مصعب بن عمیر جو مجھ سے بہت بہتر تھے مارے گئے تو انھیں کفن میں ایک ہی چادر ملی کہ اگر اُن کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ ابراہیم کہتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ عبدالرحمٰن نے (یہ بھی) کہا تھا کہ حمزہ[1] مارے گئے جو مجھ سے بہتر تھے پھر ہمارے واسطے دنیا اس درجہ فراخ ہوگئی جو کہ ظاہر ہے یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں اسقدر دی گئی جتنی کہ دی گئی ہے ہمیں اس بات کا بڑا ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلا جلد (دنیا ہی میں) نہ مل گیا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں پھر عبدالرحمٰن رونے لگے اور کھانا نہ کھایا۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہو۔

(۱۵۵۱) جابرؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ وہ قبر میں اُتارا جاچکا تھا آپنے کہہ کے اسے نکلوایا اور اُسے اپنے گھٹنوں پر سہارا لگاکے اس کے مونہ میں اپنا لعاب ڈالدیا اور اُسے اپنا کُرتا پہنا دیا۔ جابر کہتے ہیں اُبی نے حضرت عباس کو کُرتا پہنایا تھا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس کا بدلا اُتار دیا) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

باب جنازہ کے ساتھ ساتھ چلنا اور نماز پڑھنا (لازم ہے)

پہلی فصل۔ (۱۵۵۲) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مردے کی جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیکبخت ہوگا تو اچھا ہے کہ تم سے پہلے سے اچھی جگہ پہنچادو اور اگر بُرا ہوتا ہے تو وہ بُرا ہی ہے اسکا بنی۔ گردنوں سے بوجھ اُتار دو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۳) ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ (تیار ہو کے) رکھا جاتا ہے تو لوگ اسے اپنی گردنوں پر اُٹھاتے ہیں اگر وہ نیکبخت ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لےچلو

---

[1] یعنی ابراہیم پسر عبدالرحمٰن کہتے ہیں میرے والد نے مصعب اور امیر حمزہ کے مرنے کا ذکر کیا تھا یہ واقعہ دونوں صاحبوں پر گذرا ہے یہ دونوں جنگ اُحد ہی میں مارے گئے ۵۲ھ اور آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ۱۲۔

[2] یعنی مردے کے تیار کرنے میں دیر نہ لگایا کرو ۱۲۔

اور اگر نیکبخت نہیں ہوتا تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لئے جاتے ہو اسکی آواز انسان کے علاوہ سب سنتے ہیں اور اگر انسان سن لے تو مر جائے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۵۴) ابو سعیدؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو[۱] اور جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں وہ مردہ کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۵) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ نکلا تو اس کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کی میت ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کا وقت ہے جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جنازہ کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے بعد ازاں آپ[۲] بیٹھے ہی رہتے تھے تو ہم بھی بیٹھے ہی رہتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور امام مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے نہ دیکھہ کے کھڑے ہو جاتے بعد ازاں نہیں ہوتے تھے۔

(۱۵۵۷) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان اور ثواب سمجھ کے جاوے اور اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھے اور دفن کرنے سے فراغت ہو جاوے یہ شخص دو قیراط اجر لیکے واپس آویگا ایک قیراط اُحد کے برابر ہوگا اور جو کوئی نماز پڑھ کے دفن کرنے سے پہلے پلٹ آویگا وہ ایک قیراط اجر لیکے پلٹے گا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۸) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ جس دن نجاشی (بادشاہ حبش) کا انتقال ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ کھڑا ہونا کیوں لازم ہے بعض کہتے ہیں [illegible] کہ یاد کرکے گھبرانا چاہئے اس واسطے کھڑا ہونا ضرور ہے۔ بعض کہتے ہیں فرشتوں کی تعظیم کے واسطے ہے مگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ یہ ابتداء اسلام میں تھا اب نہیں ہے آنحضرتؐ نے بھی آخر زمانہ میں اُٹھنا چھوڑ دیا تھا۔ ۲؎ یعنی ابتداء میں آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے بعد ازاں آپ کھڑے نہ ہوتے تھے یونہی بیٹھے رہتے تھے ۱۲۔

اُس کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی اور لوگوں کو عید گاہ میں لیجا کے صفیں باندھیں اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۹) عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ رضی فرماتے ہیں کہ زید بن ارقم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں ہمنے اُن سے پوچھا تو جواب دیا رسول اللہ بھی (کبھی) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۰) طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ کی نماز میں نے ابن عباس کے پیچھے پڑھی تو اُنھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی بعد ازاں یہ کہا (اے لوگو!) جان لو کہ یہ سنت ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۱) عوف بن مالک رضی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو میں نے آپ کی دعا (جو آپ نماز جنازہ میں پڑھتے تھے) یاد کرلی آپ یہ پڑھ رہے تھے اللھم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا کما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر وعذاب النار۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ وقه فتنة القبر وعذاب النار۔ عوف کہتے ہیں میرا جی چاہا کاش کہ یہ میت میں ہوتا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۶۲) ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی روایت کرتے ہیں جب سعد بن ابی وقاص فوت ہوئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا انھیں مسجد میں لے آؤ تاکہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھوں یہ بات حضرت عائشہ رضی لوگوں نے بُری سمجھی وہ بولیں بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہل ا

سلہ یا الٰہی اسے بخشدے اور اسپر رحم کر اور اسے آرام دے اور اسکے گناہ معاف کردے اور اسکی مہمانی اچھی کر اور اسکی جگہ فراخ کر اور اُسے پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اُسے گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہو جاتا ہے اور اسے اُسکے گھر سے بہتر گھر اور اسکے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا کر اور اسکی بیوی سے بہتر بیوی دے اور اسے جنت میں بھیج اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے اسے محفوظ رکھ ۱۲ سلہ تاکہ یہ آنحضرت کی دعا میرے حق میں ہوتی ۱۲ سلہ یعنی لوگوں نے یہ بات بری سمجھی کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جاوے ۱۲

اس کے بھائی (سہل) کی نماز مسجد میں پڑھی تھی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۳) سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں ایک عورت کی نماز جنازہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی جو کہ حیض کے مرگئی تھی آپ اس کے سینہ کے مقابل کھڑے ہوئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۶۴) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قبر پر گزر ہوا جس میں بوقت شب مردہ رکھا گیا تھا آپ نے پوچھا یہ کب دفن کیا گیا ہے لوگوں نے عرض کیا آج ہی رات کو (دفن کیا گیا ہے) آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی وہ بولے ہمنے اسے اندھیری رات میں دفن کیا تھا آپ کا جگانا ہمنے بہتر نہ جانا آپ کھڑے ہوگئے اور ہمنے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور آپ نے نماز پڑھائی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۶۵) ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک کالی عورت[۱] یا جوان مرد مسجد میں جھاڑو دیتے تھے ایک روز رسول خدا نے اسے موجود نہ پایا تو اس عورت یا مرد کو پوچھا لوگوں نے عرض کیا اس کا انتقال ہوگیا آپ نے فرمایا تمنے مجھے کیوں نہ اطلاع دی اور کہتے ہیں لوگوں نے اس عورت یا مرد کی شان کو حقیر سمجھا تھا (اسواسطے آپ کو اطلاع نہ دی تھی) آپنے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ لوگوں نے اس کی قبر آپ کو بتادی آپ نے اُسپر نماز پڑھی پھر فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں اللہ تعالےٰ قبروں کو میری نماز کی وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

(۱۵۶۶) کریب ابن عباسؓ کے غلام عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک بیٹا موضع قدید[۲] یا عسفان میں مرگیا ابن عباس بولے کہ کریب جا کے دیکھ کتنے آدمی جمع ہوگئے ہیں کریب کہتے ہیں میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ جمع ہوگئے ہیں میں نے ان سے بیان کیا تو وہ بولے (کیا) تو کہہ سکتا ہے کہ چالیس آدمی ہیں کریب بولے ہاں ابن عباس نے کہا اس کے جنازہ کو باہر نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے

---

[۱] راوی کو شک ہے کہ مسجد میں جھاڑو دینے والی کالی عورت تھی یا جوان مرد تھا ۱۲ [۲] قدید اور عسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان دو مقام ہیں ۱۲

جو مرد مسلمان مرتا ہے اور اس کے جنازہ پر چالیس ایسے مرد کھڑے ہوں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتے ہوں اللہ ان کی شفاعت اس میت کے واسطے ضرور قبول کرے گا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۷) حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جس میت پر ایک گروہ مسلمان نماز پڑھے اور وہ سو کے قریب ہوں اور سب اس کے واسطے شفاعت کریں اس کی اللہ شفاعت ضرور قبول کرے گا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا ایک جنازہ پر گزر ہوا تو اسکی تعریف بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے واسطے واجب ہوگئی پھر دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو اس کی برائی بیان کی آپ نے فرمایا اس کے واسطے واجب ہوگئی حضرت عمرؓ بولے کیا چیز واجب ہوگئی آپ نے فرمایا جسکی تم نے بہتری بیان کی اس کے واسطے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم نے برائی بیان کی اس کے واسطے آتش جہنم واجب ہوگئی کیونکہ زمین پر تم خدا کے گواہ[۵۱] ہو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ ایک روایت میں ہے زمین پر ایماندار اللہ کے گواہ ہیں

(۱۵۶۹) حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی چار آدمی اچھے ہونے کی گواہی دیں اسے اللہ جنت میں داخل کرے گا ہم نے کہا تین آدمی (گواہی دیں تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا تین آدمی بھی (گواہی دیں تو یہی حکم ہے) ہم نے عرض کیا اگر دو (گواہی دیں) آپ نے فرمایا دو بھی (گواہی دیں تو یہی حکم ہے) پھر ایک آدمی (کی گواہی) کا ہم نے سوال نہیں کیا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۷۰) حضرت عائشہؓ [illegible] تی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مردوں کو برا نہ کہا کرو کیونکہ وہ [illegible] کئے ہوؤں کی جزا سزا کو پہنچ چکے[۵۲]۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۷۱) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین جنگ احد کے

---

[۵۱] جو کچھ تم گواہی دو گے وہی فرشتے لکھیں گے اس واسطے لازم ہو کہ تم مردہ کے حق میں اچھی باتیں کہا کرو ۱۲

[۵۲] یعنی ان کے برے عمل تھے یا بھلے انہیں جزا سزا ملے گی اللہ کچھ مل گئی تم برا نہ کہا کرو ۱۲۔

دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے پوچھتے تھے ان میں قرآن کون زیادہ پڑھا ہوا ہے جب
اُن میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو قبر میں اُسے آگے رکھ دیتے تھے اور فرماتے تھے قیامت کے
دن میں ان کا گواہ ہوں گا آپ نے انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ اُن کی نماز پڑھائی اور نہ نہلایا
یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۷۲) جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بے زین گھوڑا لایا گیا آپ ابن
دحداح کے جنازہ سے لوٹتے وقت اُس پر سوار ہوئے (جاتے وقت نہ سوار ہوئے) اور ہم آپ کے
گرد پیادہ پا چل رہے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۵۷۳) مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے
چلیں اور پاؤں پاؤں چلنے والے پیچھے اور آگے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب قریب چلیں اور
کچے بچہ کی بھی نماز پڑھنی چاہیے اور اس کے ماں باپ؎ کے واسطے مغفرت اور رحمت کی دعا مانگنی چاہیے
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ سوار جنازہ
کے پیچھے چلے اور پیدل جنازہ کے جس طرف چاہے چلے اور بچے پر بھی نماز پڑھی جاوے اور مصابیح
میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے منقول ہے۔

(۱۵۷۴) زہریؒ سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ یہ حدیث امام احمد اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائیؒ اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے اہل حدیث
اس حدیث کو مرسل؎ جانتے ہیں۔

(۱۵۷۵) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے پیچھے چلنا
چاہیے جنازہ پیچھے نہ ہو جو آگے چلے گا جنازہ؎ کے ساتھ والوں۔ یہ حدیث ترمذی اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں ابو ماجد مجہول آدمی ہے۔

؎ یعنی اس کے واسطے دعا کرنے کی ضرورت نہیں اس کے ماں باپ کے واسطے دعا کرنی چاہیے ۱۲ ؎ یعنی یہ حدیث
محدثین کے نزدیک مرفوع نہیں۔ اور مسلسل نہیں ہے تابعی پر ختم ہوگئی ہے ۱۲ ؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے آگے
چلنا ابتدا میں جائز تھا بعد ازاں منسوخ ہو گیا ۱۲۔

(۱۵۷۶) ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے اور اُسے تین بار کندھا دے اُس نے مُردے کا حق ادا کر دیا جو اُس کے ذمہ تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کا جنازہ دو لکڑیوں[سلہ] کے بیچ میں سے اٹھایا تھا۔

(۱۵۷۷) ثوبانؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے آپ نے لوگوں کو سوار دیکھ کے فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پاؤں پاؤں چلتے ہیں اور تم چوپاؤں کی پشت پر سوار ہو یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ابوداؤد نے بھی اسی طرح نقل کی ہے ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث ثوبان سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

(۱۵۷۸) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۷۹)[سلہ] ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کی نماز پڑھا کرو تو دل سے اُسکے واسطے دعا کیا کرو۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۰) ابوہریرہ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ اللھم[سلہ] اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور نسائی نے ابراہیم اشہلی سے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور نسائی کی روایت اس قول وانثانا تک ختم ہو گئی۔ روایت میں[سلہ] فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام۔

سلہ اسکی صورت یہ ہو کہ پیچھے سے دو آدمی آگے سے ایک آدمی بیچ میں سے جنازہ کو پکڑ کے اٹھاوے یہ جنازہ اٹھانے کے وقت کا ذکر ہے کہ جب جنازہ دو آدمی آگے سے پکڑنے اور دو پیچھے سے پکڑیں ۱۲ سلہ یا الٰہی ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضر و غائب اور چھوٹے بڑوں اور مرد و عورت کے گناہ بخش دے اے اللہ جسے تو ہم میں سے زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے ہم میں سے مارے ایمان کے ساتھ مار۔ اے اللہ ہمیں اسکے اجر سے محروم نہ رکھ اور اسکے پیچھے ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کیجیو ۱۲ سلہ ابوداؤد کی روایت میں بجائے فاحیہ علی الاسلام وتوفہ علی الایمان کے فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام ہے ۱۲۔

اور اخیر میں ولا تفتنا بعدہ[۱] ہے۔

(۱۵۸۱) واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں ایک مسلمان مرد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی میں نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے اللھم[۲] ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔ یہ حدیث ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۲) ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مُردوں کی نیکیوں کا ذکر کیا کرو اور ان کی برائیوں سے رُکے رہا کرو یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۵۸۳) نافع پدر غالبؒ فرماتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک کے ساتھ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میت کے سر کی سیدھ میں کھڑے ہوئے پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اے ابو حمزہ[۳] اس عورت کی بھی نماز پڑھاؤ۔ انسؓ وسط[۴] سریر کے مقابل کھڑے ہوئے ان سے علاء ابن زیاد نے پوچھا کیا اسی طرح تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ کے واسطے کھڑے ہوتے دیکھا جیسا کہ تم عورت اور مرد کے مقابل کھڑے ہوتے ہو۔ وہ بولے ہاں۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اسی طرح کچھ زیادتی سے ابو داؤد کی روایت میں ہے (مگر) اس میں یہ ہے کہ آپ عورت کی ڈھڈی کی سیدھ میں کھڑے ہوتے تھے۔

تیسری فصل۔ (۱۵۸۴) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد مقام قادسیہ[۵] پر بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے کہ جنازہ نکلا یہ دونوں کھڑے ہوگئے کسی نے ان سے کہا یہ زمین والا یعنی[۶] ذمی کا جنازہ ہے وہ دونوں بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ نکلا

---

[۱] یعنی ولا تفتنا بعدہ کے بجائے ولا تضلنا بعدہ ہے یعنی ہمیں گمراہ نہ کیجیو ۱۲ [۲] یا الٰہی فلاں شخص فلانے کا بیٹا تیرے سپرد ہے اور تیری حفاظت میں ہے اسے فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا تو وعدہ پورا کرنے والا ہے اور سچا ہے الٰہی اسے بخش دے اور اس پر رحم کر تو بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ [۳] ابو حمزہ انسؓ کی کنیت ہے ۱۲ [۴] یعنی جس چارپائی وغیرہ پر مُردہ تھا اس کے درمیانی حصہ کی سیدھ میں آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے ۱۲ [۵] قادسیہ کوفہ سے پندرہ میل پر ایک موضع ہے ۱۲ [۶] ذمی کافر جو کہ مسلمانوں کی سلطنت میں سکونت رکھتے ہیں انہیں ذمی کہتے ہیں اس جگہ انہیں زمین والے اس واسطے کہا گیا کہ انکی ذلت و رسوائی اور بے حقیقی لوگوں پر واضح ہو جاوے ۱۲ مرقاۃ۔

تو آپ کھڑے ہو گئے کسی نے آپ سے کہا یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کیا اس کی جان نہ تھی یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۸۵) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تھے تو مُردے کے قبر میں رکھے جانے سے پہلے نہیں بیٹھتے تھے آپ کے روبرو یہود کے ایک عالم نے آکے عرض کیا اے محمد ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں راوی کہتے ہیں (یہ سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمانے لگے تم یہود کی مخالفت کیا کرو۔ یہ حدیث ترمذی نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع قوی نہیں ہے۔

(۱۵۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کے کھڑے[1] ہونے کو ارشاد فرماتے تھے بعد ازاں بیٹھے رہنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے ہی کو ارشاد فرمایا۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۸۷) محمد بن سیرین فرماتے ہیں حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ نکلا تو حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن بولے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کے واسطے نہیں کھڑے ہوئے تھے ابن عباس نے جواب دیا ہاں بعد ازاں بیٹھے رہنے لگے تھے یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۸) جعفر بن محمد[2] اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ نکلا سب آدمی کھڑے ہو گئے جبکہ جنازہ (دور) نکل گیا حسن بولے اصل بات اس طرح ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے راستہ میں بیٹھے تھے آپ نے یہ بات بری سمجھی کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو (اس واسطے) کھڑے ہو گئے[3]۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے

(۱۵۸۹) ابو موسیٰ ... بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس سے

۱؎ یعنی آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جنازہ دیکھا کرو کھڑے ہو جایا کرو پھر عرصہ دراز کے بعد آپ نے کھڑا ہونا موقوف کر دیا تو ہم نے بھی کھڑا ہونا چھوڑ دیا ۱۲ ۲؎ جعفر سے امام جعفر مراد ہیں اور ان کے والد امام محمد باقر ہیں ۱۲۔
۳؎ اس واسطے بیٹھے ہی کھڑے ہونے کی کچھ ضرورت نہیں ۱۲۔

کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ نکلے تو اس کے واسطے کھڑے ہو جایا کرو تم کوئی مُردے کی تعظیم کے واسطے نہیں اُٹھتے بلکہ اُن فرشتوں (کی تعظیم) کے واسطے اُٹھتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔ اور انسؓ ہی سے منقول ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے کسی نے عرض کیا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے جواب دیا میں تو صرف فرشتوں (کی تعظیم) کے واسطے کھڑا ہوا تھا۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۰) مالکؓ بن ہبیرہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جو مسلمان مرتا ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھتی ہیں تو اس کے واسطے اللہ (جنت) واجب کر دیتا ہے۔ مالک بن ہبیرہ جب مُردے کے ساتھ والوں کو کم دیکھتے تھے تو بھی اسی حدیث کی وجہ سے اُن کی تین صفیں[1] کر لیتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور آدمی وہاں کم ہوتے تو اُن کے تین حصے کر لیتے تھے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے واسطے اللہ (جنت) واجب کر دیتا ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(۱۵۹۱) ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ) نماز جنازہ میں (یہ پڑھتے تھے) اللّٰھم[2] انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت انت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلہ۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۲) سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں ایک ایسے بچہ کی جس [illegible] نماز جنازہ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے پڑھی میں نے سنا آپ یہ پڑھ رہے ہیں۔ [illegible] عذاب القبر[3]۔

۱؎ نماز جنازہ میں تین صفیں کر لینی بہت بہتر ہیں ایک حدیث میں ذکر ہے کہ نماز [illegible] پچھلی صف میں کھڑا ہونا اولیٰ ہو بشرطیکہ پہلی صفیں خالی نہ رہ جاویں ۱۲ ۲؎ ترجمہ اے رب تو ہی اسکا پروردگار ہے [illegible] سے پیدا کیا تھا اور تو نے ہی اسے اسلام کا رستہ بتایا تھا اور تو نے ہی اسکی روح نکالی اور اس کا ظاہر و باطن بھی تجھی کو معلوم ہے ہم سفارش کرنے آئے ہیں تو اسے بخشدے ۱۲ ۳؎ یا الٰہی اسے عذاب قبر سے نجات دے ۱۲

یہ حدیث امام مالک نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۳) بخاری بطور تعلیق[1] فرماتے ہیں کہ حسن بصری بچہ کی نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ۔ اور اللھم[2] اجعلہ لنا سلفا و فرطا و ذخرا و اجرا پڑھتے تھے۔

(۱۵۹۴) جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بچہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ بچہ وارث ہوگا نہ کوئی اُس کا وارث ہوگا جب تک اُس کا زندہ پیدا ہونا ثابت نہ ہو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے مگر ابن ماجہ نے یہ نہیں ذکر کیا کہ اس کا کوئی وارث ہوگا

(۱۵۹۵) ابو مسعودؓ انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ امام کسی چیز کے اُوپر کھڑا ہوا ور اُس کے پیچھے لوگ نیچے کھڑے ہوں۔ یہ حدیث دار قطنی نے مجتبیٰ کی کتاب الجنائز میں روایت کی ہے۔

باب مردہ کے دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۵۹۶) عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے اپنی اس بیماری میں جس میں فوت ہوئے فرمایا میرے واسطے بغلی قبر کھودنا اور کچی اینٹیں مجھ پر رکھ دینا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی گئی تھی۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۱۵۹۷) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈالی گئی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۹۸) سفیان تمارؓ سے روایت ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو ہان دار دیکھی۔ یہ حدیث بخاری نے [illegible] ہے۔

(۱۵۹۹) [illegible] یا مجھ سے حضرت علی نے فرمایا کیا میں تجھے اس (کام) پر نہ بھیجوں [illegible] مجھے بھیجا تھا وہ یہ کہ تو کسی تصویر کو بے مٹائے نہ چھوڑیو اور [illegible] جس پر رسول اللہ [illegible]

[1] تعلیق کے معنے یہ [illegible] دور کئے بغیر حدیثِ رسول اللہ یا اثرِ صحابہ وغیرہ بیان کر دینا اور بخاری کی تعلیق بھی دیگر محدثین کی مسند حدیث کے برابر ہے۔ لمعات [2] یا الٰہی اسے ہمارے واسطے آگے پہنچا ہوا اور ذخیرہ جمع کیا ہوا اور اجر ملنے کا سبب بنا دے۔

کسی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑ لو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے اور اس پر مکان[۲] بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۱) ابو مرثد غنویؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قبروں پر نہ بیٹھا کرو ورنہ قبروں کی طرف[۳] (منہ کرکے) نماز پڑھا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۲) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور اس کے کپڑے جل کے اس کی کھال میں آگ پہنچ دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۶۰۳) عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں مدینہ میں دو (گورکن) مرد تھے بغلی قبر کھودتا تھا دوسرا بغلی نہیں کھودتا تھا (رسول اللہ کی وفات کے بعد) لوگوں نے ونسا پہلے آجاوے وہی اپنا کام کرے اول وہ آیا جو کہ بغلی قبر کھودتا تھا چنانچہ اس نے ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بغلی قبر کھودی۔ یہ حدیث شرح السنہ میں روایت کی ہے

(۱۶۰۴) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے واسطے[۴] ہے شق (یعنی جو بغلی نہ ہو) ہمارے غیروں کے واسطے ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور امام احمد نے جریر بن عبداللہ سے نقل کی ہے۔

ت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا

---

[۱] س حدیث سے زیادہ اونچی قبر بنانے کی ممانعت نکلتی ہے ۱۲ منہ

[۲] ...... نام کی منع ہے ۱۲ منہ

[۳] زمیں مدا قبروں کے سامنے کھڑے ہونا اس میں کفار کی شباہت ؛ سامنے سجدہ کرتے

[۴] منہ اس سے یا تو یہ مراد ہے کہ بغلی قبر مسلمانوں کے واسطے ہے اور ... دو نصاریٰ کے ہے یا یہ مراد ہے کہ بغلی قبر اس زمانہ والوں کے واسطے ہے اور دوسر ... پہلی امتوں کے واسطے صورت بغلی قبر افضل ہے واجب نہیں ہے اور نہ دوسری طرح کی قبر منع ہے ورنہ ابو عبیدہ جیسے بی ممنوع کام ہرگز نہ کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ بغلی قبر نبیوں کے واسطے ہے اور دوسری طرح کی لوگوں کے واسطے ۱۲ منہ

گھرے گھرے کرو نیز کشادہ کھودو اور اچھی طرح کھودو اور ایک ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرو اور جو زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو اسے آگے بڑھا کے رکھو۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے اس بات تک کہ "اچھی طرح کھودو" اسے نقل کیا ہے۔

(۱۷۰۶) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جنگ اُحد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو اٹھا لائی تاکہ انھیں ہمارے قبرستان میں دفن کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ مقتولین کو ان کے شہید ہونے کی جگہ ہی پر پہنچا دو۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے۔ یہ لفظ ترمذی کی روایت کے ہیں۔

(۱۷۰۷) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں اتارنے کے واسطے سر کی طرف سے اتارا گیا۔ یہ حدیث امام شافعیؒ نے نقل کی ہے۔

(۱۷۰۸) ابن عباسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں (کسی مردے کو اتارنے کے واسطے) اترے آپ کے واسطے چراغ جلایا گیا تھا آپ نے اسے قبلہ کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے کیونکہ تو بڑا رونے والا اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور شرح السنۃ میں ہے کہ اسکی سند ضعیف ہے

(۱۷۰۹) ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ ... تھے تو یہ پڑھتے تھے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ... رسول اللہ ہے۔ یہ حدیث ... اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ... اور ابوداؤد نے ... ہے۔

(۱۷۱۰) امام ... باپ (محمد باقر) سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ...

سلہ تاکہ پڑھے ہوئے ... ان میں امتیاز رہے اور پڑھا ہوا ان پڑھ کا امام رہے ۱۲ سلہ اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر کی پائنتی رکھا جاوے اور سر پکڑ کے مردے کو قبر میں اتار دینا چاہیے ۱۲ سلہ ترجمہ (اسے ہم نے) اللہ کے نام اور اسی کی مدد پر موافق مذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دفن کیا) سلہ ترجمہ۔ طریق رسول کے موافق (اسے ہم نے دفن کیا) ۱۲۔

مُردہ پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپیں خاک کی ڈالیں اور آپ نے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑک کے اُس پر (نشان کے واسطے) سنگریزے رکھدیئے۔ یہ حدیث شرح السنہ میں روایت کی ہے اور امام شافعی نے "پانی چھڑکنے"[1] سے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۱) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پختہ [illegible] رستہ چلنے سے منع فرماتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۲) حضرت جابرؓ ہی فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا جس نے آپ کی قبر پر مشک سے پانی چھڑکا وہ بلال بن رباح تھے آپ کے سر کی طرف سے شروع کیا اور پیروں تک پہنچا دیا۔ یہ حدیث بیہقی نے دلائل النبوت میں نقل کی ہے۔

(۱۶۱۳) مطلب بن ابی وداعہؓ فرماتے ہیں جبکہ عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو اُن کا جنازہ باہر نکالا گیا بعد ازاں دفن کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ [illegible] وہ پتھر نہ اٹھا سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور [illegible] مطلب[2] [illegible] ہیں جس نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث بیان کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آستینیں چڑھائیں تو آپ کے ہاتھوں کی سفیدی [illegible] پتھر کو اٹھا کے اُنکے سرہانے رکھدیا اور فرمایا اسے میں اپنے بھائی (عثمانؓ) کی قبر [illegible] گھروالوں میں سے جو مرے گا اسے اسکے قریب دفن کروں گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

[illegible] کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کے پاس جا کے عرض کیا اے ماں میری [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں یاروں [illegible] کھولدو[3] [illegible] حضرت عائشہؓ نے [illegible] کے واسطے تینوں قبریں کھولدیں نہ وہ اونچی تھیں [illegible] میں میدان (مدینہ) کے سرخ کنکران پر پڑے ہوئے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد [illegible]۔

(۱۶۱۵) براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ایک انصاری مرد کے [illegible] ساتھ ہم رسول اللہ صلعم کے

[1] اس سے پہلے جو مضمون ہے وہ نہیں نقل کیا ۱۲ [2] اس سے مردہ کی قبر پہچاننے وغیرہ کی نشانی کر دینے کا ثبوت نکلتا ہے مگر مقبرہ وغیرہ بنانا دوسری حدیث سے بالکل منع ہو چکا ۱۲ [3] آپکی قبروں کے آگے پردہ پڑا رہتا تھا اسو جہ سے عرض کیا کہ پردہ ہٹا کے مجھے دکھا دو ۱۲۔

ہمراہ نکلے جب قبر پر پہنچے تو ابھی تیار نہ ہوئی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف موننہ کرکے بیٹھ گئے آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ ابن ماجہ نے اخیر میں یہ زیادہ بیان کیا ہے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے جانور تھے

(۱۶۱۶) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کا توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے[۵۱] کے برابر ہے۔ یہ حدیث امام مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۶۱۷) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے دفن کرنے کے وقت حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبر پر بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آپنے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہو جس نے آج کی رات صحبت[۵۲] نہ کی ہو ابوطلحہ بولے میں ہوں آپ نے فرمایا قبر میں تو ہی اتر چنانچہ ابوطلحہ اُن کی قبر میں اُترے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۸) عمرو بن عاصؓ نے مرتے وقت اپنے بیٹے سے کہا جب میں مرجاؤں تو نوحہ کرنیوالی عورتوں کو میرے ساتھ نہ لیجائیو اور نہ آگ لیجائیو اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا پھر (اتنی دیر) میری قبر کے گرد کھڑے رہنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح ہو کر اُس کا گوشت تقسیم ہوتا ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور میں جان لوں ... کے قاصدوں کو میں نے کیا جواب دیا۔ یہ روایت مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۹) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی مرجائے تو اُسے قبر میں پہنچانے کی جلدی کیا کرو

---

[۵۱] اس سے مراد یہ ہے کہ مردہ کی رسوائی نہ کرنی چاہئے کیونکہ مردہ کو ذلیل و رسوا کرنا زندہ کے رسوا کرنیکے برابر ہے ۱۲ مرقاۃ

[۵۲] حضرت عثمان پر طنز کیا تھا کیونکہ حضرت ام کلثوم حضرت عثمانؓ کی بیوی تھیں جس رات یہ مریں اسی رات ... اپنی لونڈی سے صحبت کی تھی آپنے انھیں طعنہ دینے کی غرض سے یہ جملہ کہا یا آپنے کمال احتیاط کی غرض سے یہ بات انھیں ... کہی۔ اور حضرت عثمان کی بیوی چونکہ مدت سے بیمار تھیں اسوجہ سے انھیں معلوم نہ تھا کہ یہ آج ہی مرجاوینگی جب وہ مرکئیں تو یہ لونڈی سے صحبت کر چکے تھے ۱۲ لمعات

سرہانے سورۂ بقرہ کا شروع اور پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کا خاتمہ پڑھا کرو۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔ اور کہا ہے صحیح یوں ہے کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر پر موقوف ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچی ہے)

(۱۶۲۰) ابن ابی ملیکہؓ فرماتے ہیں جبکہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر کا موضع حبشی میں (جو کہ مکہ کے قریب ہے) انتقال ہوا اور انھیں (مکہ) لے کر دفن کیا گیا تو حضرت عائشہ جب مکہ میں آئیں تو عبد الرحمٰن بن ابو بکر کی قبر پر آ کے یہ (اشعار) پڑھنے لگیں + وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً + مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا + فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا + لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا + پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں موجود ہوتی تو جہاں تیری وفات ہوئی تھی وہیں تجھے دفن کرتی اور اگر میں تیرے پاس (مرنے کے وقت) موجود ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۲۱) ابو رافعؓ فرماتے ہیں سعد کو (قبر میں) اتارنے کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (لے) گئے اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۶۲۲) ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آ کے مردے کے سر کی طرف تین لپیں خاک کی ڈالیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۶۲۳) عمرو بن حزمؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر تکیہ لگائے ہوئے

ل کتاب اللہ سے مفلحون تک اور پاؤں کی طرف "لِلّٰہِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ" سے عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ع جیسے ...... مگر سند کا سلسلہ ختم ... رسول اللہ تک نہیں پہنچی ۱۲ منہ ۔ یہ دونوں

... تک جذیمہ کے ہمنشینوں کی طرح اس طور پر رہے کہ لوگ ... جب ہم جدا ہو گئے تو

... مدت دراز تک اکٹھے رہنے کے ایسے ہو گئے جیسے میں اور مالک ... یہ اشعار ایک

... نے اپنے بھائی کے غم میں کہے تھے وہ دونوں بھائی ایک بادشاہ کے ہمنشین تھے کہا یہ ہے کہ ہم عرصہ دراز

... چالیس برس تک ایک جگہ اس طرح رہے کہ لوگوں کو یہ خیال تھا کہ یہ کبھی ... نہ ہوں گے اور جب میرا بھائی

... مر گیا تو میں ایسا ہو گیا کہ جیسے ایک شب بھی ملاقات نہیں رہی چونکہ اس کا مضمون حضرت عائشہؓ کے موافق

تھا انکے بھی بھائی فوت ہوئے تھے اس واسطے انہوں نے یہ اشعار پڑھے ۱۲ منہ کیونکہ عورتوں کو قبر پر جانا منع ہے ۱۲ -

دیکھ کے فرمایا تو اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا (یہ فرمایا) اسے ایذا نہ دے۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب مُردے پر رونے (کی بُرائی) کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۶۲۴) حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف لہار کے ہاں گئے جو کہ ابراہیم (پسر رسول اللہ کی) دودھ پلانے والی کا شوہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لیکے پیار کیا اور انھیں سونگھا (یعنی اون کے مونہ اور ناک پر یا اپنا مونہ رکھا) اسکے بعد ہم ان کے ہاں گئے تو ابراہیم کا دم نکل رہا تھا[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ بھی رونے میں آپنے جواب دیا اے ابن عوف یہ رحمت (کی نشانی) ہے ... بار دوسرے پیچھے یہ فرمایا کہ آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم ہمیں تیری جدائی کا بڑا رنج ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۵) اسامہ بن زید رضؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر (زینب) نے آپکے پاس کسی کو بھیجا کہ میرا بیٹا مرنیکو ہے آپ ہمارے ہاں تشریف لائیے آپنے کہلا بھیجا کہ میرا سلام کہیو اور کہدیجیو سب کچھ اللہ ہی کا ہے جو کچھ وہ لیلے اور جو کچھ دیوے (کچھ دم مارنے کی جگہ نہیں) اور ہر ایک کی اس کے پاس مدت مقرر ہے تو صبر کرو ... انھوں نے پھر کسی کو آپ کے بھیجا کہ آپ کو قسم دلائیو کہ آپ میرے پاس ضرور آویں بعد ازاں آپ ساتھ ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن ... اور ابی بن کعب ... بھی تھے نبی صلو... یا گیا اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا[2] آپ کی ... آنسو بہنے لگے سعد ... بات) ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ... محمل بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنی ابراہیم پسر رسول اللہ ... ۔ [2] یعنی کسی نے بچہ کو اٹھا کے آپ کی گود میں دیدیا اسوقت اسکا سانس اکھڑ گیا تھا ۔ [3] آپ یوں روتے ہیں آپ تو ہمیں منع کرتے ہیں آپنے جواب دیا اسطرح رونا غم کرنا کچھ گناہ نہیں رحم اور نرم دلی کا باعث ہے اور اچھا ... ہے ۔

(۱۶۲۶) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں سعد بن عبادہ اپنے مرض کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھ سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے جب اُن کے پاس پہنچے تو انھیں سخت بیمار دیکھکے فرمایا یہ رگئے لوگوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ (ابھی) نہیں گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے آپکو دیکھ کے اور لوگ بھی رونے لگے آپنے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ آنکھ سے آنسو بہنے پر عذاب کریگا اور نہ دل کے رنج کرنے پر کریگا۔ زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا لیکن اسپر عذاب کریگا یا رحم کریگا اور مردہ پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۷) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گالوں پر (طمانچے) مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہمارے طریقہ والوں میں نہیں ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۸) ابوبردہؓ فرماتے ہیں ابوموسیٰ کو غش آگیا اُن کی بیوی ام عبداللہ بیان کرکے رونی لگی آئیں ابوموسیٰ ہوشیار ہوئے تو کہا تو نہیں جانتی (کہ رونا چلانا منع ہے) (راوی کہتے ہیں) وہ اپنی بیوی سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی (مردہ کے مرنے کے بعد) سر منڈائے اور چلائے اور گریبان پھاڑے اس سے میں بیزار ہوں۔ یہ روایت ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں زمانہ
ڑیں گے اپنے ۔ و نسب پر فخر

اور کمبلی کی اوڑھنی اوڑھے گی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۶۳۰) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے نکلے جو کہ ایک قبر کے پاس (بیٹھی) رو رہی تھی آپ نے فرمایا (اے عورت) اللہ سے ڈر اور صبر کر وہ بولی میرے پاس سے پرے ہٹ کیونکہ تجھ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی اس نے حضرت کو پہچانا نہیں کسی نے اس سے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئی تو وہاں پر کوئی دربان نہ دیکھا اس نے آ کے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (معاف کیجیے گا) آپ نے فرمایا اول ہی صدمہ پر صبر کرنا (چاہیے تھا) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۳۱) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جاویں وہ جہنم میں نہیں جاویگا ہاں قسم پوری کرنے کو چلا جاوے (تو ممکن ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۳۲) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا جس عورت کے تم میں سے تین بچے مر جاویں اور وہ ثواب سمجھ کے صبر کرے وہ جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی یا رسول اللہ یا دو بچے مر جاویں آپ نے جواب دیا (ہاں اگر) دو بچے بھی مر (تو وہ جنت میں جاوے گی) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں ہے ایسے تین بچے مریں جو کہ گناہ کرنیکے زمانہ کو نہ پہنچے ہوں۔

(۱۶۳۳) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دنیا کی پسندیدہ چیز لیتا ہوں اور [illegible] سے بجز جنت کے

(۱۶۳۵) سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا عجیب حال ہے اگر اُسے بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ کی تعریف اور شکر کرتا ہے اور اگر اسے مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ مومن کو ہر کام میں اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اگر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیوے (تو اسکا بھی اجر ملیگا) یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۶۳۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کے واسطے دو دروازے نہ ہوں ایک دروازہ سے اُس کے عمل چڑھتے ہیں اور دوسرے دروازہ سے اُس کا رزق اُترتا ہے جب بندہ مر جاتا ہے تو اُس پر وہ دونوں روتے ہیں یہ اللہ تعالٰے کے اس قول کی مراد ہے "فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ" یہ حدیث ترمذی نے [illegible]

(۱۶[illegible]) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] گئے ہو [illegible]

تسلی کرے اسے بھی اسی کے برابر اجر ملیگا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے لیکن ہم بجز علی بن عاصم راوی کی حدیث کے مرفوع نہیں جانتے اور ترمذی نے کہا ہے بعض نے اس سند سے بھی یہ روایت محمد بن سوقہ سے موقوف نقل کی ہے۔

(۱۶۴۰) ابوبرزہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس عورت کی تسلی کرے جس کا بچہ مر گیا ہو اسے جنت میں چادر اڑھائی جائے گی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۶۴۱) عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کے واسطے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسا وقت آگیا ہے کہ انھیں کھانے پکانے ... اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

رکا بھی یہی حکم ہے) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اصد ترمذی نے
دیث غریب ہے۔
)حضرت قرۃ المزنی سے روایت ہو کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا
عہ اسکا بیٹا تھا آنحضور نے اس سے فرمایا کیا تو اس سے محبت رکھتا ہو اس نے (دعا
یا رسول اللہ جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے ایسی محبت رکھے پھر
یہ وسلم نے اس لڑکے کو نہ دیکھا صحابہ سے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں گیا انھوں نے
رسول اللہ اسکا تو انتقال ہو گیا ہے آپ نے (اس شخص سے) فرمایا کیا تجھے یہ بات پسند
ت کے جس دروازہ سے تو جائے تو اسے اپنا انتظار کرتا ہوا پائے (اس نے عرض
یں تو یہی چاہتا ہوں) ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لئے ہے یا ہم
مجھ لئے آپ نے فرمایا تم سب کے لئے یہی حکم ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔
۱۶۴) حضرت [illegible] ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ
[illegible] گا تو وہ [illegible] سے جھگڑا کریگا پھر کہا جائے گا اے
[illegible] کو اپنی ناف سے کھینچتا ہوا جنت

(۱۶۶۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے چاہیئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے کیونکہ یہ بھی

(۱۶۶۳) اُمِ درداءؓ کہتی ہیں میں نے ابودرداء سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اب
سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا تھا اے عیسیٰ میں تیرے بعد میں اُ
کرنے والا ہوں کہ جب اُنھیں کوئی پسندیدہ چیز ملیگی تو وہ اللہ کی تعریف کریں گے اور
مصیبت پہنچے گی تو بغیر بردباری اور عقل کے وہ ثواب سمجھکر اُسپر صبر کریں گے حضر
عرض کیا اے پروردگار بغیر بردباری اور عقل کے اُن کا یہ حال کیونکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے
بردباری اور علم کچھ اُنھیں دیدوں گا۔ یہ دونوں روایتیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں

باب قبر کی زیارت کرنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۶۶۴) حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] اللہ علیہ [illegible] فرما[illegible]
پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے تمہیں منع کیا تھا (لیکن [illegible] اگر [illegible] وا[illegible] و[illegible]
گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا [illegible]
میں نے کھجوروں کے شربت